أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝

الامر المبرم

لابطال

الکلام المحکم

www.KitaboSunnat.com

تالیف مولانا محمد ابو القاسم بنارسی

تقدیم و تعلیق

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ فیروز پوری

ناشر

اہلِ حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝

للہ الحمد والمنۃ کہ رسالہ ہدایت کا مقالہ مسمّیہ بہ

الامر المبرم

لابطال

الکلام المحکم

سنہ ۱۳۲۹ھ

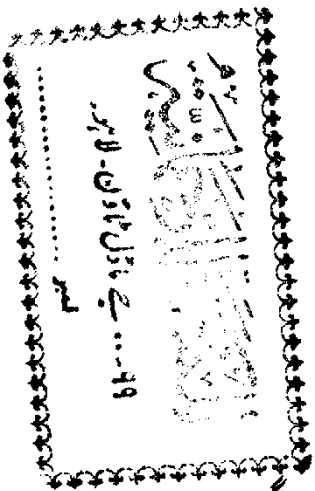

اس رسالہ میں مولوی عمر کریم حنفی پٹنوی کے ان اختراعات کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔
جو انہوں نے صحیح بخاری شریف کے ۷۵ رواۃ پر کیا تھا۔

تازہ تالیفات مولانا محمد ابو القاسم صاحب مصنف صراط مستقیم والعرجون القدیم
العقیم والخرزی العظیم وغیرہ وغیرہ خلف الصدق مولانا مولوی محمد سعید صاحب
محدث (پنجابی ثم البنارسی) مرحوم ومغفور

تقدیم وتعلیق

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ فیروزپوری

www.KitaboSunnat.com

ناشر

اہل حدیث اکادمی۔ کشمیری بازار۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....02223....

(اشرف پریس، ایبک روڈ، لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج

تقدیم

الجامع الصحیح

اور

اس کے ناقدین

امام بخاری جس دور کے علماء سے ہیں اس دور کو علمائے تاریخ نے تدوین سنت کے عصر ذہبی (سنہری دور) سے تعبیر کیا ہے۔ کبار محدثین جنہوں نے جمع و تدوین سنت اور نقد رجال پر اپنی عمریں صرف کی ہیں وہ سب اسی دور کی پیداوار ہیں۔ اس دور میں امام بخاریؒ کو امیر المؤمنین فی الحدیث اور اس پاکیزہ گروہ کے سرخیل کی حیثیت حاصل ہے۔ جمع و تبویب اور تاریخ رجال پر جس قدر کام ہوا ہے وہ سب امام بخاری کی تالیفات کی تتبع ہے۔ ابن حجر مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:۔

وھو اوّل من وضع فی الاسلام کتابا صحیحا خصار الناس لہ تبعا بعد ذالک۔

یعنی امام بخاری پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں صحیح کتاب لکھی پھر دوسرے علماء نے ان کی اتباع کی۔

اور انہوں نے اپنی "الصحیح" میں صرف صحیح احادیث کو ہی جمع نہیں کیا بلکہ تراجم ابواب میں پوری فقہ اسلامی کو سمو دیا ہے۔ لہذا ان کی یہ کتاب اگر روایت کے اعتبار سے بلند معیار پر ہے تو استنباط و اجتہاد کے اعتبار سے بھی مؤلف کی شخصیت کی عکاسی کر رہی ہے۔ چنانچہ مقدمہ فتح الباری میں ہے:۔

لیس مقصود البخاری الاقتصار علی الاحادیث فقط بل مرادہ الاستنباط منہا والاستدلال و ابواب ارادھا... وانہ ضع ذلک عمداً۔ (ھدی الساری ص۶)

امام بخاری کا مقصود صرف احادیث کا جمع کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان کا مقصد ان سے استنباط و استدلال بھی ہے۔ جس کے لیے انہوں نے ابواب قائم کیے ہیں

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بخاری کی "الصحیح" جس طرح انواع حدیث کی جامع ہے۔ اسی طرح فقہ الحدیث اور علوم اسلامیہ کی بھی جامع ہے۔ عقائد و اصول فقہ کے اہم مباحث کو روایت کے انداز میں جمع کرنا مؤلف ہی کا حصہ ہے۔ اور یہی چیز صحیح بخاری کو دوسری کتابوں سے امتیاز بخشتی ہے۔

امام بخاری نے الصحیح کے جمع کرنے میں تدریجاً سولہ سال صرف کیے۔ تالیف کے بعد اپنی اس کوشش کو ائمہ حدیث اور اپنے شیوخ کے سامنے پیش کیا تو سب نے اسے بنظر استحسان دیکھا۔ اور امام بخاری کی زندگی میں کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر مقدمہ الفتح میں لکھتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لما الف البخاری کتاب الصحیح عرضہ علی احمد بن حنبل وعلی ابن المدینی ویحیی بن معین وغیرھم فاستحسنوہ وشھدوا لہ بالصحۃ (ھدی الساری) اوم

جب امام بخاری نے الصحیح کو مرتب کر لیا تو اس کو احمد بن حنبل، علی المدینی اور یحیٰی بن معین پر پیش کیا سب نے اس کی تحسین کی۔ اور اس کی صحت کی شہادت دی۔

بلکہ مُلا علی القاری لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو بے نظیر قرار دیا ہے۔ اور مؤلف کی حسن نیت کا یہ نتیجہ ہے کہ اُمت مسلمہ نے ان کی اس کتاب کو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا مرتبہ بخشا ہے۔ اور جن لوگوں نے اصحیت میں دوسری کتابوں کے نام لیے ہیں ان کی رائے کو تسلیم نہیں کیا۔

الغرض الجامع الصحیح کی تالیف نے سنت کی حفاظت اور فقہ اسلامی کے استنباط میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ اُمت پر بہت بڑا احسان ہے۔ اور صحیح بخاری کی اس قدر خدمت کے باوجود علمائے امت اس کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔

امام بخاری کے بعد کچھ ائمہ فن ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے ماسبق محدثین کے کام کا تنقیدی جائزہ لیا۔ اور انہوں نے صحیح بخاری کے رجال کو بھی اصول فقہ کے ترازو میں تولنے کی کوشش کی۔

ان ناقدین میں پہلا نام امام دارقطنی (۳۸۵ھ) کا ہے۔ اور ان کے بعد ابومسعود دمشقی اور ابوعلی الغسانی ہیں۔ چنانچہ امام نووی مقدمہ صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:۔

قد استدرك علی البخاری ومسلم احادیث اخلّا شرطھما فیھا .... فقد الف الدارقطنی فی بیان ذلك کتاب المسمی "بالاستدراکات والتتبع" وذالك فی مأتی حدیث مما کان فی الکتابین ولابی مسعود الدمشقی ایضاً استدراك علیھما ولابی علی الغسانی فی کتابہ تقیید المھمل فی جزء العلل منہ استدراك اکثرہ علی الرواۃ عنہ ھما۔

بخاری اور مسلم کی بہت سی احادیث پر استدراک کیا ہے جو ان کی شرط کے مطابق معلوم نہیں ہوتیں۔ چنانچہ امام دارقطنی نے اسکے بیان کے لیئے الاستدراک والتتبع کے نام سے کتاب مرتب کی۔ اور یہ تقریباً دو صد احادیث ہیں۔ جو دونوں کتابوں میں بھی ہیں۔ پھر ابومسعود دمشقی اور ابوعلی الغسانی نے بھی استدراک لکھے۔ ابوعلی کی کتاب تقیید المھمل فی جزء العلل ہے ان کے اکثر استدراکات رواۃ پر ہیں۔

لیکن ائمہ نے ان استدراکات کے تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔ چنانچہ امام نووی لکھتے ہیں:۔

وقد اجیب عن کل ذالك او اکثرہ۔

ان میں سے اکثر کا جواب دے دیا گیا ہے۔

پھر اس کے بعد مزید لکھتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار قطنی کے ان استدراکات کی اساس بعض قواعد ضعیفہ
پر ہے۔ جو کہ جمہور علمائے فقہ و اصول کے خلاف ہیں ۔

حافظ نے فتح الباری میں ان اعتراضات کے اجمالی اور تفصیلی جوابات دیئے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ بخاری کی کل احادیث جن پر کہ اعتراض کیے گئے ہیں ایک سو دس ہیں۔ جن میں سے ۳۲ احادیث متفق علیہ ہیں۔ اور باقی ۷۸ صرف بخاری میں ہیں۔

حافظ ابن حجر کے جواب کے بعد ان اعتراضات کا اعادہ اہل علم کی شان سے بعید تھا۔ تاہم پاک و ہند میں بعض متعصب اور جاہ پسند علماء نے انہی اعتراضات کی نشر و اشاعت کو اپنا شعار بنالیا۔ اور مختلف اسالیب سے ان کو دہراتے چلے آئے۔

اس قسم کی کتابوں میں سے ڈاکٹر عمر کریم پٹنوی کی الجرح علی البخاری اور القول المحکم ہیں۔ کوئی اہل علم اگر اپنی محنت شاقہ سے علمی تنقیحات پیش کرے تو قابل داد ہوتی ہیں۔ لیکن امام دار قطنی یا دوسرے ائمہ فن کی کوششوں کو بازاری انداز میں پیش کرنا اہل علم کی شان سے بعید ہے۔

لیکن تقلید کی برکات نے اس قسم کے علماء کو بھی جنم دیا ہے جو سلف کی شان میں گستاخی کو اپنا شرف سمجھتے ہیں۔ اس قسم کے علماء بعض مصر میں بھی ہو گذرے ہیں۔ اور پاک و ہند میں بھی پائے جاتے ہیں ۔

لیکن ہر دور میں بحمد اللہ اہل حدیث علماء نے ان کے دفاع میں کوتاہی نہیں کی۔ مولانا ابو القاسم بنارسی مرحوم کی یہ کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جسے اہل حدیث اکیڈمی خدمت حدیث کے جذبہ سے پیش کر رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۝

خادم العلم محمد عبدہ الفلاح

قاسم منزل حاجی آباد

لائل پور

۲۰-۸-۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و

مترجم مؤلف

مختصراً

از تراجم علمائے حدیث نوشہری ج ۱

۳۵۶ - ۳۵۹

محمد ابو القاسم سیف

(عدد مسلسل ۹۵) (عدد ۱۱)

مولد ومنشا بنارس، تاریخ ولادت یکم شوال ۱۳۰۶ھ۔ تاریخی نام "محمد فضل قادر"۔

۷ سال کی عمر میں ناظرہ (قرآن مجید) ختم کرنے کے بعد التزام حفظ کیا۔ اسی سال میں جناب قاضی شیخ محمد مچھلی شہری سے سند "مسلسل بالاولیہ" حاصل ہوئی۔ اساتذہ علم وفن میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

مولانا سید عبدالکبیر بہاری سے فارسی وصرف ونحو، مولانا سید نذیر الدین احمد جعفری ہاشمی بنارسی سے ادب ومعانی، جناب حکیم عبدالمجید صاحب بنارسی سے فقہ واصول فقہ، منطق وفلسفہ وغیرہ، اور حدیث وتفسیر اپنے والد گرامی مولوی محمد سعید مرحوم اور علامہ شمس الحق ڈیانوی مصنف عون المعبود شیخ حسین عرب، شیخ پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی اور شیخ الکل حضرت میاں صاحب (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے غرض سولہ سال کی عمر میں فارغ ہو کر خود تدریس وتصنیف فرمانے لگے۔ یہ دونوں مشغلے اب تک جاری ہیں اور یوماً فیوماً ترقی پذیر۔

ماہوار رسالہ السعید جاری کیا۔ مگر ۱۳۳۰ھ میں بند ہو گیا۔ ۱۳۳۱ھ سے مدرسہ "سعیدیہ" بنارس میں اول مدرس مقرر ہوئے۔ جہاں تمام علوم وفنون کی کتابیں آپ کے ذمہ ہیں۔ دوسری کتابوں کا حال تو خدا کو معلوم ہوگا۔ مگر اس وقت تک بخاری ومسلم (۱۳۵۳ء تک) ۲۵ مرتبہ پڑھا چکے ہیں۔

مطبع سعید المطابع (جو آپ کے والد مرحوم نے جاری کیا تھا) کا کام آپ کے ذمہ رہا۔ جس میں بالالتزام نصرت اہل حدیث پر کتابیں چھپیں۔ صوبہ یوپی بلکہ ملک کے تمام حصص میں اہل حدیث کے جلسوں میں آپ کی شرکت گویا فرض کتابیہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عمر کریم حنفی!

ان بزرگوار نے صحیح بخاری پر وار کرنے کے لیے دو کتابیں تالیف کیں۔ ایک کا نام الجرح علی البخاری" اور دوسری کا نام القول المحکم رکھا۔ مولانا بنارسی مرحوم نے پہلی کتاب کا جواب "حل مشکلات بخاری" کے نام سے دیا۔ اور دوسری کتاب کا جواب الامر المبرم کے نام سے دیا۔

علاوہ ازیں مرحوم کی دیگر تصانیف بھی ہیں۔ جن میں بعض مولوی عمر کریم کے جواب میں ہیں۔ دعا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے، اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس اسماء الرواۃ المندرجۃ
فی
ھذا الکتاب وبعض المباحث المھمۃ

نام مضمون	صفحہ
تعارف	۳
مقدمہ	۹
دفع اتہام جرح وتمہید ضروری	۳۲
حرف الالف	
ابراہیم بن عبدالرحمٰن السکسکی	۳۶
ابراہیم بن المنذر الخزاعی	″
ابراہیم بن یوسف	۳۸
ابی بن عباس بن سہل	۳۹
احمد بن بشیر الکوفی	۴۰
احمد بن شبیب بن سعید الحبطی	″
احمد بن صالح المصری ابوجعفر	۴۱
احمد بن عبداللہ بن حکیم	۴۴
اسامہ بن حفص المدنی	″
اسباط ابو الیسع	۴۵
اسحاق بن محمد بن اسماعیل الفروی	۴۶
اسرائیل بن موسیٰ البصری	۴۷
اسمعیل بن ابان الازدی	″
التشیع لیس لجرح مطلقاً (حاشیہ)	۴۸
اسمعیل بن مجالہ بن سعید	۴۹
قول النسائی "لیس بالقوی" (حاشیہ)	۵۰
اسید بن زید الجمال	″
ایوب بن عائذ الطائی الکوفی	۵۱
احمد بن عیسیٰ المصری	۵۲
ایوب بن سلیمان بن بلال المدنی	۵۴
حرف الباء	
بدل بن المحبر التمیمی البصری	۵۵
برید بن عبداللہ بن ابی بردہ	۵۶
قول احمد "تیروی المناکیر" لیس بجرح (حاشیہ)	۵۷
حرف الثاء	
ثابت بن عجلان الانصاری	۵۸
ثابت بن محمد الکوفی	″
ثور بن زید الدیلی	۵۹
ثور بن یزید الکلاعی	۶۰
حرف الجیم	
جعید (او الجعد) بن عبدالرحمٰن	۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ
حرف الحاء	
حاتم بن اسماعیل المدنی	۶۴
حرب بن شداد الیشکری	″
حسان بن ابراہیم الکرمانی	۶۵
الحسن بن بشر البجلی الکوفی	۶۶
الحسن بن ذکوان ابو سلمۃ البصری	۶۷
الحسن بن مدرک السدوسی	۶۸
حمید بن نبویہ المعروف بحمید الطویل	۶۹
الکذب یطلق علی الخطاء والوھم (حاشیہ)	″
حرف الخاء	
خالد بن مخلد القطوانی	۷۲
معنی قول ابی حاتمؒ "لایکتب حدیثہ" (حاشیہ)	۷۳
خالد بن مہران	″
خیثم بن عراک الغفاری	۷۴
خلیفہ بن خیاط ابو عمرو البصری	۷۵
حرف الدال	
داؤد بن عبدالرحمٰن العطار	۷۶
حرف الزاء	
زیاد بن الربیع الیحمدی البصری	۷۹
زیاد بن عبداللہ بن الطفیل	″

نام مضمون	صفحہ
حرف السین	
سالم بن عجلان الافطس	۸۳
سعید بن عمرو بن الشبوع	″
سعید بن سلیمان الواسطی	۸۵
سعید بن عبیداللہ بن جبیر	″
سعید بن ابی عروبہ	۸۶
سعید بن کثیر بن عفیر	۸۷
سعید بن ابی ھلال اللیثی	۸۸
سلم بن زریر (زرر)	۸۹
سلمہ بن رجاء الکوفی	″
سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی	۹۰
سلیمان بن کثیر العبدی	۹۱
سیدان بن مضارب	۹۲
سیف بن سلیمان المکی	۹۳
سریج بن النعمان الجوہری	۹۴
حرف الشین	
شبابہ بن سوار المدائنی	۹۶
شبیب بن سعید الحبطی	۹۷
شریک بن عبداللہ بن ابی نمر	۹۸
حرف الصاد	
صالح بن حی (او حیان)	۱۰۰
صخر بن جویریہ	″

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ
حرف الطاء	
طلحۃ بن نافع	۱۰۲
طلحۃ بن یحیی الزرقی	″
حرف العین	
عاصم بن سلیمان الاحول	۱۰۴
عاصم بن علی الواسطی	۱۰۵
عاصم بن ابی النجود	۱۰۷
عباد بن راشد	۱۰۹
عباد بن یعقوب الاسدی	″
عبداللہ بن دینار	۱۱۱
عبداللہ بن ذکوان	″
عبداللہ بن سعید المدنی	۱۱۳
عبداللہ بن صالح الجہنی	۱۱۴
عبداللہ بن العلاء بن زبیر	۱۱۵
عبداللہ بن ابی لبید المدنی	۱۱۶
عبداللہ بن المثنیٰ	۱۱۷
عبداللہ بن ابی نجیح المکی	۱۱۸
عبدالحمید بن ابی اویس	۱۱۹
عبدالحمید بن عبدالرحمٰن	۱۲۳
عبدربہ ابن نافع	″
عبدالرحمٰن بن ثروان	۱۲۴
عبدالرحمٰن بن حماد	″
عبدالرحمٰن بن سلیمان	۱۲۶
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الدینار	″
عبدالرحمٰن بن عبدالملک	۱۲۷
عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی	″
عبدالرحمٰن بن ابی نعیم البجلی	۱۲۸
عبدالرحمٰن بن سمرا لیحصبی	۱۲۹
عبدالسلام بن حرب الملائی	۱۳۰
عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی المدنی	۱۳۱
عبدالعزیز بن مسلم	۱۳۲
عبدالملک بن اعین	۱۳۲
عبدالملک بن الصباح	۱۳۳
عبدالواحد بن واصل	۱۳۴
عبیداللہ بن عبدالمجید	۱۳۵
عبیدہ بن حمید الضبی	″
عثمان بن فرقد	۱۳۷
عطاء بن السائب ۴	″
عطاء بن ابی میمونہ	۱۳۸
عکرمہ مولی ابن عباس	۱۳۹
علی بن الجعد	۱۴۳
علی بن الحکم البنانی	۱۴۴
علی بن عبداللہ (ابن المدینی)	۱۴۵
عمر بن ذر الھمدانی	۱۴۷
عمر بن ابی زائدہ	۱۴۸
عمر بن علی بن عطاء	″
عمر بن محمد بن زید	۱۴۹
عمر بن نافع	۱۵۰
عمران بن الحطان	۱۵۱
عمران بن مسلم القصیر	۱۵۲
عمرو بن ابی عمرو	۱۵۳
عمرو بن محمد بن بکیر الناقد	۱۵۴
عمرو بن مرزوق	۱۵۵
عمرو بن ابی مرۃ الجملی	۱۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ
عنبسۃ بن خالد الایلی	۱۵۸
عوف الاعرابی	۱۵۹
عیسیٰ بن طہمان	۱۶۱
حرف الفاء	
فضیل بن سلیمان	۱۶۳
فلیح بن سلیمان	۱۶۴
حرف القاف	
قتادہ بن دعامہ السدوسی	۱۶۷
قیس بن ابی حازم	۱۶۹
حرف الکاف	
کثیر بن شنطیر	۱۷۱
کلیب بن وائل	۱۷۲
کھمس بن المنہال	۱۷۳
حرف المیم	
مسور بن مخرمۃ	۱۷۴
مروان بن حکم بن ابی العاص	۱۷۷
مجاہد بن جبر المقری	۱۸۰
محارب بن دثار	۱۸۱
محبوب بن الحسن	۱۸۲
محمد بن حمیر	۱۸۳
محمد بن زیاد	۱۸۴
محمد بن سابق	۱۸۵
محمد بن سوار السدوسی	۱۸۶
محمد بن الصلت (اسدی)	〃
محمد بن طلحۃ بن مصرف	۱۸۷
محمد بن عبداللہ بن مسلم الزہری	۱۸۸
محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی	۱۸۹
محمد بن عبدالعزیز العمری	۱۹۰
محمد بن عبید الطنافسی	۱۹۱
محمد بن عمرو بن علقمہ	۱۹۲
محمد بن فضیل بن غزوان	۱۹۳
محمد بن فلیح بن سلیمان المدنی	۱۹۵
محمد بن محبوب البنانی	〃
محمد بن میمون	۱۹۶
مروان بن شجاع الجزری	۱۹۷
مروان بن محمد الدمشقی	〃
مسکین بن بکیر الحرانی	۱۹۸
مطرف بن عبداللہ النیابوری	۱۹۹
معاویہ بن اسحاق	〃
معروف بن خربوذ	۲۰۰
محمد بن مطرف	〃
معلی بن منصور	۲۰۲
مغیرہ بن عبدالرحمٰن	۲۰۳
مغیرہ بن مقسم	〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل

نام مضمون	صفحہ
الفضل بن فضالہ	۲۰۵
مقسم مولی ابن عباس	〃
منصور بن عبدالرحمن	۲۰۷
منہال بن عمرو الکوفی	۲۰۸
موسیٰ بن عقبۃ	۲۰۹
موسیٰ بن مسعود	۲۱۰
موسیٰ بن نافع	۲۱۱
میمون بن سیاہ	۲۱۲
حرف الھاء	
ہدبۃ بن خالد	۲۱۳
ہشام بن حجیر المکی	۲۱۴
ہشام بن ابی عبداللہ	۲۱۵
ہمام بن یحیی البصری	〃
حرف الواؤ	
ورقاء بن عمر	۲۱۸
وہب بن جریر بن حازم	۲۱۹
حرف اللام	
لاحق بن حمید	۲۲۱

نام مضمون	صفحہ
حرف الیاء	
یحیی بن ابی اسحاق	۲۲۲
یحیی بن حمزۃ الحضرمی	〃
یحیی بن سعید الاموی الکوفی	۲۲۳
یحیی بن سلیمان الجعفی	۲۲۴
یحیی بن صالح الوحاظی	۲۲۵
یحیی بن عباد الضعی	〃
یحیی بن عبداللہ بن بکیر	۲۲۶
یعقوب بن حمید	۲۲۷
یونس بن ابی الفرات	۲۲۸
باب الکنیٰ	
ابوبکر بن عیاش	۲۳۰
الخاتمۃ والتقاریظ	
الاشعار والقصائد	۲۳۶
حادثۃ انتقال الشیخ شمس الحق المحدث المرحوم	۲۴۳
الاشعار فی تاریخ وفاتہ	۲۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

دیباچہ

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

صبح کا سہانا وقت ہے اور مشرق افق کی طرف آفتاب کی زرد زرد شعاعیں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ نسیم سحر کے جھونکے اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ ادھر ہم نے بھی صحیح بخاری شریف کی تدریس سے فراغت پائی ہے کہ ناگاہ ڈاک پیادہ نے ایک پیکٹ لاکر دیا۔ بڑے شوق سے اس کو کھولا تو کیا دیکھا کہ ہمارے قدیم کرم فرما مولوی عمر کریم حنفی (برعکس نہند نام زنگی کافور) کا رسالہ الکلام المحکم ہے جس میں صحیح بخاری شریف کے ایک سو پچھتر راویوں پر لایعنی اعتراضات کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی دل میں خیال پیدا ہوا کہ عرصہ ہے حضرات مقلدین کی جماعت سنانِ قلم سے خون کے فوارے اڑا رہی ہے اور نوا ایجاد ستم وجفا کی چھریوں سے جماعتِ حقہ اہل حدیث کا حلقوم جگر کاٹے ڈالتی ہے۔ گویا وہ راہ زیست کی ٹھوکر یا گزرگاہ عام کے پامال و پا فگن پتھر ہیں جس کو ہر شخص کا پاؤں ٹکرا ٹکرا کر ممنون منت کرتا ہے۔ وہ گروہ اہل حدیث (کثیرالله سوادہم) جو کبھی مرجع عالم اور ملجائے کائنات تھے جس کے سراپا قدرت ہاتھوں میں ربع مسکول کی بے شمار جانیں تھیں وہی ستم زدہ غریب آج مکروہ اور نفرتی باتوں کے مخاطب صحیح ہیں۔ انہیں کے کلیجوں پر زبان کی چھریاں اور قلم کے بھالے چل رہے ہیں انہیں کے ناکردہ گناہ کان مقلدین کی ناگوار آوازوں کے سوہن جگر دوز سے رستے جا رہے ہیں۔ ہائے ہائے کتنے بلند ہیں پہاڑ ٹکرا رہے ہیں۔ شعلے بھڑک بھڑک کر سقف نیلگوں کو جلد سے جلد پھونکنا اور جلانا چاہتے ہیں۔ دلوں کا سمندر آزادی و ترقی کی موجیں مار رہا ہے۔ مقلدوں کی طرف سے کیسے کیسے خوں ریز اور زہرا گلنے والے پرچے اور اخبارات (ایک اہل فقہ امر تسر میں تو دوسرا سراج الاخبار جہلم میں) حصن حصین مذہب اہل حدیث اور صحیح بخاری شریف پر حملہ کرنے کو جاری ہیں۔ جن کی بدزبانی اور حیا سوز بے باکی سے جگر میں ناسور پڑ گیا۔ سینہ چھلنی ہو گیا۔ دل پر ہجوم طیش اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں پر ہجوم اشک نے قبضہ پا لیا۔ جذبات موج مارنے لگے۔ طوفان تخیل زور شور سے اٹھا۔ اور سمندر کے اٹھے ہوئے ابخرات کے مانند فضائے دماغ پر چھا گیا۔ آخری تخیل جو کامیابی کی صورت میں ظاہر ہوا وہ الکلام المحکم کے جواب لکھنے کا خیال تھا جس میں صحیح بخاری کے مطلع حقیقت سے الزامات مخالفین (خصوصاً مولوی عمر کریم) کے گرد و غبار کو دور کر کے بخاری شریف کے چہرہ کا نکھرا رنگ اہل نظر کو دکھائے۔ اور گرم جوش و منچلے حریفوں کو طنطنۂ کوس جلال سے آشنا کرے کہ ؎

ہمیں کیا اشقیا کو گر بخاری سے عداوت ہے — احادیث نبی سے فیض اٹھائے جس کا جی چاہے
بخاری اپنی رہبر بعد تنزیل سماوی ہے — قیاس دوائے کو رہبر بنائے جس کا جی چاہے
بخار آتا ہے بے دینوں کو بس نام بخاری سے — گل باغ نبی سے خار کھائے جس کا جی چاہے

الحمد للہ کہ اس تخیل نے خانہ دماغ سے نکل کر صورت ظہور اختیار کی اور خیالی رسالہ موسومہ بہ الامر المبرم لابطال الکلام المحکم اصل وجود میں آ گیا۔

اب حضرات مقلدین اس کو بنظر انصاف ملاحظہ کریں اور اپنی بدکرداری پر آٹھ آٹھ آنسو بہائیں نیز یہ بھی عرض ہے کہ آپ حضرات اپنی زبان و قلم کی طغیانی کو روکیں۔ امام بخاری پر اعتراض کرنا چھوڑ دیں صحیح بخاری پر نکتہ چینی کرنا جامۂ تہذیب و لباس ادب سے باہر ہونا ہے جو مقتضائے جہالت و حیوانیت ہے۔ آدمیت و انسانیت کو ایسی باتوں سے شرم آتی ہے۔ کوئی ذی ہوش و عالی نظر آپ کی تحریروں کو پڑھ کر آپ کی نسبت عمدہ رائے ہرگز نہیں قائم کر سکتا۔ چنانچہ مجھے بھی معلوم ہے کہ یہ تحریریں انصافانہ جانچ و پڑتال کا فرض ادا کرنا نہیں چاہتیں۔ بلکہ یہ اوس زہریلے مادۂ سوادی کے ابخرات ہیں جو مدت سے مقلدین کے اعصاب اور شرائین میں دوڑا پھر رہا ہے۔ اسی وہن میں بے چارے ضعفاء خلق اہل حدیثوں کا گروہ ان پیکانوں کا شکار ہو رہا ہے۔ جن کا وہ مستحق صحیح نہ تھا۔ یہ گروہ اس دشوار اور پر از فتنہ و شر زمانہ میں اس مظلوم کے مانند ہے جو ظالم کے قہر آلود سمتوں کو سہتا ہے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اور ایک آہ سرد بھر کر رہ جاتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اس چمن میں اگلی سی بہار اور بہار میں پہلا سا سماں نہیں رہا۔ اس اجڑے ہوئے باغ کے نخل بند یا اس سچے مذہب کے بانی مبانی (آنحضرت صلعم خطیرۂ قدس جنت) میں آرام کر رہے ہیں۔ دیدہ دور تماشائیوں کا وجود ناپید ہو گیا۔ اوپری نظارہ بازوں کے بوالہوس دل تماشائے گل سے سیر ہو چکے۔ عنادل ہزار داستان و قمریان خوش آہنگ جن کے خوش آیند نغمے کانوں کو سرور دلوں کو فرحت و ابتہاج کا نور بخشتے تھے امتداد زمانہ سے خاموش ہو گئے۔ جس طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو اداسی کا سماں اور وحشت کا سناٹا چھایا ہوا ہے۔ آتش کدہ عرب کی شعلہ ور آگ (قرآن مجید و حدیث شریف) ابرد المالک ہند میں آکر اصلی حرارت و التہاب (شعلہ زنی) سے الگ ہو گئی ہے اس آگ کے شرارے (اہل حدیث لوگ) بجھ بجھ کر راکھ ہو ہو کر ڈھیر ہو گئے (لکیر حریفوں (مقلدین) کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اہل حدیث اس بجھ جانے پر بھی آتش تہ خاکستر ہیں۔ قرآن و حدیث مضبوط لکڑی کی دیرپا آگ ہے۔ پھوس کی آگ نہیں کہ ایک لپکا اٹھا اور کچھ نہ تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مقلدین باشندگان ہند کی تیز اور پھرتی باز نکڑ ہاتھ سے اس غریب (جماعت اہل حدیث) کے درخت زندگی کا برگ و بار کاٹ ڈالیں اور کاٹ کر اس کے بے برگ و بار ٹھونٹھ کو ظلم و ستم کی آگ میں جلا کر خاکستر کر دیں جب بھی وہ تہ خاکستر شرارہ مقلدین ہند کے خرمن ہستی کو پاک و صاف نہیں چھوڑے گا۔ مذہب اہل حدیث کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ باعتبار وجود مقلدین قدیم ہے اور جس طرح ہتھیلیوں میں انگلیوں کا جوڑ ہے یا گوشت سے ناخن کا اتصال۔ اسی طرح اس سچے مذہب کا وجود ہندوستان سے وابستہ ہے اس میں تفرقہ ڈالنے کا تخیل موج و سمندر کی ہم آغوشی اور عفت و آسمان کی ہم کناری دور کرنے کا تخیل ہے۔ دونوں محال دونوں ناممکن۔ دونوں طاقت انسانی سے باہر۔ پس مقلدو! نام کے حنفیو! اپنے ذہن باطل میں فقہ کے حامیو! میں نہایت نیک نیتی نہایت صاف دلی سے صلاح دیتا ہوں کہ امام بخاری اور ان کی جامع صحیح پر اعتراض کرنا چھوڑ دو۔ اور اس تخیل باطل و فرض محال کو دماغ سے نکال دو ورنہ یاد رکھو ؎

انا مخرۃ الوادی اذا ما زحمت ۔۔۔ واذا نطقت فانی الجوزاء

یہ بھی یاد رہے کہ بآسانی ممکن تھا کہ میرا قلم بھی سختی اور تیز گامی سے منزل دشوار گذار طے کر کے نیم مستوں کو صدائے ہوشیار باش کی ٹھوکر لگاتا لیکن ان ناگوار چوٹوں کا خراش دل کے ناسور ہو جانے کے سوا کیا نتیجہ؟ جس کے لیے خود کو مقلدین کا ہم قدم و ہم آہنگ بناؤں۔ خدا کا شکر ہے کہ تہذیب و صداقت ہم جماعت اہل حدیث کی فطرت کا مایۂ ناز ہے۔ دغابازی و حیلہ گری سے مصفا و مبرا ہے ؎

ما اہل حدیثیم و دغا را نشناسیم ۔۔۔ صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

اب ہم اپنے بھائی اہل حدیثوں سے بھی التماس کرتے ہیں کہ دیکھو دیکھو چونکو خواب تغافل سے چونکو تم تھکتے ہو اور حریف ہتھیار بند۔ افسوس تمہارے خانۂ عمل میں صفر کا عمل ہے۔ اور صد افسوس کہ تم نے اگلی آن بان کھو دی۔ تمہاری کشتی حیات گرداب فنا میں چکر کھا رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادِ مخالف کا زور ہے۔ بحیرۂ ہند سے لہروں کا طوفان اٹھ اٹھ کر آسمان سے ٹکرا رہا ہے۔ نہنگ و مردار خوار آبی جانور منہ پھاڑے تاڑ نظر لگائے ہوئے ہیں۔ دیکھو مقلدین کی طرف سے کیسی تابڑ توڑ کوششیں ہو رہی ہیں۔ اشتہار پر اشتہار رسالہ پر رسالہ پرچہ پر پرچہ اخبار پر اخبار ہمیشہ شائع ہوتے رہتے ہیں ایک تم ہو کہ تمہاری طرف سے کچھ نہیں ہے۔ دوستو! اگر دنیا کی دیوی پر کیسہ ہائے زر و جواہر نچھاور کر رہے ہو تو تم اپنے پیارے اور سچے مذہب کی حمایت کرنے والے صاحب تصانیف علماء اہل حدیث کے رسالوں کے چھپوانے کا انتظام کر دو۔ بعد طبع اس کی اشاعت کراؤ۔ وہ وقت آگیا ہے کہ تم سے پوچھا جائے ؎

اترضی صنادید الاعارب بالاذی وتقضی علی ذل الکماۃ الاعاجم

الٰہی و مولائی تو کہ برپا کنندہ انجمن انجم اور زیب دہندہ انجمن دنیا یہ مردم ہے اپنے فضل و کرم و تائید غیبی سے اپنے سچے دین کے اپنے سچے تابعدار گروہ اہل حدیث کو ہمیشہ دن دونی رات چوگنی ترقی اور رونق و برکت و اثر عطا کر۔ اور ہمیشہ ان کو غالب اور ان کے مخالفوں کو مغلوب رکھ۔ اللھم انصرنا ولا تنصر علینا ؎

شد ختم بر حدیثِ تو آخر بیانِ ما باشد نگینِ نام تو مہر دہانِ ما

خاکسار محمد ابو القاسم پنجابی الاصل
بنارسی الوطن مصنف رسالۂ ھذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؎ وکم من عائب قولاً صحیحاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وآفتہ من الفہم السقیم

الحمد للہ علی ما علمنا بالقلم۔ ما لم نکن نعلم۔ فاعربت الالسن عما رسم فی الضمائر من الحکم ونبہنا باثارہ علی سلوک الطریق الواضح المعلم۔ وسلک بنا من لطفہ العلیم مسلک الاحسان والنعم والکرم۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد نخبۃ الکرام ولبنۃ التمام وسلم الذی اھاء ابورہ سواد والعرب ومراد العجم۔ وعلی آلہ الجہابذۃ وصحبہ الاساتذۃ خیرۃ الخیرۃ فی الامم۔ وعلی محدثی امتہ المرحومۃ الذین ھم المشار الیہم بقولہ اتبعوا السواد الاعظم۔ خصوصاً علی سید الفقہاء والمحدثین الامام الہمام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ الذی احیی سنن النبی الاکرم۔ والذی ظہرت انوار ھدایتہ للناس فی حوالک الظلم وعلینا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین ارحم۔ اما بعد حضرات ناظرین والا تمکین! خاکسار نے اپنے خیالات کا سچا فوٹو مختصر طور پر دیباچہ میں کھینچ کر دکھلا دیا ہے اس لیے یہاں پر اور کسی تمہید کی ضرورت نہیں ہاں اس قدر ضرور بتلانا ہے کہ ہمارے مقابل مولوی عمر کریم کو باوجود دعوائے سیادت کے جو شاید داڑھی مونچھ ہر دو کے صفایا کی وجہ سے ہو) کیوں اس قدر امام بخاری اور ان کی جامع صحیح بخاری سے ضد ہے۔ سچ پوچھیں تو ہم کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ بات بالکل صاف ہے چونکہ بمصداق مثل مشہور ہے۔ ع۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ امام بخاریؒ نے ان کی فقہ کو بالاستیعاب علی وجہ الکمال حاصل کر کے بمقابلہ احادیث صحیحہ آرائے فاسدہ وافکار کاسدہ کی قلعی کھولی۔ اس لیے آپ کے "بعض الناس" نے ان کے دلوں میں کھلبلی ڈالدی اور ان کے خیالات یکبارگی پھر گئے۔ گویا کایا ہی پلٹ گئی اور چونکہ امام بخاری کا ریمارک فقہ حنفی پر بالکل صائب تھا اس لیے بقول۔ ع۔ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔ ان حنفیوں نے رواۃ ثقاۃ جامع صحیح پر بھی اعتراض جمانا شروع کر دیے اور۔ ع۔ کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم۔ کے مورد صحیح ہے۔ چنانچہ رسالہ الکلام المحکم جس کا ہم جواب دینے بیٹھے ہیں اسی کا نمونہ ہے جس کو ہم نے عرض کیا۔ ان حنفیوں کے ایسے ہی کارناموں کی طرف کسی نے اشارہ کیا ہے ؎

وکم من عائب قولاً صحیحاً وآفتہ من الفہم السقیم

اس لیے اب میں بفضل اللہ ونصرہ وعونہ وصونہ اپنے قلم کو جواب کے لیے اٹھاتا ہوں۔ والالتماس من کرام الناس ان یعفوا الزلل ویسدوا الخلل لان جہد المقل مشکور وباذل الوسع معذور اللہم انت الہادی وعلیک اعتمادی وبک فی کل الامور استنادی انت عضدی ونصیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بك احول وبك اصول فكن لي جارا من شر من عاداني من المعاندين واحفظني من فتنة الشيطان وحزبه كما تحفظ عبادك الصالحين وانصرني على عدوي وعلى عدوك وعدو نبيك وعدو المحدثين واجعل لي لسان صدق في الآخرين - رب اشرح لي صدري ويسر لي امري اللهم ايدني بروح القدس واضح ہو کہ معترض کا قول قولہ اور جواب اقول سے تعبیر کیا گیا ہے تاکہ ناظرین آسانی سے طرفین کی تحریروں میں امتیاز کر سکیں الآن اشرع في المقصود متوكلا على واهب الخير والجود

قولہ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اقول۔ واہ جناب! پہلے ہی بسم اللہ غلط۔ آپ نے احکام قرآنی جو محفوظ ہیں ان کو بھی ترک کر دیا حالانکہ قرآن کا حکم ہے صلوا علیہ وسلموا (احزاب[1]) اور آپ نے والصلوٰۃ کو اڑا ہی دیا۔ اسی وجہ سے مقدمہ ابن صلاح ص۹۱ میں ہے ویکرہ ایضاً الاقتصار علی قولہ علیہ السلام انتہی یعنی صرف علیہ السلام کہنا اور الصلوٰۃ نہ کہنا یہ بھی مکروہ ہے۔ کیونکہ قرآن کے خلاف ہے۔ لیکن آپ تو مقلد ہیں جن کے بائیں ہاتھ کا یہ کھیل ہے۔ کما سیجیٔ ع۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

قولہ۔ نہ اپنے میں اس قدر لیاقت علمی دیکھتا تھا کہ دو چار ورق کی کتاب لکھ کر الخ

اقول۔ میں نے کیسی سچی وجدانی پیشین گوئی رسالہ العرجون القدیم میں پہلے ہی کر دی تھی کہ آپ کی کم مائیگی و قلت علمی نے آپ کو ان اشتہار بازیوں پر مجبور کیا ہے اور آپ علم سے بالکل ناآشنا اور کورے ہیں الحمد للہ کہ اس کا آپ کو بھی خود اقرار ہے پھر یہ بتلائیے کہ آپ کو ایسی جرأت کیونکر ہوئی کہ امام بخاریؒ پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ کیا یہی تو نہیں؟ کہ چمگادڑ کی آنکھ اور آفتاب سے مقابلہ اور ہوا سچ شمس محمدی نے آپ کی شان میں لکھا تھا ؎

مدعی بے علم کی وہ ساری گرما گرمیاں ہو گئیں کافور کیسا سرد و پالا ہو گیا
سفلہ و کم ظرف کرتا تھا بخاری پر جو جرح کھل گئی کم مائیگی ظاہر رذالہ ہو گیا

قولہ۔ اور اس تصنیف کو ذریعہ اپنی شہرت اور نام آوری کا بنا دے

اقول۔ کیا جناب آپ کا یہ مقصود نہ تھا؟ سچ کہیے گا! ہم سے سنیے اگر آپ ایسا نہ کرتے تو کوئی آپ کو جانتا بھی نہیں ؎

---

[1] ۲۳ : ۵۶ [2] ص۱۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو پاؤ ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو

میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کا اصلی مقصود اور ذاتی ارادہ یہی تھا کہ مجھے بھی لوگ مولوی اور صاحب تصنیف کہیں میری بھی شہرت ہو۔ ورنہ آپ باعتبار علمی بضاعت کے ویسے ہی ہیں جیسا خود آپ نے لکھا ہے ؎

شہرت کے ہم حریص ہیں عزت سے نہیں کام بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

قولہ۔ ہر شہر و قریہ اور کوچہ و بازار میں عمل بالحدیث کا شور بلند ہے

اقول۔ الحمد للہ کہ باوجود مقلدین کی تابڑ توڑ کوشش کے بھی ان کی بی بی تقلید برقع اوڑھ کر سیدھے اسفل السافلین کو چلی گئی اور یہ حضرات منہ دیکھتے ہی رہ گئے چنانچہ اس کا آپ کو خود اقرار ہے کہ ہر شہر و قریہ اور کوچہ و بازار میں عمل بالحدیث کا شور بلند ہے آج خدا کا وہ ارشاد پورا ہو گیا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویأبی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون (سورہ توبہ) خدا کرے گھر گھر عمل بالحدیث کا شور بلند ہو جائے اور تقلید کا وجود اس پردۂ دنیا سے کالعدم ہو۔ ع۔ ویرحم اللہ عبدًا قال آمینا۔

قولہ عمل بالحدیث تو ایک اچھی بات بلکہ ہر مسلمان پر فرض و واجب ہے۔

اقول ؎ بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی۔ جب آپ کو خود یہ اقرار ہے تو پھر تقلید کے پیچھے کیوں اس قدر پڑ کر "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کے مصداق بنتے ہیں اس لیے کہ عمل بالحدیث کو آپ فرض و واجب بتلاتے ہیں اور یہ منافی ہے تقلید کے کیونکہ عمل بالحدیث اور تقلید میں تناقض اور تباین کلی ہے۔ پس ایک ہی شخص عامل بالحدیث اور مقلد نہیں ہو سکتا کیونکہ اجتماع نقیضین لازم آئے گا جو محال ہے۔ لہٰذا آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ جب ہر مسلمان پر عمل بالحدیث فرض ہے تو تقلید کا ترک بھی اس پر فرض ہوا۔ گویا آپ نے اپنی اس تحریر سے خود ہی اپنے ان دو اشتہار نمبر ۲، ۳ کا جواب دے دیا جس میں آپ نے تقلید کی بابت خامہ فرسائی کی ہے اسی کو کہا جاتا ہے الکذوب قد یصدق ۔ ع۔ کبھی جھوٹا بھی کہہ دیتا ہے سچ دیکھو خدا کی شان۔

قولہ۔ اس زمانہ کے عمل بالحدیث کا مقصد اصلی یہی (رسول اللہ کی اہانت اور حقارت کرنا) ہے اور ثبوت اس کا ان کی کتابوں کو ابتدائے تقویۃ الایمان لغایت اس وقت کے دیکھنے سے بخوبی مل سکتا ہے

اقول۔ بالکل غلط اور سفید جھوٹ بھی نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے۔ بھلا عامل بالحدیث ایسا کر سکتے ہیں یہ بالکل ان کی شان کے خلاف اور ان پر افتراء اور اتہام ہے۔ وہ تو یہ کہتے ہیں۔ ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا صاحب الجمال ویا سید البشر — من وجهک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه — بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اگر اسی کا نام حقارت واہانت ہے تو ع چشم ما روشن دل ما شاد ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد — عیب نماید ہنرش در نظر

بلکہ سچ پوچھو تو حضرات مقلدین ہی آنحضرت صلعم کی اہانت وحقارت کرتے ہیں کہ آپ کو عالم الغیب اور درجہ بشریت سے پرے درجہ الوہیت پر سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ۴۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" اپنا الزام ہم پر۔ واہ جناب واہ۔ ہاں تقویۃ الایمان کی ایک ہی کہی۔ تقویۃ الایمان میں کہیں بھی کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے آنحضرت صلعم کی اہانت ہو یہ ایسی کتاب ہے کہ من ترکہ فقد غوی۔ اگر آپ کو شک ہو تو سنیئے میں آپ کو ایسے معتبر شخص کا قول سناؤں کہ اگر کسے شک آرد کافر گردد۔ میری مراد اس سے حضرت مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں" بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اور اگر کتاب کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے۔ اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے" (دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ ۲۷۴) معلوم ہوا کہ آپ کا ایسا لکھنا محض غلط اور سراسر کذب وبہتان ہے نیز یہ آپ کی قلت علمی کی جس کی بابت آپ کا خود اقرار ہے) بیّن دلیل ہے ؎

یہ عقیدہ کی خرابی کہ تو دد کیسے بنی — غیر کو مجرم بناتے تھے یہ گت اپنی بنی

قولہ زیادہ مطلوب یہ امر ہے کہ امام ابوحنیفہ رح اور ان کے فقہ کی اہانت کی جائے

اقول۔ یہ بھی صریح غلط ہے۔ مناقب امام ابوحنیفہ رح بے شمار ہیں لیکن اسی قدر جہاں تک صحیح ثابت ہوں نقطہ کو دائرہ بنانا یہ خود کرشان ہے جو مقلدین کیا کرتے ہیں بفضلہ ہم لوگ اس سے بالکل بری ہیں۔ باقی رہی جرح وقدح! یہ تو محدثوں کا کام ہی ہے۔ اور اس کو اہانت نہیں کہا کرتے ؎

مشائخ میں جو قبح نکلا جتا یا — ائمہ میں جو داغ دیکھا بتا یا۔

باقی رہی ان کی فقہ! یہ ہمارا عام اصول ہے کہ جس کی فقہ ہو اگر قرآن وحدیث کے موافق ہو یا مخالف نہ ہو تو اس کو قابل عمل سمجھتے ہیں والا خلا۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب وصیت نامہ میں فرماتے ہیں" دائماً تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض نمودن انچہ موافق باشد درحیز قبول آوردن والا کالائے بدبریش خاند دادن" اور یہی مقتضائے انصاف ہے اور یہی معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اتدکوا قولی بخبر الوسول (قول امام ابوحنیفہ منقول از تفسیر مظہری) کا پس آپ کا ایسا لکھنا کہ فقہ کی اہانت شان کو مطلوب ہے محض اتہام بے جا ہے ؎

تہمت الفت اغیار ہے بے جا ہمپر کیجئے یاد نہ رقیبوں کی بتائی ہوئی بات

قول۔ اپنے مسئلہ فقہ کو چھوڑا اگرچہ وہ مسئلہ موافق دوسری حدیث صحیح کے تھا اور وہ حدیث جو اس کے مخالف تھی پایہ اعتبار سے ساقط تھی۔

اقول۔ کیا آپ نے یہ سمجھا ہے کہ فقہ کے کل مسائل حدیث کے موافق ہیں چنانچہ آپ کی عبارت سے ایسا ہی ترشح ہوتا ہے تو دلیل کے مسئلہ کے موافق کوئی حدیث پیش کیجئے۔ فتاوی قاضی خاں جلد ۱ صفحہ ۱۵ میں ہے ان ادخل بھیمۃ او میتۃ ولم ینزل ولم ینسد ذکرہ ولا یلزمہ الغسل یعنی کسی نے جانور یا مردہ سے وطی اور دخول کیا اور انزال نہ ہو تو روزہ اس کا ٹوٹتا نہ اس پر غسل آتا ہے اس مسئلہ کا ماخذ قرآن و حدیث سے بتایئے۔ درمختار صلاۃ میں ہے عند وطی بھیمۃ او میتۃ او صغیرۃ غیر مشتہاۃ (الی قولہ) ولا ینتقض الوضوء ولا یلزمہ الغسل۔ یعنی کسی نے جانور یا مردہ اور چھوٹی لڑکی جو قابل خواہش کے نہیں ہے سے وطی کی تو اس پر غسل نہیں اور اس فعل سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔ کہیئے جناب آپ کو مبارک ہوتا ہے اس میں کونسی آیت یا حدیث نص صریح ہے۔ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے عام مسائل فقیہہ تھے اگر خاص امام ابوحنیفہؒ کا مسئلہ سننا چاہتے ہیں تو سنیے۔ محیط رجو فقہ کی معتبر کتاب ہے) میں منقول ہے کہ خرچی عورت زانیہ کی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال طیب ہے۔ بتلایئے یہ کس صحیح حدیث کے موافق ہے۔ اگر آپ کو اپنے مسائل فقیہہ دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارا رسالہ التنقید فی رد التقلید کے آخر میں ۲۵ مسئلہ کا اشتہار ملاحظہ فرمایئے اور اس کے موافق کسی قرآنی آیت یا حدیث صحیح نص صریح پیش فرمایئے ورنہ اپنے خیالی فاسد سے باز آیئے اور ہم نے جو اصول محدثوں کا مسائل فقہ کی بابت اوپر لکھا ہے اس کو تسلیم کیجئے۔ کہی کہ نہیں جناب ؎

دور کر للہ یہ غفلت کا پردہ دور کر کچھ تجھے اپنی خبر اے بے خبر ملتی نہیں

قول۔ عجب تو یہ ہوا کہ مقابلہ احادیث کے جو غیر محفوظ ہیں احکام قرآنی بھی جو محفوظ ہیں ترک کیے جانے لگے

اقول۔ ایسا کرنے والے حضرات حنفیہ ہیں کہ نص قرآنی کے برخلاف عمل کرتے ہیں دیکھئے قرآن مجید میں ہے من فتیاتکم المومنات (الی قولہ) یعنی اگر تم کو آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو تم ایماندار لونڈیوں سے نکاح کر لیا کرو۔ اس آیت میں خدا نے عام لونڈیوں سے نکاح کا حکم نہیں دیا بلکہ ایماندار کی قید لگائی ہے یعنی ایمان والی لونڈیوں سے نکاح کا حکم دیا ہے حنفیہ کہتے ہیں کہ کافر لونڈیوں سے بھی نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا ہے۔ دیکھئے احکام قرآنی کا کس نے خلاف کیا۔ ہاں اور بتلایئے تعیین دس درہم مہر کا جو حنفیہ کے نزدیک ہے قرآن مجید کی کس آیت سے (یہ تعیین) ثابت ہوتا ہے۔ بتلایئے احکام قرآنی کس نے ترک کیے۔ اسی طرح حنفیہ کے بہت سے مسائل قرآن مجید کے صریح خلاف ہیں۔ خود آپ ہی نے اپنے رسالہ کے دیباچہ میں قرآن مجید کا صریح خلاف کیا ہے کہ قرآن کا حکم صلوٰۃ وسلام دونوں آنحضرتؐ پر بھیجنے کا ہے اور آپ نے صرف وسلامٌ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ پس یاد رہے کہ آپ نے یہ اتہام جو عامل بالحدیث پر لگایا ہے محض بے جا اور غلط ہے۔ ؎

جھوٹ بد باتوں سے باز آؤ خدا کے واسطے چپ رہو بس منہ نہ کھلواؤ خدا کے واسطے

قولہ اور چونکہ اکثر مسائل فقہیہ کے خلاف ہیں احادیث لائی جاتی تھی۔ الخ

اقول جناب من! آپ صرف انہیں مسائل پر جو اوپر لکھے گئے ہیں موافق حدیث نص پیش کردیں تو میں آج سے عہد کرتا ہوں کہ مسائل فقہیہ کے خلاف میں احادیث نہ پیش کروں گا۔ ابھی اور مزیدار فقہ کے مسائل کو رہنے دیجئے اور جو کہیں آپ نے ان ۲۵ مسائل کے موافق جو التنقید کے آخر میں میں نے لکھے ہیں احادیث پیش کردیں تو نورٌ علیٰ نور میں آپ کا بہت ممنون ہوں گا۔ ورنہ

سچ سچ کہو اگر نہ بتا تم سے کچھ جواب پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

قولہ لیکن اردو زبان میں کتاب سیرۃ النعمان ایک جامع کتاب ہوئی ہے

اقول اس کا جواب باصواب حسن البیان اس سے کہیں زیادہ جامع اور مانع ہے آپ ذرا اس کا مطالعہ تو کریں اور چونکہ جن باتوں کو آپ نے سیرۃ النعمان سے لکھی ہیں ان کا معقول جواب حسن البیان میں ہو چکا ہے اس لیے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں۔ ع ورخانہ اگر کس است یک حرف بس است

قولہ احادیث کی تواریخی حالت پر نظر ڈالیے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حدیثوں کی کتابت پوری ایک صدی گذرنیکے بعد اس وقت شروع ہوئی تھی۔ الخ

اقول اے جناب! آپ کو معلوم نہیں۔ کتابت حدیث پہلی صدی گذرنے کے قبل کیا۔ بلکہ آنحضرت صلعم کے عہد مبارک ہی سے ابتدا اس کی ثابت ہے۔ دیکھئے خود امام بخاری نے اپنی جامع صحیح میں باب کتابۃ العلم کے تحت میں ایک حدیث مرفوع لائے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فتح مکہ کے دنوں میں خطبہ پڑھا جس میں بہت سے مسائل حدیثیہ بھی بیان فرمائے ایک شخص یمنی ابوشاہ نے عرض کیا کہ اکتب لی یا رسول اللہ صلعم حضرت مجھ کو یہ لکھوا دیجئے حضور نے فرمایا اکتبوا لابی شاہ۔ یعنی اس کو لکھ دو۔ دیکھیے آنحضرت صلعم نے خود حکم دے کر حدیثوں کو لکھوایا اور اسی باب کے تحت میں امام بخاری بروایت حضرت ابوہریرہؓ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمر کی بابت حدیث لائے ہیں فانہ کان یکتب یہ حدیث آنحضرت صلعم سے سن کر لکھ لیا کرتے تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر کی بابت مسند امام احمد میں ہے استاذن رسول اللہ صلعم فی الکتابۃ عنہ فاذن لہ انتہی۔ یعنی حضرت عبداللہ نے آنحضرت صلعم سے آپ کی احادیث لکھنے کی اجازت لے لی تھی۔ سنن[1] ابی داؤد میں خود انہیں حضرت عبداللہ بن عمر کا مقولہ منقول ہے۔ عن عبداللہ بن عمر کنت اکتب کل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلعم انتہی۔ یعنی حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں جس قدر حدیثیں آنحضرت صلعم سے سنتا سب لکھ لیتا۔ اور یہ عبداللہ بن عمر ۷۳ھ میں شہید ہوئے ہیں (دیکھو تاریخ صغیر للبخاری) پس کتابت حدیث پہلی صدی کے انقضاء کے قبل ہی ثابت ہوئی۔ اور سنیے فتح الباری میں ہے اخرج ابن وھب من طریق الحسن بن عمرو بن امیۃ قال تحدث عند ابی ھریرۃ لحدیث فاخذ بیدی الی بیتہ فاذا انا کتبا من حدیث النبی صلعم وقال ھذا ھو مکتوب عندی انتہی۔ یعنی حسن بن عمرو بن امیہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی تو میرا ہاتھ پکڑے اپنے گھر لے گئے اور مجھ کو چند کتابیں آنحضرت صلعم کی احادیث کی دکھلائیں اور فرمایا کہ دیکھو یہ ویسا ہی میرے پاس لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے جناب پہلی صدی کے قبل کئی کئی کتابیں حدیث کی لکھی گئی تھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ابوہریرہ کا کب انتقال ہوا ہے علی اختلاف الروایتین ۵۷ یا ۵۸ھ میں آپ نے وفات فرمائی ہے (دیکھو تاریخ صغیر للبخاری) پس دیکھئے نصف صدی ہی میں کتابت حدیث ہو چکی تھی۔ اس کو بار بار ملاحظہ فرمائیے ؎

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی ہوتا ہے جو خراب وہ اپنا ہی گھر نہ ہو

قولہ جب بوجوہات مختلف (ارباب سیر خود اس سے واقف ہیں) ایک بڑا دفتر اغالیط اور موضوعات احادیث کا تیار ہو چکا تھا۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں موضوعات احادیث کا انبار موجود تھا۔

اقول میں خود اس وجہ سے واقف ہوں آپ چھپاتے کیوں ہیں؟ سنیے یہ آپ کی فقہ کی بدولت ہوا مقدمہ ابن الصلاح ص۴۵ میں ہے کہ ابو عصمہ نوح بن ابی مریم (جو ایک مشہور وضاع تھا اس) سے حدیث وضع کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے جواب دیا انی رایت الناس قد اعرضوا عن القران واشتغلوا بفقہ ابی حنیفۃ و مغازی محمد ابن اسحاق فوضعت ھذہ الاحادیث حسبۃ انتہی۔ یعنی میں نے لوگوں کو دیکھا کہ قرآن کو چھوڑ کر ابوحنیفہ کی فقہ میں مشغول ہو گئے۔ پس میں نے ان حدیثوں کو بامید ثواب بنائیں۔ دیکھئے

---

[1] ص۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ فقہ پر عمل کرنے کو ایسا برا جانتے تھے کہ اس کے مقابل میں موضوع حدیثوں کے ماننے کو اس سے کہیں بہتر سمجھتے تھے۔ اب فرمائیے ؎

دوست ہی اپنا دشمنِ جان ہو گیا حافظ نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

قولہ عبدالکریم جو ایک مشہور وضاع حدیث کا گذرا ہے۔ الخ

اقول معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی انہیں کے بھائی ہو کیونکہ وہ تو حدیث وضع کرتا۔ اور تم احادیث رسول اللہ صلعم پر جو جامع صحیح بخاری میں ہیں۔ اعتراض و نکتہ چینی کرتے ہو۔ اور تمہارا اور اس کا نام بھی ملتا جلتا ہے کیونکہ عبدالکریم و عمر کریم میں قدرے فرق ہے۔ اوہو۔ اوہو! ؎

کھل گیا عشق بتاں طرز سخن سے مومن اب مکرتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو

قولہ امام بخاریؒ نے کئی لاکھ حدیثوں سے انتخاب کر کے صحیح بخاری تیار کی ہے۔

اقول جزاک اللہ بہت ٹھیک ہے یہاں پر آپ نے ان تین باتوں کو تسلیم کر لیا ہے جس کا کبھی کبھی انکار کر دیتے ہیں (۱) امام بخاریؒ کا یہی امام ہونا جیسے کہ امام ابوحنیفہ وغیرہ امام کہے جاتے ہیں (۲) ان کو کئی لاکھ حدیثیں ملنا (۳) ان کی کتاب جامع بخاری شریف کا صحیح ہونا۔ پھر باوجود اس کے کہ آپ اس کتاب کو صحیح جانتے ہیں۔ اور آگے یہ لکھتے ہیں کہ اس میں موضوع حدیث ہیں اور اس کے رواۃ مجروح ہیں کس قدر دونوں میں تناقض اور تعارض ہے۔ اب ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ چونکہ صحیح مقدم ہے تمام اقسام حدیث پر۔ اس لیے آپ کا صحیح ماننا صحیح ہے اور مخالف اس کے اعتراض جرح خود مجروح۔ الحمد للہ کہ آپ کے اعتراض کا جواب خود آپ کی عبارت سے ہو گیا۔ اسی کو خدا نے فرمایا ہے۔ یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار (حشر) اور آپ نے امام بخاریؒ کو کئی لاکھ حدیثوں کے پہونچنے کا اقرار کیا ہے۔ پھر باوجود اس اقرار کے آپ نے اشتہار رسالہ نما ص۲ و ۹ میں یہ کیوں لکھا کہ "امام بخاری کا درجہ اس قدر بڑھایا گیا کہ ان کو چھ لاکھ حدیثیں ملی تھیں" کیا کئی لاکھ میں یہ چھ لاکھ داخل نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ حقیقت میں آپ بھی ان کو چھ لاکھ حدیثیں پہونچنے کے اقراری ہیں۔ لیکن تعصب کا گھٹا ٹوپ اندھیرا آپ پر ایسا چھایا کہ اپنے ہاتھوں سے ٹانگ میں کلہاڑی ماری اور اپنے ہی قول پر اعتراض کر دیا۔ ہائے تعصب تیرا ستیاناس ہو۔ تو بڑوں بڑوں کو اندھا کر دیتا ہے اور ان کی عقل کو زائل کر دیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بیشک امام بخاریؒ کو چھ لاکھ حدیثیں ملی تھیں جس کے خود آپ بھی اقراری ہیں۔ پس جب امام بخاری خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ما ادخلت فی کتاب الجامع الا ما صح (مقدمہ ابن صلاح ص۸) یعنی میں نے

ـــــ ۱ ص۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب جامع صحیح میں سوا صحیح حدیث کے اور کسی کو بھی داخل نہیں کیا۔ چنانچہ چھ لاکھ حدیثوں سے صحیح بخاری میں صرف سات ہزار دو سو پچھتر حدیث مع مکررات کے داخل کیا ورنہ صرف چار ہی ہزار ہیں۔ تو کون عقل سلیم والا یہ کہہ سکتا ہے کہ اس میں بھی موضوع اور مجروح رواۃ کی حدیثیں ہونگی حالانکہ امام بخاری کو صرف صحیح حدیثیں ایک لاکھ یاد تھیں مولوی احمد علی حنفی سہانپوری مقدمہ بخاری میں لکھتے ہیں وعن محمد بن حمدویۃ قال سمعت محمد بن اسماعیل البخاری یقول احفظ مائۃ الف حدیث صحیح انتہی۔ (نیز دیکھو مقدمہ ابن الصلاح ص۸) یعنی امام بخاری فرماتے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ صرف صحیح حدیثیں یاد ہیں۔ اور پھر اس میں بھی انتخاب کر کے صرف چار ہزار حدیثیں اپنی جامع صحیح میں رکھیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ غایت درجہ کی اصح ہوں گی۔ لہذا آپ کا اعتراض فہیم ذی طبع سلیم کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ نیز آپ خود ان کی حدیثوں کو صحیح تسلیم کر رہے ہیں ؎

للہ الحمد میان من و او صلح فتاد حوریاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند

قولہ جس میں مکررات دور کرنے کے بعد صرف ۲۷۶۱ حدیثیں ہیں

اقول سبحان اللہ نازم بریں علم! واہ جناب! خوب آپ نے اپنی تاریخ و سیر دانی کا ثبوت دیا پہلے تو آپ نے اپنی کم علمی کا خود اقرار کیا تھا۔ یہاں اور بھی لوٹیا ڈبو دیا۔ جو کچھ رہا سہا وہ بھی جاتا رہا۔ جب آپ کو اس قدر بھی نہیں معلوم کہ صحیح بخاری میں کس قدر حدیثیں ہیں تو اس پر اعتراض کرنے کے لیے کیوں کود پڑے۔ کیا آپ جانتے نہیں "عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیئے" اجی جناب صحیح بخاری میں مکررات کے دور کرنے کے بعد چار ہزار حدیثیں ہیں شک ہو تو مقدمہ ابن الصلاح کے ص۸ کو ملاحظہ فرمائیے حیث قال وجملۃ ما فی کتابہ الصحیح سبعۃ الاف ومائتان وخمسۃ وسبعون حدیثا بالاحادیث المکررۃ وقد قیل انہا باسقاط المکررۃ اربعۃ الاف حدیث انتہی علی ہذا القیاس تہذیب الاسماء للنووی اور مقدمہ فتح الباری اور مقدمہ بخاری مولوی احمد علی حنفی میں دیکھو یعنی صحیح بخاری میں بعد دور کرنے مکررات کے ۴ ہزار حدیثیں ہیں۔ کہیے جناب! کیسی آپ کی حقیقت کھل گئی ؎

کی بناوٹ بہت سی باتوں میں پھر کہیں چھپتی ہے بنائی بات

قولہ لیکن جو امر قدرت بشری سے باہر ہو وہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

اقول وہ کونسا امر ہے ذرا اس کو لکھا تو ہوتا۔ کہ اگر آپ یہ کہیں کہ امام بخاری درجہ بشریت سے الگ نہیں

---

۱ ص۳ ۲ ص۱۶ ۳ ص۱۶ ۴ ص۷۵ ج۱ ۵ ص۵۴۷ طبع دہلی ۶ ص۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معصوم بھی نہیں اس لیے ان سے خطا ممکن ہے تو عرض یہ ہے کہ اول تو فن حدیث ایسا فن ہے کہ اس کی بابت ہمیشہ محدثین کو خیال رہتا ہے کہ کہیں غلطی نہ ہو۔ اور جب ایک شخص نے اتنا التزام کیا کہ ایک لاکھ صحیح حدیثوں سے بھی ۱۲ برسوں میں صرف چار ہزار حدیثوں کو انتخاب کیا اور ایک ایک حدیث کو ڈیڑھ ڈیڑھ دن تک جانچا پرکھا استخارہ کیا تب اپنی جامع صحیح میں رکھا اور پھر اس میں بھی غلطی تسلیم کی جائے تو پھر صحیح حدیث کوفہ سے آئے گی؟ ہم کہتے ہیں کہ امام بخاری نے نہیں بلکہ جارحین نے بوجہ نہ رکھنے لیاقت برابر امام بخاری کے اور نہ سمجھے ان کے نکات کے خود غلطی کھائی ہے۔ آپ ان کی جرح کو کالوحی کیوں سمجھتے ہیں کیا وہ معصوم تھے؟ سنیے اور غور سے سنیے جب جمع احادیث قدرت بشری سے باہر امر ہے تو آپ کو یہ ماننا ہوگا کہ جمع قرآن جو حضرت عثمانؓ نے کیا وہ بھی امر قدرت بشری سے باہر تھا کیونکہ وہ معصوم تو تھے نہیں۔ پس چلئے اسلام رخصت شد۔ واہ! کیا سمجھ ہے؟ قربان ایسی فہم پر۔ ۶۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

قولہ اور نہ یہ موجودہ دفتر احادیث کا موضوعات سے پاک و خالی ہونا۔

اقول۔ بالکل غلط کہتے ہو اگر اس سے تمہاری مراد کتب صحاح ہیں جیسا کہ آگے تم نے تصریح بھی کی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس میں سے صحیح بخاری و صحیح مسلم میں صحیح لذاتہ کے سوا صحیح لغیرہ یا حسن لذاتہ تک بھی کوئی حدیث نہیں ہے۔ چہ جائیکہ ضعیف بلکہ موضوع ہو؟ دیکھو صحیح بخاری کی نسبت مقدمہ ابن الصلاح[1] ص۸ میں ہے انہ اخر یضم فی کتابہ الا الاحادیث التی وجد عندہ فیہا شرائط الصحیح المجمع علیہ انتہی۔ یعنی امام بخاری نے اپنی جامع صحیح میں ان حدیثوں کو رکھا ہے جن میں ان صحیح کے شرائط پائے گئے جس پر سب کا اجماع ہو چکا ہے۔ شرح نخبہ میں[2] ہے۔ فانعقد الاجماع حاصل علی تسلیم صحتہ انتہی یعنی صحیح بخاری کی صحت پر اجماع ہو چکا ہے۔ اور صحیح مسلم کی بابت مقدمہ ابن الصلاح[3] ص۸ میں ہے وزدنا عن مسلم انہ قال (الی قولہ) انما وضعت ھھنا ما اجمعوا علیہ انتہی یعنی میں نے مسلم میں ان حدیثوں کو رکھا ہے جس کی صحت پر اجماع ہو چکا ہے۔ شرح نخبہ میں ہے[4] والاجماع حاصل علی ان لہما فیما یرجع الی نفس الصحۃ انتہی۔ یعنی صحیحین کی حدیثوں کی صحت کی وجہ سے ان کی مزیت و فضیلت پر اجماع حاصل ہے۔ باقی رہی جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی و سنن ابن ماجہ ان کی بابت کہیں بھی اصل کی کتاب میں یہ نہیں آیا کہ اس میں موضوع حدیثیں ہیں بخلاف اس کے مقدمہ ابن الصلاح[5] ص۱۰ میں ہے فیہا

---

[1] ص۱۵، [2] ص۲۰ طبع کراچی [3] ص۱۶ [4] ص۲۱ [5] ص۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماصرحوا بکونہ ضعیفا ومنکرا ونحو ذلک من اوصاف الضعیف انتہی۔ یعنی ان کتب سنن میں حدیثیں اوصاف ضعیف سے البتہ ہیں۔ دیکھئے یہاں اوصاف ضعیف کا لفظ ہے نہ موضوع کا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ موضوع اوصاف ضعیف سے نہیں بلکہ دونوں میں آسمان وزمین کا فرق ہے۔ بینہما لون یعید۔ اس لیے کہ موضوع حدیث کسی حالت میں قابل عمل کیا قابل روایت بھی نہیں ہے بخلاف ضعیف حدیث کے۔ . . . . کہ فضائل میں اس کی روایت وعمل جائز ہے۔ مقدمہ ابن الصلاح ص۴۴ میں ہے ولا تحل روایتہ لاحد علم حالہ فی ای معنی کان بخلاف غیرہ من الاحادیث الضعیفۃ التی یحتمل صدقہا فی الباطن حیث جاز روایتہا فی الترغیب و الترھیب انتہی۔ یعنی کسی کو بھی جو موضوع کا حال جان لے اس کو اس کا روایت کرنا کسی معنی میں حلال نہیں بخلاف احادیث ضعیفہ کے جس میں باطناً صدق کا احتمال ہوتا ہے اس لیے جائز ہے روایت اس کی ترغیب اور ڈراونی حدیثوں میں۔ حاصل کلام یہ کہ موجودہ دفتر صحاح کا موضوعات سے بالکل پاک وصاف مبرا ومجلی بے پتہ اور خالی ہے خصوصاً صحیحین کہ جس میں موضوع کیا ضعیف بھی نہیں بلکہ حسن لغیرہ ولذاتہ بلکہ صحیح لغیرہ سے بھی منزہ ہے۔ افسوس آپ ایک نہیں بلکہ تمام محدثین پر اتہام کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی کتابیں فرداً فرداً بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہی ہیں ؎

قد اصبحت امر الکریم قدعی علی ذنبا کلہ لم اصنع

قولہ ابن جوزی وغیرہ محدثین نے کثرت سے موضوعات احادیث کا صحاح ستہ وغیرہ میں نشان دیا ہے

اقول۔ اگرچہ اوپر کی تقریر سے یہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ صحاح میں موضوع حدیثیں نہیں ہیں لیکن آئیے یہاں آپ کو ایک دوسرے طریقہ سے بتلادیں۔ پہلے آپ یہ معلوم کریں کہ موضوع حدیث کی پہچان کیا ہے اور پھر اس بنا پر کوئی حدیث صحاح میں نکال دیں۔ سنئے مقدمہ ابن صلاح ص۴۴ میں ہے انما یعرف کون الحدیث موضوعا باقرار واضعہ او ما ینزل منزلۃ اقرارہ (الی قولہ) یشہد بوضعہا رکاکۃ الفاظہا ومعانیہا انتہی موضوع حدیث کے پہچاننے کے طریقے کئی ہیں ایک تو یہ کہ اس کا واضع خود اس کے وضع کا اقرار کرے۔ یا اس سے ایسے الفاظ ثابت ہوں جو بمنزلہ اس کے اقرار کے ہوں اور موضوع حدیث کی آسان پہچان یہ ہے کہ اس کے الفاظ اور معانی رکیک اور بے ربط ہوتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی تدریب الراوی شرح تقریب النواوی میں لکھتے ہیں ومن جملۃ

---

۱ ص۴ ۲ ص۸۹ ۳ ص۱۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکان الوضع ان یکون مخالفا للعقل بحیث لا یقبل التاویل ویلتحق بہ ما یدفعہ الحس و المشاھدۃ کذا فی فتح المغیث۔ خلاصہ یہ کہ موضوع حدیث کی یہ بھی پہچان ہے کہ عقل اور مشاہدہ کے مخالف ہو۔ کیا آپ اس طریقہ پر صحاح میں کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں؟ ہاں بڑی دلیل آپ کی یہ ہے کہ ابن جوزی نے صحاح میں موضوع حدیثوں کا نشان دیا ہے۔ اس کا مفصل جواب ہم الرد علی التعقیم میں دے چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ امام جلال الدین سیوطی کے تعاقب کو ذرا ملاحظہ فرمادیں جو انھوں نے ابن جوزی کی موضوعات پر کیا ہے جس میں انہوں نے بڑے زوروں سے تردید کی ہے اصل وجہ یہ ہے کہ ابن جوزی نقد رواۃ میں بڑے متشدد تھے اور انہوں نے ان رواۃ کو جو پہلے ثقہ تھے اور بعد کو مختلط ہو گئے تھے داخل کتاب خود کیا ہے۔ اسی لیے ان کا تعاقب علامہ سیوطی نے بایں الفاظ کیا ہے۔ وبعد فان کتاب الموضوعات جمع الامام ابی الفرج ابن الجوزی تدل فیہ الحفاظ قدیما وحدیثا علی ان فیہ تساھلا کثیرا واحادیث لیست بموضوعۃ بل ھی من وادی الضعیف وفیہ احادیث حسان واخری صحاح بل فیہ حدیث من صحیح مسلم نبہ علیہ الحافظ ابن حجر وجدت حدیثا من صحیح البخاری من روایتہ حماد بن شاکر (الی قولہ) فلذلک وجب علی الناقد الاعتناء بما ینقلہ منھما من غیر تقلید لھما انتھی یعنی موضوعات ابن جوزی کی نسبت محدثین سلف و خلف نے کہا ہے کہ اس میں بہت تساہل ابن جوزی سے ہوا ہے اس میں بہت سی حدیثیں موضوع بلکہ وادی ضعیف سے ہیں۔ اور اس میں حسن حدیثیں بھی ہیں۔ بلکہ صحیح تک موجود ہیں۔ اور اس میں ایک حدیث صحیح مسلم کی بھی ہے بلکہ ایک حدیث صحیح بخاری کی بھی بروایت حماد بن شاکر موجود ہے اس لیے ناقد پر جانچ واجب ہے نہ آنکھ بند کر کے ابن جوزی کی تقلید کر لینا۔ امام سیوطی اپنے آخر رسالہ میں لکھتے ہیں ھذا اخرھا اوردتہ فی ھذا الکتاب من الاحادیث المتعقبۃ التی لا سبیل الی ادراجھا فی سلک الموضوعات وعدتھا نحو ثمانمائۃ حدیثا منھا فی صحیح مسلم حدیث وفی صحیح البخاری من روایتہ حماد بن شاکر حدیث انتھی۔ یعنی موضوعات ابن جوزی سے میں نے تین سو حدیثیں اس رسالہ میں لکھ دی ہیں جن کو موضوعات کی زنجیر میں پرونے کی کوئی وجہ صحیح نہیں ہے۔ ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم کی ہے اور ایک حدیث صحیح بخاری کی بروایت حماد بن شاکر ہے۔ خلاصہ مرام یہ کہ کتب صحاح میں موضوعات کا نام و نشان تک نہیں ہے اور ابن جوزی نے جو نشان دیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ان کے علاوہ آپ کا اور محدثین پر الزام رکھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتراء ہے۔ افسوس آپ کو تو اس قدر احادیث نبوی سے نفرت ہے اور پھر مسلمانیت کا دعوے آہ کیا ہی سچ ہے ؎

وکل یدعی وصلا للیلے ولیلے لا تقر لھم بذاکا

قولہ حتی کہ بخاری و مسلم بھی ایسے (یعنی مجروح) رواۃ سے خالی نہیں۔

اقول یہ محض ابن ہمام کی تقلید کا نتیجہ ہے۔ ورنہ صحیحین میں کوئی ایسے رواۃ نہیں۔ مختصر تحقیق اس کی اوپر گذر چکی ہے۔ اور مفصل تحقیق اور آپ کے شبہوں کا جواب دفع مطاعن از رواۃ بخاری میں آجائیگا انشاء اللہ تعالیٰ فانتظر ہاں اتنا ضرور عرض کرنا ہے کہ آپ جرح کی تعریف سے محض ناواقف ہیں اور نہ آپ کو یہ معلوم کہ کس کی جرح اور کس قسم کی مقبول ہوتی ہے اس لیے آپ بار بار صحیحین کے رواۃ کو مجروح کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ عنقریب اس کی تحقیق آوے گی۔ پس آپ کا ایسا لکھنا محض قلت علمی سے ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ ؎

فتنہ پردازی تمہاری شان ہے جو تمہاری بات ہے بہتان ہے

قولہ جیسا کہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی دیباچہ میں شرح سفر السعادۃ کے محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ابن الہمام کے قول کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں الخ

اقول یہ بالکل آداب مناظرہ کے خلاف ہے آپ تو جرح محدثین پر کرتے ہیں اور اس کا ثبوت حنفیہ کے اقوال سے دیتے ہیں حالانکہ جرح کے لیے نقاد فن یعنی محدثین کے قول کی ضرورت ہے۔ شیخ عبدالحق حنفی تھے اور ان کو محدث باصطلاح محدثین نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ وہ وراق تھے۔ علی ہذا القیاس ابن الہمام بھی محقق حنفیہ سے ہیں۔ نہ محدثین سے۔ دیکھیے امام بخاری کے متعلق رضاعت کا جھوٹا واقعہ جو شراح ہدایہ نے لکھا ہے اس کے متعلق آپ کے بھی یہی مولوی عبدالحق حنفی و ملا علی قاری حنفی نے جواب دیا ہے کہ ثم لا عبرۃ بنقل صاحب النہایۃ ولا بقیۃ شراح الہدایۃ فانھم لیسوا من المحدثین[1] یعنی نہ نہایہ کے مصنف کے نقل کا اعتبار ہے نہ بقیہ شارحین ہدایہ کا۔ (جس میں ابن الہمام بھی داخل ہے) اس لیے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں۔ لہذا یہ قول بھی ابن الہمام کا جو شیخ عبدالحق حنفی نے دیباچہ سفر السعادت میں لکھا ہے۔ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ حافظ ابن حجر شرح نخبہ[2] میں لکھتے ہیں وان صدر من غیر عارف بالاسباب لم یعتبر بہ انتہی یعنی اس جرح کا اعتبار نہیں جو ناواقف اسباب جرح سے صادر ہو۔ کیونکہ اس سے واقف کار محدثین ہوتے ہیں۔ اور یہ معلوم

[1] موضوعات کبیر ص ۱۲۶ طبع کراچی [2] ص ۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا کہ ابن الہمام محدثین سے نہیں ہے۔ مولوی عبدالحق حنفی رسالہ الرفع والتکمیل[1] ص۹ میں لکھتے ہیں۔
ولا تبادر تقلیدا بمن لا یفہم الحدیث واصولہ ولا یعرف فروعہ الی تضعیف الحدیث وتوہینہ بمجرد الاقوال المبہمۃ والجروح الغیر المفسرۃ الصادرۃ من نقاد الائمۃ فی شان راویہ انتہی یعنی وہ لوگ جو حدیث کو اور اس کے اصول و فروع کو نہیں سمجھتے ان کی تقلید جلدی سے اس امر میں نہ کرنے لگو کہ انہوں نے صرف اقوال مبہمہ اور جروح غیر مفسرہ سے حدیث کی تضعیف و توہین کر دی ہے اور آپ نے جھٹ سے ابن الہمام کی تقلید کر لی۔ (آخر تو مقلد) معلوم ہوا کہ حنفیہ کے اقوال جرح کے متعلق خصوصاً شیخین کی صحیحین کے متعلق ہرگز حیز قبول میں نہیں آ سکتے پس اس مختصر اصول کو یاد رکھیے اور آگے چلیے۔ ہاں مفصل جواب اس عبارت ابن الہمام کا دیکھنا ہو تو میرے رسالہ الریح العقیم کے ص۲۵ میں ملاحظہ فرمائیے ؎

راہ سیدھی چل کہ اک عالم تجھے سیدھا کہے ۔ کجروی بہتر نہیں اے شوخ یہ رفتار چھوڑ

قولہ پس ایسی حالت میں موجودہ احادیث کب ایسی فقہ کی معیار ہو سکتی ہیں کہ جو اعلیٰ درجہ کی مہتم بالشان ہو۔

اقول فقہ اور اعلیٰ درجہ کی مہتم بالشان! جس کے مسائل مختصر نمونے ہدیہ ناظرین کیے گئے۔ اے جناب! فقہ کی کتابیں تو حدیثوں کی کتابوں کے مدون ہونے کے بعد بنی ہیں دیکھیے قدوری چوتھی صدی میں اور ہدایہ پانچویں صدی اور وقایہ چھٹی صدی میں اور شرح وقایہ ساتویں صدی میں وقس علی ھذا البواقی بنی ہیں اور اس سے پہلے موطا امام مالک پہلی صدی کے ختم ہونے پر بن چکی تھی۔ اور دوسری صدی ختم ہونے پر صحیح بخاری و صحیح مسلم قبل قدوری کے تیار ہو چکی تھی۔ پھر انہوں نے باوجود حدیث کے پا جانے کے کیوں مسائل فقہ کو حدیث کے مطابق نہ کیا۔ حالانکہ اس کا راستہ پہلے ہی سے امام ابو یوسف و امام محمد وغیرہ کھول گئے تھے اور صدہا مسائل میں امام ابو حنیفہ کا خلاف کر گئے تھے۔ ان فقہاؤں کے پاس کوئی صحیح سند تو بابت مسائل فقہ ہے نہیں کہ براہ راست اماموں تک پہونچتی ہو بلکہ اس میں ممکن ہے کہ کسی یار نے اپنی طرف سے بھی کوئی مسئلہ ملا دیا ہو۔ پھر ان کو احادیث مجتمع فی الکتب پا کر ضرور فقہ کے مسائل کو درست کرنا تھا لیکن نہ کیا نہ کیا تلک اذاً قسمۃ ضیزی

قولہ اور مطابق ان احادیث کے ہو کہ جو رسولؐ سے ایک یا دو واسطے سے امام ابو حنیفہ کو ملی تھیں۔

اقول اچھا جناب! تو آپ ان مسائل فقہیہ کے مطابق جس سے کچھ پہلے نقل کئے گئے ہیں ان احادیث سے

---

[1] ص۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حدیث پیش کریں جو امام ابوحنیفہ کو کم واسطے سے ملی ہیں۔ اے حضرت! پہلے آپ اس امر کو تو ثابت کرلیں کہ امام ابوحنیفہ کو کس قدر حدیثیں ملیں اور وہ کون کون ہیں تو پھر ان کے مسائل فقہیہ کی مطابقت اس حدیث سے کرکے دکھلادیں ودونہ خرط القتاد

قولہ تعجب اور سخت تعجب ہے کہ جو حدیثیں کہ بعد عرصہ کے زمانہ ابوحنیفہ رح سے بعد از خرابی بسیار جمع کی گئیں ہوں اس کی پابندی کا تحکم امام ابوحنیفہ رح پر کیونکر ہوسکتا ہے۔

اقول اجی حضرت! جو احادیثیں امام ابوحنیفہ کے وقت میں جمع ہوچکیں تھیں اس کی امام ابوحنیفہ نے کونسی پابندی کی دیکھیے امام مالک کی موطا اس وقت تصنیف ہوچکی تھی۔ نیز ابن شہاب زہری شروع صدی میں احادیث مدون کرچکے تھے حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں واول من دون الحدیث ابن شہاب الزہری علی راس المائۃ بامر عمر بن عبد العزیز ثم کثر التدوین ثم التصنیف وحصل بذلک خیر کثیر فللہ الحمد (پ)

قولہ۔ ہاں جو احادیث ان کو مطابق ان کی شرائط کے ملیں اس کے مطابق انہوں نے فقہ بنایا۔

اقول۔ آخرش وہ حدیثیں کیا ہوگئیں؟ کیا جیسے شیعوں کے قرآن کے دس پارے امام مہدی لے کر غار میں چھپ گئے کہیں ان حدیثوں کو بھی تو نہیں لے گئے؟ آپ آگے چل کر ان حدیثوں کی بابت یہ لکھتے ہیں کہ "بوجہ امتداد زمانہ کے وقت جمع کرنے حدیثوں کے ان حدیثوں کا نشان نہ باقی ہو" اس سے معلوم ہوا کہ دراصل وہ حدیث نہوں گی بلکہ آپ لوگ دل خوش کرنے کو یوں ہی شیخ چلیوں کی طرح کہتے ہیں۔ اس لیے کہ امام ابوحنیفہ کے انتقال کے صرف پچاس ساٹھ برس بعد ہی صحیح بخاری جمع ہوچکی تھی۔ اتنے ہی کم مدت میں وہ حدیثیں کالعدم ہوگئیں؟ کس قدر لڑکپن ہے! ہاں یہ وجہ آپ نے ایک ہی کہی کہ "یا متاخرین نے بوجہ نہیں جمع ہونے شرائط صحت اور قبول کے راویوں میں ان حدیثوں کو نہ قبول کیا ہو" اس سے علاوہ اس کے کہ امام ابوحنیفہ کے شرائط کا درشت ہونا۔ متعلق رواۃ کے باطل ہوتا ہے ان کو حدیثیں نہ پہونچنے کا بخوبی اثبات ہوتا ہے۔ اس لیے کہ متاخرین اگر اس کو بوجہ نہ جمع ہونے شرائط صحت و قبول کے نہ لیتے تو ضعفا یا موضوعات غرض حدیث کی اور کسی قسم میں تو اس کو داخل کرتے۔ حالانکہ مشاہدہ خلاف اس کے شہادت دیتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ کو احادیث ملی ہی نہیں۔ لہذا آپ کا آگے چل کر یہ لکھنا کہ "اس وجہ سے ابوحنیفہ نے (ہیں) حنفی ہوکر امام ابوحنیفہ رح نہیں کہتے (چیرزا) ان حدیثوں کو قبول کیا" محض عدم تحقیقات و قلت تدبر پر مبنی ہے فافہم وتدبر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ الجھ پڑنے کی خو اچھی نہیں بے محابا گفتگو اچھی نہیں

قولہ امام مسلم نے اپنے استاد امام بخاری کی کتاب بخاری پر دیباچہ مسلم میں حملہ کر کے امام بخاری کو سخت لفظوں سے یاد کیا ہے۔

اقول۔ بالکل غلط ہے اگر دیباچہ مسلم میں تم امام بخاری یا ان کی کتاب بخاری کا نام دکھلا دو تو یک صد چہرہ دار انعام لو۔ اب حقیقت ہم سے سنو۔ امام مسلم نے نہ تو امام بخاری نہ ان کی جامع صحیح بخاری کا نام لیا۔ بلکہ انہوں نے نفس قاعدہ پر اعتراض کیا ہے جس پر محدثین نے سخت نفرین کی ہے۔ اور اس کی تردید کر دی ہے۔ اور جس قاعدہ (اصول) پر امام مسلم کا اعتراض ہے۔ وہ تمام ائمہ فن (حدیث) کا مسلمہ اصول ہے اور امام مسلم کی مراد اھل عصرنا سے امام بخاری ہی نہیں ہیں بلکہ علی بن المدینی اور ان کے موافقین ہیں۔ آپ ذرا صحیح مسلم کی شرح نووی کا مطالعہ کریں۔ حاصل کلام یہ کہ امام مسلم جس امر کی تردید کر رہے ہیں وہی صحیح ہے اور ان کا اعتراض غیر صحیح ص۲۱ نووی کا ملاحظہ ہو۔ مفصل بحث اس کی میرے رسالہ الریح العقیم ص۱۳ تا ۱۴ میں دیکھیں۔ اور اپنی کم فہمی پر نادم ہو کر جس جھوٹ پر کمر باندھی ہے اس سے باز آئیں ؎

باندھی ہے تم نے زیر فلک جھوٹ پر کمر شاید بگڑ گیا ہے کہیں پاٹ نیل کا!

قولہ۔ یہ نتیجہ ہوا کہ صحاح ستہ کے اندر ابن جوزی نے موضوع حدیثیں ٹھہرایا۔

اقول۔ سچ ہے۔ ع۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ ابھی اس بات کو لکھ آئے ہیں پھر یہاں پر اسی کو پیش کرتے ہو۔ اجی جناب! ابن جوزی نے کتب صحاح میں جو موضوع حدیثیں بتلائی ہیں اس پر امام جلال الدین سیوطی کا جامع مانع اور سچا اور حق تعاقب ہوا ہے۔

اس کو بھی تو ملاحظہ کرو۔ جس کی تحقیق ابھی گذر چکی۔ سو ہم تم کو ایک دوسرا قول سناتے ہیں ابن جوزی کی موضوعات پر علامہ ذہبی نے یہی اعتراض کیا ہے چنانچہ میزان الاعتدال ص۹ ج ۱ میں ابان بن یزید العطار کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ وھذا من عیوب کتابہ لیس والجرح ویسکت عن التوثیق انتھی یعنی یہی تو ان کی کتاب کا بڑا عیب ہے کہ راوی کی توثیق بیان ہی نہیں کرتے صرف جرح کر دیتے ہیں غرض صحاح میں موضوعات کا نام و نشان نہیں کما مر۔ یہ سب آپ کا شر و فتور و اتہام ہے ؎

شر و فتور اٹھتے ہیں ہر بات بات پر ابلیس کے سے وصف ہیں مفسد کی ذات میں

قولہ۔ اگر کل مسائل حنفیہ کے مقابلہ میں احادیث پیش کرتا ہوں تو بیکار ہے۔

اقول۔ آپ پیش کہاں سے کریں گے؟ کیونکہ آپ لکھ چکے ہیں کہ مسائل فقہ جن احادیث کے مطابق ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حدیثوں کا بوجہ امتداد زمانہ نام ونشان نہیں باقی رہا۔ پھر آپ کیا باقی پور کے گول گھر سے حدیث لائیں گے؟ چیرز۔ اچھا جناب! آپ کل مسائل کو تو ابھی رہنے دیں۔ اسی قدر جو پہلے لکھے جا چکے انہیں کے مطابق کوئی حدیث بتلا دیں۔ لیکن یاد رہے کہ ؎

تو یوں گالیاں شوق سے غیر کو دے ہمیں کچھ کہے گا تو ہوتا رہے گا۔

قولہ۔ ابتداءً یہ خیال میں آیا کہ ایک ایسا رسالہ لکھوں کہ جس میں صحاح ستہ کے مجروح راویوں کا نام ہو

اقول۔ آپ کو احادیث نبوی اور محدثین خصوصاً صحاح ستہ سے اس قدر عداوت کیوں ہے؟ یاد رکھیے کہ آپ اپنے خطاب (حنفی) سے معزول کر کے کسی اور خطاب کے مستحق سمجھے جاویں گے لیکن ہم وہ خطابات نہیں دیں گے بلکہ ایک ایسے بزرگ شخص سے دلوا دیں گے جو خود حنفی ہوں۔ ہماری مراد ان سے وہ بزرگ ہیں جن کا نام فاضی اہل فقہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء میں یوں لیا گیا ہے "جناب مستطاب عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی" حضرت ممدوح فرماتے ہیں "صحاح کتب میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے جمع کرنے والے صحابہ اور بعد کو علماء راسخین مقبول رہے اور باتفاق جمیع اہل اسلام مقبول اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ جو شخص ان کتابوں کو برا کہتا ہے اور توہین کرتا ہے گویا وہ رسول اللہ صلعم کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ شخص فاسق وفاجر بلکہ کافر ملعون حق تعالیٰ کا ہے" (فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۳) ہاں بتلائیے آپ اس کے مستحق ہیں یا نہیں؟ آہ کیا خوب ہے ؎

جفا جو سنگدل بے رحم وظالم
لقب اتنے ہیں جن کے وہ نہیں ہو

قولہ۔ اس واسطے صرف صحیح بخاری کے مجروح راویوں کو جو قریب دو سو کے ہیں اس رسالہ میں جمع کیا ہے۔

اقول۔ ماشاء اللہ خوب کیا! افسوس آپ کتاب بخاری کو صحیح بھی مانتے ہیں اور پھر اس میں مجروح راوی نکالتے اور بتاتے ہیں۔ کیسی عقل ہے؟ کیا یہ اس بات کا نتیجہ نہیں؟ کہ آپ بعض الناس کی عداوت سے ایسا کرتے ہیں۔ بیشک مزید ہے اس لیے کہ آپ اوپر مانتے ہیں کہ ہر مسئلہ وامور کے متعلق رسالہ لکھے جا چکے ہیں اس لیے تحصیل حاصل ہو گی۔ آپ نے جس قدر راوی مجروح پیش کیے ہیں ان کے پہلے ہی جوابات ہو چکے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر خود اس مرحلہ کو طے کر چکے ہیں پس آپ کا ان کو پھر پیش کرنا تحصیل حاصل نہیں؟ فرمائیے۔ ع۔ خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے آپ کو صحاح ستہ کی اہانت کرنے سے اس قدر القاب ملے۔ امام بخاری کی جامع صحیح کی توہین سے آپ جن القاب کے مستحق ہوئے ہیں ہم اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ[1] ص۱۳۹ میں فرماتے ہیں وانہ من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین انتھی۔ یعنی جو شخص صحیح بخاری و مسلم کی توہین کرے وہ بدعتی اور مسلمانوں کے طریقہ سے خارج ہے۔ اور متبع غیر سبیل المومنین کا ٹھکانا اور انجام یا سزا خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا (سورہ نساء[2]) کہیے اب کس قدر القاب ہوئے ؎

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

اب جرح اور مجروح کی مختصر تحقیق سنئے۔ جرح وہ مقبول ہوتی ہے جس میں اس کے تمام اسباب مبین طور سے مذکور ہوں۔ مولوی عبدالحی حنفی رسالہ الرفع والتکمیل[3] ص۷ میں لکھتے ہیں واما الجرح فانہ لا یقبل الا مفسرا مبینا لسبب الجرح الی قولہ لان الناس مختلفون فی اسباب الجرح فیطلق احدھم الجرح بناء علی ما اعتقدہ جرحا ولیس بجرح فی نفس الامر فلابد من بیان سببہ لیظھر اھو قادح ام لا انتھی۔ یعنی وہ جرح حیز قبول میں آسکتی ہے جو مفسر ہو اور اس میں جرح کے کل اسباب مبین ہوں اس لیے کہ لوگ جرح کے اسباب میں مختلف ہیں وہ اپنے اعتقاد کی بنا پر کسی کو مجروح کر دیتے ہیں حالانکہ نفس الامر میں وہ جرح نہیں ہوتی اس لیے اس کے کل سببوں کا بیان کرنا ضروری ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ حقیقت میں یہ مجروح ہے یا نہیں" اور آپ نے جس قدر جرحیں نقل کی ہیں۔ وہ سب اسی قبیل سے ہیں۔ اس لیے حقیقت میں سرے سے وہ جرح ہی نہیں ہیں۔ مقدمہ ابن صلاح میں ہے۔ ان الجرح لا یثبت الا اذا فسر سببہ انتھی یعنی جرح ثابت نہیں ہوتی جب تک اس کے کل سبب بیان نہ کیے جاویں" لہٰذا آپ کا رواۃ صحیح بخاری کو مجروح کہنا محض غلط ہے۔ پس اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ صرف ان کے متعلق ایک دو حوالے جرح کے نقل کر دینے سے وہ مجروح نہیں ہو سکتے۔ بلکہ آپ نے یہ کرنا تھا جس کو مولوی عبدالحی حنفی رسالہ الرفع والتکمیل

---

[1] ص [2] ص [3] ص [4] ص۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صہ میں لکھتے ہیں والواجب علیہم ان ینقلوا الجرح والتعدیل کلیہما ثم یرجحوا حسبما یلوح لہم احدھما انتہٰی یعنی ناقلین جرح پر واجب ہے کہ ان کی جرح وتعدیل دونوں کو نقل کریں پھر ترجیح دیں ان دونوں سے ایک کو جو ان کے لیے ظاہر (بالدلیل) ہو۔ بتلائیے آپ نے ایسا ہی کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا آپ کی نقل کردہ جرحیں اس قابل نہیں کہ ان کا جواب دیا جائے۔ آیندہ کو اس اصول کو خوب اچھی طور سے یاد رکھیں۔ اور اس سے آگے اپنے باقی ہفوات کا یہی جواب سمجھیں کہ ؎

ستعلم لیلیٰ ای دین تدانیت وای غریم فی التقاضی غریمہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعیہ اتہام جرح از راویان جامع صحیح بخاری

تمہید ضروری

جو لوگ کہ صحیح بخاری کے راویوں پر جرح کر کے ان کو مجروح لکھتے ہیں ان کی آگاہی و انتباہی کے لیے علامہ حافظ ابن حجر ہیثمی السماری متوفی ۹۷۴ھ میں لکھتے ہیں کہ اس طعن وقاحت میں غور کرنے سے پہلے ہر منصف کو یہ جاننا چاہیئے کہ صاحب صحیح (امام بخاری) کا کسی راوی سے تخریج کرنا اس بات کو مقتضی ہے کہ ان کے نزدیک وہ راوی عدالت اور صحت حافظہ اور عدم غفلت کے ساتھ متصف ہے اور خاص کر ایسی حالت میں کہ دونوں کتابوں کا صحیحین نام رکھتے ہیں۔ جمہور ائمہ کا اتفاق بھی ہے اور یہ بات اس راوی کی نسبت نہیں حاصل ہے جس سے اپنی صحیح میں تخریج نہیں کیا ہے۔ پس جو راوی ان دونوں میں ذکر کیے گئے ہیں ان کی تعدیل پر جمہور کا اتفاق ہے یہ اس وقت ہے جبکہ اصول میں تخریج کی جاوے اور اگر اس سے متابعات و شواہد و تعلیقات میں تخریج کی جاوے تو ان کے درجات ضبط وغیرہ میں مختلف ہیں مگر صدق کا نام ان پر صادق ہے اور اس وقت میں جب ہم ان میں سے کسی کی نسبت ان کے غیر کا طعن پاویں گے تو وہ طعن اس امام کی تعدیل کے مقابلہ میں ہوگا اور نہیں قبول کیا جاوے گا (مقلدو! غور کرو) مگر اس وقت کہ سبب بیان کیا جاوے اور یہ تفسیر کیجاوے کہ جرح کرنے والا ہی راوی کی عدالت اور ضبط میں مطلقاً جرح کرتا ہے یا اس کے بعینہٖ کسی خبر کے ضبط میں جرح کرتا ہے اس لیے کہ اماموں کے لیے اسباب جرح مختلف ہیں بعض ان میں سے لائق جرح ہیں اور بعض نہیں ہیں۔ شیخ ابوالحسن مقدسی اس شخص کے بارے میں جس سے صحیح بخاری میں تخریج کی ہے دے کہا کرتے تھے کہ یہ شخص پل کے پار ہو گیا یعنی اس کے بارے میں جو جرح کی جاوے اس کی طرف توجہ نہ کی جاوے۔ (معترضو! پھر پڑھو) شیخ ابوالفتح قشیری نے اپنی مختصر میں کہا ہے اور اسی طرح ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہیں اور اسی کو کہتے ہیں اور اس اعتقاد سے علیحدہ نہ ہوں گے مگر ایسی حجت ظاہرہ اور بیان شافی کے ساتھ جو اس بات پر جس کو ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ شیخین کے بعد تمام لوگوں کا ان دونوں کی کتابوں کو صحیحین نام رکھنے پر اتفاق ہے۔ غلبہ ظن کو زیادہ کرنے اور ان دونوں کے راویوں کی تعدیل اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لوازم سے ہے (ابن حجر کہتے ہیں کہ) ان میں سے کسی کے بارے میں طعن نہ قبول کیا جاوے گا مگر ساتھ جرح واضح کے۔ اس لیے کہ جرح کے اسباب مختلف ہیں اور اس کا مدار پانچ چیزوں پر ہے (۱) بدعت (۲) یا مخالف ثقافت (۳) یا غلط (۴) یا راوی کا مجہول الحال ہونا (۵) یا سند میں انقطاع کا دعوی اس طور سے کہ کسی راوی کے نسبت دعوے کیا جاوے کہ وہ تدلیس یا ارسال کرتا تھا لیکن (راوی کا) مجہول الحال ہونا تو صحیح کے تمام راویوں سے ممتنع ہے اس لیے کہ صحیح کی شرط ہے کہ اس کے راوی معروف بالعدالت ہوں گے۔ پس جو شخص یہ گمان کرے کہ کوئی راوی ان میں سے مجہول ہے گویا اس نے مصنف کے اس دعوے کی کہ وہ معروف ہے مخالفت کی اور اس میں شک نہیں کہ اس کے شناخت کا دعوے کرنے والا عدم شناخت کے دعوے کرنے والے پر مقدم ہوگا اس لیے کہ ثبوت کرنے والے کو زیادہ علم ہوتا ہے۔ اور باوجود اس کے صحیح کے راویوں میں کسی کو ایسا نہیں پاؤ گے جس پر جہالت کے نام کا اطلاق کیا جا سکے جیسا کہ ہم بیان کریں گے لیکن غلط کبھی راوی سے بکثرت ہوتا ہے کبھی کم۔ جب وہ کثیر الغلط کے ساتھ متصف ہو تو اس کی روایت میں نظر کی جاوے گی۔ اگر اس کے یا اس کے غیر کے پاس اس موصوف بالغلط کے سوا دوسرے کی روایت پائی جاوے گی تو جانا جاوے گا کہ اصل حدیث پر اعتماد کیا گیا ہے نہ خاص اس سند پر۔ اور اگر اس سند کے سوا نہیں پائی جاوے گی تو یہ جرح اس حدیث کے صحت پر حکم لگانے میں توقف کا باعث ہوگی۔ بحمد اللہ صحیح بخاری میں اس قسم کی کوئی روایت نہیں ہے اور جب قلت غلط کے ساتھ وصف کیا جاوے۔ جیسے کہا جاتا ہے "سیئ الحفظ" یا "لہ اوھام" یا "لہ مناکیر" وغیرہ اس میں بھی حکم مثل ماقبل کے ہے۔ مگر روایت ایسے لوگوں سے متابعات میں بہ نسبت ان لوگوں کی روایت کے زیادہ ہے۔ لیکن مخالف جس سے شاذ اور منکر کی اصطلاح نکلتی ہے اس وقت ہوگی جبکہ ضابط یا صدوق کسی چیز کو روایت کرے۔ پھر اس سے زیادہ حافظہ والا یا اکثر عدد والا اس کے خلاف روایت کرے اور اس کا محدثین کے قواعد کے موافق جمع کرنا متعذر ہو اس کو شاذ کہیں گے اور کبھی مخالفت میں زیادتی اور حفظ میں ضعف ہوتا ہے اس کو منکر کہتے ہیں اور یہ قسم صحیح میں نہیں ہے مگر بہت کم جس کا بیان (ابن حجر نے) بحمد اللہ تعالیٰ ماقبل کی (آٹھویں) فصل میں کیا ہے۔ لیکن انقطاع کا دعوے ان لوگوں کی نسبت جن سے بخاری نے اخراج کیا ہے مدفوع ہے جیسا کہ ان کی شرط سے معلوم ہوتا ہے باوجود اس کے اس کے اوپر رجال کا حکم جو تدلیس یا ارسال کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں یہ ہے کہ جو حدیثیں عنعنہ کے ساتھ ان کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں ان کی جانچ کی جاوے۔ اگر سماع کے ساتھ تصریح پائی جاوے گی تو اعتراض دفع ہو جائے گا اور اگر نہیں تو نہیں۔ لیکن بدعت جس کے ساتھ راوی موصوف ہوگا اس قسم کی ہوگی کہ کافر کہا جاوے یا فاسق۔ اس بدعت میں جس سے کفر کی نسبت کی جاوے یہ ضرور ہے کہ وہ تکفیر تمام ائمہ کے قواعد کے موافق متفق علیہ ہے۔ جیسے کہ غلاۃ روافض ہیں کہ بعض حضرت علی وغیرہ میں الٰہیت کے حلول کا دعوے کرتے ہیں۔ یا دنیا میں قیامت کے قبل رجوع ہونے پر ایمان رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ صحیح بخاری میں ان لوگوں کی حدیثوں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ اور فسق کی طرف نسبت کرنے والی بدعتیں خارجیوں اور ان رافضیوں کی ہے جو اس قدر غلو نہیں کرتے اور ان گروہوں کی ہے جو اصول سنت کے ظاہر مخالف ہیں لیکن کسی تاویل کے ساتھ سند پکڑنے والے ہیں۔ تو اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کی حدیث قبول کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ جب وہ جھوٹ سے پرہیز کرنے میں معروف خلاف مروت سے سلامت رہنے میں مشہور دیانت و عبادت کے ساتھ موصوف ہو تو کہا گیا ہے کہ مطلقاً قبول ہے اور کہا گیا ہے کہ مطلقاً مردود ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ روایت اس کی (دو حال سے خالی نہیں) بدعت کی داعی ہوگی یا غیر داعی پس غیر داعی مقبول ہوگی اور داعی مردود۔ اور یہی مذہب زیادہ قرین انصاف ہے۔ اور اسی طرف ایک جماعت ائمہ کی گئی ہے۔ اور ابن حبان نے اس پر اہل نقل کے اجماع کا دعوے کیا ہے لیکن یہ دعوے ٹھیک نہیں ہے۔ پھر اس میں بھی قائلین کا اختلاف ہے بعض اس کے بلا تبدل قائل ہیں۔ بعض نے اور تفصیل کی ہے کہ غیر داعی کی روایت میں اگر ایسے الفاظ پائے جائیں گے جس سے اس کی بدعت کو ظاہر پختگی اور زینت اور تحسین ہوتی ہو تو نہ قبول کی جاوے گی۔ اور اگر نہ پائے جاویں گے تو قبول کی جاوے گی۔ اور بعض نے بعینہٖ اسی تفصیل کو اس کے عکس میں داعی کے حق میں بیان کیا ہے کہ اگر اس کی روایت میں ایسے الفاظ ہوں گے جن سے اس کے بدعت کا رد ہوتا ہے تو قبول کی جاوے گی اور اگر نہیں تو نہیں۔ اور اسی بنا پر جب بدعتی کی روایت خواہ داعی ہو یا غیر داعی ایسے الفاظ کو شامل ہوگی جس سے اس کی بدعت کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو اب مطلقاً مردود ہوگی یا مطلقاً مقبول ہوگی۔ ابو الفتح قشیری اس میں ایک اور تفصیل کی طرف مائل ہوئے ہیں کہ اگر غیر اس کی موافقت کرتا ہو تو اس کی بدعت کے ٹھنڈی کرنے اور اس کی آگ کے بجھانے کی غرض سے اس کی طرف توجہ نہ کیجاوے اور اگر کوئی اس کی موافقت نہیں کرتا اور اس کے سوا کہیں یہ حدیث پائی نہیں جاتی اور یہ صدق اور جھوٹ سے پرہیز کرنے اور دین کے ساتھ مشہور ہونے کے ساتھ موصوف ہے اور اس حدیث کو اس کی بدعت سے کوئی تعلق نہیں۔ تو اس حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حاصل کرنے اور اس سنت کے پھیلانے کی مصلحت کو اس کی اہانت اور بدعت کے بجھانے کی مصلحت پر مقدم کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔ اور اس بات کو بھی جانو کہ عقائد کے اختلاف کے سبب سے بھی ایک جماعت نے دوسری جماعت پر طعن کیا ہے اس سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے اور ایسے طعن پر لحاظ نہ کرنا چاہیئے مگر جبکہ حق ہو اور ایسا ہی پرہیزگاروں کی ایک جماعت نے ان پر طعن کیا ہے جو دنیا کے کاموں میں داخل ہو گئے ہیں اور اس وجہ سے ان کی تضعیف کی ہے۔ اور صدق اور ضبط کے ساتھ ان کی اس تضعیف کا کوئی اثر نہیں ہے واللہ الموفق۔ ان سب سے بعید وہ اعتبار ہے کہ بعض راویوں کی تضعیف ان امور کی وجہ سے کی گئی ہے جنکا وقوع ان کے غیر سے ہوا ہے اور اسی سبب سے زیادہ سخت اس شخص کی تضعیف ہے جس نے اپنے سے زیادہ ثقہ یا بلند مرتبہ والے یا حدیث کے عارف کی تضعیف کی ہے۔ پس یہ سب قابل اعتبار نہیں ہیں ابن حجر کہتے ہیں کہ اور میں نے ایک مستقل فصل مقدمہ کی کی ہے جس کے آخر میں اسد کی مدد سے ان کے نام بیان کیے ہیں۔ جب یہ سب ثابت ہو چکا تو ہم بخاری کے ان راویوں کو بیان کرتے ہیں جن پر طعن کیا گیا ہے اور اس طعن کی حکایت اور اس کے سبب کی تفتیش کر کے اس کا جواب دیں گے اور جیسا ہم نے احادیث معللہ میں بیان کیا ہے (جو نویں فصل میں ہدی کے منقول ہے) اسی طرح سے اس کے رد کے طریقہ سے متنبہ کریں گے۔ یعون اللہ تعالیٰ وتوفیقہ ۔

نالۂ بلبل شنیدا تو سنا ہنس ہنس کر اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

واضح ہو کہ عوام کو قاعدہ مشہورہ الجرح مقدم علی التعدیل سے دھوکہ ہوتا ہے کہ مجروح راوی کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہیں۔ سو یہ قاعدہ ان جرحوں کی بابت ہے جو مفسر مبین واضح مثبت بالدلیل ہوں نہ غیر مبہم غیر مفسر غیر مبین جرحیں تعدیل پر ہرگز مقدم نہیں علامہ ابوالحسن حنفی سندی ثم المدنی شرح الشرح نخبۃ الفکر ص۲۵ میں خطیب کا قول یوں نقل کرتے ہیں ما احتج بہ البخاری و مسلم من جماعۃ علم الطعن فیھم من غیرھما محمول علی انہ لم یثبت الطعن المفسر عندھما وغیر المفسر لیس بمقدم علی التعدیل انتھی خلاصہ یہ کہ جروح غیر مفسر تعدیل پر مقدم نہیں ہیں۔ بلکہ ایسی جرحوں پر تعدیل مقدم ہو گی فتذکر وتدبر۔ ۶

بہ پایاں آمد ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الالف

قولہ (۱) ابراھیم بن عبد الرحمٰن السکسکی۔ قال احمد ضعیف۔ ترجمہ کہا احمد نے کہ ضعیف ہیں۔ از میزان الاعتدال[1]

اقول۔ اولاً تمہید مرقومہ بالا پر غور کرنے سے یہ جرح ہرگز قابل التفات ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہ جرح خود مجروح ہے کیونکہ سبب اس جرح کا نہ مبین ہے نہ مفسر کما مر تحقیقہ۔ ثانیاً ان کی حدیث صحیح بخاری میں بطور شاہد کے ہے اس حدیث کے جو اسی کے ہم معنی اسی بخاری میں ابن مسعود سے دوسرے مقام میں مروی ہے۔ فلا حرج وان کان مجروحا علاوہ بریں ابراہیم بن سکسکی صدوق قابل حجت ہے ملاحظہ ہو تقریب[2]۔ نیز خود علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال[3] میں لکھا ہے صدوق لم یترک خرج لہ البخاری۔ وقال ابن عدی لم اجد لہ حدیثا منکر المتن انتھی ملخصاً۔ یعنی ابراہیم بن سکسکی صدوق غیر متروک ہے امام بخاری نے اس سے تخریج کی ہے (نیز آپ اس اصول کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھیں کہ جس راوی سے امام بخاری تخریج کریں وہ ان کے نزدیک ضرور ثقہ عادل ہوتا ہے۔ لہٰذا امام بخاری کے کل راویوں پر جرح مدفوع ہے) اور ابن عدی نے کہا کہ میں نے ان کی کوئی حدیث منکر المتن نہیں پائی۔ ایسا ہی امام صفی الدین نے بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو خلاصہ[4] (مصری) علی ہذا القیاس حافظ ابن حجر نے ہدی الساری[5] میں لکھا ہے کہ قال النسائی یکتب حدیثہ وقال ابن عدی لم اجد لہ حدیثا منکر المتن وھو الی الصدق اقرب انتھی۔ اور تہذیب التہذیب[6] جلد اول میں لکھتے ہیں کہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی لم اجد لہ حدیثا منکر المتن وھو الی الصدق اقرب منہ الی غیرہ ویکتب حدیثہ کما قال النسائی انتھی۔ دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عدی نے کہا میں نے ان کی کسی حدیث کو منکر المتن نہیں پایا اور نسائی نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے اور یہ طرف صدق کے اقرب ہیں نیز ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ راوی ثقات سے ہے۔ آگے چلئے۔

قولہ (۲) ابراھیم (بن المنذر) الخزاعی (یا حزامی) قال زکریا الساجی عندہ مناکیر جاء الی احمد بن حنبل

---

[1] ص ۲۱ ج ۱ [2] ص ۲۴ [3] ص ۲۱ ج ۱ [4] ص ۱۶

[5] ص ۴۴۹ [6] ص ۱۳۸ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فتکلم علیہ حماد وغیرہ۔ ترجمہ کہا زکریا ساجی نے کہ ان کے پاس نامقبول روایتیں ہیں۔ آئے یہ احمد بن حنبل کے
پاس اور ان کو سلام کیا پس احمد بن حنبل نے جواب سلام کا نہیں دیا۔ ایضاً۔
اقول ساجی نے ان کی نسبت جو کہا ہے کہ عندہ مناکیر اس پر محدثین نے سخت تعاقب کیا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی
الساری[1] میں لکھتے ہیں۔ وقال الساجی عندہ مناکیر فتعقب ذلک الخطیب۔ یعنی ساجی کے قول عندہ مناکیر کا خطیب
بغدادی نے تعاقب کیا ہے (کہ ساجی کا یہ قول صحیح نہیں ہے) اور تہذیب التہذیب[2] جلد اول میں لکھتے ہیں۔
والذی قالہ الخطیب سبق ابو الفتح الازدی بمعناہ۔ یعنی جو کہ خطیب نے ان پر تعاقب کرکے کہا ہے اسی
کے ہم معنی ان سے پہلے ابو الفتح ازدی کہہ چکے ہیں۔ یہ وہی ازدی ہیں جن سے آپ نے عبد الحمید بن ابی اویس
پر نمبر ۴ میں جرح نقل کی ہے) اب اس حال سنیے ابراہیم خزامی ثقات متقنین سے ہے۔ علاوہ اس کے کہ حافظ
نے تقریب[3] میں صدوق لکھا ہے خود امام ذہبی میزان الاعتدال[4] میں لکھتے ہیں احد الحفاظ من شیوخ الائمۃ وثقہ
ابن معین وکتب عنہ وقال ابوحاتم صدوق انتہی یعنی یہ حافظ ہیں شیوخ امت سے ہیں یحیٰی نے ان کو ثقہ
کہا ہے اور ان سے حدیث لکھی ہے اور ابوحاتم نے صدوق کہا ہے۔ حافظ صفی الدین خلاصہ[5] میں لکھتے ہیں
احد کبار العلماء المحدثین وثقہ ابن معین والنسائی وابوحاتم والدارقطنی انتہی یعنی یہ کبار علماء محدثین
سے ہیں ان کو یحیٰی نسائی وابوحاتم ودارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[6] میں لکھتے ہیں احد
الائمۃ وثقہ ابن معین وابن وضاح والنسائی وابوحاتم والدارقطنی واعتمدہ البخاری انتہی۔ اس کا
بھی وہی ترجمہ ہے نیز اس میں ان کی نسبت بخاری کا اعتماد بھی مرقوم ہے جس سے ہماری پہلی تحریر کو
تقویت ہوتی ہے۔ اور یہی علامہ حافظ تہذیب التہذیب[7] جلد اول میں لکھتے ہیں قال عثمان الدارمی رأیت
ابن معین کتب عن ابراہیم بن المنذر احادیث وقال النسائی لیس بہ باس وقال صالح بن محمد
صدوق وقال ابوحاتم صدوق وقال الساجی عندہ مناکیر قال الخطیب اما المناکیر
فقلما توجد فی حدیثہ الا ان یکون عن المجہولین ومع ہذا فان یحیٰی بن معین وغیرہ
کانوا یرضونہ ویوثقونہ وقال الدارقطنی ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن وضاح
لقیتہ بالمدینۃ وہو ثقۃ وقال الزبیر بن بکار کان لہ علم بالحدیث ومروۃ وقدر ما لقی
ملخصاً۔ یعنی عثمان نے کہا کہ ابن معین کو ان سے بہت سی حدیثیں لکھتے دیکھا ہے اور نسائی

---

[1] ص ۳۵۰　[2] ص ۱۶۷ ج ۱　[3]　[4]
[5]　[6]　[7]

www.KitaboSunnat.com

نے کہا لیس بہ باس اور صالح بن محمد اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ نیز ابو حاتم نے ان کو اعرف بالحدیث کہا ہے اور خطیب بغدادی نے کہا کہ ان (ابراہیم) کی حدیث میں مناکیر بہت ہی کم پائی جاتی ہیں مگر وہ بھی جب روایت مجہولین سے ہو باوجود اس کے ابن معین وغیرہ حفاظ نے ان کو ثقہ کہا ہے نیز دار قطنی وابن حبان وابن وضاح نے ان کو ثقہ کہا ہے اور زبیر نے کہا کہ ان کو حدیث کا علم اور مروۃ اور قدر تھی غرض یہ راوی بھی حفاظ ثقات سے ہے۔ آگے چلیے[1]

قولہ (۳) ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبیعی۔ روی عباس عن یحیٰی لیس بشیء وقال الجوزجانی ضعیف وقال س (ای النسائی) لیس بالقوی وقال د (ای ابوداؤد) ضعیف ترجمہ روایت کی عباس نے یحیٰی سے کہ وہ کچھ نہیں ہیں اور کہا جوزجانی نے کہ وہ ضعیف ہیں اور کہا نسائی نے کہ وہ قوی نہیں ہیں اور کہا ابوداؤد نے کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول اولاً ان تمام جرحوں کی کوئی وجہ مفصل نہیں ہے لہٰذا یہ جرح مقبول نہیں کما مر فی التمہید ثانیاً جوزجانی نے جو ان کو ضعیف کہا ہے یہ کہنا ان کا صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں وقال الجوزجانی ضعیف وھذا اطلاق مردود۔ یعنی جوزجانی کا ان کو ضعیف کہنا اطلاق مردود ہے (مطلب یہ کہ صحیح نہیں) نیز انہیں علامہ حافظ نے تقریب[3] میں ان کو صدوق لکھا ہے اور حافظ صفی الدین نے خلاصہ[4] میں اور علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال[5] میں لکھا ہے قال ابو حاتم یکتب حدیثہ یعنی ابو حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے نیز حافظ نے ہدی الساری[6] میں لکھا ہے قال ابو حاتم حسن الحدیث یکتب حدیثہ وقال ابن عدی لیس ھو المنکر الحدیث[7] یعنی ابو حاتم نے ان کو حسن الحدیث اور ان کی حدیث کو قابل لکھنے کے ان سے کہا ہے اور ابن عدی نے کہا کہ یہ منکر الحدیث نہیں ہیں۔ نیز یہی علامہ حافظ تہذیب التہذیب[8] جلد اول میں لکھتے ہیں قال ابن عدی لہ احادیث صالحۃ ولیس بمنکر الحدیث یکتب حدیثہ و وقال ابو حاتم حسن الحدیث یکتب حدیثہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقۃ ملخصاً یعنی ابن عدی نے ابراہیم کو صالح الحدیث اور غیر منکر الحدیث اور ابو حاتم نے حسن الحدیث کہا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کی حدیث لکھنے کے لائق ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ اور دار قطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے حاصل کلام یہ کہ یہ راوی بھی ثقہ ہے۔ آگے چلیے[9]

---

[1] ص ۴۵ س ۲۹ ص ۳۰ ص ۴۵ ج ۱ ص ۴۵ ص ۱۸۳ ج ۱

[2] یحیٰی بن معین لہ اصطلاح خاص یعنی انہ یقول فی رجل "لیس بشیء" مرادہ ان احادیثہ قلیلۃ (ہدی الساری ترجمہ عبد العزیز بن مختار مخمل الفاظہ علی الجرح من قلۃ المعرفۃ باصطلاح القوم راجع ایضاً التہذیب ج ۸ ص ۱۹۴ والرفع ص ۹۹ وظفر الامانی ص ۳۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۴) ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی۔ قال احمد بن حنبل منکر الحدیث وقال س والدولابی لیس بالقوی ضعفہ ابن معین۔ ترجمہ کہا احمد بن حنبل نے کہ ان کی حدیثیں نامقبول ہیں اور کہا نسائی اور دولابی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں ضعیف کہا ان کو ابن معین نے ایضاً

اقول اولاً تمہید میں نیز اس کے قبل بھی یہی بسیط سے لکھا جا چکا ہے کہ جرح وہ مقبول ہوتی ہے جو مفسر ہو اور اس میں جرح کے کل اسباب مبین ہوں۔ اور ابی کی جرح میں یہ امر بالکل مفقود ہے۔ لہٰذا درحقیقت یہ جرح جرح نہیں ہے اس لیے نامقبول ہے۔ ثانیاً یہ بھی اوپر کی تحریر سے ظاہر ہے کہ جس راوی سے امام بخاری تخریج کریں وہ ان کے نزدیک ثقہ اور عادل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس راوی کا امام بخاری کی کتاب الضعفاء الصغیر میں پتہ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ راوی امام بخاری کے نزدیک مقبول ہے۔ نیز تمہید میں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ جب ہم کسی راوی کی نسبت غیر کا طعن پاویں گے تو یہ طعن امام بخاری کی تعدیل کے مقابلہ میں ہوگا لہٰذا قبول نہیں کیا جاوے گا۔ افسوس آپ نے میزان الاعتدال کی اس قدر عبارت تو نقل کر دی لیکن خاص امام ذہبی کا فیصلہ نہ دیکھ لیا۔ علامہ ذہبی آگے فیصلہ کرتے ہیں قلت ابی ھو حسن الحدیث[1] یعنی ابی حسن الحدیث ہے اس کی حدیثیں قابل قبول ہیں لہٰذا کوئی جرح نہیں رہی۔ چلیے جھگڑا تمام شد۔

قولہ (۵) احمد بن بشیر الکوفی۔ قال عثمان الدارمی ھو متروک۔ ترجمہ کہا عثمان دارمی نے کہ یہ متروک ہیں۔ ایضاً

اقول عثمان دارمی کی یہ جرح غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں واما کلام عثمان الدارمی فقد رده الخطیب۔ یعنی خطیب بغدادی نے عثمان دارمی کے کلام کی تردید کر دی ہے[3]۔ ان کو یہی حافظ تقریب میں صدوق[4] لکھتے ہیں۔ اور علامہ ذہبی میزان[5] میں لکھتے ہیں قال ابن نمیر صدوق حسن المعرفة وقال ابو زرعة صدوق وقال الدارقطنی یعتبر بحدیثه قلت قد خرج له البخاری فی صحیحه اھ ملخصاً۔ یعنی ابن نمیر نے صدوق حسن المعرفة وابو زرعة نے صدوق کہا ہے اور دارقطنی نے ان کی حدیث کو معتبر بہ کہا ہے۔ نیز امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے تخریج کی ہے (جو بھی ان کے ثقاہت کی دلیل ہے) خلاصہ[6] میں ہے۔ قال یحیی لیس به باس وقال ابو زرعة

---

[1] ص ۲۷ ج ۱ [2] وملخصه بان عثمان الدارمی خلط بین الاحمدین ولم یمیز ومیزهما الخطیب فتعقب علی الدارمی وقال: المتروک ھو احمد بن بشیر البغدادی لا الکوفی (راجع البغدادی ص ۴۶ ج ۴) قال الحافظ فی تقریبه: خلط عثمان الدارمی بالذی قبله وفرق الخطیب فاصاب (ص ۶) [3] ص ۴۴۶ [4] ص ۶ [5] ص ۴۰ [6] ص ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدوق: یعنی ابن معین نے لیس بہ باس اور ابوزرعہ نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[1] میں لکھتے ہیں قواہ ابن معین وابو زرعۃ وغیرھما۔ یعنی یحیی اور ابوزرعہ اور ان کے سوا بہت سے محدثین نے ان کو قوی کہا ہے۔ نیز یہی علامہ حافظ تہذیب التہذیب[2] جلد اول میں لکھتے ہیں قال ابن معین لم یکن بہ باس وقد کان موصوفاً بالصدق وقال ابن نمیر کان صدوقاً حسن المعرفۃ وقال ابوزرعۃ صدوق وقال ابوحاتم محلہ الصدق وقال ابوبکر بن داؤد کان ثقۃ کثیر الحدیث ونقل ابوالعرب عن النسائی انہ قال لیس بہ باس انتہی ملخصاً یعنی نسائی نے اور ابن معین نے ان کو لا باس بہ کہا ہے (اور ابن معین کی اصطلاح میں لا باس بہ سے مراد ثقہ ہوتا ہے[3]) نیز ابن معین نے اور ابن نمیر نے اور ابوزرعہ نے اور ابوحاتم نے ان کو صدوق کہا ہے ہاں ابن نمیر نے حسن المعرفۃ ان کی نسبت زیادہ کیا ہے اور ابوبکر بن داؤد نے ان کو کثیر الحدیث اور ثقہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ راوی بھی ثقہ ہے آگے چلئے۔

قولہ (۶) احمد بن شبیب بن سعید قال الازدی منکر الحدیث ترجمہ۔ کہا ازدی نے کہ ان کی حدیثیں نامقبول ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اجی جناب ازدی تو خود ضعیف ہے۔ پھر اس کی جرح غیر کی نسبت کب حیز قبول میں آوے گی۔ ازدی کی جرح غیر مقبول ہونے کی نسبت بہت بسط سے ہم اپنے رسالہ العرجون القدیم ص۵۶ میں لکھ چکے ہیں۔ نیز کچھ تفصیل ان کی آپ کے نمبر ۴۷ عبدالحمید بن ابی اویس کی جرح کے جواب میں آوے گی۔ یہاں پر مختصر یہ کہ حافظ ابن حجر ہدی الساری[4] میں لکھتے ہیں وقال الازدی منکر الحدیث غیر مرضی ولا عبرۃ بقول الازدی لانہ ھو ضعیف فکیف یعتمد فی تضعیف الثقات انتہی یعنی ازدی نے جو احمد کو منکر الحدیث کہا ہے یہ قابل تسلیم نہیں نہ ازدی کے قول کا (جرح میں کچھ) اعتبار ہے اس لیے کہ ازدی خود ضعیف ہے پس کیونکر اعتماد کیا جاوے گا ثقاۃ کو اس کی تضعیف کر دینے میں" اس سے ایک امر اور بھی معلوم ہوا کہ احمد ثقات سے ہے۔ اب سنئے صریح عبارات! یہی علامہ حافظ تقریب[5] میں لکھتے ہیں صدوق من العاشرۃ اور علامہ ذہبی میزان الاعتدال[6] میں ان کی نسبت فیصلہ کرتے ہیں قلت قد وثقہ ابوحاتم یعنی ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے خلاصہ[7] میں ہے قال ابوحاتم ثقۃ

---

[1] ص۴۴۶ [2] ص ص ۱۸ ج ۱ [3] راجع الرفع والتکمیل ۱۰۰ - ۱۰۱ [4] ص۴۴۶
[5] ص۹ [6] ص۴۸ ج ۱ [7] ص۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدوق۔ یعنی ابو حاتم نے احمد کو ثقہ اور صدوق کہا ہے اور حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ وثقه ابو حاتم الرازی وقال ابن عدی وثقه اهل العراق وکتب عنه علی بن المدینی انتہی اور تہذیب التہذیب جلد اول میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدی قبله اهل العراق ووثقوه وکتب عنه علی بن المدینی وذکره ابن حبان فی الثقات انتہی مطلب دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ ابو حاتم رازی نے ان کو صدوق اور ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا کہ اہل العراق نے ان کو مقبول اور ثقہ کہا ہے اور ابن المدینی نے ان سے حدیثیں لکھی ہیں اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ راوی بھی ثقات سے ہے آگے چلئے

قولہ،، احمد بن صالح ابو جعفر المصری (ابن الطبری) قال النسائی لیس بثقة ویهامون و قال النسائی ایضاً ترکه محمد بن یحیی ورماه یحیی بن معین بالکذب وقال معویة بن صالح عن ابن معین احمد بن صالح کذاب ترجمہ کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ اور الزام سے محفوظ نہیں ہیں اور بھی کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ اور الزام سے محفوظ نہیں ہیں اور بھی کہا نسائی نے کہ چھوڑ دیا ان کو محمد بن یحیی نے اور منسوب کیا ان کو یحیی بن معین نے طرف کذب کے اور نقل کیا معویہ بن صالح نے ابن معین سے کہ احمد بن صالح بڑے جھوٹے ہیں۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے تحقیق سے یہاں بالکل کام نہیں لیا ہے۔ نسائی نے ان احمد بن صالح (ابن الطبری) پر جو کلام کیا ہے اس میں ان سے دھوکہ ہوا ہے وہ یہ ہے جس کو حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں وجزم ابن حبان بانه انما تکلم فی احمد بن صالح الشمونی فظن النسائی انه علی ابن الطبری انتہی یعنی ابن حبان نے بالجزم یہ کہا ہے کہ اصل میں احمد بن صالح شمونی پر کلام کیا گیا تھا نسائی نے وہ جرح ان ابن الطبری پر گمان کر لیا۔ سمجھ گئے جناب یا نہیں۔ سنیے خود علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں اذی النسائی نفسه بکلامه فیه قال ابن عدی کان النسائی سیئ الرای فیه انتہی ملخصاً۔ یعنی نسائی نے ابن الطبری پر کلام کر کے اپنے نفس کو ایذا دیا اور ابن عدی نے کہا کہ نسائی اس احمد بن صالح کے بارے میں بری رائے رکھتے تھے۔ اب اس کو ذرا تفصیل سے سنیے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں واما النسائی فکان سیئ الرای فیه رکنا

---

۱ ص ۴۶ و ۴۷ ۲ ص ۳۶ ج ۱ ۳ ص ۹ ۴ ص ۴۹
۵ ص ۴۴۶۔

www.KitaboSunnat.com

فی تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۱) فاستند النسائی فی تضعیفہ الی ما حکاہ عن یحیی بن معین وھو وھم منہ حملہ علی اعتقادہ سوء رایہ فی احمد بن صالح (وھو ان) کان احمد بن صالح لا یحدث احدا حتی یسال عنہ فلما ان قدم النسائی مصر جاء الیہ وقد صحب قوما من اھل الحدیث لا یرضاھم احمد فابی ان یحدثہ فذھب النسائی (الی قولہ) وشرع یشنع علیہ وما عرفہ ذلک شیئا (کذا فی تہذیب التہذیب ج ۱) وقال ابن حبان ما رواہ النسائی عن یحیی بن معین فی حق احمد بن صالح فوھم وھو ذلک ان احمد بن صالح الذی تکلم فیہ ابن معین ھو رجل آخر غیر ابن الطبری وکان یقال لہ الاشمونی وکان مشھورا بوضع الحدیث واما ابن الطبری فکان یقارب ابن معین فی الضبط والاتقان (کذا فی التہذیب) فتبین ان النسائی انفرد بتضعیف احمد بن صالح بما لا یقبل انتہی ملخصا۔ ان ساری عبارات (جو کل ہدی الساری کی ہیں اور انہیں کے ہم معنی تہذیب التہذیب میں ہیں) ان کا خلاصہ یہ ہے کہ نسائی احمد بن صالح کے بارے میں بری رائے والے تھے نسائی نے ان کی تضعیف میں جو ابن معین سے حکایت کی ہے یہ ان کا وہم ہے اس بات پر نسائی کو بد اعتقادی نے برانگیختہ کیا جو ان کو ان احمد کی طرف سے تھی وہ یہ کہ احمد بن صالح کسی کو حدیث نہیں بیان کرتے جب تک اس کے پورے حالات سے واقف کار نہ ہو جاتے۔ جب نسائی مصر میں آئے تو احمد بن صالح کے پاس بھی حاضر ہوئے۔ یہ نسائی بیشتر ان اہلحدیثوں کی صحبت میں تھے۔ جن سے احمد بن صالح کچھ ناراض تھے اس لیے احمد نے نسائی کو حدیث نہیں بیان کی۔ پس نسائی اس ضد میں احمد بن صالح پر تشنیع (ان کی برائی بیان) کرنے لگے۔ جس سے احمد کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ابن حبان نے یہ کہا ہے کہ نسائی نے ابن معین سے جو احمد کے بارے میں روایت کیا ہے اس میں ان سے وہم ہوا ہے وہ یہ کہ ابن معین نے جس احمد کے بارے میں کلام کیا ہے وہ اشمونی ہے وہ وضاع حدیث مشہور تھا۔ اور یہ احمد ابن الطبری ہے یہ ضبط واتقان (ثقاہت) میں ابن معین کے برابر ہے۔ غرض یہ بات ظاہر ہے کہ نسائی کا تنہا احمد بن صالح الطبری کی تضعیف کرنا غیر مقبول ہے" اگرچہ اس سے ان کی ثقاہت صاف ثابت ہو گئی لیکن اب صریح لفظوں میں سنیئے۔ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں ثقۃ حافظ من العاشرۃ۔ یعنی یہ ثقہ اور

---

۱ ص ۱۴۱ ج ۱ ۲ ص ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ہیں۔ علامہ صفی الدین خلاصہ[1] میں لکھتے ہیں احد کبار الحفاظ بمصر وثقہ احمد ویحیی وابن المدینی وابوحاتم وجماعۃ قال ابونعیم ما قدم علینا احد اعلم بحدیث اھل الحجاز من ھذا الفتی کذا فی تھذیب التھذیب[1] ج ۱) یعنی احمد بن صالح کبار حفاظ مصر سے ہیں ان کو احمد بن حنبل اور یحییٰ ابن معین اور ابن المدینی اور ابوحاتم بلکہ ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا کہ نہیں آیا ہم پر کوئی زیادہ جاننے والا اہل حجاز کی حدیثوں کو اس جوان (احمد بن صالح ابن الطبری) سے خود امام ذہبی میزان الاعتدال[2] میں لکھتے ہیں الحافظ الثبت احد العلام قال البخاری احمد بن صالح ثقۃ ما رأیت احدا یتکلم فیہ بحجۃ (کذا فی تھذیب التھذیب ج ۱) وقال ابوحاتم فالعجلی وجماعۃ ثقۃ اھ ملخصا یعنی احمد بن صالح حافظ ثقہ ہیں امام بخاری نے خود کہا ہے کہ احمد بن صالح ثقہ ہے نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ان میں کوئی کلام کرتا ہو دلیل کے ساتھ اور ابوحاتم اور عجلی اور ایک جماعت نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ اگر تفصیل سے سننا چاہتے ہیں تو سنیئے حافظ ابن حجر ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں احد ائمۃ الحدیث الحفاظ المتقنین الجامعین بین الفقہ والحدیث اکثر عنہ البخاری و ابوداؤد واعتمدہ الذھلی فی کثیر من احادیث اھل الحجاز ووثقہ احمد بن حنبل ویحیی بن معین وعلی بن المدینی وابن نمیر والعجلی (کذا فی التھذیب) وابوحاتم الرازی (کذا فی التھذیب) وآخرون واحمد بن صالح امام ثقۃ وقال ابن عدی کان النسائی ینکر علیہ احادیث وھو من الحفاظ المشھورین بمعرفۃ الحدیث (کذا فی التھذیب ج ۱) وقال صالح جزرۃ لم یکن بمصر احد یحفظ الحدیث غیر احمد بن صالح وکان یذاکر بحدیث الزھری ویحفظ (کذا فی التھذیب ج ۱) ویؤید ما نقلناہ اولا عن البخاری ان یحیی بن معین وثق احمد بن صالح ابن الطبری انتھی ملخصا۔ خلاصہ یہ کہ احمد بن صالح ائمہ حدیث حافظ متقنین جامعین درمیان فقہ وحدیث سے ہے۔ امام بخاری وابوداؤد نے ان سے بہت سی روایات لی ہیں اور ذہلی نے ان کی بہت سی احادیث جو اہل حجاز سے ہیں ان پر اعتماد کیا ہے اور امام احمد بن حنبل اور ابن معین اور ابن مدینی اور ابن نمیر اور عجلی اور ابوحاتم رازی اور بہت سے لوگوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ احمد امام ثقہ ہے ابن عدی نے (تعجباً) کہا ہے کہ نسائی ان کی حدیثوں سے (کیوں) انکار کرتے ہیں

---

[1] ص ۵ [2] ص ۴۰ ج ۱ [3] ص ۴۶ ج ۱ [4] ص ۴۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ حفاظ مشہورین بمعرفۃ الحدیث سے ہے اور صالح بن محمد نے کہا کہ مصر میں احمد بن صالح کے سوا اور کوئی حافظ حدیث نہیں تھا یہ زہری کی حدیث کا مذاکرہ کرتے اور اس کو یاد کرتے اور ہماری ان لفظوں کی تائید امام بخاری کی اس روایت سے ہوتی ہے جو ان سے مروی ہے کہ ابن معین نے احمد بن صالح ابن الطبری کو ثقہ کہا ہے"۔ بلکہ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں احمد بن صالح اور احمد بن حنبل دونوں کو ایک درجہ کا ہونا نقل کر کے اتنا اور لکھا ہے قال الخطیب احتج باحمد جمیع الامۃ الا النسائی (ج ۱) یعنی خطیب نے کہا ہے کہ احمد بن صالح ابن الطبری سے تمام امۃ نے حجۃ پکڑا ہے سوا نسائی کے (اسی ضد کی وجہ سے) حاصل کلام یہ کہ احمد بن صالح ابن الطبری امام الثقات سے ہے بقیہ ان کے متعلق مفصل بحث میرے رسالہ "الترجیح العقیم ص ۵۰ و ۵۱) میں ملاحظہ کریں۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۸) احمد بن عبد اللہ بن حکیم ابو عبد الرحمٰن الفریابی المروزی۔ قال النسائی لیس بثقۃ وقال ابو نعیم الحافظ مشہور یا وضع ترجمہ کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ نہیں ہیں۔ اور کہا ابو نعیم حافظ نے کہ حدیث وضع کرنے میں مشہور ہیں۔ ایضاً

اقول صحیح ہے جب انسان کی آنکھ پر تعصب کی پٹی بندھ جاتی ہے تو اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ اجی جناب! اس راوی کا تو جامع صحیح بخاری میں کہیں پتہ ہی نہیں ہے۔ اگر آپ نکال دیں تو آج سے اس سوال کا جواب آپ سے کبھی نہیں مانگوں گا کہ "عقل بڑی ہے یا بھینس" لہٰذا یہ راوی وضاع ہوا کرے ہمارا چہ از میں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ نہ معلوم کہ آپ نے اسے بخاری کا راوی کیونکر سمجھ لیا؟ اور ہوا اب معلوم ہوا کہ میزان الاعتدال[1] کی اس عبارت سے آپ کو دھوکہ ہوا ہے وقد روایت البخاری بروی عنہ فی کتاب الضعفا انتھی افسوس! آپ نے اس کا مطلب نہیں سمجھا ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے اس راوی کو امام بخاری کی کتاب الضعفا میں دیکھا ہے۔ بس یہ ضعفا سے ہوں تو ہمیں کیا؟ کیونکہ امام بخاری نے ان سے اپنی صحیح میں کہیں روایت نہیں کیا۔ چلیئے جھگڑا تمام شد ہاں آخر میں ہم آپ کو آپ کی غلطی پر متنبہ کرتے ہیں کہ یہ فریبانی نہیں ہے بلکہ فریبانی ہے آگے چلیئے۔

قولہ (۹) اسامہ بن حفص۔ ضعفہ ابو الفتح الازدی وقال اللالکائی مجہول۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابو الفتح ازدی نے اور کہا لالکائی نے کہ یہ مجہول ہیں۔ ایضاً

---

[1] ص ۵۱ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ واہ جناب! ۱۔ بس عبارت کا چرانا کوئی تم سے سیکھ جائے۔ کیا ہی چالاکی آپ نے کی ہے کہ میزان الاعتدال سے صرف اسقدر عبارت نقل کر دیا۔ حالانکہ اسی میں وہ اس کا آگے جواب دیتا ہے اس کو ایسا ہضم کر گئے کہ ڈکار تک نہیں لیتے۔ حالانکہ میزان کی عبارت یوں ہے صدوق ضعفه ابوالفتح الازدی بلاحجة یعنی اسامہ صدوق سے ہیں ازدی نے ان کو بغیر دلیل ضعیف کر دیا ہے۔ سنا کہ نہیں جناب! اور ہم نمبر ۶ احمد بن شعیب کے بیان میں لکھ آئے کہ ازدی خود ضعیف ہے۔ لہذا اس کی تضعیف بحق ثقاۃ ایضاً مقبول نہیں نیز ہم نمبر ۱۰ عبدالمجید کے بیان میں بالتفصیل بتلا دیں گے کہ ازدی کی عادت سے ہے۔ ثقاۃ کی تضعیف کرنا۔ لہذا اس کی جرح کبھی مقبول نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے تقریب[1] میں اور علامہ صفی الدین نے خلاصہ[2] میں صاف لکھ دیا ہے صدوق ضعفه الازدی بلاحجة اور تہذیب التہذیب میں ہے قال الذهبی ضعفه الازدی بلاحجة خلاصہ دونوں عبارت کا یہ ہوا کہ اسامہ بن حفص صدوق سے ہے ازدی نے ان کو بغیر دلیل کے ضعیف کہہ دیا ہے۔ لہذا یہ قول ازدی کا پایہ اعتبار سے ساقط ہوا باقی رہی لالکائی کی جرح کہ اسامہ مجہول ہیں یہ بھی صحیح نہیں۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں فرماتے ہیں وقرأت بخط الذهبی فی میزانه لیس بمجهول یعنی میں نے خاص ذہبی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی میزان میں پڑھا کہ اسامہ مجہول نہیں ہے۔ پس دونوں جرحیں ساقط ہوئیں اور اسامہ کا ثقہ ہونا ہویدا ہوا۔ علاوہ بریں اسامہ سے حدیث صحیح بخاری میں بمتابعت ابی خالد الاحمر الطحاوی ہے فلا حرج اذاً۔ آگے چلئے

قولہ(۱۰) اسباط ابو الیسع قال ابو حاتم مجہول توجمہ کہا ابو حاتم نے کہ مجہول ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح خود مجہول ہے اس لیے کہ یہ مبہم ہے نہ مفسر۔ لہذا قابل قبول نہیں کما مر۔ علاوہ ازیں امام بخاری اسباط کی روایت کو متابعۃً لاتے ہیں۔ اصل میں وہ روایت ہشام رستوائی سے ہے پس یہ روایت جو اسباط سے ہے مقرون بغیرہ ہے۔ چنانچہ اس کے مقرون بغیرہ ہونے کو خود امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں اور حافظ ابن حجر نے ہدی الساری اور تہذیب التہذیب جلد اول میں لکھا ہے۔ پس آپ کا اعتراض جب صحیح ہوتا کہ امام بخاری صرف انہیں اسباط کے ساتھ تفرد کرتے حالانکہ اسباط کی روایت متابعۃً ہے اور جو روایت متابعۃً ہو اکثر اس کا درجہ اس روایت سے جو اصالۃً ہوتی ہے کم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ان کی روایت مقترن ہے۔ لہذا آپ کا اعتراض بھی غلط ہے آگے چلئے۔

---

[1] ص ۸۲ ج ۱ [2] ص ۲۰۲ [3] ص ۲۲ فی الخلاصۃ اسامہ بن حفص المدنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ۔(۱۱) اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبد اللہ قال النسائی لیس بثقۃ۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اگرچہ یہ جرح بھی مبہم ہے لیکن ہم خود اس کی وجہ بیان کر کے جواب دیتے ہیں۔ نسائی نے ان کو جو غیر ثقہ کہا ہے اس لیے کہ یہ اسحاق بعد نابینا ہونے کے تکلم و تلفظ میں غلطی کرتے تھے گویا یہ بعد نابینا ہونے کے مختلط ہو گئے تھے اس لیے نسائی نے ان کو ثقہ نہیں کہا۔ لیکن اب یہ دیکھنا ہے کہ امام بخاری نے ان سے قبل ان کے اندھے ہونے کے روایت کی ہے۔ اور اس وقت یہ ثقہ تھے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وکانہا مما اخذ عنہ من کتابہ قبل ذھاب بصرہ انتھی یعنی امام بخاری نے اسحاق کی کتاب سے ان کے بینائی جانے کے قبل ہی روایت کی تھی"۔ اور جب امام بخاری نے ان کی کتاب ہی سے روایت کیا تو نابینا ہونے کے بعد بھی اگر کتاب سے روایت لیتے تو کوئی جرح نہیں تھا۔ ان کی کل کتاب صحیحہ تھیں چنانچہ اس کا ثبوت ذیل کی عبارات سے ہوگا اب ان کی ثقاہت سنیے۔ حافظ ابن حجر تقریب میں صدوق لکھتے ہیں[1]۔ اور علامہ صفی الدین خلاصہ[2] مصری میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم صدوق کتبہ صحیحۃ یعنی ابوحاتم نے اسحاق کو صدوق کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ان کی کتابیں صحیح ہیں۔ خود علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں[3] لکھتے ہیں وھو صدوق فی الجملۃ صاحب حدیث قال ابوحاتم صدوق وکتبہ صحیحۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقاۃ وقال الدارقطنی لا یترک انتھی ملخصاً۔ یعنی اسحاق صدوق اور صاحب حدیث ہیں ابوحاتم نے ان کو صدوق اور ان کی کتابوں کو صحیح کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے اور دارقطنی نے غیر متروک کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم کان صدوقا وکتبہ صحیحۃ والمعتمد فیہ ما قالہ ابوحاتم۔ یعنی ان کو ابوحاتم نے صدوق اور ان کی کل کتب کو صحیح کہا ہے اور اسحاق کے بارے میں ابوحاتم ہی کا قول معتمد و قابل وثوق ہے علی القیاس تہذیب التہذیب[4] اول میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم کان صدوقا وذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقاۃ یعنی ابوحاتم نے ان کو صدوق کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ راوی بھی ثقات سے ہے۔ آگے چلیے۔

---

[1] ص ۳۷ [2] ص ۲۵ [3] ص ۱۶۹ ج ۱ [4] ص ۲۵۱

[5] ص ۲۴۸ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۱۲) اسرائیل بن موسیٰ۔ قال الازدی فیہ لین۔ ترجمہ کہا ازدی نے کہ ان میں ضعف ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر اسی ازدی کی جرح ہے جو غیر مقبول ہے اور لطف یہ کہ یہاں پر آپ نے عبارت اڑا لیا جس پر ہم پھر کہیں گے۔ ع۔ ہاں عبارت کا اڑانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔ علامہ ذہبی کی عبارت میزان میں یوں ہے[1] وشذ الازدی فقال فیہ لین یعنی ازدی ان کی تضعیف میں (منفرد) شاذ ہے جس سے خود جرح کا جواب ہوتا ہے کہیے آپ کی حقیقت کیسی کیسی کھلتی جاتی ہے۔ پس ازدی کی یہ جرح کبھی مقبول نہیں ہوگی۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں۔ وقال ابو الفتح الازدی فیہ لین والازدی لا یعتمد اذا انفرد فکیف اذا خالف روی لہ البخاری واصحاب السنن الا ابن ماجہ انتہی۔ یعنی ازدی نے جو اسرائیل کی تضعیف کی ہے (اس کی بابت یاد رکھنا چاہیئے) کہ ازدی جب کسی کی جرح میں منفرد ہو تو ہرگز اعتماد نہیں کیا جاوے گا۔ پس کیونکر اس راوی کی بابت اعتماد ہوگا جس سے امام بخاری نے اور سوا ابن ماجہ کے کل اصحاب سنن نے روایت کیا ہے"۔ دیکھیئے ازدی کی جرح نامقبول ہونے کی بابت ہم کس قدر عبارتیں لکھتے جاتے ہیں۔ ان کو یاد رکھیے گا۔ باقی کو ہم نمبر ۷۴ میں عبدالحمید کے بیان میں پیش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اب اسرائیل کی ثقاہت سنئے حافظ ابن حجر تقریب[3] میں لکھتے ہیں ثقۃ من السادسۃ اور خلاصہ[4] میں علامہ صفی الدین نے لکھا ہے وثقہ ابوحاتم اور میزان[5] میں علامہ ذہبی نے لکھا ہے وثقہ ابوحاتم وابن معین اور حافظ ابن حجر نے ہدی الساری[6] میں لکھا ہے وثقہ ابن معین وابوحاتم والنسائی وغیرہم ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ اسرائیل کو ابوحاتم اور ابن معین اور نسائی اور ان کے سوا بہتوں نے ثقہ کہا ہے"۔ اور یہی حافظ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں قال ابن معین وابوحاتم ثقۃ زاد ابوحاتم لا باس بہ وقال النسائی لیس بہ باس قلت ذکرہ ابن حبان فی الثقات (ج ۱) ابن معین اور ابوحاتم نے اسرائیل کو ثقہ کہا ہے اور ابوحاتم اور نسائی نے لا باس بہ (ثقہ) کہا ہے۔ اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے۔ حاصل یہ کہ اسرائیل بھی رواۃ ثقاۃ سے ہے آگے چلئے۔

قولہ (۱۳) اسماعیل بن ابان الازدی الکوفی۔ کان یتشیع وروی الحاکم عن الدارقطنی انہ قال

---

[1] ص ۹۷ ج ۱ [2] ص ۵۴۱ [3] ص ۳۹ [4] ص ۲۵

[5] ص ۹۷ ج ۱ [6] ص ۴۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس عندی بالقوی۔ ترجمہ یہ تشیع کو دخل دیتے تھے اور روایت کی حاکم نے دارقطنی سے کہ کہا دارقطنی نے کہ یہ ہمارے نزدیک قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ان کی نسبت دو جرحیں آپ نے نقل کی ہیں دونوں ساقط ہیں۔ پہلی جرح ان کے شیعہ ہونے کی یہ غلط ہے اس لیے کہ "تشیع باب تفعل سے آیا ہے جس کی خاصیت تکلف ہے۔ پس معلوم ہوا کہ درحقیقت یہ شیعہ نہ تھے۔ فافہم۔ دوسری جرح۔ روایت حاکم کی دارقطنی سے ان کے قوی نہ ہونے کی۔ یہ بھی غلط ہے اس لیے کہ حاکم کو یہاں پر شبہہ ہو گیا ہے کیونکہ اسماعیل ازدی کو خود دارقطنی نے ثقہ کہا ہے، کما سیجئ۔ اصل میں دارقطنی نے اسماعیل بن ابان الغنوی کو لیس عندی بالقوی کہا ہے۔ حاکم کو ان ازدی پر شبہہ ہو گیا۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ و لهم شيخ يقال له اسمٰعيل بن ابان الغنوی اجمعوا علی ترکه فلعله اشتبه به انتهٰی۔ یعنی جس کے ترک پر اجماع ہے وہ اسماعیل غنوی ہے صرف ان کا شبہہ ان اسماعیل ازدی پر ہو گیا۔ ورنہ اسماعیل ازدی تو ائمہ ثقاۃ سے ہے حافظ ابن حجر تقریب میں ثقہ اور علامہ صفی الدین خلاصہ میں وثقه احمد والبخاری لکھتے ہیں۔ دونوں عبارت سے ثقاہت ان کی ثابت ہے اور امام ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں حدث عنه یحیی واحمد وقال البخاری صدوق۔ یعنی ان ابن معین اور ابن حنبل نے حدیث لی ہے اور امام بخاری نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وثقه النسائی ومطین وابن معین والحاکم ابواحمد وجعفر الطالقانی والدارقطنی اھ یعنی نسائی اور مطین اور یحیی اور حاکم اور جعفر اور دارقطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ نیز تہذیب التہذیب میں بالتفصیل لکھتے ہیں قال احمد بن حنبل واحمد بن منصور الرمادی وابوداؤد ومطین ثقة وقال البخاری صدوق وقال النسائی لیس به باس وقال ابن معین اسماعیل بن ابان الوراق ثقة واسماعیل بن ابان الغنوی کذاب وقال الدارقطنی ثقة مامون وقال ابن الشاهین

سلہ ص ۲۶۱ ج ۱ سلہ المتقدمون یطلقون التشیع علی من یفضل علیاً علی عثمان راجع تہذیب التہذیب ص ۲۹۴ ج ۱۔ فان کان مثل هذا التشیع موجباً للجرح فلا یسلم منه الاعمش ونعمان بن ثابت وشعبة وغیرهم من الاکابر راجع المیزان ص ۱۱۶ ج ۱)

سلہ ص ۴۵۲ سلہ ص ۳۷ سلہ ص ۹۹ ج ۱ سلہ ص ۴۵۲

سلہ ص ۲۷۰ ج ۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الثقات قال عثمان بن ابی شیبۃ اسماعیل بن ابان الوراق ثقۃ صحیح الحدیث قیل لہ فان اسماعیل بن ابان عندنا غیر محمود فقال کان ھا ھنا اسماعیلان اخر یقال لہ ابن ابان غیر الوراق وکان کذابا وقال ابو احمد الحاکم ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن المدینی لا باس بہ وقال جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ حدثنا اسمٰعیل بن الوراق ابو اسحاق الکوفی کان ثقۃ انتھی ملخصاً (ج ۱) یعنی اسمٰعیل ازدی کو ابن حنبل و ابن منصور و ابوداؤد وسلیمان نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے صدوق اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن معین نے کہا ہے کہ اسماعیل وراق (ازدی) ثقہ ہے اور اسمٰعیل غنوی کذاب ہے اور دارقطنی نے ثقہ مامون اور ابن شاہین نے ثقہ اور عثمان نے ثقہ صحیح الحدیث کہا ہے۔ عثمان سے کہا گیا کہ اسمٰعیل بن ابان ہمارے نزدیک ستودہ صفت نہیں ہے تو عثمان نے کہا کہ وہ دوسرا اسمٰعیل بن ابان ہے سوا اس وراق کے وہ تو کذاب ہے۔ اور حاکم نے ثقہ اور ابن المدینی نے لا باس بہ اور جعفر صائغ نے ثقہ کہا ہے" معلوم ہوا کہ یہ راوی بھی ثقاہ سے ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۴) اسماعیل بن مجالد بن سعید۔ قال النسائی لیس بالقوی وروی الحاکم عن الدارقطنی قال لیس فیہ شک انہ ضعیف وقال السعدی غیر محمود۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور روایت کی حاکم نے دارقطنی سے کہ کہا انہوں نے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ضعیف ہیں اور کہا سعدی نے کہ یہ ستودہ صفات نہیں ہیں ایضاً

اقول۔ یہاں بھی حاکم کی روایت دارقطنی سے ویسی ہی ہے جیسی کہ سابق میں تھی کیونکہ محتمل ہے نیز اور جرحیں مفسر و مبین نہیں لہٰذا نامقبول ہیں یہ اسماعیل بھی صدوق اور ثقہ ہے۔ تقریب[1] میں ابن حجر صدوق لکھتے ہیں اور خلاصہ[2] مصری[3] میں ہے۔ قال ابن معین ثقہ وقال احمد ما اراہ الا صدوقاً یعنی یحیی نے ثقہ اور احمد نے صدوق کہا ہے۔ خود میزان[4] ہی میں ہے۔ وثقہ ابن معین وقال البخاری ھو صدوق وقال ابوزرعۃ ھو وسط المعنی یعنی ابن معین نے ان کو ثقہ اور بخاری نے صدوق اور ابوزرعہ نے متوسط رتبہ کا کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں قال ابوداؤد ھو اثبت من ابیہ وقال ابوزرعۃ ھو وسط وقال احمد ما اراہ الا صدوقا وقال البخاری صدوق الا ملخصاً یعنی ابوداؤد نے اثبت (ثقہ)

---

[1] ص ۵۴ [2] ص ۳۰ [3] ص ۱۱۳ ج [4] ص ۴۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو زرعہ نے متوسط اور احمد و بخاری نے صدوق کہا ہے۔ اور جب یہ امام بخاری کے نزدیک قابل ثبت ہیں تو اور کسی کی جرح سے کیا ہوتا ہے۔ اور حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[1] جلد اول میں بالتفصیل لکھتے ہیں قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ما اراہ الا صدوقا وعن یحیی بن معین لیس بہ باس وقال الدوری عنہ ثقۃ وقال البخاری صدوق وقال ابو داؤد ھو اثبت من ابیہ وذکرہ ابن شاھین فی الثقات حکی عثمان بن ابی شیبۃ انہ قال کان ثقۃ وصدوقا ولیتنی کنت کتبت عنہ کان یحدث عن ابی اسحاق وسماک وبیان ولیس بہ باس وقال ابن عدی ھو خیر من ابیہ ویکتب حدیثہ وقال ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصًا۔ یعنی امام احمد نے صدوق اور ابن معین نے لیس بہ باس اور دوری نے ثقہ اور بخاری نے صدوق اور ابو داؤد نے اثبت اور ابن شاہین نے ثقہ اور عثمان نے ثقہ و صدوق کہا ہے اور عثمان نے بیان کیا کہ کاش میں اسمٰعیل سے لکھ لیتا (کچھ حدیث تو بہتر ہوتا) اور وہ ابی اسحاق اور سماک اور بیان سے حدیث بیان کرتا ہے وہ لیس بہ باس ہے اور ابن عدی نے اسے اس کے باپ سے بہتر کہا ہے کہ اس کی حدیث لکھی جائے اور ابن حبان نے ثقاۃ میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے[2]

قولہ (۱۵) اسید ابن زید الجمال ابو محمد الکوفی۔ کذبہ ابن معین وقال النسائی متروک و قال ابن حبان یروی عن الثقات المناکیر ویسرق الحدیث۔ ترجمہ جھوٹا کہا ان کو ابن معین نے اور کہا نسائی نے کہ یہ متروک ہیں اور کہا ابن حبان نے کہ روایت کرتے ہیں یہ ثقہ لوگوں سے اقوال ناپسندیدہ اور حدیثوں کا سرقہ کرتے ہیں۔ ایضًا۔

اقول ابن معین کا ان کو جھوٹا کہنا حد اعتدال سے خارج ہے حافظ ابن حجرؒ تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں افرط ابن معین فکذبہ اور علامہ صفی الدین خلاصہ[3] میں لکھتے ہیں وقال ابن معین کذاب

---

[1] ص ۳۲۷ ج ۱ [2] ھھنا امور فلتکن منھا علی ذکر: الجرح غیر مفسر فمردود والمراد من السعدی ھھنا ابراھیم بن یعقوب الجوزجانی کما فی تاریخ بغداد (ص ۲۴۶ ج ۶) والتھذیب (ص ۳۲۷ ج ۱) والعلماء لم یعتبروا بجرحہ فی حق اھل الکوفۃ قال الذھبی فی المیزان ص ۴ ج ۱ والحافظ فی تھذیبہ (ص ۹۳ ج ۱) فی ترجمۃ ابان بن تغلب لا عبرۃ بحطہ علی الکوفیین وقول النسائی "لیس بالقوی" لا یحطہ عن درجۃ الاعتبار بل معناہ نفی کمال الحفظ کما اشار الیہ الحافظ فی ھدایہ فی ترجمۃ عبد الرحمٰن بن سلیمان وعبد ربہ بن نافع وقال فی ترجمۃ احمد بن بشیر: فاما تضعیف النسائی لہ فمشھور بانہ غیر حافظ (راجع ھدی الساری ص ۴۴۶) (باقی بر صفحہ ۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فافرط یعنی ابن معین نے اسید کو جھوٹا کہنے میں افراط سے کام لیا ہے (در حقیقت یہ جھوٹے نہیں ہیں) اور بفرض تسلیم اگر یہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ معترض نے لکھا ہے تو ہم کو مفر نہیں۔ اس لیے کہ امام بخاری نے جس حدیث کو اسید بن زید سے روایت کیا ہے وہ بطور متابعت کے ہے اصل میں امام بخاری اس حدیث کو اپنے شیخ عمران بن میسرہ سے روایت کرتے ہیں اور اس طریق کے سب راوی ثقہ ہیں۔ بعد اس کے امام بخاری تحویلاً بتلاتے ہیں۔ کہ یہ حدیث بطریق اسید بن زید بھی آئی ہے۔ پس یہ روایت مقرون بغیرہ ہوئی (ملاحظہ ہو تقریب و خلاصہ و میزان و ہدی و تہذیب ج ۱) آپ کا اعتراض جب صحیح ہوتا کہ امام بخاری صرف انہیں اسید کے ساتھ تفرد کرتے واذ لیس فلیس۔ یعنی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پس آپ کا اعتراض محض لغو ہوا۔ مفصل متابعت کی بحث نمبر ۲۲ ثابت کے بیان میں آوے گی۔ باقی اسید کی بابت میرے رسالہ العرجون القدیم (ص ۵۷) میں ملاحظہ ہو آگے چلیئے۔

قولہ۔ (۱۶) ایوب بن عائذ الکوفی۔ اما ابوزرعہ فرد اسمہ فی کتاب الضعفاء۔ وکان من المرجیۃ قالہ البخاری واورد فی الضعفاء لارجائہ والعجب من البخاری یغمزہ وقد احتج بہ[1] ترجمہ لیکن ابوزرعہ نے پس ان کے نام کو کتاب الضعفاء میں درج کیا ہے اور یہ مرجیہ تھے کہا اس کو بخاری نے اور لائے ان کو بخاری ضعفاء میں سبب مرجیہ ہونے کے اور تعجب ہے بخاری سے کہ چشمک کرتے ہیں ان پر اور حالانکہ حجت پکڑی ہے ان سے ایضاً۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ پچاس) ۳۔ اشار الحافظ ھھنا الی تشدد یحیی بن معین اجمالاً و ان شئت التفصیل فعلیک "بالرفع والتکمیل" (ص ۱۱۷) وایضاً ذکر الحافظ فی ھدیہ بان البخاری اخرج اخرج اولاً بواسطۃ محمد بن فضیل ثنا حصین وثانیاً بواسطۃ اسید بن زید عن ھشیم عن حصین، لان ھشیماً اثبت فی حصین کما قال ابن عدی (ص ۴۵۳) فارتفع الاعتراض بحمد اللہ

(حاشیہ صفحہ ھذا[1]) لکن لم یخرج لہ البخاری الا متابعۃ لشعبۃ وسفیان راجع ص: ۶۱ ج ۱) کما صرح بہ الحافظ فی الفتح (ص ۸۲ ج ۸) وقال فی مقدمۃ: اخرجہ لہ فی متابعۃ شعبۃ (ص ۴۵۴ ج ۱) فقولہ "قد احتج بہ" لا یصح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ کوئی تعجب کی بات نہیں اس لیے کہ امام بخاری نے ان کو خود صدوق کہا ہے (ملاحظہ ہو ہدی الساری[1] و تہذیب[2] ج ۱) جس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے جب ان سے روایت لی تھی تو یہ مرجیہ نہ تھے بعد کو ہو گئے جس کی وجہ سے ان کو امام بخاری ہی نے اپنی کتاب الضعفاء میں درج کر دیا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ایوب کی روایت کو بمتابعت شعبہ ذکر کیا ہے فاندفع ما قیل۔ اب ایوب کی ثقاہت گوش گذار فرمایئے۔ حافظ ابن حجر تقریب[3] میں لکھتے ہیں ثقۃ اور خلاصہ[4] میں ہے وثقہ ابوحاتم اور میزان الاعتدال[5] میں خود ذہبی لکھتے ہیں وثقہ ابوحاتم وغیرہ وعند مسلم لہ حدیث یعنی ایوب ثقہ ہیں ابوحاتم وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے نیز امام مسلم نے بھی ان سے روایت لی ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وابوحاتم والنسائی والعجلی وابوداؤد وقال البخاری صدوق انتہی یعنی ایوب کو ابن معین وابوحاتم اور نسائی اور عجلی اور ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے صدوق کہا ہے (دیکھو جناب!) اس سے تفصیل سے حافظ تہذیب التہذیب[6] میں لکھتے ہیں۔ وقال الاودی عن یحیی ثقۃ صالح الحدیث صدوق وقال النسائی ثقۃ وقال ابن حبان فی الثقات وقال ابوداؤد لا باس بہ وفی روایۃ ثقۃ وقال ابن المدینی حدثنا سفیان حدثنا ایوب بن عائذ وکان ثقۃ وقال العجلی کوفی تابعی ثقۃ انتہی ملخصًا (ج ۱) یعنی ایوب کو اودی نے بروایت یحییٰ ثقہ اور ابوحاتم نے ثقہ صالح الحدیث صدوق اور نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقاۃ میں اور ابوداؤد نے لا باس بہ اور ثقہ اور ابن المدینی نے بروایت سفیان ایوب کو ثقہ اور عجلی نے کوفی و تابعی و ثقہ کہا ہے" معلوم ہوا کہ ایوب بن عائذ بھی ثقاۃ سے ہے۔ مفصل بحث ایوب کی بابت میرے رسالہ الریح العقیم ص ۵۵×۵۶ میں ملاحظہ ہو آگے چلیئے۔

قولہ (۱۷) احمد بن عیسی المصری۔ ان ابا داؤد روی عن یحیی بن معین انہ حلف باللہ انہ کذاب۔ ترجمہ تحقیق کہ روایت کی ابوداؤد نے یحییٰ بن معین سے کہ تحقیق کہ انھوں نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ یہ بڑا جھوٹا ہے۔ ایضًا

---

[1] ص ۴۵۴ [2] ص ۴۰۷ ج ۱ [3] ص ۵۶ [4] ص ۳۷
[5] ص ۱۳۴ ج ۱ [6] ص ۴۰۷ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول ممکن ہے کہ ابن معین نے اپنی قسم کا کفارہ دیدیا ہو اس لیے کہ حافظ ابن حجر تقریب[1] میں لکھتے ہیں تکلم فیہ بلا حجۃ اور ہدی الساری میں لکھتے ہیں قال الخطیب لم ار لمن تکلم فیہ حجۃ اور تہذیب التہذیب[2] ج ۱ میں فرماتے ہیں قال الخطیب ما رأیت لمن تکلم فیہ حجۃ اور علامہ صفی الدین خلاصہ[3] میں لکھتے ہیں قال الخطیب لم ار لمن تکلم فیہ حجۃ اور علامہ ذہبی میزان الاعتدال[4] میں لکھتے ہیں وقال الخطیب ما رأیت لمن یکلم فیہ حجۃ گویا سب ایک زبان ہو کر خطیب سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن عیسٰے کے بارے میں جس نے کلام کیا ہے وہ بے دلیل ہے۔ علاوہ بریں اگر احمد ایسے ہی ہوں تو چنداں جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے احمد بن عیسٰے سے تین مقام پر روایت کیا ہے لیکن کہیں ان کے ساتھ تفرد نہیں کیا ہے پہلی روایت تو بمتابعۃ اصبغ لاتے ہیں۔ دوسری جگہ مقرون بہ سفیان ہے تیسرے مقام میں بمتابعۃ ابن المبارک ہے۔ اسی لیے حافظ ابن حجر نے ہدی الساری[5] میں لکھا ہے فما اخرج لہ البخاری شیئا تفرد بہ الا یعنی امام بخاری نے ان سے ایسی کوئی روایت نہیں کیا ہے جس میں ان کے ساتھ تفرد کیا ہو۔ پس کوئی اعتراض نہیں رہا لیجئے لگے ہاتھ ہم ان کی ثقاہت بھی سنا دیں حافظ ابن حجر تقریب[6] میں صدوق لکھتے ہیں۔ اور خلاصہ[7] میں ہے قال النسائی لیس بہ باس قال الذہبی ولم اجد لہ حدیثا منکرا یعنی نسائی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ میں نے ان کی کسی حدیث کو منکر نہیں پایا چنانچہ میزان الاعتدال کی عبارت یہ ہے ھو موثق قال النسائی لیس بہ باس قلت قد احتج بہ ارباب الصحاح ولم ار لہ حدیثا منکرا انتہی یعنی احمد ثقہ ہیں نسائی نے لا باس بہ کہا ہے میں کہتا ہوں کہ ان سے صحاح والوں نے حجت پکڑا ہے اور میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔ حافظ ابن حجر تہذیب[8] التہذیب جلد اول میں لکھتے ہیں قال النسائی لیس بہ باس قلت لیس فی حدیثہ شئی من المناکیر وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی نسائی نے لیس بہ باس ان کو کہا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کی حدیث میں مناکیر سے کچھ نہیں ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ بھی ثقاۃ سے ہے۔ باقی جواب ان کا میرے رسالہ الریح العقیم ص۵۴ میں ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے[9]

---

[1] ص ۱۳ [2] ص ۴۴۸ [3] ص ۶۵ ج ۱
[4] [5] ص ۵۹ ج ۱ [6] ص ۴۴۸
[7] ص ۱۳ [8] ص ۵۹ ج ۱ [9] ص ۶۵ ج ۱
[10] راجع التراجمۃ تاریخ بغداد ص ۲۷۵ ج ۱ تجد فیہ فوائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۱۱) ایوب بن سلیمان بن ھلال۔ قال ابو الفتح الازدی یحدث باحادیث لا یتابع علیھا۔
ترجمہ۔ کہا ابو الفتح ازدی نے کہ یہ نامقبول حدیثوں کی روایت کرتے ہیں۔ ایضاً

اقول۔ پھر آپ نے ازدی کی جرح پیش کی۔ حالانکہ بار بار گذرا کہ اس کی جرح غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں لینہ الازدی بلا دلیل اور بدی الساری میں لکھتے ہیں والازدی لا یلتفت الی قولہ یعنی ازدی نے بلا دلیل ان پر جرح کی ہے اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ سنا کہ نہیں جناب! کتنی دفعہ لکھوں نمبر ۴، کے جواب کا انتظار کریں اور ان کا ثقہ ہونا ملاحظہ فرمادیں۔ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں ثقۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن حبان اور بدی الساری میں ہے وثقہ ابوداؤد والدارقطنی وابن حبان خلاصہ تینوں عبارات کا یہ ہے کہ ایوب ثقہ ہیں ان کو ابن حبان اور ابوداؤد اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے اور میزان الاعتدال میں ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال البخاری لا باس بہ یعنی ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری نے لا باس بہ ان کو کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد اول میں لکھتے ہیں قال الاجری عن ابی داود ثقۃ وقال الحاکم عن الدارقطنی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی یعنی اجری نے بروایت ابوداؤد ایوب کو ثقہ کہا ہے اور حاکم نے بروایت دارقطنی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے خلاصہ یہ کہ یہ راوی بھی ائمہ ثقات سے ہے۔ ہاں آپ کو آپ کی غلطی بتا دیتا ہوں کہ آپ نے سلیمان بن ہلال لکھا ہے چاہیے سلیمان بن بلال بالباء الموحدۃ۔ آگے چلیے۔

سلہ ص ۵۵ سلہ ص ۵۴ سلہ ص ۵۵ سلہ ص ۳۰۷ سلہ ص ۵۴
سلہ ص ۱۳۳ ج ۱ سلہ ص ۷۰۷ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الباء

قولہ (۱۹) بدل بن المحبر ابو المنیر البرعی البصری۔ روی الحاکم عن ابی الحسن الدارقطنی ضعیف۔ توجمہ روایت کی حاکم نے ابو الحسن دارقطنی سے کہ یہ ضعیف ہیں ایضاً

اقول یہاں پر بھی آپ حسب دستور میزان کے آگے کی عبارت ہضم کر گئے ہیں جس میں آپ کا جواب تھا اور ایک غلطی بھی کی ہے غلطی یہ ہے کہ آپ نے محبر لکھا ہے جو غلط ہے صحیح محبر بالباء الموحدہ ہے ہاں میزان کی عبارت آگے کی یہ ہے قلت ھذا عجب فقد قال ابو حاتم ھو ارجح من بھز وغیرہ یعنی دارقطنی کا ان کو ضعیف کہنا ایک تعجب کی بات ہے کیونکہ ابو حاتم نے ان کو فلاں فلاں سے بھی ارجح بتایا ہے اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں دارقطنی کی اس تضعیف کی نسبت لکھا ہے۔ قلت ھو تعنت یعنی یہ عیب جوئی اور بدگوئی ہے۔ لہذا مجھے پھر کہنا پڑا کہ۔ ع۔ سچ عبارت کو چھپانا کوئی تم سے سیکھ جائے۔ اب ان کی ثقاہت صریح لفظوں میں سنو۔ حافظ ابن حجر تقریب میں ثقة ثبت اور علامہ صفی الدین خلاصہ میں قال ابو حاتم صدوق لکھتے ہیں۔ یعنی یہ ثقہ اور ثبت ہیں اور ابو حاتم نے ان کو صدوق کہا ہے۔ اور میزان الاعتدال میں ہے قال ابو حاتم صدوق و قال ابو زرعة ثقة اور ہدی الساری میں ہے وثقه ابو زرعة و ابو حاتم وغیرھما خلاصہ یہ کہ ابو حاتم نے ان کو صدوق اور ثقہ اور ابو زرعہ وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے اور تہذیب التہذیب میں ہے قال ابو زرعة ثقة وقال ابو حاتم صدوق قال ابن عبد البر ھو عندھم ثقة حافظ

---

۱ ص ۱۴۵ ۲ ص ۴۵۵ ۳ قلت تضعیف الدارقطنی لیس علی الاطلاق بل انما روی عن زائدة خالف حسین بن علی الجعفی الذی من اوثق الناس فی زائدة ولذا قال الحافظ فی التقریب: "ثقة ثبت الا فی حدیثه عن زائدة الخ" لکن فی الصحیح ھو یروی عن شعبة ولھذا السبب قال الحافظ فی الھدی ۔ ان جرح الدارقطنی علیه تعنت والذھبی اظہر العجب علی الدارقطنی لانه فی الصحیح روی عن شعبة لا عن زائدة فالاعتراض علی البخاری فی وجہ آخر

۴ ص ۵۸ ۵ ص ۴۶ ۶ ص ۱۴۰ ۷ ص ۴۲۴ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصًا (ج ۱) یعنی ابوزرعہ نے بدل کو ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق کہا ہے کہ بدل نزدیک محدثین کے ثقہ حافظ ہے اور ابن حبان نے اس کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ بھی ثقہ ہیں۔ آگے چلیے۔

قولہ (۲) برید بن عبداللہ بن ابی بردہ۔ قال احمد یروی مناکیر وقال الفلاس لم اسمع یحیی و عبدالرحمن یحدثان عنہ بشیء قط۔ ترجمہ کہا احمد نے یہ نامقبول حدیثیں روایت کرتے ہیں اور کہا فلاس نے کہ ہم نے یحیی اور عبدالرحمن کو کبھی ان سے حدیث روایت کرتے نہیں سنا۔ ایضًا

اقول یہ جرح بھی بالکل مبہم اور اس کے اسباب غیر مبین ہیں اس لیے مقبول نہیں ہو سکتی بلکہ برید رواۃ ثقاۃ سے ہے۔ حافظ ابن حجر نے تقریب[1] میں ثقہ اور علامہ صفی الدین نے خلاصہ[2] میں وثقہ العجلی وابن عدی لکھا ہے یعنی یہ ثقہ ہیں۔ ان کو عجلی اور ابن عدی نے ثقہ کہا ہے۔ اور میزان الاعتدال[3] میں ہے وثقہ ابن معین والعجلی قال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بہ باس وانتہی یعنی اس کو ابن معین اور عجلی نے ثقہ کہا ہے ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کے اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ وثقہ ابن معین والعجلی والترمذی وابوداؤد وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال ابن عدی صدوق واحادیثہ مستقیمۃ قلت احتج بہ الائمۃ کلھم انتہی ملخصًا یعنی برید کو ابن معین اور عجلی اور ترمذی اور ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے اور نسائی نے لیس بہ باس کہا ہے۔ اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور ابن عدی نے صدوق اور ان کی حدیثوں کو مستقیم کہا ہے اور ان سے کل ائمہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اس سے ذرا تفصیل سے حافظ تہذیب التہذیب[5] میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین والعجلی ثقۃ وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابن عدی روی عنہ الائمۃ واحادیثہ عندی مستقیمۃ وھو صدوق وقال الترمذی فی جامعہ وبرید کوفی ثقۃ فی الحدیث وقال الاجری عن ابی داؤد ثقۃ وقال ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصًا (ج ۱) یعنی ابن معین اور عجلی نے برید کو ثقہ اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور نسائی نے لیس بہ باس اور ابن عدی نے

[1] ص۵۹ [2] ص۲۰ [3] ص۱۴۳ [4] ص۴۵۵ [5] ص۴۳۱، ص۴۳۲ ج۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو صدوق اور مستقیم الحدیث اور ان سے کل ائمہ نے روایت کرنے کا ذکر کیا ہے اور امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں برید کو فی کو ثقہ فی الحدیث اور اجری نے برید ابوداؤد ان کو ثقہ اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے ایں! حرف التا ندارد؟ ؎

؎ قول احمد فی بریدؒ یروی مناکیرؒ لیس بجرح علی الصحیح لان للامام احمد اصطلاح خاص بہ وانہ یرید بلفظ المنکر لا تفرد فقط لا معناہ المعروف قال الحافظ احمد وغیرہ یطلقون المناکیر علی الافراد المطلقۃ راجع الحمدی ترجمۃ بدیل ومحمد بن ابراھیم التیمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الثاء

قولہ (۲۱) ثابت بن عجلان۔ ذکرہ العقیلی فی کتاب الضعفاء وقال لا یتابع فی حدیثہ
ترجمہ ذکر کیا ان کا عقیلی نے کتاب الضعفاء میں اور کہا کہ ان کی حدیث قابل پیروی کے نہیں ہے۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے اسی میزان میں ذرا سا آگے بڑھ کر ابوالحسن قطان کا تعاقب نہیں دیکھ لیا جو انہوں نے عقیلی کے اس قول پر کیا ہے۔ سنیے ذہبی لکھتے ہیں قال ابوالحسن القطان قول العقیلی ایضا فیہ تحامل علیہ[1] یعنی ابوالحسن نے کہا کہ عقیلی کا قول ثابت کے بارے میں محض تحامل و تساہل ہے۔ اسی کو حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں وقال العقیلی لا یتابع فی حدیثہ و تعقب ذلک ابوالحسن بالقطان بان ذلک لا یضرہ انتہی یعنی عقیلی نے جو کہا ہے کہ ثابت کی حدیث قابل متابعت نہیں ہے اس پر ابوالحسن نے تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قول سے ثابت کا کچھ نقصان نہیں۔ یعنی اس کی ثقاہت میں فرق نہیں آنے کا۔ بلکہ ثابت کی ثقاہت تمام کتب اسماء الرجال میں موجود ہے تقریب[3] میں ہے۔ صدوق من الخامسۃ خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین وقال ابوحاتم صالح قال دحیم لیس بہ باس وقال النسائی ثقۃ اور ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ ابن معین ودحیم و قال ابوحاتم والنسائی لا باس بہ اور تہذیب التہذیب[5] جلد دوم میں ہے قال ابن معین ثقۃ وقال دحیم والنسائی لیس بہ وقال ابوحاتم لا باس بہ صالح الحدیث انتہی ملخصاً۔ ان سب عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ ثابت صدوق ہے اور ان کو ابن معین نے ثقہ اور ابوحاتم نے لا باس بہ اور صالح الحدیث اور دحیم نے ثقہ اور لیس بہ باس اور نسائی نے ثقہ اور لا باس بہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ ثابت بن عجلان ثقاۃ سے ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۲۲) ثابت بن محمد الکوفی قال الحاکم لیس بضابط ومع کون البخاری حدث عنہ فی صحیحہ ذکرہ فی الضعفاء۔ ترجمہ کہا حاکم نے کہ حدیثوں کو ہوشیاری سے نگاہ رکھنے والے نہیں ہیں اور باوجود اس کے کہ بخاری نے ان کی حدیث اپنے صحیح میں روایت کی ہے لیکن پھر بھی ان کو

---

[1] ص ۱۷۰ ج ۱ [2] ص ۴۵۷ [3] ص ۷۱ [4] ص ۴۵۷ [5] ص ۱۰ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ چونکہ علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں کہ واحتج بہ البخاری یعنی بخاری نے ان کو قابل حجت جانا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب امام بخاری نے ان سے روایت لی تھی تو یہ قابل حجت تھے بعد کو ان میں کسی قسم کی خرابی من جہۃ الاختلاط وغیرہ آنے کی وجہ سے ضعفا میں ذکر کر دیا فلا حرج اذاً۔ علاوہ بریں امام بخاری ثابت کی روایت متابعۃً لائے ہیں۔ اور اصل میں امام بخاری اس حدیث کو اپنے شیخ قبیصہ سے روایت کرتے ہیں اور اس اسناد میں سب راوی ثقہ ہیں بعد اس کے ثابت کی روایت متابعۃً ذکر کر دی ہے اور امام بخاری کا یہ اصول نہیں ہے کہ جس حدیث کو متابعۃً بیان کریں وہ بھی ان کی شرط کے مطابق ہو کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو روایت متابعۃً ہوتی ہے اس کا درجہ اس روایت سے جو اصولاً ہوتی ہے کم ہوتا ہے اسی لیے تو علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں ویدخل فی المتابعۃ والاستشہاد روایۃ بعض الضعفاء انتہی یعنی متابعت اور استشہاد میں بعض ضعیفوں کی روایت بھی داخل ہو جاتی ہے پس ثابت کے ضعیف ہونے سے بھی کوئی حرج نہیں واقع ہوتا۔ حالانکہ درحقیقت ثابت ضعیف نہیں ہیں بلکہ کتب اسماء الرجال میں ان کو ثقہ لکھا ہے تقریب[1] میں ہے صدوق زاھد خلاصہ[2] میں ہے وثقہ مطین میزان[3] میں ہے قال ابوحاتم صدوق ووثقہ مطین اور ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ مطین وصدقہ ابوحاتم اور تہذیب التہذیب[5] جلد دوم میں ہے قال ابوحاتم صدوق ازھد وقال محمد بن عبد اللہ الحضرمی کان ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات اھ ملخصاً۔ خلاصہ ان عبارات کا یہ ہے کہ ثابت صدوق زاہد ہیں ان کو مطین نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق زاہد اور محمد حضرمی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے معلوم ہوا کہ یہ ثابت بھی ثقاۃ سے ہے۔ باقی ان کا بیان اور ان کے متعلق جرح کا جواب میرے رسالہ العرجون القدیم ص۵۸ میں ملاحظہ فرمائیے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۲۳) ثور بن زید الدیلی۔ اتہمہ محمد بن البرقی بالقدر۔ ترجمہ متہم کیا ہے ان کو محمد بن برقی نے ساتھ قدریہ ہونے کے۔ ایضاً۔

اقول۔ محمد بن برقی نے جو ان پر تہمت لگائی ہے وہ بوجہ شبہہ ہونے کے ان کو اوپر ثور بن یزید

---

[1] ص۷۲ [2] ص۴۸ [3] ص۱۷۰ ج ۱ [4] ص۴۵۷ [5] ص۱۴۰ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے۔ ورنہ حقیقت میں ثور بن زید پر کسی نے بھی اتہام نہیں رکھا افسوس آپ نے میزان کے آگے کی عبارت کو ملاحظہ نہ فرمایا علامہ ذہبی لکھتے ہیں وکانہ شبہ علیہ ثور بن یزید[1]۔ یعنی محمد بن برقی کو ثور بن یزید کا ان ثور پر شبہہ ہوگیا۔ جن کا بیان آگے آتا ہے ان ثور بن زید کی بابت تو ابن عبدالبر نے کہا ہے لم یتھمہ احد یعنی ان پر کسی نے کسی بات کی تہمت نہیں لگائی۔ ملاحظہ ہو ہدی الساری[2]۔ بلکہ ثور ثقہ ہے تقریب[3] میں ہے ثقۃ من السادسۃ اور خلاصہ[4] میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان[5] میں ہے شیخ ثقۃ وثقہ ابن معین وقال احمد صالح الحدیث یعنی ثور بن زید ثقہ ہے ان کو ابن معین نے ثقہ اور احمد نے صالح الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری[6] میں ہے وثقہ ابن معین وابو زرعۃ والنسائی وغیرھم وقال ابن عبدالبر صدوق واحتج بہ الجماعۃ الا ملخصاً یعنی ان کو ابو زرعہ و ابن معین و نسائی وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن عبدالبر نے صدوق کہا ہے اور ان سے کل جماعت محدثین نے حجت پکڑا ہے اور تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال احمد وابو حاتم صالح الحدیث وقال ابن معین وابو زرعۃ والنسائی ثقۃ وقال ابن عبدالبر ھو صدوق ولم یتھمہ احد وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصاً یعنی احمد اور ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ابن معین اور ابو زرعہ اور نسائی نے ثقہ کہا ہے اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ صدوق ہیں اور ان کو کسی نے تہمت نہیں دی اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے

قولہ (۲۴) ثور بن یزید الکلاعی: قال احمد بن حنبل کان ثور یری القدر وکان اھل حمص نفوہ واخرجوہ وقال ابو مسھر عن عبداللہ بن سالم قال ادرکت اھل حمص وقد اخرجوا ثورا واخرقوا دارہ بکلامہ فی القدر۔ ترجمہ کہا احمد بن حنبل نے کہ ثور قدریہ تھے اور اہل حمص نے ان کو نکال دیا تھا۔ اور ابو مسہر نے عبداللہ بن سالم سے نقل کیا ہے کہا عبداللہ نے کہ ہم اہل حمص کے پاس پہونچے اور حال یہ تھا کہ ان لوگوں نے ثور کو نکال دیا تھا اور ان کے گھر کو جلا دیا تھا بوجہ قدریہ ہونے ان کے۔ ایضاً۔

اقول:۔ ان حکایات میں احتمال ہے کہ صحیح ہیں یا غلط! اس لیئے کہ ثور بن یزید کے بارے میں علامہ

---

[1] وتعقب علیہ الحافظ راجع التہذیب ص ۲۲ ج ۲ وہدی الساری ص ۴۵۷۔

[2] ص ۴۵۷ [3] ص ۷۷ [4] ص ۵ [5] ص ۱۴۷ ج ۱ [6] ص ۴۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذہبی ابن معین کا قول میزان میں نقل کرتے ہیں وقال ابن معین مارأیت احدا یشك انه قدری
اور حافظ ابن حجر ہدی الساری میں دحیم کا قول یوں نقل کرتے ہیں وقال دحیم مارأیت احدا
شك انه قدری یعنی ابن معین و دحیم نے کہا ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ثور
بن یزید کے بارے میں شک بھی کیا ہو کہ یہ قدری ہیں چہ جائیکہ ان کی نسبت بالیقین کہا
جائے۔ لہٰذا وہ حکایات مرفوعہ فی الاعتراض محتاج سند صحیح ہیں ورنہ بوجہ احتمال کے باطل!
ہاں ثور بن یزید کو ثقہ سبھوں نے لکھا ہے حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں ثقة ثبت
یعنی یہ ثقہ اور ثبت ہیں علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں احد الحفاظ الاثبات العلماء
قال ابن معین مارأیت شامیا اوثق منه۔ یعنی ثور بن یزید حفاظ اثبات علماء سے ہے۔
ابن معین نے کہا کہ میں نے کسی شامی کو ان سے زیادہ ثقہ نہیں دیکھا۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال
میں لکھتے ہیں احد الحفاظ وقال ابن معین هو صحیح الحدیث وقال دحیم ثور ثبت
یعنی ثور بن یزید حفاظ سے ہیں ابن معین نے ان کو صحیح الحدیث کہا ہے اور دحیم نے ثور
کو ثبت (ثقہ) کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے۔ اتفقوا علی تثبته فی الحدیث وقال
یحیی القطان مارأیت شامیا اثبت منه احتج به الجماعة۔ یعنی محدثین نے حدیث میں
ان کے تثبت (ثقاہت) پر اتفاق کیا اور یحیی نے کہا ہے کہ میں نے کسی شامی کو ان سے زیادہ
ثبت (ثقہ) نہیں دیکھا ہے اور ان سے کل جماعت محدثین نے حجت پکڑی ہے۔ اگرچہ ان کی ثقاہت
میں اسی قدر کافی تھا۔ لیکن ہم آپ کو ذرا اور بھی تفصیل سے سنانا چاہتے ہیں۔ غور سے سنئے گا
حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم میں لکھتے ہیں قال ابن سعد کان ثقة فی الحدیث
وقال احمد حدثنا سعد بن ابراهیم حدثنا ابراهیم بن سعد عن محمد بن اسحاق قال
حدثنی ثور بن یزید الکلاعی وکان ثقة وعد لا دحیم فی اثبات اهل الشام وقال
عثمان الدارمی عن دحیم ثور بن یزید ثقة مارأیت احدا یشك انه قدری وهو
صحیح الحدیث حمصی وقال یعقوب بن سفیان سمعت احمد بن صالح وذکر رجال
الشام فقال وثور بن یزید ثقة وقال عمرو بن علی عن یحیی بن سعید مارأیت شامیا

۱؎ ص۲۲۲ ج ۱ ۲؎ ص۱۷۱ ج ۱ ۳؎ ص۲۵۸ ۴؎ ص۲۷۲ ۵؎ ص ۶؎ ص
۷؎ ص۱۷۱ ج ۱ ۸؎ ص۲۵۸ ۹؎ ص۲۲۳، ۲۴۴، ۲۵ ج ۱

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوثق من ثور بن یزید وقال علی عن یحیی ایضاً کان ثور عندی ثقة وقال وکیع ثور کان صحیح الحدیث وقال عیسی بن یونس کان ثور من اثبتهم وقال ایضا جید الحدیث وقال سفیان الثوری خذوا عن ثور وقال عبد الله بن احمد عن ابیه لم یکن به باس وقال عباس الدوری عن یحیی بن معین ثور بن یزید ثقة وقال محمد بن عوف والنسائی ثقة وقال ابو حاتم صدوق حافظ وقال ابن عدی لیس به باس روی له احادیث وقد روی عنه الثوری ویحیی القطان وغیرهما من الثقات ووثقوه وکان روی لحدیثه باس وهو مستقیم الحدیث صالح وقال الاجری عن ابی داؤد ثقة وقال ابن حبان فی الثقات وقال العجلی شامی ثقة وقال العجلی شامی ثقة وقال الساجی صدوق قال فیه احمد لیس به باس انتهی ملخصاً۔

خلاصہ یہ کہ ثور کو ابن اسید نے ثقہ اور احمد نے ثقہ اور رحیم نے ثبت (ثقہ) اور عثمان نے ثقہ اور رحیم نے صحیح الحدیث اور احمد بن صالح نے ثقہ اور یحیی بن سعید نے ثقہ اور علی نے بروایت یحیی ثقہ اور وکیع نے صحیح الحدیث اور عیسی نے اثبت (ثقہ) اور جید الحدیث اور امام احمد نے لم یکن به باس اور عباس نے بروایت یحیی ثقہ اور محمد بن عوف اور نسائی نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق وحافظ اور ابن عدی نے بروایت یحیی و ثوری ثقہ اور لا باس به اور مستقیم الحدیث اور صالح اور اجری نے بروایت ابو داؤد ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور ساجی نے صدوق اور احمد نے لیس به باس ثور بن یزید کو کہا ہے۔ کہیے جناب ان کی ثقاہت اور بھی سنیے گا؟ کہ بس کروں۔ اچھا آگے چلیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الجیم

قولہ (۳۵) جعید بن عبد الرحمٰن شذ الازدی فقال فیہ نظر۔ ترجمہ صرف ازدی نے کہا ہے کہ ان میں نظر ہے۔ ایضاً

اقول۔ آپ جرح نقل کرتے ہیں یا اپنا جواب آپ ہی دیتے ہیں۔ اے جناب! یہ تو جرح نہیں ہوئی بلکہ خود آپ کا جواب ہو گیا کہ صرف ازدی نے ایسا کہا ہے اور ازدی کی بابت بارہا مع مختلف عبارت کے لکھا گیا کہ یہ خود ضعیف ہے لہٰذا اس کی جرح کسی کے حق میں مقبول نہیں اور خصوصاً جب یہ متفرد ہو۔ ملاحظہ ہو ۶، ۹، ۱۲، ۱۴ اور انتظار کریں ۷۲ کا بلکہ یہ جعید (جس کو جعد بھی کہتے ہیں) ائمہ ثقاۃ سے ہے تقریب میں ہے ثقۃ من الخامسۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان الاعتدال[1] میں ہے صدوق شذ الازدی فقال فیہ نظر اور ہدی الساری[2] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ خلاصہ ان کا یہ ہے کہ جعید (یا جعد) ثقہ ہے اور صدوق ہے ابن معین وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ازدی نے جو کہا ہے کہ ان میں نظر ہے اس میں ازدی متفرد ہے (لہٰذا غیر مقبول) حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب ج ۲[3] میں لکھتے ہیں قال ابن معین والنسائی ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہیٰ یعنی ابن معین اور نسائی نے جعید کو ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقاۃ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی رواۃ ثقاۃ سے ہے چلئے ایک ہی میں جھگڑا تمام شد ہاں آگے چلیے۔

---

[1] ص ۱۹۵ ج ۱ [2] ص ۴۵۸ [3] ص ۸۰ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الحاء

قولہ (۲۰۲) حاتم بن اسماعیل المدنی قال النسائی لیس بالقوی وقال احمد زعموا انہ کان فیہ غفلۃ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور کہا احمد نے کہ لوگوں نے زعم کیا ہے کہ ان میں غفلت ہے۔ ایضاً۔

اقول۔ نسائی نے خود ان کو لا باس بہ کہا ہے کما سیجی۔ پس معلوم ہوا کہ نسائی نے آخر میں اپنے قول سابق (لیس بالقوی) سے رجوع کیا ہے[1]۔ باقی رہا لوگوں کا زعم! اس کی بابت صرف یہ کافی ہے ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً حقیقت میں حاتم ثقہ ہے تقریب[2] میں ہے صحیح الکتاب صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے کان ثقۃ ماموناً کثیر الحدیث اور میزان الاعتدال میں ہے ثقۃ مشہور صدوق وثقہ جماعۃ خلاصہ سب کا یہ ہے کہ حاتم صحیح الکتاب اور صدوق اور ثقہ اور مشہور اور مامون اور کثیر الحدیث ہیں اور ان کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ اور ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ ابن معین والعجلی وابن سعد قال النسائی لیس بہ باس قلت احتج بہ الجماعۃ اور تہذیب التہذیب[5] جلد دوم میں ہے قال النسائی لیس بہ باس وقال ابن سعد کان ثقۃ ماموناً کثیر الحدیث قال ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقہ ملخصاً۔ حاصل یہ کہ ابن معین اور عجلی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور مامون اور کثیر الحدیث اور نسائی نے لیس بہ باس اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور ان سے کل جماعت صحاح نے حجت پکڑا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۲۰۳) حبیب بن شداد (شکری) کان یحیی قطان لا یحدث عنہ وقال بعضہم فیہ لین ترجمہ یحیی قطان ان سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان میں ضعف ہے۔ ایضاً۔

---

[1] قول النسائی "لیس بالقوی" لیس بجرح مسقط فقولہ ثانیاً "لا باس بہ" لاینافی الاول۔ [2] ص ۸۵ [3] ص ۶۵ [4] ص ۵۸ [5] ص ۱۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ بعضوں کا ان کو ضعیف کہنا محض بے دلیل ہے اگر آپ اس کی وجہ پیش کر سکتے ہیں تو لادیں ورنہ تسلیم کریں اور یحییٰ جو ان سے روایت نہیں لیتے تو حرب کا اس میں کوئی جرح نہیں ہے اس لیے کہ اور لوگ تو ان سے روایت لیتے ہیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[1] جلد دوم میں لکھتے ہیں وقال عمرو بن علی کان یحیی لا یحدث عنہ وکان عبد الرحمٰن یحدث عنہ مطلب یہ کہ اگر یحییٰ ان سے روایت نہیں لیتے تھے تو عبد الرحمٰن تو لیتے تھے۔ پس ان پر کوئی جرح نہیں رہی ہاں آپ کو ان کی ثقاہت بھی سنا دوں تقریب[2] میں ہے ثقۃ من السابعۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ احمد اور میزان[3] میں ہے وثقہ احمد وقال ابن معین صالح احتج بہ اصحاب الصحاح کلھم یعنی حرب ثقہ ہیں ان کو احمد نے ثقہ اور ابن معین نے صالح الحدیث کہا ہے۔ اور ان سے کل صحاح ستہ والوں نے روایت لیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب[4] التہذیب جلد دوم میں لکھتے ہیں قال عبد الصمد حدثنا حرب بن شداد وکان ثقۃ وقال ابن معین وابو حاتم صالح قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ ملخصاً۔ یعنی عبد الصمد نے حرب کو ثقہ اور ابن معین اور ابو حاتم نے صالح الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۲۸) حسان بن ابراھیم الکرمانی قال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ممکن ہے کہ نسائی کا یہ قول بھی اوسی قبیل سے ہو۔ تاہم یہ جرح بوجہ خفی اور مبہم ہونے کے مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہم نسائی کی یہ جرح تسلیم بھی کر لیں تو ان کا شذوذ بھی ماننا ہو گا۔ کیونکہ ایک جماعت محدثین کی ان کو ثقہ کہہ رہی ہے۔ لہٰذا اس کثرت کے مقابل میں تنہا امام نسائی کا قول حیز تسلیم میں ہرگز نہیں آئے گا۔ چنانچہ[5] حسان کی ثقاہت ہم نقل کرتے ہیں تقریب[6] میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقہ احمد وابو زرعۃ اور میزان[7] میں ہے وثقہ احمد

---

[1] ص ۲۴ ج ۲ [2] ص ۹۹ [3] ص ۲۱۸ [4] ص ۲۲۴ ج ۲

[5] قد ذکرنا غیر مرۃ ان قول الائمۃ فی راوٍ "لیس بالقوی" لا یسقطہ عن العدالۃ بل یکتب حدیثہ وینظر فیہ اعتباراً فالبخاری روی عنہ بسبب المتابعۃ قال ابن حجر فی ہدی الساری: "لہ فی الصحیح احادیث یسیرۃ تربع علیہا"

[6] ص ۱۰۱ [7] ص ۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ وقال ابوزرعۃ لاباس بہ یعنی حسان صدوق ہیں ان کو احمد نے ثقہ اور ان کے سوا اوروں نے بھی ثقہ اور لاباس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وعلی بن المدینی و قال ابن عدی وھو عندی من اھل الصدق یعنی ان کو ابن معین اور ابن المدینی نے ثقہ اور ابن عدی نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ثانی میں لکھتے ہیں قال حرب الکرمانی سمعت احمد یوثق حسان بن ابراھیم ویقول حدیثہ حدیث اھل الصدق وقال عثمان الدارمی وغیرہ عن ابن معین لیس بہ باس وقال المفضل الغلابی عن ابن معین ثقۃ وقال ابوزرعۃ لاباس بہ وقال ابن المدینی کان ثقۃ وقال ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصًا۔ یعنی حرب کرمانی نے بروایت امام احمد حسان کو ثقہ اور صدوق اور عثمان وغیرہ نے بروایت ابن معین لیس بہ باس اور مفضل نے بروایت یحیٰی ثقہ اور ابوزرعہ نے لاباس بہ اور ابن مدینی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۲۹) الحسن بن بشر البجلی۔ قال ابن خراش منکر الحدیث وقال النسائی لیس بالقوی ترجمہ کہا ابن خراش نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ایضًا

اقول۔ ابن خراش کا بالعموم ان پر منکر الحدیث کا الزام لگانا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ انہوں نے مناکیر صرف زہیر ہی سے روایت کیا ہے (نہ عمومًا سب سے) حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں روی عن زھیر اشیاء مناکیر یعنی حسن نے زہیر سے مناکیر روایت کیا ہے۔ اور صحیح بخاری میں جو حسن سے حدیث ہے وہ بواسطہ زہیر نہیں ہے اور نہ تو امام بخاری نے ان حسن کے ساتھ تفرد کیا ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں فلم یخرج عنہ من افرادہ شیئًا ولا من احادیثہ عن زھیر التی استنکرھا احمد انتھی یعنی امام بخاری نے نہ تو ان کے افراد سے کچھ اخراج کیا نہ ان کی ان حدیثوں کو لائے ہیں جو بواسطہ زہیر ہیں جسے احمد نے منکر کہا ہے۔ پس صحیح بخاری پر کوئی اعتراض نہیں رہا۔ علاوہ بریں ابن عدی نے صاف لفظوں میں ابن خراش کی تردید کر دی ہے حافظ ابن حجر اسی ہدی الساری میں لکھتے ہیں وقال ابن عدی لیس ھو منکر الحدیث یعنی حسن منکر الحدیث نہیں ہے چلیے تمہ تمام شد۔ اب ان کی ثقاہت سنیے۔ تقریب میں ہے۔

[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابوحاتم صدوق اور میزان میں ہے قال ابوحاتم وغیر صدوق ووثقہ ابن نمیر اور ہدی الساری[1] میں ہے قال احمد ما اری کان بہ باس وقال ابوحاتم صدوق۔ خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ حسن صدوق ہیں ان کو ابوحاتم اور سوا ان کے اوروں نے صدوق اور ابن نمیر نے ثقہ اور امام احمد نے لاباس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم میں لکھتے ہیں[2]۔ قال احمد ما اری کان باس فی نفسہ وقال ابوحاتم صدوق وقال ابن عدی لیس ھو بمنکر الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووثقہ مسلمۃ بن قاسم الاندلسی انتہی ملخصاً یعنی احمد نے لاباس بہ اور ابوحاتم نے صدوق اور ابن عدی نے غیر منکر الحدیث اور ابن حبان نے ثقہ اور مسلمہ اندلسی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلئے

قولہ (۳۰) الحسن بن ذکوان۔ ضعفہ ابن معین وابوحاتم وقال النسائی لیس بالقوی وقال ابن معین قدری۔ ترجمہ ضعیف کہا ان کو ابوحاتم اور ابن معین نے اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور کہا ابن معین کہ یہ قدریہ ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ہم پہلے تمہید میں لکھ چکے ہیں کہ جرح حقیقت میں وہ ہوتی ہے جس کے کل اسباب بالتفسیر بیان کیے گئے ہوں اور یہاں یہ امر مفقود بلکہ عنقا ہے لہذا اسے ہم جرح نہیں کہہ سکتے۔ نیز جو راوی امام بخاری کے نزدیک قابل حجت ہو اس پر اور کی جرح غیر مسموع اور نامقبول ہے۔ کچھ نہیں تو ہم آپ کو حسن بن ذکوان کی ثقاہت سنا دیں۔ تقریب[3] میں ہے صدوق اور خلاصہ[4] میں ہے قال ابن عدی لاباس بہ یعنی یہ صدوق ہیں اور ابن عدی نے ان کو لاباس بہ کہا ہے اور میزان الاعتدال[5] میں ہے وھو صالح الحدیث وقال ابن عدی لاباس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی حسن صالح الحدیث ہے ابن عدی نے ان کو لاباس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[6] جلد ثانی میں لکھتے ہیں وقال ابن

---

[1] ص ۴۶۰

[2] وایضاً قال امیر علی الحنفی فی تقصیب التقریب: قلت ابن خراش متفرّہ لا یلتفت الیہ راجع ص ۱۰۳

[3] ص ۱۰۵ [4] ص ۶۶ [5] ص ۲۲۷ ج ۱

[6] ص ۲۷۳ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدی وارجو انہ لاباس بہ (کذا فی الھدی الساری) وذکرہ ابن حبان فی الثقات ملخصًا۔ یعنی ابن عدی نے ان کو لاباس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا ہے لعل فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ آگے چلیئے۔

قولہ (۳۱) الحسن بن مدرک البصری۔ کذبہ ابوداؤد وروی ابوعبید عن ابی داؤد قال الحسن بن مدرک کذاب۔ ترجمہ جھوٹا کہا ان کو ابوداؤد نے۔ اور روایت کی ابوداؤد سے ابوعبید نے کہ کہا ابوداؤد نے کہ حسن بن مدرک بڑے جھوٹے ہیں۔ ایضًا

اقول۔ ابوداؤد نے جو حسن کو کذاب کہا ہے اس کا تعاقب حافظ ابن حجر نے بڑے زوروں سے مقدمہ فتح الباری میں کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ ابوداؤد سے تساہل ہوا ہے حقیقت میں حسن کذاب نہیں ہے ملاحظہ ہو ہدی الساری اور اگر ابوداؤد کی تکذیب تھوڑی دیر کے لیے مان بھی لی جاوے تو اس کی بابت خود علامہ ذہبی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جب ابوداؤد کے سوا تمام لوگوں نے ان کی توثیق کی تو تنہا ابوداؤد کی تکذیب سے ان کا کیا ہوتا ہے کان ذلک لا یضرہ شیئًا۔ ہاں عبارت میزان یہ ہے ووثقہ غیرہ۔ یعنی ابوداؤد کے سوا سب نے ان کی توثیق کی ہے۔ چلیے فیصلہ ہوا۔ کہیے تو ان کی بھی ثقاہت سنا دوں تقریب میں ہے لاباس بہ اور خلاصہ میں ہے وثقہ احمد وقال النسائی لاباس بہ اور میزان الاعتدال میں ہے فقال احمد بن الحسین الصوفی الصغیر کان ثقۃ یعنی حسن کو احمد نے ثقہ اور نسائی نے لاباس بہ اور احمد بن حسین صوفی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال النسائی فی اسماء شیوخہ لاباس بہ وقال ابن عدی کان من حفاظ اھل البصرۃ یعنی نسائی نے لاباس بہ اور ابن عدی نے اہل بصرہ کے حفاظ سے ان کو کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم

---

۱ قلت الجواب عن الجرح علی الحسن بکونہ غیر مفسر لیس بسدید لان الحافظ ابن حجر ذکر للجرح علیہ سببین ثم اجاب عنہما بانہ لیس فی الصحیح عنہ الا حدیثا واحدا (فی کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار متابعۃ مع ان لہ شواھد ثم الراوی عنہ یحیی بن سعید القطان الذی قال العجلی فیہ بانہ لا یحدث الا عن ثقۃ (التہذیب ج ۱۱ ص ۲۱۹) فلا طعن علی البخاری فی الروایۃ عنہ واللہ اعلم۔ ۲ ص ۴۶۱ ۳ ص ۲۴۳ ج ۱ ۴ ص ۱۰۹ ۵ ص ۶۹ ۶ ص ۳۴۳ ج ۱ ۷ ص ۴۶۱ ۸ ص ۳۲۱ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں لکھتے ہیں قال احمد بن الحسین الصوفی کان ثقة وقال النسائی فی اسماء شیوخه بصری لا باس به وقال ابن عدی کان من حفاظ اهل البصرة وقال مسلمة بن قاسم الاندلسی هو صالح فی الروایة ملخصًا۔ یعنی احمد صوفی نے حسن کو ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن عدی نے حفاظ سے اور مسلمہ نے صالح الروایۃ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۳۲) حمید بن نیرویہ الطویل۔ قال یحیی بن یعلی المحاربی طرح زائدة حدیث حمید الطویل وقد اورده العقیلی وابن عدی فی الضعفاء۔ ترجمہ کہا یحیی بن یعلی محاربی نے کہ زائدہ نے حمید طویل کی حدیث کو پھینک دیا۔ اور عقیلی اور ابن عدی نے ان کو ضعیفوں میں داخل کیا ہے۔ ایضًا

اقول۔ یہاں پر آپ نے ایک چالاکی کی ہے کہ حمید کے باپ کا دوسرا غیر معروف نام (بہ تقلید میزان) لکھدیا ہے۔ حالانکہ اسماء الرجال کی تمام کتب میں (سوا میزان کے) حمید بن ابی حمید الطویل کے ساتھ مرقوم ہے۔ اور حدیثوں میں بھی اکثر یوں ہی آتا ہے۔ لیکن آپ کی چالاکی آپ کو سودمند نہ ہوئی کیونکہ آپ نے دوسرے نام (جو کہ انہیں حمید کے باپ کے مختلف ناموں میں سے ہے) کے لکھنے میں غلطی کھائی جس سے آپ کی چالاکی کافور ہوگئی وہ یہ کہ آپ نے نیرویہ بالنون لکھا ہے اور اصل میں یعنی صحیح تیرویہ بالتاء ہے۔ سچ قرآن میں ہے ولا یحیق المکر السیئ الا باهله۔ باقی رہا ان کے متعلق جرح کہ ابن عدی وغیرہ نے ان کو ضعفاء میں داخل کیا ہے۔ سو آپ ذرا تہذیب التہذیب جلد ثالث کو اٹھا کر دیکھیں کہ ابن عدی نے انہیں حمید کی حدیثوں کو کثیرہ اور مستقیمہ کہا ہے جس سے ایک دوسری بات معلوم ہوئی کہ ابن عدی نے حمید کو ان کی تدلیس کی وجہ سے ضعفاء میں (تغلیبًا) ذکر کر دیا ہے، لہذا آپ، اگر اس کے مدلس ہونے کی جرح لکھتے اور کرتے تو آپ کا اعتراض

سلہ والاصل فیه ان قول ابی حاتم "انه کذاب" لیس المراد من الکذب معناه المعروف بل المراد منه الخطاء، والوهم قال العزیزی فی الروض الباسم رص ۲۵۲ ج۱ "ان لفظة کذاب قد یطلقها کثیر ... فی الجرح علی من یهم ویخطی فی حدیثه" وقال الحافظ فی المیزان: اهل الحجاز یسمون الخطاء کذبًا رص ۷ ج ۲) وایضًا راجع هدی الساری رص ۴۶۱) یتضح لك المراد۔

سلہ ص ۴۰ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حد تک معقول ہوتا۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی واضح ہو کہ اہل اصول کے نزدیک مدلسین کا صرف عنعنہ مقبول نہیں ہے ہاں اگر سمعت یا حدثنا وغیرہ سے روایت کریں تو مقبول ہے لیکن صحیحین (بخاری و مسلم) میں ان کا عنعنہ بھی مقبول ہے کیونکہ امام بخاری و مسلم نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ روایات مدلسین کی جو وہ عن سے لاویں گے وہ محمول سماع پر ہوں گی[1] باوجود اس کے امام بخاری جو حمید سے روایت لائے ہیں اس میں تصریح سماع کی موجود ہے اور حمید کی بھی وہی حدیث مقبول ہے جس میں تصریح سماع کی ہو۔ حافظ ذہبی میزان[2] میں لکھتے ہیں احمدوا علی الاحتجاج بحمید اذا قال سمعت یعنی حمید جب سمعت کے ساتھ روایت کرے تو اس کے ساتھ حجت پکڑنے پر اجماع محدثین کا ہے۔ اب اس کا بھی ثبوت سنیں کہ امام بخاری نے حمید سے جو روایت کیا ہے اس میں تصریح سماع موجود ہے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں۔ قد استقصی البخاری فی تخریجہ لاحادیث حمید بالطرق التی فیھا تصریحہ بالسماع۔ یعنی امام بخاری حمید کی احادیث کو اس طرق سے لائے ہیں۔ جس میں تصریح سماع کی موجود ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری پھر بھی حمید کی روایت تفرداً نہیں لائے ہیں بلکہ متابعۃً لائے ہیں جیسا کہ اسی ہدی الساری میں بعد عبارت مرقومہ کے ہے فذکر متابعات اور متابعت میں اگر ضعیف ہی راوی ہو تو مضائقہ نہیں ہوتا کما مر اب آپ اس کو ملاحظہ فرماویں کہ صحیح بخاری ہر قسم کے الزام سے کیسی صاف اور بری ہے اب آپ حمید کی ثقاہت سنیں تقریب[4] میں ہے ثقۃ اور میزان[5] میں ہے ثقۃ جلیل یعنی بڑے ثقہ ہیں۔ ہدی الساری میں ہے مشھور من الثقات المتفق علی الاحتجاج بھم وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث۔ یعنی حمید ان مشہور ثقات سے ہیں۔ جن سے حجت پکڑنے پر سب محدثین کا اتفاق ہے اور ابن سعد نے ان کو ثقہ اور کثیر الحدیث کہا ہے اس سے زیادہ تفصیل سے حافظ تہذیب التہذیب[6] جلد سوم میں لکھتے ہیں قال اسحق بن

---

[1] قال النووی فی مقدمۃ شرحہ ان ما فی الصحیحین من المدلسین بعن ونحوھا فمحمول علی السماع من جھۃ اخری۔ والتفصیل فی النکت علی ابن الصلاح للحافظ وحاصلہ ان قولھم فمحمول علی السماع یتعلق باصول الروایات واما المتابعات والشواھد فیھا تسامح فلاحظہ

[2] ص ۲۸۶ ج ۱ [3] ص ۴۷۶ [4] ص ۱۲۸ [5] ص ۲۸۶ ج ۱ [6] ص ۳۹ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور عن یحیی معین ثقة وقال العجلی بصری ثقة وقال ابوحاتم ثقة لا باس به و قال ابن خراش ثقة صدوق وقال ابن عدی له احادیث کثیرة مستقیمة وقد حدث عنه الائمه وقال النسائی ثقة وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وذکره ابن حبان فی الثقات وقال الحافظ ابوسعید العلائی هو ثقة صحیح انتہی ملخصاً یعنی اسحاق نے بروایت یحیی حمید کو ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور ابوحاتم نے ثقہ لا باس بہ اور ابن خراش نے ثقہ اور صدوق اور ابن عدی نے مستقیم الحدیث اور کل ائمہ کا ان سے حدیث لینا اور نسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقہ اور حافظ ابوسعید نے ثقہ کہا ہے ملاحظہ فرماویں کتنی جماعت ان کو ثقہ کہہ رہی ہے۔ اسے حرف الحاء تمام ہوگیا۔ اچھا آگے چلیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الخاء

قولہ (۳۳) خالد بن مخلد القطوانی الکوفی قال احمد له مناکیر وقال ابن سعد منکر الحدیث صدوق فی التشیع وقال ابوحاکم یکتب حدیثه ولا یحتج به "ترجمہ کہا احمد نے کہ ان کی حدیثیں نامقبول ہیں اور کہا ابن سعد نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور یہ سخت شیعہ تھے اور کہا ابوحاتم نے کہ ان کی حدیثوں کو لکھنا چاہیئے۔ لیکن اس کو حجت نہیں پکڑنا چاہیئے۔ ایضاً

اقول :۔ نہ تو یہ سخت شیعہ تھے نہ ان کی منکر حدیث بخاری میں ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[1] ج ۳ میں لکھتے ہیں وقال العجلی فیه قلیل تشیع یعنی عجلی نے کہا کہ ان میں تشیع بہت کم تھا۔ اب ایسے شیعوں سے روایت لینے کے متعلق سنیے حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں اما التشیع فقد قدمنا انه اذا کان ثبت الاخذ والاداء لا یضر یعنی ایسا شیعہ جو کہ ثابت الاخذ والادا ہو تو اس سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ باقی رہا ان کا منکر الحدیث ہونا اس کی بابت حافظ ابن حجر تہذیب[3] میں لکھتے ہیں وقال الازدی فی حدیثه بعض المناکیر ج ۳ یعنی بعض مناکیر ان کی حدیثوں میں ہیں۔ کل نہیں۔ لیکن خیریت سے بخاری میں اس مناکیر سے ایک بھی نہیں ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری[4] میں لکھتے ہیں واما المناکیر فقد تتبعها ابن عدی من حدیثه واوردها فی کامله ولیس فیها شیئ مما اخرج له البخاری (ملخصاً) یعنی ابن عدی نے خالد کی کل مناکیر والی احادیث کو تلاش کر کے اپنی کتاب کامل میں جمع کر دیا ہے اس میں اس روایت کا نام بھی نہیں جس کو بخاری نے خالد سے اخراج کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحیح بخاری اس سے مبرا ہے اور اس پر کوئی جرح نہیں رہی رہے ہاتھ ان کی ثقاہت بھی سن لیں۔ تقریب[5] میں ہے صدوق۔ اور خلاصہ[6] میں ہے قال ابن معین ما به باس وقال ابن عدی لا باس به عندی یعنی خالد لا باس به (ثقہ) ہیں۔ میزان[7] میں ہے۔ قال ابو داؤد صدوق وقال یحیی وغیره لا باس به اور ہدی الساری میں ہے قال العجلی ثقة و

---

[1] ص ۱۱۷ ج ۳ [2] ص ۴۶۴ [3] ص ۱۱۵ ج ۳ [4] ص ۴۶۴ [5] ص ۱۳۸
[6] ص ۸۷ [7] ص ۳۰۰ ج ۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال صالح جزرة ثقة وقال ابوداؤد صدوق مطلب دونوں کا یہ ہے کہ یحیی وغیرہ نے لا باس بہ (ثقہ) اور عجلی نے ثقہ اور صالح نے ثقہ اور ابوداؤد نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[1] جلد ثالث میں لکھتے ہیں قال الاجری عن ابی داؤد صدوق وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ و قال عثمان الدارمی عن ابن معین مابہ باس وقال ابن عدی وھو عندی ان شاء اللہ لا باس بہ وقال العجلی ثقة وکان کثیر الحدیث وقال صالح بن محمد جزرة ثقة فی الحدیث و قال الازدی ھو عندنا فی عداد اھل الصدق وقال ابن شاھین فی الثقات وقال عثمان بن ابی شیبة ھو ثقة صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصاً یعنی خالد کو اجری نے بروایت ابی داؤد صدوق اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور عثمان نے بروایت ابن معین لا باس بہ (ثقہ) اور ابن عدی نے لا باس بہ اور عجلی نے ثقہ اور کثیر الحدیث اور صالح جزرہ نے ثقہ فی الحدیث اور ازدی نے صدوق اور ابن شاہین نے ثقہ اور عثمان نے ثقہ و صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۳۴) خالد بن مھران الحذاء۔ اما ابوحاتم فقال لا یحتج بہ ترجمہ لیکن ابوحاتم نے پس کہا کہ نہیں دلیل پکڑنا چاہیے ان کو۔ ایضاً

اقول ابوحاتم نے تو یہ بھی لکھا ہے جس کو حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ یعنی ابوحاتم نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے اور کسی سے کتابت کرنا خود حجت گرداننا ہے۔ اس حالت میں ہر دو قول ابوحاتم آپس میں معارض ہوتے ہیں۔ لہذا ہم بقاعدہ اصول اذا تعارضا تساقطا۔ دونوں قول معارض کو ساقط کرکے اور ناقدین کی طرف رجوع کرتے ہیں تو بحمد اللہ ہم کو خالد کی ثقاہت ملتی ہے[3]۔ تقریب[4] میں ہے وھو ثقة اور خلاصہ[5] میں ہے قال ابن سعد ثقة اور میزان[6] میں ہے الحافظ احد الائمة قال ابن معین والنسائی ثقة وقال احمد ثبت اور ہدی الساری[7]

---

[1] ص۱۱۸ ج۲ [2] ص۴۶۵۔

[3] واما قول ابی حاتم یکتب حدیثہ "لیس من الفاظ التعدیل کما مال الیہ المؤلف بل معناہ لا یحتج بہ" (راجع المیزان الذھبی ج ۲۲) لکن لما کان الجرح خفیفاً لا یسقط الراوی عن درجة العدالة فلا یضر خالداً الحذاء وغیرہ راجع الزیلعی ص ۳۷ م ج ۱۔

[4] ص۱۳۹ [5] ص ۸۸ [6] ص۳۰۱ ج ۱ [7] ص۴۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہے احد الاثبات وثقہ احمد وابن معین والنسائی وابن سعد خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ خالد ثقہ اور حافظ اور ثبت ہیں ان کو ابن سعد اور ابن معین اور نسائی نے ثقہ اور احمد نے ثقہ اور ثبت کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[1] جلد سوم میں لکھتے ہیں قال الاثرم عن احمد ثبت وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة وکذا قال النسائی وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ قال ابن سعد قال فہد بن حیان وکان خالد ثقة مہیبًا کثیر الحدیث قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی بصری ثقة انتہی ملخصًا یعنی اثرم نے بروایت احمد ثبت اور اسحاق نے بروایت یحییٰ ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور ابن سعد نے بروایت فہد خالد کو ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۳۵) خیثم بن عراک۔ قال الازدی منکر الحدیث۔ ترجمہ کہا ازدی نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگوں نے انکار کیا ہے۔ ایضًا

اقول۔ یہاں پر آپ نے لڑکپن کی باتیں کی ہیں ایک تو راوی کا نام غلط لکھا دوسرے میزان سے عبارت درمیان سے ہڑپ کر گئے۔ تیسرے پھر اسی ازدی کا قول پیش کیا۔ غلطی یہ کی ہے کہ آپ نے خیثم لکھا ہے اور صحیح خثیم ہے اور میزان کی اصل عبارت یوں ہے وقال الازدی وحدہ منکر الحدیث[2] یعنی صرف ازدی ہی نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے۔ اور حقیقت میں یہی آپ کا جواب ہے کیونکہ جب ازدی اپنے اس قول میں متفرد ہوا ہے تو اس کے قول کا محدثین کے نزدیک جو کچھ اعتبار ہے وہ ۶ و ۹ و ۱۲ و ۱۸ و ۲۵ میں گذرا اور مفصل ۴۴ میں آوے گا یہاں بھی کچھ سن لیں حافظ ابن حجر ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں وشن الازدی فقال منکر الحدیث وما ادری ان الازدی ضعیف فکیف یقبل منہا تضعیف الثقات یعنی صرف ازدی ہی نے خثیم کو منکر الحدیث کہا ہے اور کیا معلوم نہیں کہ ازدی خود ضعیف ہے۔ پس کیونکر مقبول ہوگی اس کی تضعیف لحق ثقاۃ" لہذا میں پھر آپ کو کہہ دیتا ہوں کہ ازدی کی جرح جہاں کہیں ہو اسے غلط سمجھا کریں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے تو خثیم کی حدیث کو بمتابعت سلیمان بن یسار بیان کیا ہے۔ پس اس وقت خثیم کے مجروح ہونے سے بھی کوئی جرح نہیں حالانکہ وہ مجروح نہیں بلکہ ثقاۃ سے ہیں تقریب[4] میں ہے لا باس بہ اور

---

[1] ص ۱۵۶ [2] ص ۳۰۵ ج ۱ [3] ص ۴۶۵ [4] ص ۱۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلاصہ[1] میں ہے وثقہ النسائی وابن حبان والعقیلی مطلب یہ ہوا کہ نسائی اور ابن حبان اور عقیلی وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے حافظ تہذیب[2] التہذیب جلد ثالث میں لکھتے ہیں وقال النسائی ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العقیلی لیس بہ باس انتہی یعنی عقیلی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقاۃ میں اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۳۶) خلیفہ بن خیاط العصفری البصری غمزہ ابن المدینی بعض الغمز فقال لو لم یحدث لکان خیرا لہ۔ وقال ابو حاتم لا احدث عنہ ھو غیر قوی کتبت عن مسندہ ثلثۃ احادیث عن ابی الولید فسألتہ فانکرھا وقال ما ھذہ من حدیثی۔ ترجمہ ابن مدینی نے ان پر بعض چشمک کی ہے پس کہا ہے اگر یہ حدیث نہیں روایت کرتے تو ان کے واسطے بہتر تھا۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ ہم ان سے حدیث نہیں روایت کرتے ہیں کس واسطے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ہم نے ان کے مسند سے تین حدیثیں لکھیں کہ جس کو انہوں نے ابو ولید سے روایت کی تھی پھر جب ہم نے ان سے پوچھا تو یہ انکار کر گئے اور کہا کہ یہ میری حدیثیں نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اس کے آگے کا واقعہ تو آپ کو معلوم نہیں ذرا ہدی الساری[5] اور تہذیب[6] جلد سوم اٹھا کر دیکھیں فقلت کتبتھا من کتاب شبابۃ العصفری فعرفہ وسکن غضبہ یعنی جب ولید نے انکار کیا کہ یہ میری حدیثیں نہیں ہیں تو ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اس کو خلیفہ عصفری کی کتاب (مسند) سے نقل کیا ہے تو ولید ان حدیثوں کو پہچان گئے اور ان کا غصہ ٹھہرا۔ چلیے جناب! ایک جرح کی تو جڑ ہی کٹ گئی۔ باقی رہی دوسری ابن مدینی کی چشمک اس کی بابت حافظ ابن حجر ہدی الساری[7] میں لکھتے ہیں قال العقیلی غمزہ ابن المدینی وتعقب ذلک ابن عدی یعنی ابن مدینی نے ان پر جو چشمک کی ہے اس کا ابن عدی نے تعاقب کیا ہے۔ مطلب یہ کہ ان کا چشمک کرنا صحیح نہیں ہے۔ علاوہ بریں ابن حجر ہدی الساری[8] میں ابو حاتم والی حکایت کی نسبت لکھتے ہیں قلت ھذہ الحکایۃ محتملۃ یعنی اس حکایت میں احتمال ہے کہ صحیح یا غلط۔ لہذا جب تک اس کی صحیح سند نہ منقول ہو بوجہ احتمال کے اس سے استدلال باطل ہے۔ علاوہ ازیں امام بخاری نے جس قدر خلیفہ بن خیاط سے روایت اخراج کی ہے وہ سب مقرون بغیرہ ہے۔ حافظ ہدی الساری[9] میں لکھتے ہیں وجمیع ما اخرج لہ

---

[1] ص۹۲ [2] ص۳۰۵ ج۱ [3] ص۴۶۵ [4] ص۱۳۷ ج۳ [5] ص۴۶۵ [6] ص۱۶۰ ج۳ [7] ص۴۶۵
[8] ۳ ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البخاری ان قرنہ بغیرہ کذا فی التہذیب[1] ج ۳ یعنی امام بخاری نے اس عصفری سے جس قدر روایت کیا ہے وہ سب مقرون بغیرہ ہے مطلب یہ کہ امام بخاری اس حدیث کو اپنے ان شیخ سے بھی روایت کرتے ہیں جس کی سند میں سب راوی ثقہ ہیں۔ پھر بعد اس کے خلیفہ کی روایت منابعۃً لے آئے ہیں۔ آپ کا اعتراض جب واقع ہوتا کہ امام بخاری ان کے ساتھ تفرد کرتے واذ لیس فلیس۔ اب ان کی ثقاہت سنیے۔ تقریب[2] میں ہے صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے قال ابن عدی ھو صدوق مستقیم الحدیث من متیقظی رواۃ الحدیث اور میزان[4] میں ہے الحافظ قال ابن عدی صدوق متیقظ مطلب ان کا یہ ہے کہ خلیفہ صدوق ہیں اور ان کو ابن عدی نے صدوق مستقیم الحدیث اور رواۃ حدیث سے باخبر کہا ہے۔ ہدی الساری[5] میں ہے احد الحفاظ قال ابن عدی لہ حدیث کثیر التصانیف وھو مستقیم الحدیث صدوق من المتیقظین وقال ابن حبان کان متقنا عالما یعنی یہ حفاظ سے ہیں ابن عدی نے ان کو کثیر الحدیث کثیر التصانیف مستقیم الحدیث صدوق باخبر اور ابن حبان نے ثقہ عالم کہا ہے۔ ایسا ہی حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[6] جلد سوم میں لکھتے ہیں وقال ابن عدی لہ حدیث کثیر وھو مستقیم الحدیث صدوق من متیقظی رواۃ الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان متقنا عالما وقال مسلمۃ الاندلسی کان لا باس بہ انتہی ملخصاً یعنی ابن عدی نے ان کو کثیر الحدیث مستقیم الحدیث صدوق رواۃ حدیث سے باخبر اور ابن حبان نے ثقات میں اور ان کو عالم ثقہ اور مسلمہ نے لا باس بہ (ثقہ) کہا ہے۔ بقیہ باتیں خلیفہ عصفری کے متعلق میرے رسالہ الرجون القدیم صفحہ[7] میں ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے۔

---

[1] صفحہ ۱۶۱ ج ۷ [2] صفحہ ۱۴۴ [3] صفحہ ۹ [4] صفحہ ۲۱۳ ج ۱ [5] صفحہ ۴۷۵
[6] صفحہ ۱۶۱ ج ۴ [7]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الدال

قولہ (۳۷) داؤد بن عبد الرحمٰن المکی العطار۔ قال الحاکم قال یحیی بن معین ضعیف الحدیث وقال الازدی یتکلمون فیہ ترجمہ کہا حاکم نے کہ کہا یحیی بن معین نے کہ یہ ضعیف الحدیث ہیں اور کہا ازدی نے کہ لوگوں کو ان میں کلام ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ نے دو جرحیں نقل کی ہیں لیکن خیریت سے دونوں بے ثبوت! اول تو ابن معین کی تضعیف ہے اس کی بابت حافظ ابن حجر تقریب[1] میں لکھتے ہیں لم یثبت ان ابن معین تکلم فیہ اور ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں قلت لم یصح عن ابن معین تضعیفہ دونوں کا مطلب یہ کہ ابن معین کی تضعیف بحق داؤد نہ ثابت ہوئی اور نہ صحیح ہے۔ بخلاف اس کے اسی میزان وغیرہ میں ابن معین سے ان کی توثیق منقول ہے کما سیجئ۔ دوسری جرح ازدی کی ہے اس کی بابت ابھی ص۳۵ میں گذرا کہ کبھی بھی مقبول نہیں۔ یہاں پر کے لیے بھی حافظ ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں والازدی قد قہارنا انہ لا یعتد بہ یعنی ازدی کی بابت ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ اس کا اعتبار نہیں ہے پس دونوں جرحیں غلط۔ علاوہ بریں امام بخاری ان کی روایت متابعۃً لائے ہیں حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں ولم یخرج لہ البخاری (الا) متابعۃً یعنی بخاری اس کی روایت بالمتابعت لائے ہیں۔ فلا حرج اذاً۔ اب ان کی ثقاہت سنیے تقریب[5] میں ہے ثقۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین وقال ابوحاتم لاباس بہ صالح اور ہدی الساری[6] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ داؤد ثقہ ہیں ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور ابوحاتم نے لاباس بہ اور صالح الحدیث کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ثالث میں لکھتے ہیں قال اسحق بن منصور عن ابی معین ثقۃ وقال ابوحاتم لاباس بہ صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الاجری عن ابی داؤد ثقۃ وقال العجلی مکی ثقۃ وثقہ ایضاً البزار وقال

---

[1] ص۱۴۸ [2] ص۴۶۶ [3] ص۴۷۳ ایضاً [5] ص۱۴۸ [6] ص۹۴
[7] ص۴۶۶ [8] ص۱۹۲ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن سعد کان کثیر الحدیث انتھی ملخصًا یعنی اسحاق نے بروایت ابن معین داؤد کو ثقہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور صالح اور ابن حبان نے ثقاۃ میں اور اجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور بزار نے ثقہ اور ابن سعد نے کثیر الحدیث کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ داؤد ثقہ ہیں آگے چلیے۔ این؟ حرف الذال وحرف الراء ندارد! اچھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الزاء

قولہ (۳۸) زیاد بن الربیع قال البخاری فی اسناد حدیثہ نظر ترجمہ کہا بخاری نے کہ ان کی حدیث کی سند میں نظر ہے۔ ایضاً

اقول گویا آپ کا مطلب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام بخاری یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی حدیث کی اسناد میں نظر ہے لیکن پھر بھی اپنی صحیح میں ان سے روایت کرتے ہیں تو جناب من! سنیے۔ اصل یہ ہے کہ رواۃ کی تنقید میں ائمہ کا اجتہاد ہوتا ہے جس طور پر ائمہ مسائل میں اجتہاد کرتے ہیں ویسا ہی رواۃ کی تنقید میں بھی۔ پس ممکن ہے کہ امام بخاری نے اپنے تلمیذ ابو بشر الدولابی کو بحق زیاد بن الربیع البصری یہ جملہ کہا ہوگا کہ فی اسنادہ نظر اس بنیاد پر ابو بشر الدولابی نے اس جملہ کی نسبت امام بخاری کی طرف کیا۔ مگر چونکہ امام بخاری نے زیاد بن الربیع کو کتاب الضعفاء میں داخل نہیں کیا ہے بلکہ اپنی صحیح میں اس سے روایت کیا ہے اس لیے یہ امر اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ راوی منجملہ رواۃ ثقاۃ کے ہے اور بحسب اجتہاد امام بخاری اس کا ثقہ ہونا ثابت ہوا اگرچہ امام بخاری سے ابو بشر الدولابی نے جملہ فیہ نظر روایت کیا ہے مگر وہ بہت سے احتمالات کو شامل ہے۔ اول یہ کہ اس وقت ان کے اجتہاد میں یہ بات آئی ہو پھر ثقہ ہونا زیادہ کا ثابت ہوا اس لیے اپنی صحیح میں اس سے روایت کیا اور کتاب الضعفاء میں اس کو ذکر نہ کیا۔ دوم یہ کہ کسی خاص اسناد کے بارے میں امام بخاری نے حدیث زیاد کے حق میں فیہ نظر کہا ہو جس کو ابو بشر الدولابی نے عموم پر سمجھا ہو۔ سوم یہ کہ کوئی امام اپنی کتاب میں کسی حدیث کو روایت کرے اور کوئی تلمیذ اس کا اس کے خلاف بیان کرے تو اس وقت ترجیح اس امام کی کتاب کو ہوگی۔ پس اگر راوی ثقہ ہے تو محمول ہوگا اوپر اوقات مختلفہ کے۔ یعنی ایک وقت اس امام کے اجتہاد میں یہ بات آئی دوسرے وقت دوسری بات آئی دیکھو امام الناقدین یحییٰ بن معین کی تنقید جو رواۃ کے بارے میں ہوتی ہے اس میں بسا اوقات اقوال مختلفہ پائے جاتے ہیں۔ بعض راویوں کی تضعیف یحییٰ بن معین نے بیان کیا پس اس وقت جو تلامذہ ان کے حاضر تھے انہوں نے تضعیف کی نسبت یحییٰ بن معین کی طرف کیا۔ پھر یحییٰ بن معین کے اجتہاد میں اس کا ثقہ ہونا مرجح معلوم ہوا تو اس راوی کی انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق کیا۔ پس اس وقت کے حاضرین نے توثیق کی نسبت یحییٰ بن معین کی طرف کیا وعلی ھذا القیاس وھذا لا یخفی علی من یطالع کتب الرجال والاسانید[1]۔ اب زیاد بن ربیع کی توثیق ملاحظہ فرمایئے حافظ ابن حجر تقریب[2] میں لکھتے ہیں ثقۃ من الثامنۃ اور علامہ صفی الدین خلاصہ[3] میں لکھتے ہیں۔ وثقہ ابوداؤد یعنی زیاد ثقہ ہیں ان کو ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال[4] میں لکھتے ہیں۔ قال ابن عدی انا لا اری بہ باس قال احمد لیس بہ باس وقال ابوداؤد ثقہ قلت قد احتج بزیاد ابو عبد اللہ فی جامعہ الصحیح انتھی یعنی ابن عدی اور احمد نے لاباس بہ اور ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے (نیز ان کے ثقاہت کی یہ بھی دلیل ہے کہ) امام بخاری نے اپنی جامع صحیح میں ان سے حجت پکڑا ہے۔ حافظ ہدی الساری[5] میں لکھتے ہیں وثقہ احمد بن حنبل و ابوداؤد ابن حبان یعنی ان کو احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ اور یہی حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[6] جلد ثالث میں لکھتے ہیں قال اسحاق بن اسرائیل کان من ثقات البصریین وقال احمد شیخ بصری لیس بہ باس من الشیوخ الثقات وقال الاجری عن ابی داؤد ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصاً۔ یعنی اسحاق نے کہا کہ زیاد ثقاۃ سے ہے اور احمد نے لاباس بہ اور شیوخ ثقات سے کہا ہے اور اجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے؟ اس تفصیل سے جواب دینے والا آپ کو کوئی نہیں ملے گا۔ میرا شکریہ ادا کیجئے۔ فافھم وکن من الشاکرین۔ باقی بحث میرے رسالہ العرجون القدیم ص۵۹ میں ملاحظہ فرمایئے۔

---

[1] ذکر المولف فی توجیہ قول البخاری "فی اسنادہ نظر" ثلاثۃ اقوال اولھا القول الثانی کما یتضح من کلام العلماء (راجع البحث التہذیب ص ۳۸۴ ج ۱ ولسان المیزان ص ۴۷۱ ج ۱ والمیزان ص ۲۶۹ ج ۱) فلا یلزم منہ ضعف زیاد فی نفسہ ولا تضعیف جمیع اسانیدہ بل المراد بہ الروایات التی یرویھا بواسطۃ عبد الملک بن حبیب عن عائشۃ لان سماع عبد الملک عن عائشۃ لم یثبت (التہذیب ص ۳۸۹ ج ۶) واما روایتہ فی البخاری فلیس عن عائشۃ بل عن انس وسماعہ عن انس ثابت فلا غبار علی ھذہ الروایۃ والاصل فیہ انہ اذا اتھم الرجل صاحبہ فی روایتہ فانہ لا یتھمہ فی جملۃ الامور (راجع جزء القراءۃ ص ۴۹ - ۵۰)

[2] ص ۱۶۲ [3] ص ۱۰۱ [4] ص ۳۵۶ ج ۱ [5] ص ۴۶۸ [6] ص ۳۶۵ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۳۹) زیاد بن عبد اللہ بن الطفیل البکائی الکوفی۔ قال ابن المدینی ضعیف کتبت عنہ و وترکتہ وقال ابو حاتم لا یحتج بہ وقال النسائی ضعیف وقال ابن سعد کان عندھم ضعیفا و قد روی عنہ۔ ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ ضعیف ہیں ہم نے ان سے حدیث لکھی اور اس کو چھوڑ دیا اور کہا ابو حاتم نے کہ ان سے دلیل نہیں پکڑنا چاہیئے اور کہا نسائی نے کہ یہ ضعیف ہیں اور کہا ابن سعد نے کہ باوجود اس کے کہ یہ لوگوں کے نزدیک ضعیف تھے لیکن پھر بھی روایت کی لوگوں نے ان سے۔ ایضاً

اقول۔ امام بخاری نے جو زیاد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے وہ متابعۃً ہے ملاحظہ ہو تقریب[1] ولہ فی البخاری موضع واحد متابعۃ یعنی بخاری میں زیاد سے ایک ہی جگہ روایت ہے وہ بھی متابعۃً اور ہم ۲۲ میں بیان کر آئے ہیں کہ متابعت میں بعض روایت ضعیفوں کی بھی داخل ہو جاتی ہے اور یہ جامع صحیح کو مضر نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث مقترن ہے یعنی مقرون ہے ساتھ عبد الاعلیٰ کے۔ ملاحظہ ہو ہدی الساری[2] مطلب یہ کہ اصل میں امام بخاری اس حدیث کو اپنے شیخ عبد الاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں اور اس طرق میں اس کے سب راوی ثقہ ہیں بعد اس کے امام بخاری صرف یہ بتلاتے ہیں کہ یہ حدیث زیاد بن عبد اللہ کے طرق سے بھی آئی ہیں۔ پس یہ حدیث مقرون بغیرہ ہوئی جیسا کہ ذہبی میزان[3] میں لکھتے ہیں وقد روی لہ خ حدیثا واحدا مقرونا باخر کذا فی الخلاصۃ[4] والہدی[5] یعنی بخاری نے زیاد سے ایک ہی حدیث وہ بھی مقترن روایت کیا ہے لہٰذا اگر امام بخاری صرف انہیں زیاد کے ساتھ تفرد کرتے تو ان کی جامع صحیح پر آپ کا اعتراض وجرح واقع ہوتی وح لا یفید الجرح۔ اب ان زیاد بن عبد اللہ کی توثیق ملاحظہ کریں تقریب[6] میں ہے صدوق ثبت اور خلاصہ[7] میں ہے قال احمد لیس بہ باس قال ابن عدی ما اری بروایاتہ باسا یعنی زیاد صدوق و ثبت ہیں ان کو احمد اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے میزان الاعتدال میں ہے قال احمد حدیثہ حدیث اھل الصدق وقال ابن معین لا باس بہ وقال ابو زرعۃ صدوق وقال ابن عدی ما اری بروایاتہ باسا ملخصاً یعنی احمد نے ان کی حدیث کو اہل صدق کی حدیث اور ابن معین نے لا باس بہ اور ابو زرعہ نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس بروایتہ کہا ہے۔ ہدی الساری[8] میں ہے قال احمد بن حنبل وابو داؤد حدیثہ

---

[1] ص ۱۶۹ [2] ص ۴۶۸ [3] ص ۳۵۷ ج ۱ [4] ص ۱۰۶ [5] ص ۴۶۸ [6] ص ۱۶۹
[7] ص ۱۰۶ [8] ص ۳۵۷ ج ۱ [9] ص ۴۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث اھل الصدق۔ یعنی امام احمد اور ابوداؤد دونوں صاحبوں نے کہا ہے کہ زیاد کی حدیث صادقوں کی حدیث ہے اس سے زیادہ تفصیل سے حافظ ابن حجرؒ تہذیب التہذیب[1] جلد ثالث میں لکھتے ہیں قال احمد لیس بہ باس حدیثہ حدیث اھل الصدق وقال ایضاً کان ابن ادریس حسن الرای فیہ وقال مرۃ کان صدوقا وقال الدوری عن ابن معین لا باس بہ قال ابوداؤد عن ابن معین زیاد البکائی فی ابن اسحاق ثقۃ وقال عثمان الدارمی عن ابن معین لا باس بہ وقال ابو زرعۃ صدوق وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال ابن عدی ما اری بروایاتہ باسا وقال الاجری عن ابی داؤد کان صدوقا انتھی ملخصاً یعنی امام احمد نے زیاد کو لا باس بہ اور ان کی حدیث کو اہل صدق کی حدیث اور ابن ادریس نے صدوق اور دوری نے بروایت یحیی بن معین لا باس بہ اور ابوداؤد نے بروایت ابن معین کے ثقہ بحق ابن اسحاق اور عثمان نے بروایت یحیی لا باس بہ اور ابوزرعہ نے صدوق اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور ابن عدی نے لا باس بروایتہ اور آجری نے بروایت ابی داؤد صدوق کہا ہے۔ ہاں یہ بھی واضح رہے کہ یحیی ابن معین کی اصطلاح میں لفظ ثقۃ اور لفظ لا باس بہ ایک درجہ کا ہے ملاحظہ ہو مقدمہ ابن صلاح قال اذا قلت لک لیس بہ باس فثقۃ یعنی یحیی بن معین کہتے ہیں کہ جب میں لیس بہ باس کہوں تو اسے ثقہ سمجھنا[2] معلوم ہوا کہ یہ زیاد بھی ائمہ ثقاۃ سے ہے۔ باقی ان دونوں زیاد یعنی زیاد بن ربیع اور زیاد بن عبداللہ بکائی کی نسبت جوابات میرے رسالہ العرجون القدیم ص۵۹-۶۰-۶۱ میں ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے۔

---

[1] ص۳۶۵ ج۳ [2] ص۱۱۱ ایضاً راجع الرفع والتکمیل ص۱۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف السین

قولہ (۷۸) سالم بن عجلان الافطس۔ قال القسوی مرجی معاند۔ ترجمہ کہا قسوی نے کہ یہ مرجیا اور منکر حق ہیں۔ ایضاً۔

اقول۔ قسوی یا ابن حبان نے جو کچھ سالم کی نسبت کہا ہے اس کا حافظ ابن حجرؒ نے ہدی الساریؒ میں بہت زوروں سے تعاقب کیا ہے آخر میں یہ فیصلہ کیا ہے (واما وصفہ بالارجاء فلا یضرہ) (قولہ) فمردود بتوثیق الائمۃ لہ یعنی ان کی شان میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ مردود (نامقبول) ہے بوجہ توثیق کرنے تمام ائمہ کے ان کی۔ لہذا آپ کی جرح کالعدم ہو گئی۔ البتہ ان کی توثیق ملاحظہ کریں تقریبؒ میں ہے ثقۃ اور خلاصہؒ میں ہے وثقہ احمد وقال ابوحاتم صدوق اور میزانؒ میں ہے وثقہ بعضھم وقال ابن معین صالح الحدیث وقال ابوحاتم صدوق یعنی سالم ثقہ ہیں ان کو احمد نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق اور ابن معین نے صالح الحدیث اور بھی بعض نے ثقہ کہا ہے۔ اور ہدی الساریؒ میں ہے وثقہ احمد والعجلی وابن سعد والنسائی والدارقطنی وغیرھم وقال ابوحاتم صدوق نقی الحدیث یعنی ان کو احمد وعجلی وابن سعد ونسائی ودارقطنی وغیرہ نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق عمدہ حدیث والا کہا ہے اور حافظ ابن حجر تہذیب التہذیبؒ جلد سوم میں لکھتے ہیں قال احمد ثقۃ وھو اثبت وقال ابن معین صالح وقال ابوحاتم صدوق نقی الحدیث وقال العجلی جزری ثقۃ وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وقال الحاکم عن الدارقطنی ثقۃ یجمع حدیثہ وقال العجلی کان صالحا ملخصًا۔ یعنی احمد نے ان کو ثقہ اور اثبت اور ابن معین نے صالح الحدیث اور ابوحاتم نے صدوق نقی الحدیث اور عجلی نے ثقہ اور صالح اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور حاکم نے بروایت دارقطنی ثقہ کہا ہے اور یہ کہ ان کی حدیث جمع کی جاوے لیجئے جناب! اب اور کیا چاہیئے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۷۹) سعید بن اشوع۔ قال الجوزجانی غال زائغ یرید التشیع۔ ترجمہ کہا جوزجانی نے کہ یہ سخت شیعہ ہیں۔ ایضاً

[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ آپ نے پھر یہاں پر چالاکی کی کہ صرف سعید بن اشبوع لکھا تاکہ تلاش کرنے والے کو سوا میزان کے اور کتب اسماء رجال میں نہ ملے۔ حالانکہ اصل میں یہ سعید بن عمرو بن اشوع ہے۔ افسوس یہاں بھی آپ کی چالاکی کافور ہو گئی کہ آپ نام لکھنے میں غلطی کر گئے آئیے ہم آپ کو بتاویں اشبوع غلط ہے۔ صحیح اشوع ہے بغیر باء کے ہاں آپ کو ہم ایک بات اور بتا دیں جیسے کہ ازدی کی جرح بحالت انفراد نامقبول ہے ایسا ہی جوزجانی کی بھی جب اس قسم کی جرح کریں۔ وجہ یہ ہے کہ جوزجانی سخت ناصبی تھے حافظ ابن حجر ہدی الساری[1] میں لکھتے ہیں قلت والجوزجانی غال فی النصب فتعارضا یعنی جوزجانی سخت ناصبی ہیں پس دونوں متعارض ہیں مطلب اس کا خود حافظ ابن حجر نے اسماعیل بن ابان وراق[2] کے ترجمہ میں بیان کیا ہے حیث قال الجوزجانی کان ناصبیا منحرفا عن علی فھو ضد الشیعی المنحرف عن عثمان والصواب مولاتھما جمیعًا ولا ینبغی ان یسمع قول مبتدع فی مبتدع (ہدی الساری) یعنی جوزجانی ناصبی تھے حضرت علی سے انحراف کرنے والے پس وہ ضد ہوئے شیعوں کے جو انحراف کرنے والے ہیں عثمان سے۔ صواب یہ ہے کہ دونوں ایک جیسے ہیں لہٰذا ایک بدعتی کا قول دوسرے ایسے ہی کے بارے میں نہیں سنا جاوے گا" اور یہاں سعید کے بارے میں بھی ایسا ہی ہے۔ لہٰذا یہاں بھی جوزجانی کا قول غیر مسموع ہوگا۔ لہٰذا اب کوئی جرح نہیں رہی۔ ہاں ان کی ثقاہت ملاحظہ ہو۔ تقریب[3] میں ہے ثقۃ اور خلاصہ[4] میں ہے وثقہ ابن حبان اور میزان میں[5] ہے صدوق مشہور قال النسائی لیس بہ باس اور ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین والنسائی والعجلی واسحاق بن راھویہ مطلب سب کا یہ ہوا کہ سعید ثقہ ہیں ان کو ابن حبان نے ثقہ اور ذہبی نے صدوق مشہور اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن معین اور عجلی اور اسحاق اور نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[6] جلد چہارم میں ہے قال ابن معین مشہور وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقۃ وقال البخاری فی التاریخ الاوسط رایت اسحاق بن راھویہ یحتج بحدیثہ وقال الحاکم ھو شیخ من ثقات الکوفیین یجمع حدیثہ انتھی ملخصًا۔ یعنی سعید کو ابن معین نے مشہور اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے اپنی تاریخ اوسط میں کہا ہے کہ دیکھا میں نے اسحاق کو ان کی حدیث سے حجت پکڑتے تھے اور حاکم نے کہا کہ یہ شیخ ثقات کوفیین سے ہیں ان کی حدیث جمع کی جاوے لیجئے صاحب! آگے چلیے۔

---

[1] ص۴۷۱ [2] ہدی الساری ص۴۵۲ [3] ص۱۹۱ [4] ص۱۲۰ [5] ص۳۷۵ ج۱ [6] ص۶۷ ج۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۲۳۲) سعید بن سلیمان۔ قال الدارقطنی تکلموا فیہ۔ ترجمہ کہا دارقطنی نے کہ لوگوں نے ان میں کلام کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہ قول دارقطنی کا محدثین کے نزدیک مطابق ان کے اصول کے غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وقال الدارقطنی (الی قولہ) ھذا تلیین مبھم لا یقبل یعنی یہ قول دارقطنی کا تلیین (تضعیف) مبہم ہے۔ لہٰذا غیر مقبول (چلیے جرح بھی عنقا ہو گئی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے انسے ۵ جگہ روایت کیا ہے لیکن کہیں بھی ان کے ساتھ تفرد نہیں کیا ہے۔ اب ان کی توثیق سنیں تقریب[1] میں ہے ثقۃ حافظ من کبار العاشرۃ اور خلاصہ[2] میں ہے قال ابو حاتم ثقۃ مامون اور میزان الاعتدال[3] میں ہے ثقۃ مشہور صالح الحدیث قال ابو حاتم ثقۃ مامون اور ہدی الساری میں ہے قال ابو حاتم ثقۃ مامون خلاصہ یہ کہ سعید ثقہ ثقہ حافظ مشہور صالح الحدیث ہیں ان کو ابو حاتم نے ثقہ مامون کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب[4] جلد رابع میں ہے قال ابو حاتم ثقۃ مامون وقال العجلی واسطی ثقۃ وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی ابو حاتم نے ان کو ثقہ مامون اور عجلی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے آگے چلیے۔

قولہ (۲۳۳) سعید بن عبید اللہ بن جبیر بن حیۃ الثقفی۔ قال الدارقطنی لیس بالقوی ترجمہ کہا دارقطنی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہاں بھی دارقطنی کا قول اسی قبیل سے ہے اس لیے کہ امام الناقدین امام بخاری نے ان کی طرف ایک ہی حدیث کو منکر کہا ہے۔ لہٰذا دارقطنی کا بالعموم ان کے قوی نہ ہونے کا حکم لگا دینا صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری[5] میں لکھتے ہیں واستنکرا البخاری فی التاریخ حدیثا من روایتہ کذا فی التہذیب ج۴ یعنی امام بخاری نے تاریخ میں صرف ایک حدیث کو ان کی روایت سے منکر کہا ہے معلوم ہوا کہ باقی تمام حدیثیں ان کی قوی ہیں۔ چنانچہ ائمہ کثیر نے ان کی توثیق کی ہے تقریب[6] میں ہے بصری صدوق اور خلاصہ[7] میں ہے وثقہ احمد وابن معین اور میزان میں ہے وثقہ احمد و عجلی اور ہدی الساری میں[8] ہے۔ وثقہ احمد وابن معین وابو زرعۃ والنسائی (مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ سعید بصری صدوق ہیں، ان کو احمد و یحییٰ بن معین اور ابو زرعہ و نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد چہارم میں ہے قال احمد وابن معین وابو زرعۃ ثقۃ وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات ملخصاً۔ یعنی ان کو احمد و یحییٰ و ابو زرعہ نے ثقہ اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۴۴) سعید بن ابی عروبہ قال احمد بن حنبل کان قتادہ وہشام وسعید یقولون بالقدر ویکتمون۔ کہا احمد بن حنبل نے کہ قتادہ اور ہشام اور سعید قدریہ تھے اور اس کو پوشیدہ رکھتے تھے ایضاً

اقول "یقولون بالقدر" سے ان کا قدریہ ہونا نہیں سمجھا جاتا اور خصوصاً اس حالت میں کہ ان سے اس کا اظہار نہ ہوا ہو۔ بلکہ اس پر کتمان کا حکم لگا رہا ہو۔ یہ جرح آپ کی بالکل باطل ہے کیونکہ اس پر زیادہ کسی نے توجہ نہیں کیا وجہ یہی ہے جو ہم نے لکھا۔ ہاں اگر آپ ان پر اختلاط وغیرہ کی جرح پیش کرتے تو ایک حد تک معقول اور قابل جواب ہوتا۔ سنیے امام بخاری نے ان سے جب روایت لیا ہے تو یہ مختلط نہیں تھے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ واما ما اخرجہ البخاری من حدیثہ عن قتادہ فاکثرہ من روایۃ من سمع منہ قبل الاختلاط۔ یعنی امام بخاری نے جو سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بروایت قتادہ لیا ہے وہ قبل اختلاط والی روایتوں سے ہے۔ یہ الزام تو رفع ہوا۔ علاوہ بریں ان کی توثیق زیادہ معتبر اس میں مانی گئی ہے جو بروایت قتادہ ہو۔ حافظ ابن حجر تقریب[۲] میں لکھتے ہیں کان من اثبت الناس فی قتادۃ اور تہذیب[۳] میں لکھتے ہیں وقال ابن ابی خیثمۃ اثبت الناس فی قتادۃ (ج ۴) یعنی سعید بن قتادہ لوگوں میں زیادہ اثبت ہیں۔ اب بخاری کو دیکھیے اس میں ان سے حدیث بروایت قتادہ لی گئی ہے ملاحظہ ہو عبارت ہدی الساری جو پہلے لکھی گئی۔ اب سنیے ان کی ثقاہت تقریب[۴] میں ہے ثقۃ حافظ اور خلاصہ[۵] میں ہے۔ الحافظ العالم قال ابن معین ثقۃ وقال ابو حاتم ثقۃ اور میزان[۶] میں ہے قال ابن عدی سعید من الثقات اور ہدی الساری[۷] میں ہے وثقہ الائمۃ کلھم حاصل یہ کہ سعید ثقہ ہے حافظ ہے عالم ہے اس کو ابن معین نے ثقہ

---

۱ صلاح ج ۳ ۲ ص ۴۷ ۳ ص ۱۹۱ ۴ ص ۶۳ ج ۴ ۵ ص ۱۹۱
۶ ص ۱۲۰ ۷ ص ۳۸۸ ج ۱ ۸ ص ۴۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو حاتم نے ثقہ اور ابن عدی نے ثقہ اور کل ائمہ نے ثقہ کہا ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[1] جلد رابع میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین والنسائی ثقة وقال ابو زرعة ثقة مامون وقال ابن ابی حاتم عن ابی زرعة سعید احفظ واثبت وقال ابو حاتم ثقة وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کان ثقة وقال ابن عدی وسعید من ثقات المسلمین انتھی ملخصاً۔ یعنی سعید کو ابن معین اور نسائی نے ثقہ اور ابو زرعہ نے ثقہ مامون اور ابن ابی حاتم نے بروایت ابی زرعہ احفظ واثبت، اور ابو حاتم نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ اور ابن عدی نے ثقات مسلمین میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (ص۴) سعید بن کثیر بن عفیر المصری۔ قال الجوزجانی کان مخلطا غیر ثقة فیه غیر لون من البدع ترجمہ کہا جوزجانی نے کہ وہ گڈمڈ (واہ رے اردو) کرنے والے اور غیر ثقہ تھے اور ان میں ایک رنگ بدعت سے جداگانہ تھا۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے یہاں پھر انہیں حضرت جوزجانی کی جرح پیش کی ہے دیکھیے یہاں بھی نامقبول ہے افسوس آپ نے میزان سے جرح تو نقل کر دی لیکن اس کے آگے نہ دیکھ لیا۔ امام ذہبی لکھتے ہیں قال ابن عدی ما قاله الجوزجانی لا معنی له ولم اسمع احدا ممن یلقی عن احد کلاما فی سعید بن عفیر وهو عند الناس ثقة انتھی[2] یعنی ابن عدی نے کہا کہ جوزجانی نے سعید بن عفیر کے بارے میں جو کہا ہے بے معنی ہے میں نے کسی کو ان کے بارے میں کلام کرتے نہیں سنا یہ تمام لوگوں کے نزدیک ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر تقریب[3] میں لکھتے ہیں وقد رد ابن عدی علی السعدی فی تضعیفه یعنی ابن عدی نے سعدی جوزجانی کا رد کیا ہے جو کہ انہوں نے سعید کی تضعیف کی ہے۔ اور ہدی الساری[4] میں لکھتے ہیں تعقب ذلك ابن عدی فقال هذا الذی قاله السعدی لا معنی له ولا ابلغنی عن احد فی سعید کلاما رده وهو عند الناس ثقة ولم ینسب الی بدعة وکذب کذا فی التهذیب ص ج۴ یعنی ابن عدی نے جوزجانی کا تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ سعدی (جوزجانی نے) جو یہ کہا ہے بالکل بے معنی ہے مجھے کسی سے نہیں پہونچا کہ اس نے سعید کے بارے میں کلام کیا ہو وہ تمام لوگوں کے نزدیک ثقہ ہے اور کسی قسم کی بدعت اور جھوٹ کی طرف منسوب

---

[1] ص۱۳۷ ج۴ [2] ص۲۵۹ ج۱ [3] ص۱۳۷ [4] ص۴۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ سن لیا کہ نہیں جناب! ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ اب فرمایئے ؎

ہمہ کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

اب اصل کیفیت سنیے سعید بن کثیر ائمہ ثقاۃ سے ہے تقریب[1] میں ہے صدوق عالم اور خلاصہ[2] میں ہے قال ابن عدی صدوق ثقۃ اور میزان[3] میں ہے احد الثقات والائمۃ قال ابوحاتم وھو صدوق یعنی سعید صدوق ہے عالم ہے ثقات اور ائمہ میں سے ہے اس کو ابن عدی نے صدوق اور ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے۔ قال ابن معین ثقۃ وقال ابوحاتم صدوق وقال النسائی صالح یعنی ان کو ابن معین نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق اور نسائی نے صالح الحدیث کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[5] جلد چہارم میں ہے قال ابوحاتم صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابراھیم بن الجنید عن ابن معین ثقۃ لاباس بہ انتھی۔ یعنی ان کو ابوحاتم نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن جنید نے بروایت ابن معین ثقہ اور لاباس بہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۴) سعید بن ابی ھلال۔ قال ابن حزم لیس بالقوی ترجمہ کہا ابن حزم نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ افسوس آپ اپنی عادت قدیمانہ سے اب بھی نہیں باز آتے یہاں سے بھی درمیان کی عبارت چرا لے گئے کیوں نہ ہو اس لیے کہ اس کو اگر نقل کرتے تو آپ کا اعتراض ہی جو دفع ہو جاتا۔ علامہ ذہبی تو یوں لکھتے ہیں قال ابن حزم وحدہ لیس بالقوی[6]۔ یعنی صرف ابن حزم ہی نے ایسا کہا ہے اور یہ مسلہ مسلمہ ہے کہ الشاذ کالمعدوم۔ اب آپ اس کو ملاحظہ کریں جو کہ ابن حزم کے اس قول پر محدثین کی جانب سے تعاقب ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر تقریب[7] میں لکھتے ہیں لم ار لابن حزم فی تضعیفہ سلفاً یعنی سلف میں کسی نے سعید کی تضعیف نہیں کی جو کہ ابن حزم نے کی ہے۔ اور ہدی الساری[8] میں لکھتے ہیں وتبع ابو محمد بن حزم الساجی فضعف سعید بن ابی ھلال مطلقا ولم یصب فی ذلک انتھی یعنی ابن حزم نے جو ساجی کی پیروی سے سعید کی تضعیف کر دی ہے اس میں وہ صائب نہیں ہیں معلوم ہوا کہ سعید کی نسبت جرح مرقومہ باطل ہے۔ اب ان کی توثیق دیکھیے۔ تقریب[9] میں ہے صدوق اور خلاصہ میں[10] ہے موثق اور میزان[11] میں ہے ثقہ معروف اور ہدی الساری[12] میں ہے وثقہ

---

[1] ص ۱۹۳ [2] ص ۱۲۰ [3] ص ۳۸۹ ج ۱ [4] ص ۴۷۱ [5] ص ۷۵ ج ۴ [6] ص ۳۹۳ ج ۱ [7] ص ۱۹۵ [8] ص ۴۷۲ [9] ص ۱۹۹ [10] ص ۱۲۲ [11] ص ۳۹۳ ج ۱ [12] ص ۴۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن سعد والعجلی وابوحاتم وابن خزیمة والدارقطنی وابن حبان وآخرون خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ سعید صدوق اور موثق اور معروف ثقہ ہیں ان کو ابن سعد اور عجلی اور ابوحاتم اور ابن خزیمہ اور دارقطنی اور ابن حبان اور بہت سے دوسروں نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[1] جلد رابع میں ہے قال ابوحاتم لا باس بہ وقال ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقة وقال الساجی صدوق وقال العجلی ثقة ووثقہ ابن خزیمة والدارقطنی والبیہقی والخطیب وابن عبد البر وغیرھم انتہی ملخصًا یعنی سعید کو ابوحاتم نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقاۃ میں اور ابن سعد نے ثقہ اور ساجی نے صدوق اور عجلی نے ثقہ اور ابن خزیمہ اور دارقطنی اور بیہقی اور خطیب اور ابن عبد البر وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۴۷) سلم بن زریر قال ابن معین ضعیف۔ وقال ابوداؤد النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا ابن معین نے کہ ضعیف ہیں اور کہا ابوداؤد اور نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہاں راوی کے نام میں پھر آپ نے غلطی کی ہے اجی جناب! زریر نہیں ہے بلکہ زریر (ی) کے ساتھ ہے باقی رہی جرح! تو اس کی بابت گذارش ہے کہ چونکہ یہ جرح بالکل مبہم ہے اور اس کے سبب بیان نہیں کیے گئے ہیں اس لیے نامقبول ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو سلم سے اپنی صحیح میں روایت لیا ہے صرف تین مقام پر وہ بھی بالمتابعت و بالشواہد۔ لہٰذا کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ ضعیف بھی ہوں حالانکہ ناقدین نے ان کی توثیق کی ہے ملاحظہ ہو تقریب[2] وخلاصہ[3] وثقہ ابوحاتم اور میزان[4] میں ہے ثقة مشہور وثقہ ابوحاتم اور ہدی الساری میں ہے وثقہ ابوحاتم وابوزرعة والعجلی مطلب یہ کہ سلم کو ابوحاتم اور ابوزرعہ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے یہ مشہور ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[5] جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم ثقة مابہ باس وقال ابوزرعة صدوق وقال العجلی فی عداد الشیوخ ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات ملخ یعنی ابوحاتم نے ان کو ثقہ لا باس بہ اور ابوزرعہ نے صدوق اور عجلی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۴۸) سلمة بن رجاء الکوفی قال عباس عن یحیی لیس بشیء وقال س ضعیف وقال ابن عدی حدث باحادیث لا یتابع علیہا ترجمہ نقل کیا عباس نے یحییٰ سے کہ یہ کچھ نہیں ہیں۔ اور کہا نسائی نے کہ ضعیف ہیں اور کہا ابن عدی نے کہ یہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں کہ جو قابل پیروی

---

[1] ص ۹۵ ج ۱ [2] ص ۱۹۹ [3] ص ۱۲۴ [4] ص ۴۰۴ ج ۱ [5] ص ۱۳۰ ج ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ جس قدر جرحیں ہیں کل کی کل بے ثبوت ہیں اس لیے کہ ان میں کل اسباب ان کے مبین نہیں ہیں حالانکہ جرح اس کو کہتے ہیں جس میں اس کے کل اسباب بالتفسیر بیان کر دیے جائیں۔ جیسا کہ تمہید میں میں لکھ آیا ہوں۔ اور یہ بھی میں نے بتلایا ہے کہ جس راوی سے امام بخاری تخریج کریں وہ ان کے نزدیک قابل حجت ہوتا ہے۔ چاہے اور کے نزدیک مجروح ہو۔ امام بخاری اوروں کی شرطوں کے پابند نہیں ہیں بلکہ ان کا پابند سمجھنا محض تحکم ہے نیز اسی طرح اس کو قابل حجت سمجھنے میں بھی منفرد نہیں ہیں بلکہ اتنی جماعت ائمہ محدثین نے بھی انہیں قابل حجت جانا ہے تقریب[1] میں ہے صدوق اور خلاصہ[2] میں ہے قال ابوزرعة صدوق اور ایسا میزان میں بھی ہے اور ہدی الساری[3] میں ہے قال ابوحاتم مابہ باس وقال ابوزرعة صدوق یعنی سلمہ صدوق ہے اس کو ابوزرعہ نے صدوق اور ابوحاتم نے لا باس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[4] جلد رابع میں لکھتے ہیں قال ابوزرعة صدوق وقال ابو حاتم ما بحدیثہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی ابوزرعہ نے ان کو صدوق اور ابوحاتم نے لا باس بحدیثہ اور ابن حبان نے ثقاۃ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۴۹) سلیمان بن عبد الرحمٰن الدمشقی قال الدارقطنی ثقة عندہ مناکیر عن الضعفاء۔ ترجمہ کہا دارقطنی نے کہ یہ ثقہ ہیں نزدیک ان کے نامقبول حدیثیں ہیں کہ جو انھوں نے ضعیف لوگوں سے روایت کی ہیں۔ ایضاً

اقول۔ تو اس سے کیا ہوا ان کی ثقاہت میں تو فرق نہیں آیا۔ اصل میں تو ان کی ثقاہت چاہیے۔ اور یہ تو ہے نہیں کہ امام بخاری نے ان کی انہیں مناکیر کو روایت کیا ہو۔ بلکہ انہوں نے ان سے جو حدیث لیا ہے جو صحاح سے تھی۔ مجھے بڑا تعجب ہے کہ آپ نے اس سے کیونکر ان پر جرح سمجھ لی۔ حالانکہ اس شبہ کو دور کرنے کے لیے ذہبی نے میزان میں اس قدر اور کہا ہے قلت فانہ ثقة مطلقا یعنی سلیمان مطلق ثقہ ہیں۔ آیئے ہم آپ کو انہیں دارقطنی سے اس سے بھی کھلے لفظوں میں سلیمان کی ثقاہت باوجود ان کی مناکیر کے سنا دیں حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وقال الحاکم قلت الدارقطنی الیس عندہ مناکیر قال بلی واما ھو فثقة یعنی حاکم نے کہا کہ میں نے دارقطنی سے کہا کہ سلیمان کے پاس منکر حدیثیں نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ہیں تو! لیکن سلیمان خود ثقہ ہیں۔ ایسا ہی

---

[1] ص۲۰۰ [2] ص۱۲۵ [3] ص۴۷۲ [4] ص۱۴۵ ج۴ [5] ص۴۱۸ ج۱ [6] ص۴۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب التہذیب[1] جلد ۴ میں بھی ہے۔ آیئے اب آپ کو عامہ محدثین کا فیصلہ سنائیں تقریب[2] میں ہے صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے قال احمد حجۃ وقال الدارقطنی ثقۃ وقال ابوحاتم صدوق۔ اور میزان الاعتدال[4] میں ہے۔ قال النسائی صدوق وقال ابن معین لیس بہ باس وقال ابوحاتم صدوق انتہی خلاصہ یہ کہ سلیمان صدوق ہیں ان کو احمد نے حجۃ اور دارقطنی نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق اور نسائی نے صدوق اور ابن معین نے لا باس بہ کہا ہے اور ہدی الساری[5] میں ہے قال ابو حاتم کان صدوقا مستقیم الحدیث وقال الاجری عن ابی داؤد ھو ثقۃ قلت فھو حجۃ قالہ الحجۃ احمد بن حنبل وقال یعقوب بن سفیان کان صحیح الکتاب وھو ثقۃ ملخصًا۔ یعنی ابوحاتم نے سلیمان کو صدوق مستقیم الحدیث اور آجری نے بروایت ابی داؤد اور ابن حجر نے حجۃ بدلیل حجت کہنے احمد بن حنبل کے سلیمان کو اور یعقوب نے صحیح الکتاب اور ثقہ کہا ہے۔ اس سے کچھ تفصیل سے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[6] جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال ابن الجنید عن ابن معین لیس بہ باس وکذا قال ابوحاتم عن ابن معین وقال ابوحاتم سلیمان صدوق مستقیم الحدیث وقال الاجری سألت ابا داؤد عنہ فقال ثقۃ قلت ھو حجۃ قال الحجۃ احمد بن حنبل وقال ابن معین ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان، سلیمان ثقۃ وقال صالح بن محمد لا باس بہ وقال النسائی صدوق وقال ابن حبان فی الثقات وقال الحاکم الدارقطنی سلیمان بن عبد الرحمن قال ثقۃ انتہی ملخصًا یعنی ابن جنید اور ابوحاتم نے بروایت ابن معین سلیمان کو لا باس بہ (ثقہ) اور ابوحاتم نے صدوق مستقیم الحدیث اور آجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور ابن حجر نے حجۃ اور احمد بن حنبل نے حجۃ اور ابن معین نے ثقہ اور یعقوب نے ثقہ اور صالح بن محمد نے لا باس بہ اور نسائی نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور حاکم نے دارقطنی سے سلیمان کو پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ثقہ ہیں۔ کہیے! سن چکے یا نہیں۔ آگے چلیے

قولہ (۵) سلیمان بن کثیر العبدی البصری۔ قال ابن معین ضعیف وقال العقیلی مضطرب الحدیث ترجمہ کہا ابن معین نے کہ ضعیف ہیں اور کہا عقیلی نے کہ مضطرب الحدیث ہیں۔ ایضًا

اقول۔ یہاں پر آپ نے پھر ایک غلطی کی کہ عبدی کو عیدی بالیاء لکھ دیا یا وجہ یہ ہے کہ غلط چھپی ہوئی میزان آپ کو کہیں سے ہاتھ لگ گئی ہے اسی سے جیسا پاتے ہیں نقل کر دیتے ہیں خود بدولت

---

[1] ص۲۰۷ ج۴ [2] ص۲۰۷ [3] ص۱۳۰ [4] ص۴۱۷ ج۱ [5] ص۴۷۳ [6] ص۲۰۷ ج۴

02728

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تو فن حدیث و اسماء الرجال سے مس نہیں کہ اسماء یا القاب کے اغلاط کی تمیز کر سکیں۔ یہاں بتاتے بتاتے میں تھک گیا، اسے خدا کس سے پالا پڑا۔ خیر ۴۔ قہر درویش بجان درویش۔ ابن معین و عقیلی کی جرح بھی آپ کو مفید نہیں اس لیے کہ ان کے مقابل میں ائمہ کثیر نے ان کی توثیق کی ہے۔ اور خود امام بخاری نے ان سے محبت پکڑی ہے جو ان کے وثاہت کی دلیل ہے۔ بان ابن معین وغیرہا۔ اگر اپنی جرح کے کوئی اسباب مفسر پیش کرتے تو ایک حد تک مقبول ہوتی۔ یہ بھی ان کا اجتہاد ہی ہے۔ ممکن ہے کہ خطا پر ہو۔ بہر حال ہم بوجہ مبہم ہونے جرح کے اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ کما بینا فی التمہید سلیمان عبدی کو حافظ تقریب[1] میں لا باس بہ کہتے ہیں۔ اور خلاصہ میں ہے قال النسائی لیس بہ باس اور میزان میں ہے قال النسائی لیس بہ باس وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ اور ہدی الساری[2] میں ہے قال النسائی لا باس بہ وقال ابن عدی لا باس بہ خلاصہ مرام یہ کہ سلیمان ثقہ ہیں ان کو نسائی نے لا باس بہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابو حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے علی ہذا القیاس تہذیب التہذیب[3] جلد رابع میں ہے قال النسائی لیس بہ باس وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ قلت وقال العجلی جائز الحدیث لا باس بہ وقال ابن عدی لا باس بہ انتہی یعنی نسائی نے لا باس بہ اور حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور عجلی نے جائز الحدیث اور لا باس بہ اور ابن عدی نے لا باس بہ (وثقہ) کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ۔ (۱۵) سیدان ابن مضارب۔ قال الازدی یتکلمون فیہ۔ ترجمہ کہا ازدی نے کہ لوگوں کو ان میں کلام ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح تو ہم کبھی تا قیامت نہیں مانیں گے اس لیے کہ یہ وہی ازدی ہیں جن کی بابت بہت کچھ تھوڑا تھوڑا کر کے ۶، ۹، ۱۲، ۱۵، ۲۵، ۳۵ میں لکھا گیا ہے کہ ازدی جب خود ضعیف ہے تو ثقات کو اس کا ضعیف کہدینا یا اس کے متعلق کچھ جرح کر دینا ہرگز نہیں مانا جائیگا کچھ بیان اس کا ۱۵ میں انشاء اللہ آوے گا جو قریب آن پہونچا ہے ہاں سیدان ایک ثقہ شخص ہے تقریب[4] میں ہے صدوق من العاشرۃ اور خلاصہ[5] میں ہے قال ابو حاتم صدوق اور میزان[6] میں

---

[1] ص ۲۰۵ [2] ص ۱۳۵ [3] ص ۴۲۱ ج ۱ [4] ص ۴۷۳ [5] ص ۲۱۶ ج ۴
[6] ص ۲۱۵ [7] ص ۱۳۷ [8] ص ۴۲۶ ج ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے صدوق حدث عنہ البخاری وقال ابوحاتم شیخ صدوق یعنی سیدان صدوق ہے۔ اس کو ابوحاتم نے صدوق کہا ہے اور ان سے امام بخاری نے حدیث لیا ہے۔ دیکھیے یہاں ذہبی ان کی ثقاہت میں یہی دلیل پیش کرتے ہیں کہ بخاری نے ان سے لیا ہے۔ ایسا ہی ان سے پہلے والے راوی سلیمان عبدی کی بابت یہی سمجھیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم شیخ صدوق وقال الدارقطنی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات ملخ یعنی ان کو ابوحاتم نے صدوق اور دارقطنی نے لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے" چلو یہ بھی ثقات سے ہیں چھٹی ہوئی۔ آگے چلیے۔

قولہ (۵۲) سیف بن سلیمان المکی۔ قال یحیی بن معین قدری۔ ترجمہ کہا یحییٰ بن معین نے کہ قدریہ ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اس جرح کا جواب حافظ ابن حجر نے تہذیب[۲] ج ۴ میں یوں دیا ہے۔ قال الاجری قلت لابی داؤد رمی بالقدر قال ما اعلمہ یعنی اجری کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سے پوچھا کہ سیف کو قدریہ کہا گیا ہے۔ فرمایا مجھے علم نہیں چلو اس جرح کا خاتمہ ہی ہوگیا۔ علاوہ بریں۔ اگر یہ قدریہ ہوں بھی۔ تو چنداں ضرر نہیں اس لیے کہ صحیح بخاری میں ان سے چار جگہ روایتیں ہیں کل متابعۃً ہیں۔ متفرد ایک بھی نہیں۔ پہلی تو متابعۃ حکم ہے دوسری بمتابعۃ ابن نجیح۔ تیسری بمتابعۃ حمید چوتھی بمتابعت نافع۔ امام بخاری پر اعتراض جب ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ تفرد کرتے واذ لیس فلیس علاوہ ازیں سیف ائمہ ثقات سے ہے تقریب[۳] میں ہے ثقۃ ثبت اور خلاصہ[۴] میں ہے وثقہ القطان والنسائی۔ یعنی سیف ثقہ ہے۔ اس کو قطان ونسائی نے ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں احد الثقات قال ابن عدی ارجوا انہ لاباس بہ وقال احمد ثقۃ وقال علی عن یحیی بن سعید کان عندنا ثبت ممن یصدق ویحفظ وقال النسائی ثقۃ ثبت انتہی یعنی سیف ثقات سے ہے ابن عدی نے لاباس بہ اور احمد نے اور علی نے بروایت یحییٰ قطان ثبت صدوق حافظ اور نسائی نے ثقہ اور ثبت کہا ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں احد الاثبات قال ابن المدینی عن یحیی القطان کان عندنا ثبتا وقال ابوداؤد ثقۃ وقال النسائی ثقہ وثبت وقال زکریا الساجی اجمعوا علی انہ صدوق ثقۃ انتہی ملخ

---

[۱] ص ۲۹۴ ج ۴ [۲] ص ۲۹۴ ج ۴ [۳] ص ۲۱۸ [۴] ص ۱۳۶ [۵] ص ۴۳۷ [۶] ص ۴۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینی سیف (اثبات ثقاہ) ہے۔ ابن المدینی نے بروایت یحییٰ قطان ثبت اور ابوداؤد نے ثقہ اور ثبت کہا ہے۔ اور زکریا ساجی نے کہا ہے کہ لوگوں کا اجماع اس بات پر ہے کہ سیف صدوق اور ثقہ ہیں۔ محدثین کے اس اجماع کو یاد رکھنا اس سے کچھ تفصیل سے حافظ تہذیب التہذیب[1] جلد رابع میں لکھتے ہیں قال احمد ثقة وقال علی بن المدینی عن یحیی بن سعید کان عندنا ثبتا ممن یضبط ویحفظ وقال ابوزرعة الدمشقی ثبت وقال ابوحاتم لا باس به وقال العجلی عن ابی داؤد ثقة ثبت وقال النسائی ثقة ثبت وقال ابن عدی لا باس به وذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد وکان ثقة کثیر الحدیث وقال الساجی جمعوا علی انه صدوق ثقة وقال العجلی ابوبکر البزار ثقة انتھی۔ یعنی سیف کو احمد نے ثقہ اور ابن مدینی نے بروایت یحییٰ ثبت از صدوق و حفاظ اور ابوزرعہ نے ثبت اور ابوحاتم نے لا باس بہ اور اجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور ثبت اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ اور کثیر الحدیث اور زکریا ساجی نے ان کے صدوق و ثقہ ہونے کا اجماع نقل کیا اور عجلی اور ابوبکر البزار نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۳۵) سریج بن النعمان الجوھری۔ قال ابوداؤد ثقة وغلط فی احادیث۔ ترجمہ کیا ابوداؤد نے کہ ثقہ ہیں اور حدیثوں میں غلطی کرنے والے ہیں۔ ایضاً

اقول فن میزان میں تو غلط کا لفظ بالخار مرقوم ہے جب آپ خاص اس سے جرح جو تن میں ہوتی ہے تو نقل کرتے ہیں تو حاشیہ میں نسخے کی طرف کیوں دوڑ گئے اور غلط بالنون لکھ دیا خیر ہم تے تو آپ کی کرتوتیں دکھلانا تھا۔ جرح مرقومہ کے متعلق یہ عرض ہے کہ ابوداؤد ان کو ثقہ کہہ رہے ہیں جس کو آپ نے بھی لکھا ہے گویا ثقہ ہونا ان کا مسلم ہے۔ باقی رہا ان کا غلطی کرنا۔ وہ چند حدیثوں میں ہے نکل ہیں اور امام بخاری نے جو روایت ان سے لیا ہے وہ وہ روایت ہے جس میں انھوں نے غلطی نہیں کی ہے کیونکہ امام بخاری عارف و ناقد حدیث تھے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو روایت ان سے بلا واسطہ کی ہے وہ بمتابعۃ ابوعامر عقدی ہے فلوجرح اذاً۔ اور یہ سریج بھی ثقات سے ہے۔ تقریب[2] میں ہے ثقة من کبار العاشرة اور خلاصہ[3] میں ہے وثقه ابن معین

---

[1] ص۲۹۵ ج ۴ [2] ص ۱۷۹ [3] ص ۱۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی سریج ثقہ ہے ابن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے اور میزان[1] میں ہے روی عنہ البخاری وخلق ثقۃ عندھم وقال البوداؤد ثقۃ یعنی ان سے امام بخاری اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان کے نزدیک یہ ثقہ ہیں دیکھئے یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جو راوی امام بخاری کے نزدیک ثقہ ہو اس پر اور کسی جرح مضر نہیں ہے فتدبر اور ابوداؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین والعجلی وابن سعد والنسائی والدارقطنی یعنی یحیی اور عجلی اور ابن سعد اور نسائی اور دارقطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب[2] التہذیب جلد سوم میں لکھتے ہیں قال المفضل والفلاس عن ابن معین ثقۃ وقال العجلی ثقۃ وقال البوداؤد ثقۃ وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابن سعد کان ثقۃ وقال الحاکم عن الدارقطنی ثقۃ مامون وقال ابن حبان فی الثقات وتکلم فیہ یعنی مفضل نے بروایت یحیی ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور ابوداؤد نے ثقہ اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن سعد نے ثقہ اور حاکم نے بروایت دارقطنی ثقہ مامون اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ سریج بھی ثقات سے ہے۔ آگے چلیے۔

---

[1] ص ۳۷۰ ج ۱ [2] ص ۴۶۹ [3] ص ۴۵۷ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الشین

قولہ (۵۴) شبابہ بن سوار المدائنی۔ روی احمد بن ابی یحیی عن احمد بن حنبل قال ترکت شبابۃ للارجاء ترجمہ روایت کی احمد بن ابو یحیی نے احمد بن حنبل سے کہ کہا احمد نے کہ ہم نے شبابہ کو بوجہ مرجیہ ہونے کے چھوڑ دیا۔ ایضاً

اقول اسی میزان میں ذرا سا آگے نہیں دیکھ لیا وقال ابوزرعۃ رجع شبابۃ عن الارجاء یعنی ابوزرعہ نے کہا کہ شبابہ نے ارجاء سے رجوع کیا تھا یعنی تائب ہو گئے تھے۔ علی ہذا القیاس حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں اس رجوع کو بحکایت سعید بن عمرو بن برذعی بیان کیا ہے۔ من شاء فلیراجع الیہا۔ لہذا آپ کی نقل کردہ جرح کا فور ہو گئی اب سنیئے شبابہ کی توثیق! تقریب میں ہے۔ ثقہ حافظ۔ خلاصہ میں ہے۔ وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابن عدی لا باس بہ۔ یعنی یہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے صدوق وقال ابن المدینی صدوق وقال ابوحاتم صدوق وقال عبد اللہ بن روح المدائنی صدوق وشبابۃ محتج بہ فی کتب الاسلام ثقۃ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو علی نے صدوق اور ابوحاتم نے صدوق اور عبد اللہ نے صدوق کہا ہے اور شبابہ سے تمام اسلامی کتاب (احادیث) میں حجت پکڑی گئی ہے اور یہ ثقہ ہے اور ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وابن المدینی وابن سعد وابوزرعۃ وعثمان بن ابی شیبہ وغیرھم وقال ابن خراش وھو صدوق وقال الساجی نحو ذلک وقال ابوحاتم صدوق یکتب حدیثہ وقد احتج بہ الجماعۃ ملخص۔ یعنی شبابہ کو یحیی وعلی وابن سعد وابوزرعہ وعثمان وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن خراش اور زکریا ساجی اور ابوحاتم نے صدوق کہا ہے اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت بتلایا ہے اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے حجت پکڑی ہے۔ اس سے تفصیل سے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال جعفر الطیالسی عن ابن معین ثقۃ وقال عثمان الدارمی قلت لیحیی

---

۱ ص ۴۴۰ ج ۱ ۲ ص ۴۲۵ ۳ ص ۲۱۹ ۴ ص ۱۴۲ ۵ ص ۴۴۰ ج ۱
۶ ص ۴۷۵ ۷ ص ۳۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فشبابۃ قال ابن سعد کان ثقۃ صالح الامر فی الحدیث وقال ابو زکریا الساجی صدوق وقال ابن خراش ھو صدوق فی الحدیث وقال یعقوب بن شیبۃ سمعت علی بن عبد اللہ (الی) فقال شبابۃ کان شیخا صدوقا وقال ابو حاتم صدوق یکتب حدیثہ وقال ابن عدی لا باس بہ کما قال ابن المدینی وقلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال عثمان بن ابی شیبۃ صدوق حسن العقل ثقۃ انتھی ملخصًا۔ یعنی شبابہ کو جعفر نے بروایت ابن معین ثقہ اور عثمان نے بروایت یحیی ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ صالح الحدیث اور ساجی نے صدوق اور ابن خراش نے صدوق اور یعقوب نے بروایت علی شبابہ کو شیخ صدوق اور ابو حاتم نے صدوق اور ان کی حدیث کو قابل کتابت اور ابن عدی وابن المدینی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عثمان نے صدوق عمدہ عقل والا ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۵۵) شعیب بن سعید الحبطی البصری حدث عنہ ابن وھب بمناکیر۔ ترجمہ ابن وہب نے ان سے نامقبول حدیثوں کی روایت کی ہے۔ ایضًا

اقول: یہاں پر آپ نے پھر غلطی کی ہے کہ حبطی کو (حیطی) (ی) کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ افسوس! ہاں ابن وہب نے ان سے جو نامقبول حدیثوں کی روایت کی ہے اس سے ان کی ثقاہت میں فرق نہیں آ سکتا علاوہ بریں یہ بات سب ناقدین نے مان لی ہے کہ ان کی حدیث بروایت ابن وہب نہیں قبول کی جاوےگی چنانچہ تقریب[1] میں ہے لا باس بحدیثہ من روایۃ شبیب لا من روایۃ ابن وھب یعنی ان کی حدیث بروایت ابن وہب نامقبول ہے۔ آیئے اب صحیح بخاری کو دیکھیں کہ اس میں ان سے بروایت ابن وہب حدیث مروی ہے یا نہیں۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں لم یخرج البخاری من روایۃ ابن وھب عنہ شیئًا یعنی امام بخاری شبیب سے بروایت ابن وہب کوئی بھی حدیث نہیں لائے ہیں۔ چلیے جھگڑا تمام شد۔ اب ان کی توثیق ملاحظہ کریں۔ تقریب[3] میں ہے لا باس بحدیثہ اور خلاصہ میں ہے قال ابن المدینی کتابہ صحیح اور میزان[4] میں ہے صدوق قال ابن المدینی ثقۃ وکتابہ صحیح مطلب یہ کہ شبیب کی حدیث میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے ابن المدینی نے ان کو ثقہ اور ان کی کتاب کو صحیح بتلایا ہے اور یہ صدوق ہیں۔ ہدی الساری[5] میں ہے وثقہ ابن المدینی وابو زرعۃ وابو حاتم والنسائی والدارقطنی والذھلی یعنی ان کو علی وابو زرعہ وابو حاتم ونسائی ودارقطنی وذہلی نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[6] جلد رابع میں ہے

---

[1] ص۲۲۰ [2] ص۴۰۳ [3] ص۱۱۱ [4] ص۱۲۷ ج۱ [5] ص۴۰۳ [6] ص۳۰۹ ج۴

www.KitaboSunnat.com

قال ابن المدینی ثقة وکتابه کتاب صحیح وقال ابو زرعة لا باس به وقال ابو حاتم هو صالح الحدیث لا باس به وقال النسائی لیس به باس وذکره ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقة ونقل ابن خلفون توثیقه عن الذهلی وقال الطبرانی فی الاوسط ثقة انتهی ملخصا۔ یعنی ان کو علی نے ثقہ اور ان کی کتاب کو صحیح اور ابو زرعہ نے لا باس بہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث لا باس بہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے ثقہ اور ابن خلفون نے بروایت ذہلی ثقہ اور طبرانی نے اوسط میں ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۵۶) شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر المدنی۔ قال النسائی لیس بالقوی وهاه ابن حزم لاجل حدیثه فی الاسراء۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ اور واہی کہا ان کو ابن حزم نے بسبب ان کی حدیث کے جو اسراء میں ہے۔ ایضاً

اقول۔ ممکن ہے کہ پہلے نسائی کے اجتہاد میں ان کی بابت وہی بات آئی ہو کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ پھر بعد اس کے نسائی نے دوسرا اجتہاد کیا ہو کہ لا باس بہ۔ یعنی یہ ثقہ ہیں جیسا کہ ہدی الساری تہذیب جلد ۴ میں نسائی کا قول ان کی بابت لا باس بہ منقول ہے۔ علاوہ بریں ماسوا نسائی کے اور ائمہ کثیر نے ان کی توثیق کی ہے۔ لہذا نسائی اس جرح میں شاذ ہوں گے۔ والشاذ کالمعدوم چنانچہ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث اور میزان میں ہے تابعی صدوق قال یحیی بن معین لا باس به وقال ابو داؤد ثقة یعنی شریک صدوق ہیں تابعی ہیں ان کو ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور یحیی نے لا باس بہ (ثقہ) اور ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقه ابن سعد وابو داؤد وقال ابن معین والنسائی لا باس به۔ یعنی ان کو ابن سعد اور ابو داؤد نے ثقہ اور ابن معین اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد چہارم میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین والنسائی لیس

---

۱ ص ۴۷۶ ۲ ص ۳۳۸ ج ۴ لفظة لیس بالقوی "لیست من الفاظ الجرح المؤثر لیسقطه عن درجة العدالة فلا ینافی لفظة لا باس به ولذا قال ابن الجارود فی شریک لیس بالقوی ولا باس به وجمع بینهما۔

۳ ص ۲۲۴ ۴ ص ۱۴۰ ۵ ص ۴۴۴ ۶ ص ۴۷۶ ۷ ص ۳۳۸ ج ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ باس وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال الاجری عن ابی داؤد ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصًا۔ یعنی یحییٰ اور نسائی نے لا باس بہ احمد ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور اجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الصاد

قولہ (۵۷) صالح بن صالح بن حی قال العجلی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا عجلی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ آپ کو دھوکہ ہوا۔ عجلی نے اس صالح کی نسبت لیس بالقوی کا لفظ نہیں کہا ہے بلکہ اس کو تو ثقہ کہا ہے وہ دوسرا صالح ہے اس کو صالح بن حیان القرشی کہا جاتا ہے۔ تقریب[1] میں ہے وثقہ العجلی و ضعف صالح بن حیان القرشی یعنی اس صالح بن حی کو عجلی نے ثقہ کہا ہے اور صالح بن حیان قرشی کو ضعیف کہا ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں واما کلام العجلی فقالہ فی صالح بن حیان القرشی یعنی عجلی نے جس صالح کے بارے میں کلام کیا ہے وہ ابن حیان قرشی ہے۔ اور یہ صالح بن حی! اس کو تو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ احمد وابن معین والنسائی والعجلی اور میزان میں ہے۔ صدوق وثقہ احمد وابن معین وس واخرون اور ہدی الساری[3] میں ہے وثقہ احمد وابن معین والنسائی والعجلی یعنی صالح صدوق ہے اس کو امام احمد و یحییٰ بن معین اور نسائی اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ تہذیب[4] التہذیب جلد رابع میں لکھتے ہیں قال حرب عن احمد ثقۃ ثقہ وقال ابن معین والنسائی ثقۃ وقال العجلی کان ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن خلفون فی الثقات وھو ثقۃ قالہ ابن نمیر وغیرہ انتھی ملخصاً یعنی حرب نے بروایت احمد صالح کو ثقہ ثقہ (دو مرتبہ) اور ابن معین اور نسائی نے ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن خلفون نے ثقات میں اور ابن نمیر وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ۔ (۵۸) صخر بن جویریہ وتکلم فیہ۔ ترجمہ کہا ابوداؤد نے کہ ان میں کلام کیا گیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ تکلم۔ مجہول کا صیغہ ہے۔ جو عدم جزم کے لیے آتا ہے اس لیے اس کا اعتبار ہی نہیں۔ آئیے ہم آپ کو بتادیں کہ ان میں کیوں کلام کیا گیا اور وہ کلام کیسا ہے یقینی اور قابل التفات ہے یا نہیں۔ ایک تو کلام رواۃ پر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ ضعیف ہو یا تدلیس کرتا ہے یا مناکیر روایت کرتا ہو وغیرہ وغیرہ یہ سب اقسام مردود سے ہیں۔ بفضلہ ان میں سے صخر میں کوئی بھی وصف نہیں پھر کیوں کلام کیا گیا۔ محدثین کا قاعدہ تھا کہ اپنی کتاب حدیث کو بہت حفاظت سے مقفل رکھتے

---

[1] ص ۲۳۰ [2] ص ۴۷۶ [3] ص ۲۳۰ [4] ص ۱۴۴ [5] ص ۴۷۶ [6] ص ۳۹۳ ج ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مبادا کسی کے ہاتھ میں نہ پڑ جائے۔ ورنہ ممکن ہے کہ اس میں غلط ملط ایجاز و اطناب کر دے بیچارے صخر کی کتاب کسی طرح سے ایک مرتبہ گم ہو گئی۔ لیکن پھر بہت جلد مل گئی اور خدا کے فضل سے وہ صحیح سالم تھی۔ بس یہ وجہ ہے کلام کی! اس سے نہ تو صخر کی ثقاہت میں فرق آیا۔ نہ محققین کے نزدیک یہ کلام کوئی ایسا کلام ہے جس پر التفات کیا جائے۔ اب سنیے کتنے لوگوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ تقریب[۱] میں ہے قال احمد ثقۃ اور خلاصہ[۲] میں ہے قال احمد ثقۃ ثقۃ اور میزان[۳] میں ہے۔ وثقہ احمد وجماعۃ وقال ابن معین صالح یعنی ان کو احمد نے ثقہ اور ایک جماعت نے ثقہ اور ابن معین نے ان کو صالح الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری[۴] میں ہے وثقہ احمد بن حنبل والذہلی وابن سعد وقال ابو زرعۃ وابو حاتم والنسائی لا باس بہ یعنی صخر کو احمد اور ذہلی اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے اور ابو زرعہ اور ابو حاتم اور نسائی نے لا باس بہ۔ اور تہذیب التہذیب[۵] جلد چہارم میں ہے قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ شیخ ثقۃ ثقۃ وقال ابن سعد کان ثقۃ ثبتا وقال ابو زرعۃ وابو حاتم لا باس بہ وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن ابی خیثمۃ عن ابن معین صالح وقال الذہلی ثقۃ حکاہ الحاکم انتہی ملخصا۔ یعنی امام احمد نے صخر کو شیخ ثقہ ثقہ (دو مرتبہ) اور ابن سعد نے ثقہ اور ثبت اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور نسائی نے لیس بہ باس اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن ابی خیثمہ نے بروایت ابن معین صالح الحدیث اور ذہلی نے ثقہ کہا ہے۔ دیکھا جناب! اتنے لوگوں نے صخر کی توثیق کی ہے۔ آگے چلیے۔ اخاہ حرف الصاد نداء!

---

[۱] ص ۲۳۳ [۲] ص ۱۴۶ [۳] ص ۴۶۳ ج ۱ [۴] ص ۴۷۷ [۵] ص ۴۱۷ ج ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الطاء

قولہ (۵۹) طلحۃ بن نافع۔ قال احمد بن زہیر سئل عنہ ابن معین فقال لا شئی۔ فقال ابن المدینی کانوا یضعفونہ فی حدیثہ۔ ترجمہ کہا احمد بن زہیر نے کہ ابن معین سے بہ نسبت ان کے سوال کیا گیا پس کہا ابن معین نے کہ کچھ نہیں ہیں اور کہا ابن المدینی نے کہ لوگ ان کو حدیث میں ضعیف جانتے ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اگر یہ طلحہ ایسے ہی ہوں تو کوئی جرح نہیں اس لیے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ۴ جگہ ان سے روایت کیا ہے لیکن کہیں بھی طلحہ کے ساتھ تفرد نہیں کیا ہے بلکہ ہر جگہ مقرون بغیرہ ہے ملاحظہ ہو ہدی الساری[1] و تہذیب[2] ج ۵ خود ذہبی میزان[3] میں لکھتے ہیں قلت اخرج لہ البخاری مقرونا بغیرہ یعنی امام بخاری نے ان سے مقترن روایت کیا ہے۔ اصل اعتراض صحیح بخاری پر جب ہوتا کہ امام بخاری ان کے ساتھ تفرد کرتے واذ لیس فلیس حالانکہ طلحہ کو ائمہ کثیر نے قابل حجت لکھا ہے۔ چنانچہ تقریب[4] میں ہے صدوق اور خلاصہ[5] میں ہے قال احمد والنسائی لیس بہ باس۔ خلاصہ سب کا یہ ہوا کہ طلحہ صدوق ہے اس کو احمد نے لیس بہ باس کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[6] جلد خامس میں لکھتے ہیں قال احمد لیس بہ باس وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابن عدی لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابوبکر البزار ھو فی نفسہ ثقۃ ملخ۔ یعنی طلحہ کو احمد نے لا باس بہ اور اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابوبکر البزار نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۶۰) طلحۃ بن یحیی (الزرقی) قال ابوحاتم لیس بقوی وقال یعقوب بن شیبۃ شیخ ضعیف جداً ومنھم من قال لا یکتب حدیثہ۔ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ قوی نہیں ہیں۔ اور کہا یعقوب ابن شیبہ نے کہ یہ شیخ ضعیف ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کی حدیثیں نہیں لکھی جائیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح بھی بوجہ اس کے کہ بالکل مبہم غیر مبین ہے اس لیے نامقبول۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو ان سے روایت کیا ہے وہ بمتابعت سلیمان بن بلال ہے فلا حرج اذاً۔ علاوہ ازیں یہ طلحہ خود صدوق و ثقہ ہے تقریب[8]

---

[1] ص ۴۷۷ [2] ص ۲۷ ج ۵ [3] ص ۴۷۹ ج ۱ [4] ص ۲۴۳ [5] ص ۱۵۲

[6] ص ۴۷۷ [7] ص ۲۷ ج ۵ [8] ص ۲۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے صدوق اور خلاصہ[1] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ یعنی طلحہ صدوق ہے اس کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ ذہبی میزان الاعتدال[2] میں لکھتے ہیں۔ وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وقال احمد مقارب الحدیث۔ یعنی ان کو یحیی بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور احمد نے ان کو مقارب الحدیث کہا ہے (معلوم ہوا کہ ان کی حدیثیں قابل لکھنے کے ہیں) حافظ ہیثمی الساری میں لکھتے ہیں وثقہ یحیی بن معین وعثمان بن شیبہ وابوداؤد وقال احمد مقارب الحدیث یعنی ان کو یحیی بن معین وعثمان بن ابی شیبہ وابوداؤد نے ثقہ کہا ہے اور احمد نے مقارب الحدیث کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[3] میں لکھتے ہیں قال ابوداؤد عن احمد مقارب الحدیث وقال ابن معین ثقة وکذا قال حنبل بن اسحاق عن عثمان بن ابی شیبة وقال الاجری عن ابی داؤد لا باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات الا منحفا یعنی ابوداؤد نے بروایت احمد طلحہ کو مقارب الحدیث اور ابن معین نے ثقہ اور حنبل بن اسحاق نے بروایت عثمان بن ابی شیبہ ثقہ اور اجری نے بروایت ابی داؤد لا باس یہ (ثقہ) اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ ایں! حرف الظاء ندارد؟

---

[1] ص ۱۵۲ [2] ص ۴۷۸ ج ۱ [3] ص ۴۷۷ [4] ص ۲۹ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف العین

قولہ (۱۶) عاصم بن سلیمان الاحول - قال ابن معین کان القطان لا یحدث عن عاصم الاحول وقال عبدالرحمن بن المبارک قال ابن علیہ کل من اسمہ عاصم فی حفظہ شئ ترجمہ کہا ابن معین نے کہ قطان عاصم احول سے نہیں روایت کرتے تھے - اور کہا عبدالرحمٰن ابن مبارک نے کہ کہا ابن علیہ نے کہ ہر وہ شخص کہ نام اس کا عاصم ہے اس کے حافظہ میں خرابی ہے - ایضاً

اقول - یہاں پر آپ نے دو جرحیں نقل کی ہیں لیکن خیریت سے خود دونوں مجروح ہیں - پہلی جرح قطان والی! اس پر اور ناقدین نے سخت تعجب کیا ہے اور ان کی جرح کو صحیح نہیں سمجھا ہدی الساری میں ہے وقیل لہ (ای لاحمد) ان یحیی القطان یتکلم فیہ فتعجب کذا فی التہذیب ج ۵ وفیہ قال ثقۃ انتہی یعنی مروزی نے امام احمد سے کہا کہ یحییٰ قطان نے عاصم احول پر کلام کیا ہے امام احمد کو سخت تعجب ہوا اور فرمایا کہ وہ تو ثقہ ہے - باقی رہی ابن علیہ کی جرح کہ جس کا نام عاصم ہو اس کے حافظہ میں خرابی ہے یہ صحیح نہیں بلکہ یہ قاعدہ کلیہ اس سے ٹوٹ جاتا ہے ہدی الساری میں ہے - وقال ابوالشیخ سمعت عبدان یقول لیس فی العواصم اثبت منہ (ای من عاصم الاحول) کذا فی التہذیب ج ۵ - یعنی جن کا نام عاصم ہے ان سب میں عاصم احول زیادہ ثقہ ہے - چلیے اس عبارت سے آپ کا قاعدہ کلیہ نہ رہا - اگر آپ اس قاعدہ کلیہ کو صحیح سمجھتے ہیں تو عاصم بن عمر بن الخطاب العدوی کے حافظہ میں کسی قسم کی خرابی کسی کتب اسماء رجال سے پیش کریں والا فلا - اب عاصم احول کی توثیق صریح الفاظ میں سنیے - حافظ ابن حجر تقریب[۴] میں لکھتے ہیں - ثقۃ من الرابعۃ اور علامہ صفی الدین خلاصہ[۵] میں فرماتے ہیں وثقہ ابن معین وابوزرعۃ وقال احمد ثقۃ من الحفاظ یعنی ان کو ابن معین اور ابوزرعہ اور امام احمد نے ثقہ کہا ہے یہ ثقہ ہیں حفاظ سے ہیں - اور علامہ ذہبی میزان[۶] میں لکھتے ہیں الحافظ الثقۃ وثقہ علی بن المدینی وغیرہ وقال سفیان حفاظ الناس اربعۃ فذکر منہم عاصم بن سلیمان وروی المیمونی عن احمد قال ثقۃ من الحفاظ انتہی یعنی عاصم احول ثقہ ہے ان کو علی بن مدینی وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور سفیان نے کہا کہ حفاظ لوگوں میں

---

۱ ص ۴۷۸ ۲ ص ۴۳ ج ۵ ۳ ص ۴۷۸ ۴ ص ۲۴۵ ۵ ص ۱۵۴ ۶ ص ۲ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار ہی ہیں ان میں سے عاصم احول کو بھی ذکر کیا ہے (یعنی اس سے بھی ابن علیہ کا قاعدہ کلیہ ٹوٹ گیا) اور میمونی نے احمد سے روایت کیا ہے کہ عاصم ثقہ ہے حفاظ سے ہے۔ ہدی الساری[1] میں ہے۔ عدہ سفیان الثوری رابع اربعۃ من الحفاظ ووصفہ بالثقۃ والحفظ احمد بن حنبل ووثقہ ابن معین والعجلی وابن المدینی وابن عمار والبزار انتہی۔ یعنی شمار کیا ہے عاصم کو سفیان نے چوتھا چار کا حفاظ دنیا سے اور موصوف کیا ہے ان کو ساتھ ثقہ اور حافظ ہونے کے احمد بن حنبل نے اور ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ اور عجلی اور ابن المدینی اور ابن عمار اور بزار نے۔ اور یہی علامہ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[2] جلد خامس میں لکھتے ہیں قال عبد الرحمن بن مہدی کان من حفاظ اصحابہ وقال احمد شیخ ثقۃ وقال ایضاً من الحفاظ للحدیث ثقۃ وقال المروزی قلت لاحمد ان یحییٰ تکلم فیہ فعجب وقال ثقۃ وقال اسحاق بن منصور وعثمان الدارمی عن ابن معین ثقۃ وکذا قال ابن المدینی وابو زرعۃ والعجلی وابن عمار وذکرہ ابن عمار فی موازین اصحاب الحدیث وقال ابن المدینی مرۃ ثبت وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال البزار ثقۃ وقال ابو شیخ سمعت عبدان یقول لیس فی العواصم اثبت من عاصم الاحول انتہی ملخصاً۔ یعنی عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہے کہ عاصم احول اپنے اصحاب میں حفاظ سے ہے اور ان کو امام احمد نے شیخ ثقہ اور حفاظ للحدیث[3] اور ثقہ کہا ہے اور مروزی نے کہا کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ یحییٰ قطان نے ان پر کلام کیا ہے تو انہوں نے کہا تعجب ہے اور عاصم کو ثقہ کہا۔ اور اسحاق بن منصور اور عثمان دارمی نے بروایت ابن معین عاصم کو ثقہ کہا ہے ایسا ہی ان کو ابن مدینی اور ابو زرعہ اور عجلی اور ابن عمار نے ثقہ کہا ہے۔ بلکہ ابن عمار نے ان کو موازین اصحاب حدیث میں ذکر کیا ہے اور ابن مدینی نے ان کو ثبت بھی کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ان کو بزار نے ثقہ کہا ہے اور ابو شیخ نے کہا کہ سنا میں نے عبدان سے کہتے تھے کہ عاصموں میں عاصم احول سے زیادہ کوئی ثقہ نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ عاصم احول ائمہ ثقات سے ہے ان کی بابت میرے رسالہ الریح العقیم ص۵۷ میں بھی ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے

قولہ (۶۲) عاصم بن علی بن عاصم الواسطی۔ روی معاویۃ بن صالح وغیرہ عن ابن معین لیس بشئی ترجمہ روایت کی معاویہ ابن صالح وغیرہ نے ابن معین سے کہ کچھ نہیں ہیں۔ ایضاً

---

[1] ص۴۷۸ [2] ص۴۳ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ اس روایت ابن معین کی کوئی صحیح سند منقول نہیں۔ نیز خود ابن معین نے ان کی بابت یوں کہا ہے جیسا کہ خلاصہ[1] میں ہے قال ابن معین عاصم سید المسلمین کذا فی التہذیب ج ۵[2]۔ لہٰذا ہم یہ سمجھیں گے کہ وہ جرح ابن معین کی بے ثبوت ہے اور اگر پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے تو ہم یہ جواب دیں گے جس کو حافظ ابن حجر ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں وقال المروزی قلت لاحمد ان یحیی بن معین یقول کل عاصم فی الدنیا ضعیف قال ما اعلم فی عاصم بن علی الا خیرا کان حدیثہ صحیحا کذا فی التہذیب[4] ج ۵ یعنی مروزی نے کہا کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں جس قدر عاصم ہیں دنیا میں ضعیف ہیں امام احمد نے کہا کہ عاصم بن علی واسطی میں میں سوائے بھلائی کے اور کسی قسم کی جرح نہیں دیکھتا ان کی حدیثیں صحیح ہیں۔ لیجئے جناب! اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو عاصم بن علی پر جو جرح ہے اس کا دفعیہ دوسرے غلط ہونا اس قاعدہ کلیہ کا جس کو آپ نے ۶۱ میں ذکر کیا تھا۔ اور آگے ۶۳ میں آپ نے ذکر کیا ہے۔ پس اس کو خوب یاد رکھیئے۔ اب ان کی توثیق سنیئے۔ تقریب[5] میں ہے صدوق اور خلاصہ[6] میں ہے قال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا ولا اعلم لہ منکرا وقال العجلی کان من ثقات الشیوخ واعیانہم یعنی عاصم بن علی صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے صدوق کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ہے میں ان کی حدیث میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں دیکھتا ہوں اور نہ ان کی کوئی روایت منکر جانتا ہوں اور عجلی نے ان کو ثقات شیوخ میں کہا ہے۔ میزان الاعتدال[7] میں ہے کان عالما صاحب حدیث وقال احمد صدوق وقال ابن عدی لم ار بہ باسا وھو فکما قال فیہ المتعنت ابو حاتم صدوق قلت وکان من ائمۃ السنۃ قوالا بالحق احتج بہ البخاری انتہی ملخصا یعنی عاصم بن علی عالم صاحب حدیث ہے ان کو احمد نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے (اب امام ذہبی اصلی فیصلہ کرتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں کہ عاصم ائمہ حدیث سے ہے حق کا کہنے والا ہے امام بخاری نے اس سے حجت پکڑی ہے پس امام بخاری کے نزدیک یہ قابل حجت ہے اور ہدی الساری[8] میں ہے وقال العجلی کان ثقۃ ووثقہ ابن سعد وقال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا یعنی ان کو عجلی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ اس سے مفصل حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[9] جلد پنجم میں لکھتے ہیں قال المیمونی عن احمد صحیح الحدیث وکان ان شاء اللہ صدوقا۔ وقال ابو داؤد عن احمد حدیثہ حدیث مقارب

---

[1] ص ۱۵۴ [2] ص ۵۰ ج ۵ [3] ص ۴۷۸ [4] ص ۵۰ ج ۵ [5] ص ۲۴۵

[6] ص ۱۵۴ [7] ص ۴ ج ۲ [8] ص ۴۷۸ [9] ص ۵۰ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث اھل الصدق وقال المروزی قلت لاحمد ان ابن معین قال کل عاصم فی الدنیا ضعیف قال ما اعلم من عاصم بن علی الا خیرا کان حدیثہ صحیحا وقال ابو عبد اللہ الجعفی الکوفی سمعت یحیی بن معین یقول عاصم بن علی سید من سادات المسلمین وقال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا قلت ووثقہ ابن سعد وابن قانع وقال العجلی وکان ثقۃ فی الحدیث انتھی ملخصا یعنی عاصم بن علی کو میمونی نے بروایت احمد صحیح الحدیث اور صدوق کہا ہے اور ابوداؤد نے بروایت احمد ان کی حدیث کو اہل صدق کی حدیث کے مقارب کہا ہے اور مروزی نے کہا کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ یحیی نے کہا ہے جتنے عاصم ہیں دنیا میں سب ضعیف ہیں تو امام احمد نے کہا میں نہیں جانتا ہوں عاصم بن علی ہیں مگر بھلائی کو اور ان کی حدیث صحیح ہے اور ابو عبد اللہ جعفی نے کہا میں نے ابن معین کو سنا کہتے تھے عاصم بن علی سید ہے سادات مسلمین سے۔ اور ان کو ابو حاتم نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن قانع نے ثقہ اور عجلی نے ان کو ثقہ فی الحدیث کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ عاصم بھی ثقہ ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۶۳) عاصم بن ابی النجود۔ قال یحیی القطان ما وجدت رجلا اسمہ عاصم الا وجدتہ رویٔ الحفظ وقال الدارقطنی فی حفظ عاصم شیٔ وقال ابن خراش فی حدیثہ نکرۃ وقال ابن سعد ثقۃ الا انہ کثیر الخطاء فی حدیثہ وقال ابو حاتم لیس محلہ ان یقال ثقۃ ترجمہ کہا یحیی قطان نے کہ نہیں پایا ہم نے کسی کو کہ نام اس کا عاصم ہو مگر یہ کہ پایا ہم نے اس کو خراب حافظہ والا۔ اور کہا دارقطنی نے کہ عاصم کے حافظہ میں کچھ نقصان ہے۔ اور کہا ابن خراش نے کہ ان کی حدیث میں نقصان ہے اور کہا ابن سعد نے کہ یہ ثقہ ہیں لیکن اپنی حدیثوں میں بہت غلطی کرتے ہیں۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ ان کا یہ مرتبہ نہیں ہے کہ ان کو ثقہ کہا جائے۔ ایضاً

اقول۔ کیا خوب! جب یہ اس قابل نہیں کہ ان کو ثقہ کہا جاوے تو ابن سعد نے ان کو کیوں ثقہ کہدیا جس کو خود آپ نے نقل کیا ہے۔ ہاں معلوم ہوا کہ ان تمام جرحوں میں اصل وہی ہے جو یحیی قطان نے کہا ہے جس کا نام عاصم ہے وہ خراب حافظہ والا ہے۔ لیکن اس قاعدہ کلیہ کا غلط ہونا سابق کے دو نمبروں میں ظاہر ہو چکا ہے۔ پس ساری جرحیں ۔ ۔ ۔ ۔ خود مجروح ہو گئیں۔ اور اگر نہ بھی ہوں تو چنداں حرج نہیں ہے کیونکہ امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ مقرون بغیرہ ہے ملاحظہ ہو تقریب[۲] و ہدی[۳]

---

[۱] صفحہ ۵۰ ج ۵ [۲] صفحہ ۲۴۴ [۳] صفحہ ۴۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ میسر نہ آویں تو میزان الاعتدال[1] ہی میں دیکھ لیں قلت خرج له الشیخان لکن مقرونا بغیرہ لا اصلا وانفرادا یعنی امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اپنی صحیح میں ان سے تخریج کی ہے لیکن مقرون بغیرہ نہ بطور اصل وانفراد کے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے ان کے ساتھ تفرد نہیں کیا ہے۔ ایسا ہی تہذیب[2] جلد ۵ میں ہے اخرج له الشیخان مقرونا بغیرہ یعنی صحیحین میں ان کی روایت مقرون بغیرہ ہے آپ کا اعتراض اس وقت وارد ہوتا جب شیخین کا ان کے ساتھ منفرد ہونا پایا جاتا واذ لیس فلیس۔ ہاں اب اس کو ملاحظہ فرماویں کہ یہ اس قابل ہیں کہ ان کو ثقہ کہا جائے یا نہیں۔ علاوہ اس کے کہ تقریب[3] میں ان کی بابت صدوق حجۃ لکھا ہے خلاصہ[4] میں ہے وثقه احمد واحمد العجلی ویعقوب بن سفیان وابوزرعة یعنی ان کو امام احمد اور احمد عجلی اور یعقوب بن سفیان اور ابوزرعہ اتنے لوگوں نے ثقہ کہا ہے میزان الاعتدال[5] میں ہے صدوق قال ابوحاتم محله الصدق قلت هو حسن الحدیث وقال احمد وابوزرعة ثقة وقال احمد بن حنبل وکان ثقة وقال ابن سعد ثقة یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابوحاتم نے صدوق اور ذہبی نے حسن الحدیث اور احمد نے ثقہ اور ابوزرعہ نے ثقہ اور امام احمد نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[6] میں ہے قال احمد بن حنبل کان رجلاً صالحاً وقال یعقوب بن سفیان هو ثقة وقال ابوحاتم محله الصدق یعنی امام احمد نے ان کو صالح اور ابوحاتم نے صدوق اور یعقوب نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[7] جلد خامس میں ہے قال ابن سعد کان ثقة وقال عبد الله بن احمد عن ابیه کان رجلاً صالحاً وکان خیرا ثقة وقال ابن معین لا باس به وقال العجلی کان صاحب سنة وقراءة وکان ثقة وقال یعقوب بن سفیان وهو ثقة وقال ابن ابی حاتم عن ابیه صالح قال وسالت ابا زرعة عنه فقال ثقة قال وذکره ابی فقال حمله عندی محل الصدق وقال النسائی لیس به باس وذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن شاهین فی الثقات وقال ابن معین ثقة لا باس به انتهی ملخصاً یعنی ان کو ابن سعد نے ثقہ اور عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد ان کو رجل صالح نیک ثقہ اور ابن معین نے لا باس بہ (ثقہ) اور عجلی نے ان کو صاحب حدیث اور قراءۃ اور ثقہ اور یعقوب بن سفیان نے ان کو ثقہ اور ابوحاتم کے بیٹے نے بروایت اپنے باپ کے ان کو صالح اور ان کا محل صدق پر ہونا اور بروایت ابوزرعہ ان کو ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن شاہین نے ثقات میں اور یحییٰ

---

[1] ص۵ ج۲ [2] ص۳۹ ج۵ [3] ص۲۴۴ [4] ص۱۵۴ [5] ص۵ ج۲ [6] ص۴۷۸ [7] ص۳۹ ج۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ثقہ لا باس بہ کہا ہے۔ لیجئے جناب! دیکھیے کس قدر لوگوں نے ان کی توثیق کی ہے اور ان کو ثقہ کہا ہے معلوم ہوا کہ یہ اس قابل ہیں کہ ان کو ثقہ کہا جائے۔ آگے چلیئے

قولہ (۲۴) عباد بن راشد قال النسائی لیس بالقوی ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول مصنفین کے نزدیک جماعت کثیرہ کی توثیق کے مقابلہ میں تنہا نسائی کی یہ جرح غیر مسموع ہے علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ بمتابعت یونس ہے لہذا یہ روایت مقرون بغیرہا ہوئی۔ خود علامہ ذہبی نے میزان میں لکھدیا ہے اخرج لہ خ مقرونا بغیرہ اور تہذیب ۵ میں ہے روی لہ البخاری مقرونا بغیرہ یعنی امام بخاری نے ان سے مقرون روایت کی ہے اور اس حالت میں راوی کے مجروح ہونے سے چنداں جرح نہیں ہوتا جس کی بحث بارہا گذر چکی۔ لہذا اب ان کے متعلق زیادہ تحریر فضول ہے۔ ہاں لگے ہاتھ ان کی توثیق آپ کو بتا دوں۔ سنیے تقریب میں ہے صدوق من السابعۃ اور خلاصہ میں ہے قال احمد ثقۃ صدوق وقال ابن معین صالح۔ اور میزان الاعتدال میں ہے صدوق وقال ابوحاتم صالح الحدیث وقال احمد ثقۃ صالح۔ یعنی عباد صدوق ہیں ان کو احمد نے ثقہ صدوق صالح اور یحیلی نے صالح اور ابوحاتم نے صالح الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ العجلی واحمد بن حنبل وقال ابوحاتم صالح یعنی ان کو عجلی اور احمد نے ثقہ کہا ہے اور ابوحاتم نے صالح الحدیث حافظ تہذیب التہذیب جلد پنجم میں لکھتے ہیں قال الجوزجانی عن احمد شیخ ثقۃ صدوق صالح وقال عبداللہ بن احمد عن ابیہ عباد بن راشد اثبت حدیثا وقال الدوری عن ابن معین حدیثہ یکتب وقال ابوحاتم صالح الحدیث قلت وقال العجلی وابوبکر البزار ثقۃ وقال الساجی صدوق وقال فیہ احمد ثقۃ وقال الازدی وکان صدوق ملخص۔ یعنی جوزجانی نے عباد کو بروایت احمد شیخ ثقہ صدوق صالح اور عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد کے ان کو اثبت فی الحدیث اور دوری نے بروایت یحیلی ان کی حدیث کو قابل کتابت اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور عجلی اور بزار نے ثقہ اور ساجی نے صدوق اور احمد نے ثقہ اور ازدی نے ان کو صدوق کہا ہے۔ غرض ان کی ثقاہت بھی ثابت ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۲۵) عباد بن یعقوب الاسدی الراجنی الکوفی۔ من غلاۃ الشیعۃ ورأس البدع ورمی عبدان الاھوازی عن الثقۃ ان عباد بن یعقوب کان یشتم السلف وقال صالح جزرۃ کان

---

۱ ص ۲۹ ج ۲ ۲ ص ۹۲ ج ۵ ۳ ص ۲۵ ۴ ص ۱۵۷ ۵ ص ۲۹ ج ۲ ۶ ۲۷۹ ۷ ص ۹۲ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباد بن یعقوب لیشتم عثمان وسمعته یقول اللہ اعدل من ان یدخل طلحۃ والزبیر الجنۃ قاتلا علیا بعد ان بایعاہ ترجمہ یہ سخت شیعہ اور بدعتوں کے سردار تھے اور عبدان اہوازی نے ثقہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق عباد بن یعقوب متقدمین کو گالی دیتے تھے اور کہا صالح جزرہ نے کہ عباد بن یعقوب حضرت عثمان رضؓ کو گالی دیتے تھے اور سنا میں نے ان کو کہ کہتے تھے کہ اللہ زیادہ انصاف والا ہے اس سے کہ داخل کرے طلحہ اور زبیر کو جنت میں قتل کیا ان دونوں نے علی کو بعد اس کے کہ بیعت کی ان دونوں نے ان سے ایضاً

اقول آپ نے میزان الاعتدال سے اتنی ساری عبارت تو نقل کر دی۔ لیکن ذہبی نے آگے جو فیصلہ کیا ہے اس کو ہضم کر گئے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں لکنہ صادق فی الحدیث یعنی عباد چاہے جیسا ہوں لیکن حدیث میں یہ صادق ہیں فلاحرج اذاً علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ مقرون ہے یعنی ان کے ساتھ انفراد نہیں کیا ہے چنانچہ خود اسی میزان میں[1] ہے وعنہ البخاری حدیثا مقرونا باٰخر اور تقریب[2] میں ہے حدیثہ فی البخاری مقرون اور خلاصہ میں ہے وعنہ خ مقرونا بغیرہ۔ اور ہدی الساری[3] میں ہے۔ روی عنہ البخاری مقرونا اور تہذیب[4] ج ۵ میں ہے وعنہ البخاری حدیثا واحدا مقرونا۔ ان سب عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ صحیح بخاری میں ان سے ایک ہی روایت ہے وہ بھی مقرون نہ منفرد۔ اور یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ جو روایتیں مقرون ہوتی ہیں۔ ان کے راویوں میں اگر کسی قسم کی جرح ہو تو حرج نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ بطور متابعت کے ہوتی ہیں اور متابعت کی بابت عینی حنفی کا قول[5] ثابت کے بیان میں گذرا۔ اور چونکہ حدیث میں یہ صادق ہیں اسی بنا پر مندرجہ ذیل اصحاب نے ان کی توثیق بھی کی ہے۔ چنانچہ تقریب[6] میں ہے صدوق اور خلاصہ[7] میں ہے وثقہ ابو حاتم وابن خزیمۃ اور میزان[8] میں ہے قال ابو حاتم شیخ ثقۃ وقال الدارقطنی صدوق وقال ابن خزیمۃ حدثنا الثقۃ (ای عباد) خلاصہ ان کا یہ ہوا کہ عباد صدوق ہے ان کو دارقطنی نے صدوق اور ابو حاتم نے شیخ ثقہ اور ابن خزیمہ نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ہدی الساری[9] میں ہے انہ کان صدوقا وثقہ ابو حاتم وقال الحاکم کان ابن خزیمۃ اذا حدث عنہ یقول حدثنا الثقۃ اور تہذیب التہذیب جلد خامس میں ہے قال ابو حاتم شیخ ثقۃ وقال الحاکم کان ابن خزیمۃ یقول حدثنا

---

[1] ص ۱۶ ج ۲ [2] ایضاً ص ۱۶ ج ۲ [3] ص ۴۵۲ [4] ص ۴۷۹ [5] ص ۱۶ ج ۵ [6] ص ۲۵۲
[7] ص ۱۵۹ [8] ص ۱۶ ج ۲ [9] ص ۴۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثقة وقال الدارقطنی صدوق ملخ یعنی یہ عباد صدوق ہیں ان کو دارقطنی نے صدوق اور ابوحاتم نے شیخ ثقہ کہا ہے اور حاکم نے کہا کہ ابن خزیمہ جب ان سے حدیث بیان کرتے تو کہتے کہ حدیث بیان کیا ہم سے ثقہ نے (یعنی عباد نے) پس اسی بنا پر ان سے امام بخاری نے بھی روایت کیا وہ بھی صرف ایک اس پر مقترن۔ آگے چلیے۔

قولہ (۶۶) عبد اللہ بن دینار۔ ذکرہ العقیلی فی الضعفاء وترجمہ ذکر کیا ان کا عقیلی نے ضعفاء میں۔ ایضاً

اقول۔ اس کا جواب تو علامہ ذہبی نے خود آگے دے دیا ہے فلا یلتفت الی فعل العقیلی (میزان) یعنی عقیلی کا یہ فعل قابل التفات نہیں ہے۔ پس عبد اللہ بن دینار پر سے جرح بھی ساقط ہے۔ تعجب ہے کہ ثقہ رواۃ پر شاذ جرحوں سے عوام اس کو مجروح سمجھنے لگتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کی تلت علمی کی یہ بین دلیل ہے۔ عبد اللہ بن دینار رواۃ ثقاہ سے ہے تقریب[۲] میں ہے ثقة من رابعة اور خلاصہ[۳] میں ہے وثقه ابوحاتم اور میزان[۴] میں ہے احد الائمة الاثبات وثقه احمد ویحیی وابوحاتم یعنی یہ ائمہ اثبات و ثقات سے ہے اس کو احمد اور یحیی اور ابوحاتم نے ثقہ کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[۵] جلد پنجم میں لکھتے ہیں قال صالح بن احمد عن ابیه ثقة مستقیم الحدیث وقال ابن معین وابوزرعة وابوحاتم ومحمد بن سعد والنسائی ثقة زاد ابن سعد کثیر الحدیث وقال العجلی ثقة وقال اللیث عن ربیعة حدثنی عبد اللہ بن دینار وکان من صالحی المسلمین صدوقا وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً۔ یعنی صالح نے بروایت اپنے باپ احمد عبد اللہ بن دینار کو ثقہ مستقیم الحدیث اور ابن معین اور ابوزرعہ اور ابوحاتم اور محمد بن سعد اور نسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے کثیر الحدیث اور عجلی نے ثقہ اور لیث نے بروایت ربیعہ عبد اللہ کو صالح اور صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن دینار ثقہ ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۶۷) عبد اللہ بن ذکوان ابوالزناد قال ربیعة لیس بثقة وکان رضی۔ ترجمہ کہا ربیعہ نے کہ یہ ثقہ اور مقبول نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ربیعہ کی یہ جرح غیر مسموع و مقبول ہے افسوس کہ آپ کو صحیح بخاری سے اس قدر عداوت ہے کہ اس کے وہ رواۃ جن پر شاذ و نادر کسی ایک نے بغیر کسی وجہ جرح کے جرح کر دی اور ناقدین نے اس کا دفعیہ کر دیا آپ اس جرح کو فقط نقل کر دیتے ہیں حالانکہ وہ جرح حقیقت میں مدفوع ہوتی ہے اور آگے اس کے

---

۱ ص ۳۵۹ ج ۲ ۲ ص ۲۶۴ ۳ ص ۱۶۶ ۴ ص ۳۵ ج ۱، ۵ ص ۲۵۲ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اسی کا جواب ہوتا ہے اس کو پوشیدہ رہنے دیتے ہیں۔ ربیعہ کی اس جرح کے متعلق علامہ ذہبی نے صاف آگے لکھ دیا ہے قلت لا یسمع قول ربیعۃ فیہ فانہ کان بینہما عداوۃ ظاہرۃ[1] یعنی چونکہ ربیعہ عبداللہ بن ذکوان سے عداوت رکھتے تھے اس لیے انہوں نے ایسا کہدیا ہے لہٰذا ربیعہ کا یہ قول عبداللہ بن ذکوان کے بارے میں نہیں سنا جائے گا۔ ایسا ہی حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں قلت لم یلتفت الی ربیعۃ فی ذلک للعداوۃ التی کانت بینہما بل وثقوہ۔ یعنی ربیعہ کے اس قول کی طرف التفات نہیں کیا جاوے گا۔ اس لیے کہ ربیعہ کو ان سے عداوت تھی۔ بلکہ عبداللہ بن ذکوان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے چنانچہ میں ان تمام لوگوں کے اقوال نقل کرتا ہوں۔ تقریب[3] میں ہے ثقۃ فقیہ من الخامسۃ اور خلاصہ[4] میں ہے کان احد الائمۃ قال احمد ثقۃ امیر المومنین وقال ابوحاتم ثقۃ فقیہ صاحب سنۃ یعنی یہ ثقہ ہیں فقیہ ہیں ان کو احمد نے ثقہ امیر المومنین فی الحدیث اور ابوحاتم نے ثقہ فقیہ صاحب حدیث کہا ہے۔ میزان الاعتدال[5] میں ہے قال ابن معین وغیرہ ثقۃ حجۃ وروی حرب عن احمد بن حنبل قال کان سفیان یسمی ابا الزناد امیر المومنین فی الحدیث وقال ابوحاتم ثقۃ فقیہ حجۃ صاحب سنۃ انتہی یعنی ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور حرب نے بروایت احمد کہا کہ سفیان نے ابوالزناد کو امیر المومنین فی الحدیث اور ابوحاتم نے ثقہ فقیہ حجت صاحب حدیث کہا ہے۔ اور ہدی الساری[6] میں ہے احد الائمۃ الاثبات الفقہاء وثقہ الناس وکان سفیان الثوری یسمیہ امیر المومنین واحتج بہ الجماعۃ انتہی یعنی یہ ابوالزناد ائمہ اثبات فقہا سے ہیں ان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ اور سفیان ثوری نے ان کا نام امیر المومنین فی الحدیث رکھا تھا اور ان سے کل جماعت نے حجت پکڑا ہے۔ تہذیب التہذیب[7] جلد خامس میں ہے قال عبداللہ بن احمد عن ابیہ ثقۃ وقال حرب عن احمد کان سفیان یسمیہ امیر المومنین وقال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقۃ حجۃ وقال العجلی مدنی تابعی ثقۃ وقال ابوحاتم ثقۃ فقیہ صالح الحدیث صاحب سنۃ وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث فصیحا بصیرا بالعربیۃ عالما عاقلا قلت وقال النسائی والعجلی والساجی وابوجعفر الطبری کان ثقۃ وقال ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصا یعنی عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد کے ابوالزناد کے ثقہ اور حرب نے بروایت احمد سفیان کا ان کو امیر المومنین فی الحدیث کہنا اور ابن ابی مریم نے بروایت ابن معین ان کو ثقہ حجۃ اور عجلی نے ثقہ اور ابوحاتم نے ثقہ فقیہ صالح الحدیث

---

[1] ص۳۶ ج ۲ [2] ص۴۸۰ [3] ص۲۶۴ [4] ص۱۶۶ [5] ص۳۶ ج ۱ [6] ص۴۸۰ [7] ص۲۰۴ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب سنۃ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث فصیح بالعربیۃ عالم عاقل اور نسائی اور عجلی اور ساجی اور ابوجعفری الطبری نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے دیکھئے کتنے لوگوں نے ان کی توثیق کی ہے آگے چلیئے۔

قولہ (۶۸) عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند ابوبکر المدنی۔ قال ابوحاتم ضعیف الحدیث۔ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ ضعیف الحدیث ہیں ایضاً

اقول یہ جرح بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ ابوحاتم اس جرح میں صرف تنہا ہیں لہٰذا یہ من قبیل الشاذ ہے جو جماعت کثیرہ کی توثیق کے مقابل میں نامسموع ہے عبداللہ بن سعید ایسے شخص ہیں کہ ان کو امام احمد رح ثقہ ثقہ کہا کرتے تھے اور بھی بہت لوگوں نے ان کی توثیق کی ہے۔ علاوہ بریں کہ تقریب[1] میں ہے صدوق خلاصہ میں ہے وثقہ احمد وابن معین وابوداؤد۔ اور میزان میں ہے و ثقہ احمد ویحیی وقال القطان صالح مطلب یہ کہ عبداللہ بن سعید صدوق ہیں ان کو امام احمد وابن معین وابوداؤد نے ثقہ کہا ہے اور یحیی قطان نے صالح الحدیث ہدی الساری[2] میں ہے وثقہ احمد وابن معین وابوداؤد والعجلی ویعقوب بن سفیان وعلی بن المدینی وآخرون وقال ابوبکر بن خلاد سالت یحیی القطان عنہ فقال کان صالحاً واحتج بہ الجماعۃ یعنی ان کو امام احمد اور ابن معین اور ابوداؤد اور عجلی اور یعقوب بن سفیان وابن المدینی اور بہتوں نے ثقہ کہا ہے اور ابوبکر بن خلاد نے کہا کہ میں نے ان کی بابت یحیی قطان سے پوچھا تو انہوں نے ان کو صالح الحدیث کہا اور کل جماعت نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد پنجم[3] میں ہے قال ابوطالب عن احمد ثقۃ ثقۃ وقال الدوری عن ابن معین ثقۃ وقال الاجری عن ابی داؤد ثقۃ وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وقال العجلی ویعقوب وسفیان مدنی ثقۃ وقال ابن خلفون وثقہ ابن المدینی وابن البرقی۔ انتہی ملخصاً۔ یعنی ابوطالب نے بروایت احمد ان کو ثقہ ثقہ (دوبار) اور دوری نے بروایت یحیی ثقہ اور اجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور عجلی اور یعقوب اور سفیان نے ثقہ اور ابن خلفون نے بروایت ابن مدینی وابن البرقی ثقہ کہا ہے غرض یہ بہت ثقہ ہیں آگے چلیئے۔

---

[1] ص ۲۶۹ [2] ص ۱۶۹ [3] ص ۴۱ ج ۱ [4] ص ۴۸۰ [5] ص ۲۳۹ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ ۶۹) عبد اللہ بن صالح بن محمد بن مسلم الجہنی۔ قال صالح جزرہ کان ابن معین یوثقہ وھو عندی یکذب فی الحدیث وقال النسائی لیس بثقۃ۔ ترجمہ کہا صالح جزرہ نے کہ ابن معین ان پر وثوق کرتے تھے اور حالانکہ وہ میرے نزدیک حدیث میں جھوٹ بولتے ہیں اور کہا نسائی نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول یحییٰ ابن معین جو ہیں یہ ناقدین کے امام ہیں پس جس راوی کی یہ توثیق کریں وہ ثقہ ہی سمجھا جاویگا اور اس پر جس قدر جرحیں ہوں گی وہ مجروح خیال کی جاویں گی۔ بحمد اللہ کہ اس کا آپ کو بھی اقرار ہے کہ عبد اللہ بن صالح کی ابن معین توثیق کرتے تھے۔ اب سنیے اس کی وجہ کہ صالح جزرہ اور نسائی نے ان پر کیوں جرح کی ہے۔ عبد اللہ بن صالح اپنے اواخر عمر میں مختلط ہو گئے تھے۔ پہلے کی ان کی سب حدیثیں مستقیم اور قابل قبول ہیں۔ پس امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ قبل اختلاط کے ہے۔ ان سب امور کو حافظ ابن حجر نے کس خوبی سے ہدی الساری میں لکھا ہے جہاں پر تمام ائمہ کے اقوال ان کی بابت نقل کیا ہے قلت ظاھر کلام ھؤلاء الائمۃ ان حدیثہ فی الاول کان مستقیما ثم طرء علیہ فیہ تخلیط فمقتضی ذلک ان ما یجئی من روایتہ عن اھل الحذق کیحییٰ بن معین والبخاری وابی زرعۃ وابی حاتم فھو من صحیح حدیثہ انتھی یعنی ظاہر کلام تمام ائمہ کا ان کی بابت یہ ہوا کہ عبد اللہ جہنی کی حدیث ان کے اوائل عمر میں مستقیم تھی پھر اواخر عمر میں انپر تخلیط طاری ہوئی پس جو روایت ان کی حاذق (دانا) لوگوں سے آوے گی جیسے یحییٰ بن معین وامام بخاری وابوزرعہ وابوحاتم تو ان کی صحیح حدیث سے ہوگی دیکھیئے جناب! یحییٰ بن معین کی توثیق تو آپ ہی نے نقل کر دی اور امام بخاری کا ان سے روایت کرنا آپ کو معلوم ہی ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ امام بخاری نے ان سے جو روایت لی ہے وہ قبل از اختلاط ہے اور وہ حدیث صحیح ہے لہذا اب کوئی جرح نہیں رہی۔ ہاں ابھی آپ اور بھی ان کی صداقت اور ثقاہت قبل از اختلاط سننا چاہتے ہیں تو سنیے! تقریب[1] میں ہے صدوق اور خلاصہ[2] میں ہے قال ابن عدی ھو عندی مستقیم الحدیث و قال ابوزرعۃ حسن الحدیث۔ یعنی یہ صدوق ہیں ابن عدی نے ان کو مستقیم الحدیث اور ابوزرعہ نے حسن الحدیث کہا ہے۔ اور میزان[3] میں ہے قال عبد الملک بن شعیب بن اللیث ثقۃ مامون سمع من جدہ حدیثہ وقال ابوحاتم ھو صدوق امین وقال ابوزرعۃ وکان حسن الحدیث وقال ابن حبان کان فی نفسہ صدوقا وقال ابن عدی ھو عندی مستقیم الحدیث اھ ملخصاً یعنی عبد الملک نے ان کو ثقہ مامون

---

[1] ص ۳۸۱ [2] ص ۲۱۱ [3] ص ۱۴۰ [4] ص ۲۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے میرے دادا لیث سے حدیث سنی ہے اور کہا ابو حاتم نے وہ صدوق امین ہیں اور کہا ابو زرعہ نے وہ حسن الحدیث ہیں اور کہا ابن حبان نے وہ صدوق فی نفسہ ہیں اور کہا ابن عدی نے وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ ہدی الساری[1] میں ہے وقد وثقہ عبد الملک بن شعیب بن اللیث فیما حکاہ ابو حاتم قال سمعتہ یقول ابو صالح ثقۃ مامون وقال سعید بن عمرو البروعی قلت لابی زرعۃ ابو صالح کاتب اللیث فقال حسن الحدیث وقال ابن حبان کان صدوقا فی نفسہ وقال ابن عدی کان مستقیم الحدیث انتہی ملخصا۔ یعنی ان کو عبد الملک نے ثقہ کہا ہے جیسا کہ ابو حاتم نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان کو سنا کہتے تھے۔ کہ ابو صالح (عبد اللہ بن صالح) ثقہ مامون ہے اور کہا بروعی نے کہ میں نے ابو زرعہ سے ابو صالح کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے حسن الحدیث کہا اور ابن حبان نے ان کو صدوق اور ابن عدی نے مستقیم الحدیث کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب[2] جلد پنجم میں ہے قال ابو حاتم ایضا سمعت عبد الملک بن شعیب بن اللیث ابو صالح ثقۃ مامون قد سمع من جدی حدیثہ وقال سعید البروعی قلت لابی زرعۃ ابو صالح کاتب اللیث فقال ذاک رجل حسن الحدیث وقال ابن ابی حاتم سألت ابا زرعۃ عنہ فقال کان حسن الحدیث وقال ابن عدی ھو عندی مستقیم الحدیث وقال ابو ھارون الغریبی ما رأیت اثبت من ابی صالح وقال ابن القطان ھو صدوق وقال مسلمۃ بن قاسم کان لا باس بہ انتہی ملخصا۔ یعنی ابو حاتم نے کہا میں نے عبد الملک سے سنا کہتے تھے ابو صالح ثقہ مامون ہے میرے دادا لیث سے اس نے حدیث سنی ہے اور بروعی نے کہا میں نے ابو زرعہ سے ابو صالح کو پوچھا انہوں نے حسن الحدیث کہا۔ اور ابن عدی نے ان کو مستقیم الحدیث کہا ہے اور ابو ہارون نے کہا میں نے ابو صالح سے زیادہ اثبت کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ابن القطان نے ان کو صدوق کہا ہے۔ اور مسلمہ نے لا باس بہ (ثقہ) کہا ہے"۔ آگے چلیے۔

قولہ (۷) عبد اللہ بن العلاء بن زبیر الدمشقی۔ قال ابن حزم ضعفہ یحیی وغیرہ۔ ترجمہ کہا ابن حزم نے کہ یحیی وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ ایضا

اقول۔ یہاں پر آپ نے غلطی کی ہے کہ زبر کو زبیر لکھ دیا ہے۔ اور زبیر بھی آپ نے شائد اجتہاداً لکھا تھا کیونکہ آپ کی غلطی میزان الاعتدال میں زبر بالیا لکھا ہے اس کو آپ نے اپنے اجتہاد سے زبیر لکھ دیا۔ جو بھی صحیح نہیں۔ بلکہ زبر صحیح ہے باقی رہی ابن حزم کی جرح! یہ شاذ ہے۔ کیونکہ علاوہ ان کے یہ جرح اور کسی سے منقول نہیں۔ اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے ہدی الساری[3] میں لکھا ہے وشذ ابو محمد بن حزم فقال

---

[1] ص ۴۸۱ [2] ص ۲۷۵، ص ۹۵۹ [3] ص ۴۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف یعنی ابن حزم ان کی تضعیف میں شاذ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ ذہبی نے میزان میں اس جرح کی تردید کردی ہے اور صاف فیصلہ کردیا ہے ما علمت به باساً یعنی میں نے ابن علاء میں کسی قسم کا معنا نقد نہیں دیکھا۔ لہذا ان پر کوئی جرح نہیں رہی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے بالانفراد ان سے روایت نہیں کیا ہے بلکہ متابعت زید بن واقد ان سے روایت کیا ہے فلا جرح اذا ما ان ثبت الجرح لیکن عبداللہ بن علاء ایسا شخص ہے کہ جمہور ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے۔ علاوہ اس کے کہ میزان[1] میں ہے صدوق تقریب[2] میں ہے ثقة من السابعة اور خلاصہ[3] میں ہے وثقه دحیم وابوداؤد۔ یعنی یہ صدوق ہیں ثقہ ہیں ان کو دحیم اور ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے وثقه ابن معین ودحیم وابو داؤد وابن سعد ویعقوب بن شیبة والفدس والدارقطني وجمهور الائمة وقال احمد بن حنبل مقارب الحديث انتهى ملخصاً یعنی ان کو یحیی ودحیم وابوداؤد ومحمد بن سعد ویعقوب وفلاس ودارقطنی اور جمہور ائمہ نے ثقہ کہا ہے اور امام احمد نے مقارب الحدیث کہا ہے تہذیب التہذیب[5] جلد خامس میں ہے قال حنبل عن احمد مقارب الحديث وقال الدوری وابن ابی خیثمة وغیر واحد عن ابن معین ثقة وكذا قال دحیم وابوداؤد ومعاویة بن صالح وهشام بن عمار وقال النسائي ليس به باس وكذا قال محمد بن عوف عن ابن معين وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله وقال عثمان الدارمي سالت عبد الرحمن يعني دحيما عنه فوثقه جدا وقال يعقوب بن سفيان سالته يعني دحيما عنه فقال كان ثقة قال يعقوب وعبد الله بن العلاء ثقة وقال الدارقطني ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال العجلي شامي ثقة انتهى ملخصاً یعنی حنبل نے بروایت احمد ابن علاء کو مقارب الحدیث اور دوری وابن ابی خیثمہ وغیرہ نے بروایت ابن معین ثقہ اور دحیم وابوداؤد ومعاویہ بن صالح وہشام بن عمار نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور محمد بن عوف نے بروایت یحیی لا باس بہ اور ابن سعد نے ثقہ اور عثمان دارمی نے بروایت دحیم ثقہ اور یعقوب نے خود ان کو ثقہ اور دارقطنی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ دیکھیے کس قدر لوگوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ ۱۱ عبد الله بن ابی لبید المدنی۔ قدری وجاء ان صفوان بن سليم لم يصل عليه لاجل القدر۔ ترجمہ قدری ہیں اور صفوان بن سلیم نے ان پر نماز نہیں پڑھی بوجہ قدریہ ہونے ان کے۔ ایضاً۔

---

[1] ص۹۵ ج ۲ [2] ص۲۶۸ [3] ص۱۷۱ [4] ص۴۱۵ [5] ص۳۵۱ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ اولاً تو یہ قدریہ نہیں ہیں جیسا کہ ان کی بابت ۱۳ میں بیان کیا جاوے گا۔ اور اگر یہ قدریہ ہوں تو چنداں جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ بمتابعت محمد بن عمرو سلیمان الاحول ہے اور صرف ایک حدیث میں۔ ہاں جرح اس وقت قابل تسلیم ہوتی جب امام بخاری ان کے ساتھ انفراد کرتے علاوہ بریں یہ شخص رواۃ ثقاۃ سے ہے تقریب[1] میں ہے ثقہ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان الاعتدال[2] میں ہے ثقۃ وثقہ ابن معین وقال ابن عدی لا باس بہ اور ہدی الساری[3] میں ہے وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم والنسائی والعجلی۔ خلاصہ ان کا یہ ہوا کہ یہ شخص ثقہ ہے ان کو ابن معین اور امام احمد اور ابو حاتم اور نسائی اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن عدی نے لا باس بہ تہذیب التہذیب[4] جلد پنجم میں ہے۔ قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقۃ وقال ابو حاتم صدوق فی الحدیث وقال النسائی لیس بہ باس وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ما اعلم بحدیثہ باسا وقال الساجی وکان صدوقا وقال العجلی ثقۃ وقال ابن عدی لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصا یعنی عثمان نے بروایت یحییٰ ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق فی الحدیث اور نسائی نے لا باس بہ اور عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد لا باس بحدیثہ اور ساجی نے صدوق اور عجلی نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ حدیث میں یہ صدوق اور ثقہ ہیں۔ آگے چلیے۔

قولہ (۲) عبد اللہ المثنی الانصاری۔ قال ابو داؤد لا اخرج حدیثہ وقال الزکریا الساجی فیہ ضعف لم یکن صاحب حدیث وقال الازدی روی مناکیر وقد ذکرہ العقیلی فی الضعفاء وقال لا یتابع علی اکثر حدیثہ وروی احمد بن زہیر عن ابن معین لیس بشیء وقال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا ابو داؤد نے کہ ہم ان کی حدیثوں کی روایت نہیں کرتے اور کہا زکریا ساجی نے کہ ان میں ضعف ہے۔ اور یہ صاحب حدیث نہیں تھے اور کہا ازدی نے کہ یہ نامقبول حدیثوں کی روایت کرتے ہیں اور عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اکثر حدیثیں ان کی قابل پیروی نہیں ہیں اور روایت کی احمد بن زہیر نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں ایضاً

اقول۔ یہاں بھی آپ نے فحش غلطی کی ہے کہ عبد اللہ بن المثنیٰ کو عبد اللہ المثنیٰ لکھ دیا۔ کہاں تک میں اصلاح کرتا چلوں۔ ہاں ان جرحوں میں جو ازدی کی جرح ہے اس کی بابت تو بہت سے مقامات میں گذرا

---

[1] ص ۲۸۴ [2] ص ۶۴ ج ۲ [3] ص ۴۸۴ [4] ص ۳۷۲ ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ہو ۶، ۹، ۱۲، ۱۵، ۲۵، ۳۵، ۴۵، ۵۱، ۵۴ آگے آتا ہے۔ باقی اور جرحوں کے متعلق یہ عرض ہے کہ امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ متابعۃً ہے۔ ملاحظہ ہو بدیؒ الساری اور متابعت کے متعلق ۲۲ میں بالتفصیل گذرا کہ اس میں بعض ضعفاء کی روایت بھی داخل ہو جاتی ہے اس سے ان کی صحیح پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا۔ اور امام بخاری نے جو ان سے متابعۃً روایت کیا ہے۔ وہ اس بنا پر کہ ان کی بعض سے صداقت و توثیق بھی ثابت ہے چنانچہ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابو حاتم صالح شیخ اور میزان میں ہے قال ابو حاتم شیخ وقال ابو زرعۃ صالح الحدیث وقال ابن معین صالح الحدیث یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے شیخ صالح اور ابو زرعہ نے اور ابن معین نے صالح الحدیث کہا ہے۔ اور ہدی الساری میں ہے وثقہ العجلی والترمذی وقال ابن معین وابو زرعۃ وابو حاتم صالح یعنی ان کو عجلی اور ترمذی نے ثقہ کہا ہے اور یحییٰ بن معین اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد خامس میں ہے قال ابن معین وابو زرعۃ وابو حاتم صالح وقال العجلی ثقۃ وقال الترمذی محمد بن عبد اللہ الانصاری ثقۃ وابوہ ثقۃ وقال الدارقطنی ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً۔ یعنی ان کو ابن معین اور ابو زرعہ و ابو حاتم نے صالح الحدیث اور عجلی نے ثقہ اور ترمذی نے ان کو اور ان کے بیٹے محمد دونوں کو ثقہ اور دارقطنی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ کہیے اب تو سمجھے؟ آگے چلیے۔

قولہ (۳۷) عبد اللہ بن ابی نجیح المکی قال العقیلی ثنا آدم ابن موسیٰ سمعت البخاری قال عبد اللہ بن ابی نجیح کان یتہم بالاعتزال والقدر وقال ابن المدینی کان یری الاعتزال وقد ذکرہ الجوزجانی فیمن رمی بالقدر۔ ترجمہ کہا عقیلی نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے آدم بن موسیٰ نے کہ سنا میں نے بخاری کو کہا انھوں نے کہ عبد اللہ بن ابی نجیح معتزلہ اور قدریہ ہونے کے ساتھ متہم تھے۔ اور کہا ابن مدینی نے کہ یہ معتزلہ تھے اور تحقیق ذکر کیا ان کا جوزجانی نے ان لوگوں (میں نداردہ) کہ جو قدریہ تھے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں بھی آپ نے غلطی کی ہے۔ وہ یہ کہ متن میزان میں ہے۔ آدم بن موسیٰ۔ اس کا ترجمہ آپ نے روم بن موسیٰ کیا ہے۔ یہ سراسر تحریف نہیں تو کیا ہے۔ ہاں جو جرح کہ جوزجانی کی ہے اس کے متعلق ۴۱ میں بالتفصیل گذرا کہ قابل تسلیم نہیں ہے باقی رہی اور لوگوں کی جرح ان کے قدریہ ہونے کی بابت اس کا

سلہ ص۴۸۴ سلہ ص۲۸۵ سلہ ص۱۷۹ سلہ ص۵۰ ج۲ سلہ ص۴۸۴ سلہ ص۳۸۵ ج۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب خود علامہ ذہبی نے میزان میں دیدیا ہے۔ آپ ذرا سا آگے ملاحظہ کریں قلت فی ھؤلاء ثقات وما ثبت عنہم القدر او لعلھم تابوا[1]۔ یعنی میں ان لوگوں (یعنی عبداللہ بن ابی لبید ۷۱ والے و عبداللہ بن ابی نجیح المکی اس نمبر ۷۳ والے) کی بابت کہتا ہوں کہ یہ سب ثقات سے ہیں اور ان کا قدریہ ہونا ثابت نہیں ہوا یا شائد ان لوگوں نے توبہ کر لیا ہو۔ بہرحال یہ قدریہ نہیں بلکہ ائمہ ثقات سے ہیں۔ عبداللہ بن ابی لبید کی توثیق تو ۷۱ ہی میں گذری۔ اب عبداللہ بن ابی نجیح کی ثقاہت سنیئے تقریب[2] میں ہے ثقہ اور خلاصہ[3] میں ہے وثقہ احمد اور میزان[4] میں ہے ھو من الائمۃ الثقات قال ابن المدینی ایضاً اما الحدیث فھو فیہ ثقۃ یعنی وہ ائمہ ثقات سے ہے ابن المدینی نے کہا ہے کہ حدیث میں یہ ثقہ ہیں۔ دیکھئے جناب! ابن مدینی کے اس قول کو بھی ذرا ملاحظہ فرمایئے گا کیونکہ آپ نے ابن مدینی سے ان پر جرح نقل کی ہے اور ہدی الساری[5] میں ہے وثقہ احمد وابن معین والنسائی وابوزرعۃ وقال ابوحاتم ھو صالح الحدیث وقال العجلی ثقۃ واحتج الجماعۃ بہ۔ یعنی ان کو امام احمد ویحییٰ ونسائی وابوزرعۃ نے ثقہ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور عجلی نے ثقہ کہا ہے اور کل جماعت نے ان سے حجت پکڑا ہے۔ تہذیب التہذیب[6] جلد ششم میں ہے قال احمد بن ابی نجیح ثقۃ وقال ابن معین وابوزرعۃ والنسائی ثقۃ وقال ابوحاتم ھو صالح الحدیث وقال ابن سعد قال محمد بن عمر کان ثقۃ کثیر الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی مکی ثقۃ انتھی ملخصاً۔ یعنی ابن ابی نجیح کو امام احمد اور یحییٰ اور ابوزرعہ اور نسائی نے ثقہ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور ابن سعد نے بروایت محمد بن عمر ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۷۴) عبدالحمید بن ابی اویس عبداللہ ابوبکر المدنی قال الازدی کان یضع الحدیث ترجمہ کہا ازدی نے کہ یہ حدیثیں وضع کیا کرتے تھے۔ ایضاً

اقول۔ یہ وہی نمبر ہے۔ جس کی بابت میں نے نمبر ۶، ۹، ۱۲، ۱۸، ۲۵، ۳۷، ۵۱، ۷۲ میں وعدہ کیا تھا۔ یہاں پر میں ازدی کی بابت کچھ مختصر طور پر لکھوں گا۔ اولاً تو میں اس جرح کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ ازدی نے عبدالحمید بن اویس کو جو واضع الحدیث کہا ہے۔ اس میں ازدی نے سخت غلطی کی ہے۔ خود علامہ ذہبی نے اس عبارت کے بعد میزان[7] میں کہہ دیا ہے (جس سے آپ نے عمداً چشم پوشی

---

[1] ص۸۳ ج۲ [2] ص۲۹۳ [3] ص۱۸۳ [4] ص۸۲ ج۲ [5] ص۴۸۴ [6] ص۵۴ ج۶ [7] ص۹۳ ج۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے) قلت هذا منه زلة قبيحة۔ یعنی ازدی سے یہ سخت لغزش ہوئی ہے۔ حافظ ابن حجر نے تقریب[1] میں لکھا ہے۔ ووقع عند الازدی ابوبکر الاعشی فی اسناد حدیثه فنسبه الی الوضع فلم یصب انتہی۔ یعنی ازدی نے جو ابوبکر اعشی (عبدالحمید) کو وضع کی طرف نسبت کیا ہے۔ اس میں وہ غیر صائب ہیں۔ اسی وجہ سے حافظ المغرب ابوعمرو بن عبدالبر مالکی نے بڑے زور دی کے ساتھ ان کا رد کیا ہے۔ جس کو حافظ ابن حجر نے ہدی الساری[2] میں نقل کیا ہے۔ وقد بالغ ابوعمر بن عبدالبر فی الرد علی الازدی فقال هذا رجم بالظن الفاسد وکذب محض انتہی۔ یعنی ابن عبدالبر نے ازدی کی یوں تردید کی ہے۔ کہ یہ تہمت بالظن الفاسد اور نرا جھوٹ ہے۔ غرض اسی طرح تمام ناقدین نے ازدی پر سخت تعاقب کیا ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔ نیز یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ازدی نے جس عبدالحمید کو واضع الحدیث کہا ہے۔ وہ دوسرے ہوں۔ جیسا کہ حافظ ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں۔ وقال الازدی فی ضعفائه ابوبکر الاعشی یضع الحدیث فکانه ظن انه آخر غیر هذا انتہی۔ یعنی ازدی نے جس عبدالحمید کو واضع الحدیث کہا ہے۔ شاید انہوں نے یہ گمان کیا۔ کہ وہ دوسرے عبدالحمید ہیں۔ سوا ابن ابی اویس کے۔ بہرحال عبدالحمید بن ابی اویس حفاظ ثقات سے ہیں۔ تقریب[4] میں ہے ثقة من التاسعة اور خلاصہ[5] میں ہے وثقه ابن معین وجماعة اور میزان[6] میں ہے وثقه یحیی بن معین وغیره وقال الدارقطنی حجة۔ یعنی عبدالحمید ثقہ ہے۔ ان کو یحیی بن معین وغیرہ ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ اور دارقطنی نے حجت کہا ہے۔ حافظ ہدی الساری[7] میں لکھتے ہیں۔ وثقه ابن معین وابوداود وابن حبان والدارقطنی یعنی ان کو یحیی بن معین اور ابوداؤد اور ابن حبان اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے اور تہذیب التہذیب[8] میں ہے۔ قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة وقال آخر عن یحیی لیس به باس ذکره ابن حبان فی الثقات وقال الحاکم عن الدارقطنی حجة انتہی ملخصا یعنی عبدالحمید کو عثمان نے بروایت یحیی ثقہ اور لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے حجت کہا ہے معلوم ہوا کہ عبدالحمید ابن ابی اویس ثقات متقنین سے ہیں۔ یہ تو ہوا جرح کا جواب۔ اب سنیے ازدی کی حقیقت! علاوہ اس کے کہ یہ ازدی میاں خود ضعیف ہیں (کما سیجئ) بڑے متشددین سے ہیں۔ اور کسی کو ضعیف اور کسی کو وضاع کہہ دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ حافظ ذہبی میزان الاعتدال

---

[1] ص ۳۱۰ [2] ص ۴۸۵ هدی ساری ص ۴۸۵ [3] ص ۳۱۰ [4] ص ۱۸۸ [5] ص ۹۳ ج ۲
[6] ص ۴۸۵ [7] ص ۱۱۸ ج ۶ [8] ص ۹ ص ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہ ذیل ترجمہ ابان بن اسحاق المدنی لکھتے ہیں قال ابوالفتح الازدی متروک قلت لا یترک فقد وثقہ احمد وابوالفتح لیسرف فی الجرح ملہ مصنف کبیر الی الغایۃ فی المجروحین جمع فاوعیٰ جرح خلقاً بنفسہ لم یسبق احد الی التکلم وھو متکلم فیہ انتہی۔ یعنی ازدی نے ابان کو متروک کہہ دیا ہے۔ میں کہتا ہوں وہ غیر متروک ہے۔ احمد عجلی نے اس کو ثقہ کہا ہے۔ اور ازدی بہت زیادتی کرتا ہے جرح میں اس کی ایک بڑی ضخیم کتاب ہے۔ انتہا درجہ تک اس میں مجروح رواۃ ہیں۔ خود بخود حضرت ازدی نے بہتوں کو مجروح کیا ہے۔ جن کی بابت سلف سے کچھ بھی کلام متعلق جرح ثابت نہیں اور حال یہ ہے کہ خود ازدی متکلم فیہ ہیں"۔ اس سے معلوم ہوا کہ ازدی نے عبدالحمید کو جو مجروح قرار دیا ہے۔ یہ اپنی عادت شریفہ کی وجہ سے۔ ورنہ یہ تو سخت ضعیف ہیں۔ حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں انہیں ابوالفتح ازدی کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ محمد بن الحسین ابوالفتح بن یزید الازدی الموصلی الحافظ لہ کتاب کبیر فی الجرح والضعفاء علیہ فیہ مؤاخذات ضعفہ البرقانی وقال ابوالنجیب عبدالغفار الارموی رأیت اھل الموصل یوھنون ابا الفتح لا یعدونہ شیئاً وقال الخطیب فی حدیثہ مناکیر انتہی یعنی ابوالفتح ازدی جن کی بڑی سی کتاب ہے جرح وضعفاء میں ان کو برقانی نے ضعیف کہا ہے اور ابوالنجیب نے کہا کہ ان کے شہر والے اہل موصل ان کی توہین کرتے اور ان کو کچھ نہیں شمار کرتے۔ اور خطیب نے کہا ان کی حدیثوں میں بہت منکر ہیں۔ اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں بذیل ترجمہ علی بن الحکم زائغ عن القصد[1] اور بذیل ترجمہ احمد بن شبیب البصری کہا ہے الازدی غیر مرضی[2] انتہی اور انہیں کے ترجمہ میں ہدی الساری میں لکھا ہے۔ ولا عبرۃ بقول الازدی لانہ ھو ضعیف فکیف یعتمد فی تضعیف الثقات انتہی۔ یعنی ازدی غیر مرضی ہے۔ اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ وہ خود ضعیف ہے۔ پس ثقات کی تضعیف میں کیونکر اس کے قول پر اعتماد کیا جاوے گا"۔ اور حافظ نے ہدی الساری میں بذیل ترجمہ اسرائیل ابن موسیٰ لکھا ہے۔ والازدی لا یعتمد اذا انفرد انتہی۔ یعنی ازدی کے قول پر بحالت انفراد اعتماد نہیں کیا جا سکتا"۔ اور حافظ اسی ہدی الساری میں بذیل ترجمہ ایوب بن سلیمان لکھتے ہیں۔ والازدی لا یعرج علی قولہ انتہی یعنی ازدی کے قول کا اعتبار

---

[1] ملا ج ۳ [2] ملا ج ۱ ومن اخطاء لان ھذا القول قالہ الازدی فی علی بن الحکم البنانی ولیس من المؤلف علی الازدی کما فی الساری [3] ملا ج ۱ [4] ملا [5] ملا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اور حافظ اسی ہدی الساری میں بذیل ترجمہ عظیم بن عراک لکھتے ہیں۔ وما ادری ان الازدی ضعیف فکیف یقبل منہ تضعیف الثقات انتہی یعنی کیا معلوم نہیں کہ ازدی خود ضعیف ہیں۔ پس کیونکر مقبول ہوگی اس کی تضعیف بحق ثقات" اور حافظ ہدی الساری میں بذیل ترجمہ داؤد بن عبدالرحمٰن المکی لکھتے ہیں۔ والازدی قد قرر انہ لا یعتبر بہ انتہی یعنی ازدی کی بابت ہم ثابت کر آئے ہیں کہ اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ اور حافظ اسی ہدی الساری میں بذیل ترجمہ علی بن ابی ہاشم بن طیرانخ لکھتے ہیں۔ قلت قد مت غیر مرۃ ان الازدی لا یعتبر بتجریحہ لضعفہ ھو انتہی یعنی میں بیشتر بھی کئی بار لکھ آیا ہوں۔ کہ ازدی کی جرح بوجہ اس کے خود ضعیف ہونے کے معتبر نہیں ہے" افسوس کہ ہم کو رسالہ کا صفحہ اجازت نہیں دیتا کیونکہ خوف ضخامت ہے۔ ورنہ ہم ازدی کی بابت اور بھی کچھ لکھتے۔ حاصل کلام وخلاصہ مرام یہ ہے۔ کہ ازدی خود ضعیف ہے۔ اور جرح کے متعلق اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ پس آپ اس کو خوب اچھی طرح یاد رکھیے۔ مفصل بحث اس کی میرے رسالہ العرجون القدیم کے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ آگے چلیے

قولہ (۵۷) عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ابو یحیی الحمانی الکوفی قال النسائی لیس بالقوی وضعفہ احمد وقال ابوداؤد کان داعیۃ فی الارجاء وقال ابوزرعہ سعد ضعیف ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور ضعیف کہا ان کو احمد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ مرجیہ تھے ایضاً اور کہا ابن سعد نے کہ ضعیف ہیں یہ ترجمہ آپ بھول ہی گئے۔ لیجئے ہم ہی نے ترجمہ کر دیا ؎

تیغ تو اچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

مصنف رسالہ ہذا)

اقول۔ علاوہ اس کے کہ آپ نے ایک جملہ کا ترجمہ باوجود التزام ترجمہ کے نہیں کیا۔ دو غلطیاں بھی کی ہیں ایک تو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو آپ نے عبدالحمید بن الرحمٰن بغیر لفظ عبد کے لکھا ہے دوسرے ابن سعد کو آپ نے ابن اسعد بزیادۃ الالف لکھا ہے۔ اب سنیے جرح کے متعلق جواب! آپ نے جس قدر جرحیں سوا جرح ابی داؤد نقل کی ہیں۔ وہ کل کی کل غیر مبین ہیں۔ کوئی سبب اس کا ظاہر نہیں۔ لہٰذا بقاعدہ مرقومہ بہ ہیڈنگ تمہید رد رسالہ ہذا) غیر مقبول ہیں۔ ہاں ابوداؤد سے جو بہ نسبت ارجار کے آپ نے نقل کیا ہے۔ اس میں احتمال ہے کہ عبدالحمید نے توبہ کر لیا ہو۔

---

۱ ص ۲۶۵ ۲ ص ۲۶۶ ۳ ص ۲۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ عبداللہ بن ابی نجیح کی بابت علامہ ذہبی نے یہی جواب دیا تھا لعلهم قالوا کما مر۔ پس بقاعدہ مسلمہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ یہ جرح بھی نامسموع۔ دیکھئے ان جرحوں کے غیر مقبول ہونے کی ایک اور دلیل یہ بھی ہے کہ نسائی سے آپ نے عبدالحمید کے قوی نہ ہونے کی جرح نقل کی ہے۔ حالانکہ خود نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ جیسا کہ عبارت ذیل سے ظاہر ہوگا۔ پس ان امورات کی وجہ سے یہ جرح نامسلم ہے۔ اب ہم سے اصل کیفیت سنیے۔ عبدالحمید حمانی صدوق اور ثقات سے ہے۔ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے۔ وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین۔ اور ہدی الساری میں ہے قال ابن معین کان ثقة وقال النسائی ثقة یعنی یہ صدوق ہے۔ اس کو یحیی بن معین اور نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین ثقة قال النسائی فی موضع ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی ھو وابنہ ممن یکتب حدیثہ قلت وھو ثقة وقال البرقی قال ابن معین کان ثقة النخعی ملخصًا یعنی یحیی بن معین نے ان کو ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ اور ابن عدی نے کہا کہ وہ (عبدالحمید) اور ان کے بیٹے ان لوگوں سے ہیں کہ ان کی حدیث لکھی جاوے (حافظ ابن حجر کہتے ہیں) میں کہتا ہوں وہ ثقہ ہیں۔ برقی نے بروایت یحیی بن معین ان کو ثقہ کہا ہے" معلوم ہوا کہ یہ شخص ثقات سے ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۶) عبدربہ بن نافع ابوشہاب الحناط فی حفظہ شیء قال النسائی لیس بالقوی ترجمہ ان کے حافظہ میں کچھ نقصان تھا۔ اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ایضًا

اقول۔ اس جرح کے متعلق بھی وہی جواب ہے۔ جو اس سے اوپر عرض کیا گیا۔ علاوہ بریں ان کو ایک جماعت کثیرہ خصوصًا یحیی بن معین جیسے نقاد فن نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ پس نسائی کا قول بن قبیل الشاذ ہوگا۔ وھو غیر مقبول۔ آپ ذرا کتب اسماء الرجال کو اٹھا کر دیکھیں۔ ان کی بابت تقریب میں ہے۔ صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے۔ صدوق وقال ابن معین ثقة۔ وقال لیعقوب بن شیبة ثقة وقال ابن خراش وغیرہ صدوق یعنی یہ صدوق ہیں۔ ان کو یحیی بن معین نے ثقہ اور یعقوب بن شیبہ نے ثقہ اور ابن خراش وغیرہ نے صدوق کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے۔ قال عبداللہ بن احمد عن ابیہ ما بحدیثہ باس وقال ابن معین والعجلی وابن سعد والبزار وابن نمیر وغیرھم ثقة و

---

۱ ص ۳۱۰ ج ۲ ۲ ص ۱۸۸ ج ۳ ۳ ص ۹۵ ج ۲ ۴ ص ۴۸۵ ۵ ص ۱۲۰ ج ۶
۶ ص ۳۰۶ ۷ ص ۱۸۹ ۸ ص ۹۲ ج ۲ ۹ ص ۴۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال الساجی صدوق انتہی یعنی عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد ان کو لا باس بحدیثہ اور یحییٰ اور عجلی اور ابن سعد اور البزار اور ابن نمیر وغیرہ نے ثقہ اور زکریا ساجی نے صدوق کہا ہے۔ تہذیب[1] التہذیب میں ہے قال ابن معین ثقۃ وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ما بحدیثہ باس وقال یعقوب بن شیبۃ کان ثقۃ وکان کثیر الحدیث وکان رجلاً صالحاً وقال العجلی لا باس بہ وقال مرۃ ثقۃ وقال ابن خراش صدوق وقال الساجی صدوق وقال ابن نمیر ثقۃ صدوق وقال البزار ثقۃ و قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث انتہی ملخ یعنی ان کو یحییٰ نے ثقہ اور عبداللہ نے بروایت احمد لا باس بحدیثہ اور یعقوب نے ثقہ کثیر الحدیث اور مرد صالح اور عجلی نے لا باس بہ اور ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور ساجی نے صدوق اور ابن نمیر نے ثقہ اور صدوق اور بزار نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔ دیکھئے حضرت! کس قدر جماعت ان کی توثیق کر رہی ہے۔ ہاں آپ نے غلطی کی ہے کہ حناط کو خیاط لکھ دیا۔ آگے چلیے۔

قولہ (۷۷) عبد الرحمٰن بن ثروان۔ عن احمد قال لا یحتج بہ وقال ابو حاتم لین ترجمہ کہا احمد نے کہا کہ قابل حجت پکڑنے کے نہیں ہیں۔ اور کہا ابو حاتم نے ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح بھی انہیں وجوہات مرقومہ بالا کے سبب سے ہم نہیں تسلیم کر سکتے۔ علاوہ بریں خود امام احمد سے ان کی نسبت لا باس بہ منقول ہے۔ ملاحظہ ہو تہذیب کما سیجئی۔ آئیے ہم آپ کو اصل کیفیت بتلاویں۔ جو حدیث ان عبد الرحمٰن ابن ثروان کی بروایت ہذیل ہوگی وہ متکلم فیہ نہیں ہے۔ بلکہ صحیح ہے جب ہم صحیح بخاری میں تلاش کرتے ہیں۔ تو ان کی حدیث بروایت ہذیل ہی ملتی ہے۔ لا من غیرہ۔ پس اگر یہ مجروح بھی ہوں۔ تو کوئی جرح نہیں علی ہذا القیاس ترمذی نے بھی اپنی جامع میں ان کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ جو بروایت ہذیل ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال[2] میں لکھتے ہیں۔ قلت خرج لہ البخاری حدیثہ عن ھذیل وصحح لہ الترمذی حدیثہ عن ھذیل انتہی یعنی امام بخاری ان کی حدیث بروایت ہذیل لائے ہیں۔ اور ترمذی نے ان کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے جو بروایت ہذیل ہے۔ علاوہ بریں ان کی بابت آئمہ فن کی جو صحیح رائے ہے اس کو بھی دیکھیں تقریب[3] میں ہے صدوق اور خلاصہ[4] میں ہے وثقہ ابن معین والعجلی اور میزان[5] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو یحییٰ بن معین اور عجلی وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ہدی الساری[6] میں ہے۔ وثقہ ابن معین والعجلی والدارقطنی وقال النسائی لیس بہ باس

---

[1] ص ۱۲۹ ج ۶ [2] ص ۱۰۰ ج ۲ [3] ص ۳۰۵ [4] ص ۱۹۰ [5] ص ۱۰۰ ج ۲ [6] ص ۴۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ان کو یحیی اور عجلی اور دار قطنی نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[1] میں ہے۔ قال ابن عباس الدوری عن ابن معین ثقہ وقال العجلی ثقۃ ثبت وقال النسائی لیس بہ باس ونقل ابن خلفون عن ابن نمیر توثیقہ انتہی ملخصا یعنی دوری نے ثقہ اور عجلی نے ثقہ ثبت اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور میں کہتا ہوں کہ حاکم نے بروایت دار قطنی ثقہ اور احمد نے لاباس بہ اور ابن خلفون نے بروایت ابن نمیر ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۷۸) عبد الرحمن بن حماد الشعبی۔ قال ابو حاتم لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ نے غلطی کی ہے۔ شعبی غلط ہے۔ شُعینی صحیح ہے۔ اور ابو حاتم اپنی اس جرح میں شاذ ہیں۔ نیز جرح غیر مبین ہے۔ اس لیے نامسموع۔ بلکہ ان کی بابت ہم آپ کو سناتے ہیں۔ تقریب[2] میں ہے۔ صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے قال ابو زرعۃ لاباس بہ اور میزان[4] میں ہے قال ابو زرعۃ وغیرہ لاباس بہ اور ہدی الساری[5] میں ہے قال ابو زرعۃ لاباس بہ وثقہ الدار قطنی خلاصہ ان کا یہ ہے کہ یہ صدوق ہیں ان کو ابو زرعہ وغیرہ نے لاباس بہ اور دار قطنی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ قال ابو زرعۃ لاباس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدار قطنی فی الجرح والتعدیل ثقۃ انتہی ملخصا یعنی ان کو ابو زرعہ نے لاباس بہ (ثقہ) اور ابن حبان نے ثقات میں اور دار قطنی نے ثقہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص ثقہ راوی ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۷۹) عبد الرحمن بن سلیمان بن الغسیل المدنی۔ قال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح بھی غیر مسلّم ہے۔ اس لیے کہ خود نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ملاحظہ ہو خلاصہ و تہذیب و ہدی کما یجئی جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ شخص ضرور ثقات سے ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حافظ تقریب[6] میں لکھتے ہیں صدوق اور علامہ صفی الدین خلاصہ[7] میں لکھتے ہیں۔ وثقہ النسائی والدار قطنی یعنی یہ صدوق ہیں۔ ان کو نسائی اور دار قطنی نے ثقہ کہا ہے۔ ذہبی میزان[8] میں لکھتے ہیں وثقہ ابو زرعۃ والدار قطنی وروی عباس عن یحیی ثقۃ وقال مرۃ لیس بہ باس انتہی۔ یعنی ان کو ابو زرعہ اور دار قطنی

---

[1] ج ۶ ص ۱۵۳ [2] ج ۲ ص ۳۰۸ [3] ص ۱۹۱ [4] ج ۲ ص ۳۰۱ [5] ص ۴۸۶ [6] ج ۲ ص ۱۶۴
[7] ص ۲۱۰ [8] ص ۱۹۳ [9] ج ۲ ص ۳۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عباس نے بروایت یحییٰ ثقہ اور لا باس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے۔ وثقہ ابن معین و النسائی وابو زرعۃ والدارقطنی وقال ابن عدی ھو ممن یعتبر حدیثہ ویکتب انتھی یعنی ان کو ابن معین اور نسائی اور ابو زرعہ اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ہے کہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حدیث معتبر اور قابل کتابت ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ قال الدوری عن ابن معین ثقۃ لیس بہ باس وقال الدارمی عن ابن معین صویلح وقال ابو زرعۃ والنسائی والدارقطنی ثقۃ وقال ابن عدی ھو ممن یعتبر حدیثہ ویکتب انتھی ملخصاً یعنی ابن عباس دوری نے بروایت یحییٰ ثقہ لا باس بہ اور دارمی نے بروایت یحییٰ صالح الحدیث اور ابو زرعہ اور نسائی اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا۔ کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کی حدیث معتبر اور قابل کتابت ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص بھی ثقہ ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۸۰) عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار المدنی۔ روی عباس عن یحیی قال فی حدیثہ عندی ضعف وقال ابو حاتم لا یحتج بہ ترجمہ روایت کی عباس نے یحییٰ سے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہا یحییٰ نے کہ میرے نزدیک ان کی حدیث میں ضعف ہے۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ قابل دلیل پکڑنے کے نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول خود ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کے کہا ہے ملاحظہ ہو تہذیب و ہدی کما سیجئ۔ علی ہذا القیاس ابن عدی نے بھی کہا ہے۔ بلکہ یحییٰ قطان نے ان سے روایت کیا ہے۔ اور حافظ نے صاف ہدی میں لکھ دیا ہے۔ کہ ان کی توثیق کے لیے صرف یحییٰ قطان جیسے نقاد کا ان سے روایت کرنا کافی ہے۔ غرض آپ کی دونوں جرحیں غیر مقبول ہیں۔ بلکہ میں اپنے اقوال مرقومہ کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ تقریب میں ہے۔ صدوق اور خلاصہ میں ہے۔ قال ابن عدی ھو فی جملۃ ممن یکتب حدیثہ یعنی یہ صدوق ہیں۔ ابن عدی نے کہا یہ ان لوگوں میں ہیں۔ جن کی حدیث لکھنے کے لائق ہے۔ میزان میں ہے۔ صالح الحدیث وقد وثق وحدث عنہ یحییٰ بن سعید یعنی یہ صالح الحدیث ہیں۔ ان کو یحییٰ بن سعید القطان نے ثقہ کہا ہے۔ اور ان سے حدیث لی ہے۔ اور ہدی الساری میں ہے وقد حدث عنہ یحییٰ القطان ویکفیہ روایۃ یحیی عنہ وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال ابن المدینی صدوق انتھی یعنی یحییٰ قطان نے ان سے حدیث بیان کی ہے۔ اور ان کے ثقہ ہونے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی ہے ان سے یحییٰ کا روایت کرنا۔ اور ابو حاتم نے کہا ہے۔ ان کی حدیث قابل کتابت ہے۔ اور ابن مدینی نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تہذیب التہذیب[1] میں لکھتے ہیں۔ قال ابوالقاسم البغوی ھو صالح الحدیث وقال الحربی غیرہ اوثق منہ وقال ابن خلفون سئل عنہ علی بن المدینی فقال صدوق وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقد حدث عنہ یحیی القطان انتہی ملخ۔ یعنی ابوالقاسم بغوی نے ان کو صالح الحدیث کہا ہے۔ اور حربی نے کہا کہ ان کے غیر ان سے زیادہ ثقہ ہیں (معلوم ہوا کہ یہ بھی ثقہ ہیں) اور ابن خلفون نے کہا۔ ابن المدینی ان کی بابت پوچھے گئے۔ تو صدوق کہا۔ اور ابو حاتم نے کہا۔ ان کی حدیث لائق لکھنے کے ہے اور یحییٰ قطان نے ان سے روایت کیا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۸۱) عبد الرحمٰن بن عبد الملک بن شیبۃ قال ابوبکر بن ابی داؤد ضعیف قال ابو احمد الحاکم لیس بالمتین عندھم۔ ترجمہ کہا ابوبکر بن ابی داؤد نے کہ ضعیف ہیں۔ کہا ابو احمد حاکم نے کہ لوگوں کے نزدیک متین نہیں ہیں ایضاً

اقول یہ جرح بھی بوجہ انہیں وجوہات کے غیر مقبول ہے۔ علاوہ برین امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے۔ وہ بالمتابعت۔ چنانچہ خلاصہ[2] میں ہے۔ ومنہ خ متابعۃً یعنی امام بخاری نے ان سے متابعۃً روایت کیا ہے۔ پس ان کے مجروح ہونے سے بھی چنداں جرح نہیں ہے۔ کما مر۔ حالانکہ ابن حبان وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ تقریب[3] میں ہے صدوق اور خلاصہ[4] میں ہے۔ قال ابن حبان فی الثقات "ربما خالف" اور میزان[5] میں ہے۔ صدوق وقال ابن حبان فی الثقات۔ اور ہدی الساری[6] میں ہے۔ قواہ ابوحاتم وقال ابن حبان فی الثقات اور تہذیب[7] التہذیب میں ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ خلاصہ ان سب عبارات کا یہ ہوا۔ کہ صدوق ہیں۔ ان کو ابو حاتم نے قوی کہا ہے اور ابن حبان نے ثقاۃ میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ بس اتنا ہی کافی ہے

قولہ (۸۲) عبد الرحمٰن بن محمد المحاربی۔ قال ابن معین ویروی المناکیر عن المجہولین وقال حاکم صدوق یروی عن مجہولین احادیث منکرۃ فیفسد حدیثہ بذلک ترجمہ کہا ابن معین نے کہ یہ روایت کرتے ہیں۔ نامقبول احادیث مجہول لوگوں سے اور کہا۔ حاتم (یا حاکم) نے کہ یہ سچے ہیں۔ اور چونکہ روایت کرتے ہیں مجہول لوگوں سے نامقبول احادیث۔ پس اس وجہ سے فاسد ہو جاتی ہے حدیث ان کی۔ ایضاً

---

[1] ص۲۰۶ ج۶ [2] ص۱۹۵ [3] ص۳۱۴ [4] ص۱۹۵ [5] ص۱۱۲ ج۲ [6] ص۴۸۷ [7] ص۲۲۲ ج۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول ۔ یہاں پر آپ نے تحریف کی ہے ۔ میزان[1] میں ہے وقال ابوحاتم آپ نے اس کو لکھا ہے ۔ وقال حاکم اور ترجمہ میں بھی ابو کا لفظ ندارد ہے ۔ بعینہ یہی حال جرح مرقومہ کا بھی ہے ۔ کیونکہ خود یحییٰ بن معین نے (جن سے آپ نے جرح نقل کی ہے) ان کو ثقہ کہا ہے ۔ ملاحظہ ہو میزان وغیرہ پس معلوم ہوا کہ یہ محاربی فی نفسہ ثقہ ہیں ۔ چنانچہ ان کا صدوق ہونا آپ کو بھی مسلم ہے ۔ باقی رہا ان کا مجہول سے روایت کرنا ۔ اس سے ان کی ثقاہت میں فرق نہیں آتا ۔ علاوہ بریں حافظ[2] نے ہدی میں بتلایا ہے ۔ کہ امام بخاری کا ان سے روایت کرنا متابعۃً ہے ۔ فلا جرح اذاً ۔ ہاں آپ ان کی توثیق سننا چاہتے ہیں ۔ تو سنیں ۔ تقریب[3] میں ہے لا باس بہ (ای ثقہ) اور خلاصہ[4] میں ہے وثقہ ابن معین والنسائی یعنی یہ ثقہ ہیں ۔ ان کو یحییٰ بن معین اور نسائی نے ثقہ کہا ہے ۔ میزان[5] میں ہے ۔ ثقہ صاحب حدیث وقال ابن معین ایضاً ثقۃ انتہی یعنی یہ ثقہ اور عمدہ حدیث والے ہیں ۔ ابن معین نے بھی ان کو ثقہ کہا ہے ۔ ہدی الساری[6] میں ہے ۔ وثقۃ ابن معین والنسائی والبزار والدارقطنی وقال ابوحاتم صدوق وقال الباجی صدوق انتہی یعنی ان کو باجی اور ابوحاتم نے صدوق ۔ اور یحییٰ اور نسائی نے اور بزار اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے ۔ تہذیب التہذیب[7] میں ہے قال ابن معین والنسائی ثقۃ وقال النسائی ایضاً لیس بہ باس وقال ابوحاتم صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقۃ وقال ابن شاھین فی الثقات وقال عثمان بن ابی شیبۃ ھو صدوق وقال البزار والدارقطنی ثقۃ وقال عثمان الدارمی سألت ابن معین عنہ فقال لیس بہ باس وقال العجلی لا باس بہ وقال الساجی صدوق انتہی ملخصاً ۔ یعنی ان کو یحییٰ اور نسائی نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابوحاتم نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن شاہین نے ثقات میں اور عثمان نے صدوق اور بزار اور دارقطنی نے ثقہ اور عثمان دارمی نے بروایت یحییٰ لا باس بہ (ثقہ) اور عجلی نے لا باس بہ اور ساجی نے صدوق کہا ہے ۔ آگے چلیے ۔

قولہ (۸۳) عبد الرحمٰن بن ابی نعم البجلی ۔ قال احمد بن ابی خیثمۃ عن ابن معین قال ابن ابی نعم ضعیف ۔ ترجمہ نقل کیا احمد بن ابو خیثمہ نے ابن معین سے کہا ابن معین نے کہ ابن ابو نعم ضعیف ہیں ایضاً ۔

---

[1] ص ۱۱۵ ج ۲ [2] ص ۴۸۸ [3] ص ۲۶۹ [4] ص ۱۹۳ [5] ص ۱۱۵ ج ۲ [6] ص ۴۸۸ [7] ص ۲۶۵ ج ۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: یہ کیوں ضعیف ہیں اس کی وجہ کوئی بھی نہیں معلوم۔ پھر بقاعدہ اصول یہ جرح نامقبول ہوئی علاوہ بریں ابن معین اس جرح میں شاذ ہیں چنانچہ علامہ ذہبی نے آگے صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ وھذا لم یتابع علیہ احد (میزان[1]) یعنی اس قول کی کسی نے متابعت نہیں کی ہے۔ پس اسی سے آپ کی جرح کا جواب ہو گیا۔ اے جناب! ابن ابو نعیم ثقہ اور صدوق ہیں۔ تقریب[2] میں ہے۔ صدوق عابد من الثالثۃ انتہی اور خلاصہ[3] میں ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات اور میزان[4] میں ہے۔ کان من الاولیاء الثقات اور ہدی الساری[5] میں ہے وثقہ ابن سعد والنسائی خلاصہ ان سب کا یہ ہوا کہ ابن ابو نعیم صدوق ہیں عابد ہیں اولیاء میں سے ہیں ثقات میں سے ہیں ان کو ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ اور محمد بن سعد اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد[6] ششم میں لکھتے ہیں قال ابن سعد کان ثقۃ وقال النسائی فی التمییز ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخ۔ یعنی محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور نسائی نے تمیز میں ان کو ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸۴) عبد الرحمٰن بن نمر۔ ضعفہ یحیی وقال ابو حاتم وغیرہ لیس بالقوی۔ ضعیف ٹھہرایا ان کو یحیی نے اور کہا ابو حاتم وغیرہ نے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول: امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ متابعۃً ہے ملاحظہ ہو۔ ہدی و تہذیب۔ اور جو روایت متابعۃً ہوتی ہے اس کی بابت کئی گذشتہ نمبروں میں بیان ہو چکا خصوصاً ۲۲ میں کہ اگر وہ راوی ضعیف ہو تو بھی چنداں حرج نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جب ثقہ ہو۔ یہ ابن نمر اسی قبیل سے ہے یعنی اس کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ چنانچہ تقریب[7] میں ہے ثقۃ اور خلاصہ[8] میں ہے وثقوہ وقال ابو داؤد لیس بہ باس اور میزان[9] میں ہے قال ابن عدی احادیثہ مستقیمۃ اور ہدی الساری[10] میں ہے۔ وثقہ الذہلی وابن البرقی وابو داؤد۔ خلاصہ ان کا یہ ہوا کہ عبد الرحمٰن بن نمر ثقہ ہیں ان کو ایک جماعت نے ثقہ اور ابو داؤد نے لا باس بہ کہا ہے۔ اور ابن عدی نے کہا ہے کہ ان کی حدیثیں کل مستقیم ہیں اور ذہلی اور ابن البرقی اور ابو داؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رح تہذیب التہذیب جلد سادس میں لکھتے ہیں قال دحیم صحیح الحدیث وقال الاجری عن ابی داؤد لیس

---

[1] ص۱۲۰ ج۲ [2] ص۳۲۱ [3] ص۱۹۹ [4] ص۱۲۰ ج۱ [5] ص۴۸۸ [6] ص۲۸۶ ج۶ [7] ص۳۲۱ [8] ص۲۰۰ [9] ص۱۲۰ ج۲ [10] ص۴۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

به باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال من ثقات اهل الشام ومتقنیهم وقال ابو عبد الله الحاکم مستقیم الحدیث وقال ابن البرقی ثقة وقال الذهلی عبد الرحمٰن بن نمر وعبد الرحمٰن بن خالد ثقتان انتہی ملخصًا یعنی ان کو دحیم نے صحیح الحدیث اور آجری نے بروایت ابی داؤد لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ ثقات اہل شام اور متقنین (ثقہ) سے ہیں اور حاکم نے ان کو مستقیم الحدیث اور ابن البرقی نے ثقہ اور ذہلی نے ابن عبد الرحمٰن بن نمر اور عبد الرحمٰن بن خالد دونوں کو ثقہ کہا ہے۔ دیکھا جناب! اچھا آگے چلیے

قولہ (۵۰) عبد السلام بن حرب الملائی۔ قال ابن سعد فیہ ضعف۔ ترجمہ کہ ابن سعد نے کہ ان میں ضعف ہے۔ ایضًا

اقول: ابن سعد نے جو ان میں ضعف بتلایا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ یہ شخص تو حفاظ ثقات سے ہے تمام کتب اسماء الرجال میں ایسا ہی ملتا ہے۔ خود آپ میزان میں ملاحظہ کر لیں کما سیجئ۔ علاوہ بریں ہدی الساری کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے ان سے متابعۃً روایت کیا ہے۔ پس اس کا بھی وہی جواب ہوگا۔ جو اوپر مرقوم ہے۔ اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں کہ محدثین ناقدین نے ان کی بابت کیا لکھا ہے۔ تقریب میں ہے ثقة حافظ اور خلاصہ میں ہے الحافظ ثقة ابو حاتم والترمذی۔ یعنی یہ ثقہ ہیں حافظ ہیں ان کو ابو حاتم اور ترمذی نے ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں من کبار مشیخة الکوفة وثقاتهم ومسندیهم قال الترمذی ثقة حافظ وقال الدارقطنی ثقة حجة وقال یعقوب بن شیبة ثقة وقال ابن معین ثقة والکوفیون یوثقونه انتہی۔ یعنی یہ کوفہ کے کبار مشائخ اور ثقات اور مستندین لوگوں میں سے ہیں۔ ترمذی نے ان کو ثقہ حافظ اور دارقطنی نے ثقہ حجۃ اور اور یعقوب نے ثقہ اور یحیی نے ثقہ کہا ہے۔ اور کل کوفی ان کو ثقہ کہتے تھے۔ ہدی الساری میں ہے وثقه ابو حاتم والترمذی ویعقوب بن شیبة والدارقطنی والعجلی وقال یحیی بن معین لیس به باس انتہی۔ یعنی ان کو ابو حاتم اور ترمذی اور یعقوب اور دارقطنی اور عجلی اور یحیی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر اس سے تفصیل سے تہذیب التہذیب جلد ششم میں لکھتے ہیں قال عثمان الدارمی عن ابن معین صدوق وقال غیره عن یحیی لیس به باس یکتب حدیثه وقال ابو حاتم ثقة صدوق وقال الترمذی ثقة حافظ وقال النسائی فی التمییز لیس به باس

۱ ص۲۸۶، ۲۲۸ ۲ ص۲۱۹ ۳ ص۲۸۳ ۴ ص۲۰۶ ۵ ص۱۲۹ ج۲ ۶ ص۴۸۹ ۷ ص۳۱۶ ج۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال الدارقطنی ثقة حجة وقال العجلی هو عند الکوفیین ثقة ثبت وقال یعقوب بن شیبة ثقة انتہی ملخصاً یعنی عثمان دارمی نے بروایت یحییٰ صدوق اور ان کے غیر نے بروایت ابن معین نے لاباس بہ (ثقہ) ان کی حدیث قابل کتابت اور ابو حاتم نے ثقہ صدوق اور ترمذی نے ثقہ حافظ اور نسائی نے تمییز میں لاباس بہ اور دارقطنی نے ثقہ حجت کہا ہے اور عجلی نے کہا وہ نزدیک کوفیوں کے ثقہ ثبت ہیں اور یعقوب نے بھی ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۸۶) عبد العزیز بن عبد اللہ الاولسی المدنی۔ قال ابوداؤد ضعیف ترجمہ کہا ابوداؤد نے کہ یہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اولسی باللام غلط ہے صحیح اویسی بالیاء ہے۔ ہاں یہ جرح ابوداؤد کی جو آپ نے نقل کی ہے یہ بالکل مردود ہے اس لیے کہ خود ابوداؤد ہی نے ان کو ثقہ کہا ہے کیا اسی میزان میں آپ کو ذرا سا آگے دکھائی نہیں دیا؟ علی ہذا القیاس ابوداؤد سے ان کی توثیق خلاصہ[1] و ہدی[2] و تہذیب[3] میں موجود ہے کما سیجئی یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے اس جرح کی بابت بڑے زوروں سے ہدی الساری[4] میں لکھا ہے ففیہ نظر لانہ قد وثقہ فی موضع آخر (الی قولہ) فی الجملة فهو جرح مردود انتہی۔ یعنی ابوداؤد کی اس جرح میں نظر ہے کیونکہ خود انہیں ابوداؤد نے دوسری جگہ میں ان کو ثقہ کہا ہے حاصل کلام یہ کہ یہ جرح مردود نامقبول ہے چلیے فیصلہ شد۔ اب ان کی ثقاہت سنیے۔ تقریب[5] میں ہے ثقة من کبار العاشرة اور خلاصہ[6] میں ہے وثقہ ابوداؤد۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے میزان[7] میں ہے شیخ البخاری ثقة جلیل وثقہ ابوداؤد یعنی یہ امام بخاری کے شیخ ہیں بڑے جلیل القدر اور ثقہ ہیں ابوداؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[8] میں ہے من کبار شیوخ البخاری وقال ابو حاتم هو صدوق ووثقہ یعقوب بن شیبة وقال الدارقطنی حجة وقال الخلیلی اتفقوا علی توثیقہ انتہی۔ یعنی یہ امام بخاری کے کبار شیوخ سے ہیں ان کو ابو حاتم نے صدوق اور یعقوب نے ثقہ اور دارقطنی نے حجت کہا ہے اور خلیلی نے کہا ہے کہ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ تہذیب[9] التہذیب جلد سادس میں ہے قال یعقوب بن شیبة ثقة وکذا قال ابوداؤد وقال ابن ابی حاتم سئل ابی عنہ فقال صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی حجة وقال الخلیل ثقة متفق علیہ

---

۱ ص۲۰۳ ۲ ص۴۹۰ ۳ ص۳۴۵ ج۶ ۴ ص۴۹۰ ۵ ص۳۲۷ ۶ ص۲۰۳

۷ ص۱۳۷ ج۲ ۸ ص۴۹۰ ۹ ص۳۴۵، ۳۴۶ ج۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہی ملخصاً۔ یعنی ان کو یعقوب نے ثقہ اور ابوداؤد نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے حجۃ اور خلیلی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ۔ (۸۷) عبد العزیز بن مسلم (القسملی) قال العقیلی فی حدیثہ بعض الوھم۔ ترجمہ کہا عقیلی نے کہ ان کی حدیث میں بعض وہمی باتیں ہیں ایضاً

اقول۔ تو اس سے کیا ہوتا ہے کل حدیثیں تو ان کی ایسی نہیں ہیں۔ اور اس سے ان کی ثقاہت میں تو فرق نہیں آنے کا۔ آپ نے عقیلی کا جو یہ قول نقل کیا ہے یہ درحقیقت کوئی جرح نہیں ہے۔ بلکہ ہم آپ کو سناتے ہیں کہ عبد العزیز قسملی کے ثقہ ہونے میں کلام نہیں ہے۔ تقریب[1] میں ہے ثقۃ عابد اور خلاصہ[2] میں ہے کان من العابدین وثقہ ابن معین یعنی یہ ثقہ اور عابد ہیں یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبی میزان[3] میں لکھتے ہیں بصری ثقۃ قال یحییٰ ابن معین عبد العزیز القسملی لاباس بہ وقال ابوحاتم صالح الحدیث ثقۃ انتہی یعنی یہ ثقہ ہیں یحییٰ نے ان کو لاباس بہ (ثقہ) اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[4] جلد ششم میں لکھتے ہیں قال ابن معین ثقۃ وقال ابوحاتم صالح الحدیث ثقۃ وقال ابوعامر وکان من العابدین وقال النسائی فی التمییز لیس بہ باس وقال ابن نمیر والعجلی ثقۃ وقال ابن خراش صدوق وقال ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی ان کو یحییٰ نے ثقہ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور ثقہ اور ابوعامر نے عابد (زاہد) اور نسائی نے تمییز میں لاباس بہ اور ابن نمیر اور عجلی نے ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸۸) عبد الملک بن عین۔ قال ابن معین لیس بشیٔ قال ابن عیینۃ ثنا عبد الملک وکان رافضیا وقال ابوحاتم من عنق الشیعۃ۔ ترجمہ کہا ابن معین نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا ابن عیینہ نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد الملک نے اور حال یہ کہ وہ یعنی عبد الملک رافضی تھا۔ اور کہا ابوحاتم نے کہ یہ فرقہ شیعہ میں سے تھے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں بھی آپ نے غلطی کی ہے ابن عین نہیں بلکہ ابن اعین بزیادۃ الالف ہے۔ باقی رہا ان کے شیعہ ہونے کے متعلق اس کی بابت بارہا لکھا جا چکا ہے کہ راوی اگر صادق فی الحدیث ہو تو چنداں جرح نہیں ہوتا چنانچہ عبد الملک کا صدوق ہونا۔ ذیل میں درج کیا جاوے گا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو ان ابن اعین سے روایت کیا ہے وہ مقرون بغیرہ ہے یعنی متابعۃً امام بخاری نے روایت کیا ہے چنانچہ تمام کتب اسماء الرجال

---

[1] ص ۳۲۸ [2] ص ۲۰۴ [3] ص ۱۳۹ ج ۱ [4] ص ۲۵۷ ج ۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس کی تصریح موجود ہے۔ تقریب[1] میں ہے لہ فی الصحیحین حدیث واحد متابعۃ اور خلاصہ[2] میں ہے لہ فی خرم فی حدیث متابعۃ اور میزان[3] میں ہے وخرجا لہ مقرونا بغیرہ فی حدیث اور تہذیب[4] ج ۲ میں ہے لہ عند الشیخین حدیث واحد قرن فیہ بجامع بن ابی راشد۔ خلاصہ ان سب کا یہ ہوا کہ امام بخاری نے ان سے مقترن بمتابعت جامع بن ابی راشد روایت کیا ہے۔ پس جب حدیث مقرون بغیرہ اور متابعۃ ہوئی تو اس کی بابت ۱۲ میں بالتفصیل بحوالہ قول علامہ عینی لکھا جا چکا ہے کہ چنداں معتمد علیہ نہیں۔ اور لطف یہ کہ امام بخاری نے جوان سے بالمتابعت روایت کی ہے وہ بھی اس بنیاد پر کہ یہ بعض کے نزدیک صدوق بلکہ ثقہ ہیں چنانچہ تقریب[5] میں ہے صدوق اور خلاصہ[6] میں ہے قال ابوحاتم محلہ الصدق اور میزان[7] میں ہے۔ قال ابوحاتم صالح الحدیث وقال ابن معین ھو صدوق اور ہدی الساری[8] میں ہے وثقہ العجلی وقال ابوحاتم محلہ الصدق۔ ماحصل یہ کہ یہ صدوق ہیں خود یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے ان کو صدوق بلکہ ابوحاتم نے صالح الحدیث کہا ہے اور عجلی نے ثقہ کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[9] جلد سادس میں لکھتے ہیں۔ قال ابوحاتم محلہ الصدق صالح الحدیث یکتب حدیثہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کوفی تابعی ثقۃ انتہی یعنی ابوحاتم نے ان کو صدوق صالح الحدیث کہا ان کی حدیث کو قابل کتابت کے لکھا ہے۔ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ پس جب یہ صالح الحدیث ہوئے اور ان کی حدیث قابل کتابت ہوئی فلاح ج اذاً۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸۹) عبدالملک بن الصباح الصنعانی متہم بسرقۃ الحدیث ترجمہ سرقہ حدیث میں متہم ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اگر تہمت غلط ہو تو پھر ایسی ایسی مبہم جرح جیز قبول میں ہرگز نہیں آسکتی۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[10] میں لکھتے ہیں وذکرہ صاحب المیزان تنقل عن الخلیل انہ قال فیہ کان متہما بسرقۃ الحدیث وھذا جرح مبہم انتہی یعنی علامہ ذہبی نے خلیل سے نقل کیا ہے کہ یہ متہم تھے ساتھ سرقہ حدیث کے یہ جرح مبہم ہے پس غیر مقبول علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ مقترن ہے حافظ ہدی الساری[11] میں لکھتے ہیں ولم اللہ فی البخاری سوی حدیث واحد مقرونا بمعاذ بن معاذ انتہی یعنی امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ مقرون ہے ساتھ معاذ کے وہ بھی ایک ہی حدیث۔ پس اس کا جو حکم ہے وہ اوپر مرقوم ہوا۔ تاہم ایسا نہیں ہے کہ ان کی ثقاہت وصداقت نہ ثابت ہو۔ تقریب[12] میں ہے صدوق من التاسعۃ اور

---

[1] ص ۳۳۱ [2] ص ۲۰۱ [3] ج ۲ ص ۱۴۷ [4] ج ۲ ص ۳۸۶ [5] ص ۳۳۱ [6] ص ۲۰۱
[7] ج ۲ ص ۱۴۷ [8] ص ۴۹۲ [9] ج ۶ ص ۳۸۶ [10] ص ۴۹۲ [11] ص ۴۹۲ [12] ص ۳۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ[1] میں ہے قال ابن حبان فی الثقات اور ہدی الساری میں ہے قال ابو حاتم صالح اور تہذیب التہذیب[2] جلد ششم میں ہے قال ابو حاتم صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن نافع وکان ثقۃ انتہی خلاصہ عبارات مسطورہ کا یہ ہوا کہ عبد الملک صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن قانع نے ثقہ کہا ہے سمجھے کہ نہیں جناب! آگے چلیے

قولہ (۹) عبد الواحد بن واصل قال احمد بن حنبل اخشی ان یکون ضعیفا وقال احمد ایضا لم یکن صاحب حفظ۔ ترجمہ کہا احمد نے کہ مجھ کو ان کے ضعیف ہونیکا خوف ہے اور بھی کہا احمد نے کہ یہ صاحب حافظہ نہ تھے ایضا

اقول یہ تو آپ نے امام احمد سے جرح نقل کر دی لیکن ان کی کتاب کی بابت جس سے امام بخاری نے حدیث لیا ہے ان کا فیصلہ نہ دیکھا۔ علامہ ذہبی اسی میزان[1] میں لکھتے ہیں قال احمد وکتابہ صحیح یعنی امام احمد نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کتاب جو حدیث کی ہے وہ صحیح ہے چلیے فیصلہ شد۔ علاوہ بریں امام ذہبی اسی میزان[2] میں یہ بھی لکھتے ہیں وخرج لہ البخاری فقرنہ بآخر یعنی امام بخاری نے ان سے مقترن روایت کی ہے۔ پس وہ روایت مقرون بغیرہ ہوئی جس کی بابت ابھی اوپر دو نمبروں میں مذکور ہوا۔ آئیے ہم آپ کو ان کی ثقاہت سنا دیں۔ تقریب[3] میں ہے ثقۃ من التاسعۃ اور خلاصہ[4] میں ہے قال احمد کتابہ صحیح یعنی یہ ثقہ ہیں امام احمد نے ان کی کتاب کو صحیح کہا ہے۔ میزان الاعتدال[5] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابن معین ایضا وکان من المتثبتین ما اعلم انا اخذنا علیہ خطاء البتۃ۔ یعنی ان کو یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ثقہ لوگوں سے تھے ہم نے ان سے لیا ہے لیکن ہم یقیناً ان پر خطا نہیں جانتے۔ ہدی الساری[6] میں ہے قال ابن معین کان من المثبتین ما اعلم انا اخذنا علیہ خطاء البتۃ وقال احمد وکان کتابہ صحیحا ووثقہ العجلی ویعقوب بن شیبۃ ویعقوب بن سفیان وابو داؤد وغیرھم انتہی۔ یعنی یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ ثقہ لوگوں میں سے تھے میں یقیناً ان پر کسی قسم کی خطا نہیں سمجھتا حالانکہ میں نے ان سے لیا ہے اور امام احمد نے کہا ان کی کتاب صحیح ہے اور عجلی اور یعقوب بن شیبۃ اور یعقوب بن سفیان اور ابو داؤد وغیرہم نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[7] جلد سادس میں لکھتے ہیں قال عبد الخالق بن منصور عن ابن معین ثقۃ وقال غیرہ عن ابن معین کان من المتثبتین ما اعلم انا اخذنا علیہ خطاء البتۃ وقال احمد وکان کتابہ صحیحا وقال العجلی ویعقوب بن شیبۃ ویعقوب بن سفیان وابو داؤد ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت ووثقہ الدارقطنی۔ انتہی ملخصا۔ یعنی ان کو عبد الخالق

---

[1] ص ۲۰۷ [2] ص ۳۹۹ ج ۶ [3] ص ۱۵۹ ج ۲ [4] ایضاً [5] ص ۳۳۷ [6] ص ۲۰۹
[7] ص ۱۵۸ ج ۲ [8] ص ۴۹۲ [9] ص ۴۴۰ ج ۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بروایت یحیٰی ثقہ کہا ہے اور دوسرے نے بروایت ابن معین کہا ہے کہ یہ مثبتین سے ہیں میں نے ان سے روایت کیا ہے میں ان میں کسی قسم کی خطا یقیناً نہیں دیکھتا ہوں اور احمد نے کہا کہ ان کی کتاب صحیح ہے اور عجلی اور یعقوب بن شیبۃ اور یعقوب بن سفیان اور ابو داؤد اور دار قطنی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے آگے چلیے۔

قولہ (۹۱) عبد اللہ بن عبد المجید۔ روی عثمان بن سعید عن یحیی لیس بشیئ۔ ترجمہ روایت کی عثمان بن سعید نے یحیی سے کہ یہ کچھ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ میزان میں ہے عبد اللہ بن عبد المجید کی نسبت یہ جرح ہی نہیں ہے بلکہ سرے سے عبد اللہ بن عبد المجید ہی نہیں ہے اے جناب! یہاں پر آپ نے غلطی کی ہے جس کی نسبت آپ لکھ رہے ہیں وہ عبد المدن عبد المجید ہے باقی رہی ان کے متعلق یحیٰی کی جرح۔ اس کی نسبت حافظ ابن حجر نے تقریب[1] میں صریح لفظوں میں مع تصریح نام یحیی کے لکھا ہے کہ لم یثبت یعنی یحیٰی سے اس پر جرح ثابت نہیں ہوئی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس جرح کا انتساب یحیٰی کی طرف غلط ہے اور یہ عبید اللہ ثقہ صدوق ہے۔ چنانچہ تقریب[2] میں ہے صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے قال ابو حاتم لیس بہ باس یعنی یہ صدوق ہیں ابو حاتم نے ان کو لا باس بہ کہا ہے۔ میزان[4] میں ہے۔ قال ابو حاتم وغیرہ لیس بہ باس وقال شیخنا فی التہذیب قال عثمان الدارمی عن یحیٰی وابو حاتم لیس بہ باس یعنی ان کو ابو حاتم وغیرہ نے لا باس بہ کہا ہے (ذہبی کہتے ہیں) اور ہمارے شیخ (جمال الدین مزی) تہذیب الکمال[5] میں فرماتے ہیں کہ عثمان دارمی نے بروایت یحیٰی اور ابو حاتم نے ان کو لا باس بہ کہا ہے۔ اور یحیی کی اصطلاح میں لفظ لا باس بہ اور لفظ ثقہ ایک درجہ کا ہے کما تقدم۔ لیجئے جناب! یحیٰی سے ان کی ثقاہت ثابت ہے جس سے آپ نے جرح نقل کی ہے[6]۔ ہدی الساری[7] میں ہے۔ ھو من نبلاء المحدثین قال ابن معین و ابو حاتم لا باس بہ ووثقہ العجلی والدار قطنی وغیرہ واحتج بہ الجماعۃ انتہی۔ یعنی یہ بزرگ محدثین سے ہے ان کو ابن معین اور ابو حاتم نے لا باس بہ کہا ہے اور عجلی اور دار قطنی اور ابن قانع نے بھی ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ۔ (۹۲) عبیدۃ بن حمید الضبی الکوفی۔ قال زکریا الساجی لیس بالقوی فی الحدیث۔ ترجمہ کہا زکریا ساجی نے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

---

[1] ص ۲۴۵ [2] ایضاً [3] ص ۲۳۵ [4] ص ۱۶۹ ج ۲ [5] وتقدم فی ص ۱۰۰ [6] ان قول ابن معین فی راوٍ "لیس بشیئ" لیس بجرح علیہ بل مراده من هذه انه قلیل الروایۃ کما صرح به اهل الاصول فلا ورود [7] ص ۴۹۳ ج ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ یہ جرح ہرگز قبول نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ ابن المدینی ان کی حدیثوں کو صحیح کہا کرتے تھے امام احمد کہتے تھے اس کی حدیث کیسی اچھی ہے اور ایک جماعت کثیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ جیسا کہ مفصل ذیل میں کہا ہے پھر بلا دلیل ساجی کا قول کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ جرح علاوہ مبہم ہونے کے شاذ بھی ہے اس لیے نامقبول ہاں انکے متعلق اصل کیفیت سنیے تقریب[1] میں ہے صدوق اور خلاصہ[2] میں ہے قال ابن سعد ثقة یعنی یہ صدوق ہیں ان کو محمد بن سعد نے ثقہ کہا ہے، میزان[3] میں ہے۔ وثقه احمد وابن معين والناس قال ابن المدينى احاديثه صحاح وقال ابن معين مابه باس وقال ايضاً ثقة وقال احمد ما احسن حديثه وقال ابن نمير ثقة یعنی ان کو احمد و یحیی اور سب لوگوں نے ثقہ کہا ہے ابن المدینی نے کہا ان کی کل حدیثیں صحیح ہیں اور ابن معین نے لا باس بہ اور ثقہ کہا ہے اور احمد نے کہا کیا ہی اچھی ہے حدیث ان کی اور ابن نمیر نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے وثقه احمد وقال ما اصح حديثه وقال ابن معين مابه باس وقال ابن المدينى ما اصح حديثه ووثقه آخرون انتهى یعنی ان کو امام احمد نے ثقہ کہا ہے اور کہا ہے کہ کیا ہی اچھی ہے حدیث ان کی اور ابن معین نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن المدینی نے کہا کیا اچھی ہے حدیث ان کی۔ اور دوسروں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ان دوسروں کا بیان اگر آپ بالتفصیل سننا چاہتے ہیں تو بگوش ہوش متوجہ ہو کر کے سنیں۔ حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ من اللہ الاکبر تہذیب التہذیب[5] جلد سابع میں لکھتے ہیں قال عبد الله بن احمد سئل ابى عن عبيدة بن حميد والبكائى فقال عبيدة احب الى واصلح حديثا منه وقال الفضل بن زياد عن احمد ما احسن حديثه وقال الاثرم احسن احمد الثناء عليه جدا ورفع امره وقال ما ادرى ما للناس وله ثم ذكر صحة حديثه وقال ابو داؤد عن احمد ليس به باس وقال ابن ابى مريم عن ابن معين ثقة وقال عثمان الدارمى عن ابن معين مابه باس وقال جعفر الطيالسى عن ابن معين لم يكن به باس وقال عبد الله بن على بن المدينى عن ابيه احاديثه صحاح وقال ابن عمار ثقة وقال النسائى ليس به باس وقال ابن سعد كان ثقة صالح الحديث صاحب نحو وعربية وقراءة للقرآن قلت وذكره ابن حبان فى الثقات وقال العجلى لا باس به وقال الدارقطنى ثقة وقال ابن شاهين فى الثقات قال عثمان بن ابى شيبة عبيدة بن حميد ثقة صدوق انتهى ملخصاً خلاصہ یہ کہ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے باپ احمد سے کسی نے عبیدہ اور بکائی دونوں کی بابت پوچھا فرمایا عبیدہ مجھے اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ صالح الحدیث ہے اور فضل نے بروایت احمد کہا ہے

---

[1] ص ۳۴۸ [2] ص ۲۱۷ [3] ص ۱۷۵ ج ۲ [4] ص ۴۹۴ [5] ص ۸۲،۸۱ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہی اچھی ہے حدیث ان کی اور اثرم نے کہا احمد نے اس کی بہت اچھی ثنا بیان کی اور اس کی شان کو بلند کہا اور فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ لوگوں کو اس سے کیا ضد ہے (کہ خواہ مخواہ اس پر جرح کرتے ہیں جیسے ساجی وغیرہ پھر اس کی حدیث کی صحت کو ذکر کیا اور ابوداؤد نے بروایت احمد لا باس بہ اور ابن ابی مریم نے بروایت یحییٰ ثقہ اور دارمی نے بروایت یحییٰ لا باس بہ اور جعفر نے بروایت یحییٰ لا باس بہ کہا ہے اور عبداللہ نے بروایت اپنے باپ ابن المدینی اس کی حدیثوں کو صحیح کہا ہے۔ اور ابن عمار نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن سعد نے ثقہ صالح الحدیث نحوی عربی داں قاری کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات اور عجلی نے لا باس بہ اور دارقطنی نے ثقہ اور ابن شاہین نے ثقات میں اور عثمان نے ثقہ اور صدوق کہا ہے۔

قولہ (۹۳) عثمان بن فرقد البصری قال الازدی یتکلمون فیہ ترجمہ کہا ازدی نے کہ لوگوں کو ان میں کلام ہے ایضاً

اقول۔ کیا ازدی سے آپ کی دوستی ہے؟ یہاں پر آپ نے پھر اسی ازدی کا قول جرح میں پیش کیا جس کی نسبت ابھی ص۷۴ میں بڑی تفصیل سے لکھا جا چکا ہے کہ چونکہ یہ خود ضعیف ہے اس لیے تضعیف ثقات میں اس کا قول معتبر نہیں۔ لائق تو مجھے یہ تھا کہ ازدی کی اس جرح کے جواب میں اسی قدر تحریر پر اکتفا کروں لیکن کچھ اور لکھ دیتا ہوں۔ امام بخاری نے جو عثمان بن فرقد سے روایت کیا ہے وہ مقترن ہے میزان[1] میں ہے قلت روی لہ البخاری مقرونا بآخر۔ اور ہدی[2] میں ہے مقرونا بعبد اللہ بن نمیر یعنی امام بخاری نے ان کی روایت متابعت ابن نمیر کے روایت کیا ہے پس یہ مقرون بغیرہ ہوئی جس کی بابت مختلف مقاموں میں لکھا جا چکا کہ فلا حرج اذاً۔ علاوہ بریں عثمان کی حدیثیں مستقیم ہیں تقریب[3] میں ہے صدوق خلاصہ[4] میں ہے قال ابن حبان مستقیم الحدیث اور میزان میں ہے ما علمت بہ باساً اور ہدی الساری[5] میں ہے وثقہ ابن حبان وقال مستقیم الحدیث اور تہذیب التہذیب جلد ہفتم[6] میں ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال مستقیم الحدیث انتہی خلاصہ سب کا یہ ہوا کہ عثمان صدوق ہیں ذہبی نے ان کو لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقہ اور مستقیم الحدیث کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۹۴) عطاء بن السائب زید بن الثقفی۔ قال احمد لا یحتج بہ ترجمہ کہا یحییٰ نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ نے اپنی کم علمی کی وجہ سے چار اغلاط کی ہیں۔ ایک تو آپ نے لکھا ہے عطاء بن السائب زید حالانکہ یہ عطاء بن السائب بن زید ہے دوسرے آپ نے لکھا ہے زید بن الثقفی حالانکہ صحیح صرف زید الثقفی ہے تیسرے آپ نے لکھا ہے قال احمد لا یحتج بہ حالانکہ میزان میں ہے قال یحییٰ لا یحتج بہ چوتھے یہ کہ جب آپ نے اپنی تحریف سے

---

[1] ص۱۵۸ ج۲ [2] ص۴۹۵ [3] ص۳۵۵ [4] ص۲۲۲ [5] ص۴۹۵ [6] ص۱۴۸ ج۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متن میں قال احمد لکھا ترجمہ میں بھی کہا احمد نے لکھنا چاہیئے تھا۔ حالانکہ ترجمہ میں آپ نے کہا یحییٰ نے لکھا ہے جس سے ناظرین نے آپ کے مبلغ علم کو معلوم کر لیا۔ آہ کیا سچ ہے۔ ع۔ خود غلط مضمون غلط املا غلط انشا غلط۔ اب سنیئے جواب یحییٰ نے جو ان کو غیر محتج بہ قرار دیا ہے وہ اس وجہ سے کہ آخر میں یہ مختلط ہو گئے تھے۔ ورنہ قبل اختلاط یہ ثقہ تھے چنانچہ سبھوں نے ان کی توثیق کی ہے۔ پس امام بخاری نے ان سے جو روایت لیا ہے وہ قبل اختلاط کی ہے باوجود اس کے امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ بالانفراد نہیں بلکہ بمتابعت ہے چنانچہ خلاصہ[1] میں ہے قرنہ خ باخر اور ہدی الساری میں ہے لہ فی البخاری مقرون بابی بشر یعنی امام بخاری نے ان سے مقترن روایت کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ روایت بمتابعۃ ابی بشر ہے۔ حافظ تہذیب ج ۷ میں لکھتے ہیں روی لہ البخاری حدیثا واحدا متابعۃ یعنی امام بخاری نے ان سے ایک ہی حدیث وہ بھی بالمتابعت روایت کی ہے اور متابعت میں جیسی روایتیں ہوتی ہیں اس کا بیان ۲۲ میں گذرا۔ لیجئے ہم آپ کو ان کی ثقاہت بھی سنا دیں علاوہ اس کے تقریب[4] میں ہے صدوق اور خلاصہ[5] میں ہے وثقہ احمد والنسائی والعجلی وبہامشہ یعنی ان کو نسائی و امام احمد و عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[6] میں ہے۔ قال احمد بن حنبل عطاء بن السائب ثقۃ ثقۃ رجل صالح وقال ابو حاتم محلہ الصدق وقال النسائی ثقۃ ووثقہ ابن معین وابو داؤد انتہی یعنی امام احمد نے کہا کہ عطا ثقہ ثقہ ہے (دو مرتبہ) نیک مرد ہے اور ابو حاتم نے صدوق اور نسائی نے ثقہ اور یحییٰ نے ثقہ اور ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے۔ اور ہدی الساری میں ہے من مشاہیر الرواۃ الثقات یعنی مشہور ثقہ راویوں سے ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد سابع میں لکھتے ہیں قال ایوب ھو ثقۃ وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ثقۃ ثقۃ رجل صالح وقال العجلی کان شیخنا ثقۃ وقال ابو حاتم کان محلہ الصدق صالح مستقیم الحدیث وقال النسائی ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الساجی صدوق ثقۃ وقال الطبرانی ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان ھو ثقۃ حجۃ انتہی ملخصا۔ یعنی ان کو ایوب نے ثقہ اور عبد اللہ نے بروایت اپنے والد امام احمد ثقہ ثقہ رجل صالح اور عجلی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور زکریا نے صدوق وثقہ اور طبرانی نے ثقہ اور یعقوب نے ثقہ حجۃ کہا ہے۔ آگے چلئے

قولہ (۹۵) عطاء بن میمونۃ البصری۔ قال ابن معین ھو وابنہ قدریان وقال ابو حاتم لا یحتج بہ وقال ابو اسحاق الجوزجانی کان راسا فی القدر۔ ترجمہ کہا ابن معین نے کہ یہ ان کے بیٹے قدریہ ہیں اور کہا ابو حاتم نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے انسے اور کہا ابو اسحاق جوزجانی نے کہ یہ قدریوں کے سردار ہیں۔ ایضاً

---

[1] ص ۲۲۵ [2] ص ۴۹۶ [3] ص ۲۰۶ ج ۷ [4] ص ۳۶۱ [5] ص ۲۲۵ [6] ص ۱۹۷ ج ۲

[7] ص ۴۹۶ [8] ص ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷ - ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول۔ یہ جوزجانی کا قول بالکل غلط ہے۔ علامہ ذہبی میزان میں خود آگے تردید کر رہے ہیں قلت بل قدری صغیر یعنی یہ چھوٹے قدریہ سے ہیں پھر سردار کہاں ہوئے یہی وجہ ہے کہ جوزجانی کے قول کا بھی جرح میں اعتبار نہیں کیونکہ یہ بڑے سخت ناصبی تھے جیسا کہ ۱۲ میں بیان ہوا۔ جوزجانی کے اس قول کی بابت حافظ ابن حجرؒ تہذیب ج ۷ میں لکھتے ہیں وانکر الذھبی قول الجوزجانی انہ کان رأسا فی القدر فقال بل ھو قدری صغیر انتھی یعنی علامہ ذہبی نے جوزجانی کے اس قول کا کہ عطاء سردار ہیں قدریوں کے انکار کیا ہے اور کہا ہے بلکہ وہ تو ایک چھوٹے قدری تھے۔ لیکن اس سے ان کی توثیق میں فرق نہیں آیا۔ دیکھیے آپ نے ابن معین سے ان کا قدری ہونا نقل کیا ہے یہی ابن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین۔ اور ہدی الساری میں وثقہ ابن معین والنسائی وابوزرعۃ۔ یعنی ابن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے اور نسائی اور ابوزرعہ نے بھی ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر علاوہ اس کے کہ تقریب میں لکھتے ہیں ثقہ تہذیب التہذیب جلد ہفتم میں لکھتے ہیں قال ابن معین وابوزرعۃ والنسائی ثقۃ وقال ابوحاتم صالح قلت وابن حبان فی الثقات وثقہ یعقوب بن سفیان انتھی یعنی یحییٰ بن معین اور ابوزرعہ اور نسائی نے ان کو ثقہ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور یعقوب نے ثقہ کہا ہے۔ سن لیا جناب! لیجیے گلے ہاتھ یہاں بھی آپ کی غلطی بتا دیتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے عطاء بن میمونہ۔ صحیح عطاء ابن ابی میمونہ ہے۔ آگے چلئے

قولہ (۹۶) عکرمہ مولی ابن عباس تکلم فیہ لرأیہ لا لحفظہ فانھم ہوای الخوارج قال یحیی کذا اھ۔ ترجمہ کلام کیا گیا ہے ان میں بوجہ رائے کے نہ بوجہ حافظہ کے۔ پس متہم کیے گئے ہیں ساتھ رائے خوارج کے کہا یحییٰ نے کہ یہ بڑے جھوٹے ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اللہ اکبر! جب عکرمہ جیسے جلیل القدر تابعی بھی مجروح ہوں تو انتہا ہو گئی۔ اب شیعوں کی طرح اصحاب کرام پر بھی ہاتھ چھوڑ دیجیے۔ العیاذ باللہ سنیے اور غور سے سنیے یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ خلف سے جو عکرمہ پر جرح کرے وہ مسلمان نہیں ہے کما سیجیٔ۔ ہاں ان کے ہمعصر سے بعض نے ان پر کچھ کلام کیا تھا جن کا حق بھی تھا اور وہ کلام بھی صرف دو امروں کی نسبت (۱) تو یہ کہ جھوٹ کہتے ہیں (۲) دوسرے یہ کہ یہ خارجی ہیں (اور یہی دو جرحیں آپ نے بھی نقل کی ہیں) لیکن ان کے مفصل جواب پہلے ہی دیے جا چکے ہیں۔ خود ابن عباس نے ان کی صداقت کی ہے۔ اجی عکرمہ خود لوگوں سے اظہار تاسف کرتے کہ لوگ مجھے میری غیبت میں کیوں جھٹلاتے ہیں میرے سامنے کیوں نہیں کہتے (اگر سچے ہیں) عکرمہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں (جس کو ایوب نقل کرتے ہیں) قال

---

۱ صفحہ ۲۰۰ ج ۲ ۲ ص ۲۱۶ ج ۷ ۳ ص ۲۲۶ ۴ ص ۲۰۰ ج ۲ ۵ ص ۴۹۶ ۶ ص ۳۶۲ ۷ ص ۲۱۶ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عکرمة الایت هؤلاء الذین یکذبونی من خلفی افلا یکذبونی فی وجهی (بدی الساری) یعنی عکرمہ کہتے یہ لوگ جو مجھے میری پیٹھ پیچھے جھٹلاتے ہیں میرے منہ پر مجھے کیوں نہیں جھٹلاتے۔ حافظ ابن حجر اس کا مطلب لکھتے ہیں یعنی انهم اذا واجهوه بذلك امکنه الجواب عنه انتہی یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ (مکذبین) اگر منہ پر (عکرمہ کے) اس کو جھٹلا دیں تو اس (عکرمہ) سے ان کا جواب بھی ممکن ہو۔ خلاصہ یہ کہ منہ پر کہتے تو عکرمہ ان کو جواب دیتے اور بتلاتے کہ میرا مطلب یہ ہے۔ ورنہ پس غیبت ہر شخص جو جی میں آتا ہے بکا کرتا ہے۔ اگرچہ اتنے ہی سے آپ کی ایک جرح کذاب والی کا جواب ہو گیا۔ لیکن ابھی ہم اس کے علاوہ اور بھی جواب دیں گے۔ بعد اس کے ان کے خارجی ہونے والی جرح کا جواب عرض کریں گے۔ عبارت مرقومہ سے یہ معلوم ہوا کہ عکرمہ خود جھوٹ ہرگز نہیں کہتے بلکہ عوام ان کا عندیہ (اصل وجہ یا حقیقی مطلب) نہ جاننے سے کذب پر محمول کرتے درانحالیکہ اس میں وہ عوام صواب پر نہیں ہوتے ورنہ خود عکرمہ کے منہ پر کہہ کر حقیقت حال معلوم کر لیتے پس جب عکرمہ کا خود اقرار ہے کہ میں جھوٹ نہیں کہتا اور اپنے ہمعصروں کے جواب دینے کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے تو ان کے غیر عصر کے لوگ (جیسے یحییٰ) کا ان کو کذاب کہنا جس کو آپ نے نقل کیا ہے (ان کی جرح کب مانی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ ذہبی نے میزان میں جہاں یحییٰ کا قول کذاب نقل کیا ہے آگے ایوب کا یہ قول بھی نقل کر دیا ہے قال ایوب لم یکن بکذاب یعنی عکرمہ کذاب نہیں ہیں۔ جو صاف یحییٰ کے قول کا جواب ہے۔ اسی وجہ سے سلیمان بن حرب نے جہاں کہ عکرمہ کا قول مرقومہ بالا نقل کیا ہے آگے یہ بھی کہا ہے جس کو حافظ بدی الساری میں نقل کرتے ہیں وقال سلیمان بن حرب وجهه هذا انهم اذا رموه بالکذب لم یجب علیه بحجة انتہی یعنی جتنے لوگوں نے عکرمہ پر جھوٹ کی تہمت دہری ہے سب بغیر دلیل ہے گویا جھوٹ کی تہمت خود جھوٹی ہے جو صداق الکذب فی نسبة الکذب الی الرجل الصادق بکون دلیل صدقه عکرمہ کے صادق ہونے کی بین دلیل ہے اسی وجہ سے حافظ تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں لم یثبت تکذیبه ولم یثبت عنه بدعة یعنی عکرمہ سے نہ تو کسی قسم کی تکذیب ثابت کی ہے نہ کسی قسم کی بدعت۔ حاصل کلام و خلاصہ مرام یہ کہ جو یحییٰ نے ان کو کذاب کہا ہے محض غلط ہے اور درحقیقت یہ عکرمہ صدیق (نہایت سچے) ہیں۔ کما علم انفاً۔ یہ تو ہوا آپ کی ایک جرح کا جواب! باقی رہی دوسری جرح ان کے خارجی ہونے کی یہ بھی محض جھوٹ اور تہمت ہے ہم اس کے جواب کو بہت طول نہ دیں گے۔ بلکہ مختصر عرض کرتے ہیں حافظ ابن حجر بدی الساری میں ارقام فرماتے ہیں وقد برأه احمد والعجلی من ذلك فقال فی کتاب الثقات له عکرمة مولی ابن عباس رضی کان تابعی ثقة بری مما یرمیه الناس به من الحروریة انتہی۔ یعنی

---

۱ ص ۵۰۰ ۲ ایضاً ۳ ص ۲۰۸ ج ۲ ۴ ص ۵۰۰ ۵ ص ۲۶۷ ۶ ص ۵۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس (خارجی ہونے کی تہمت سے ان کو امام احمد اور عجلی نے بری کہا ہے۔ بلکہ عجلی نے اپنی کتاب الثقات میں کہا ہے کہ عکرمہ مولی ابن عباسؓ کے مکی تابعی ہیں ثقہ ہیں بری ہیں اس تہمت سے جو لوگ ان کو خارجی ہونے کی دیتے ہیں انتہی محصلہ معلوم ہوا کہ یہ خارجی نہیں ہیں بلکہ یہ جھوٹا اتہام ان پر ہے۔ اسی وجہ سے علامہ صفی الدین خلاصہ[1] میں لکھتے ہیں رمی بغیر نوع من البدعۃ بوئی بما یومیہ الناس بہ یعنی لوگ ان کو جھوٹے اور خارجی ہونے کی جو تہمت دیتے ہیں ان سب تہمتوں سے یہ بری ہیں۔ بتلایئے اب کسی کا کیا حق ہے کہ ان پر کسی طرح کا کلام کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ابن معین نے ان پر جرح و کلام کرنے والے کو اسلام سے خارج کر دیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں وقال جعفر الطیالسی عن ابن معین اذا رایت انسانا یقع فی عکرمۃ فاتہمہ علی الاسلام یعنی جو عکرمہ پر کلام کرے وہ مسلمان نہیں۔ عاقبۃ الامر وبال لکل یہ کہ عکرمہ ہر قسم کی جرح سے بری ہیں اور ان کی ثقاہت و صداقت و مدح و ثنا کے سب قائل ہیں چنانچہ شتے نمونہ از خروارے نقل کیا جاتا ہے۔ تقریب التہذیب[3] میں ہے ثقۃ ثبت عالم بالتفسیر۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ثبت ہیں تفسیر داں ہیں۔ علامہ صفی الدین خلاصہ[4] میں لکھتے ہیں احد الائمۃ الاعلام قال الشعبی ما بقی احد اعلم بکتاب اللہ من عکرمۃ قال العجلی ثقہ وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم والنسائی ومن الفقہاء ایوب السختیانی انتہی۔ یعنی عکرمہ ایک ہیں ائمہ اعلام سے شعبی نے کہا نہیں ہے کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کا عکرمہ سے۔ اور عجلی اور احمد اور یحیی اور ابو حاتم اور نسائی اور ایوب سختیانی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال[5] میں لکھتے ہیں قد وثقہ جماعۃ واعتمدہ البخاری قال محمد بن سعد کان عکرمۃ کثیر العلم والحدیث مجرما من البحور وقال الشعبی یقول ما بقی احد اعلم بکتاب اللہ من عکرمۃ وقال قتادۃ عکرمۃ اعلم الناس بالتفسیر انتہی۔ یعنی عکرمہ کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے اور بخاری نے ان پر اعتماد کیا ہے اور ابن سعد نے کہا عکرمہ بہت علم اور حدیث والے تھے دریاؤں سے۔ اور شعبی کہتے تھے نہیں باقی ہے کوئی زیادہ جاننے والا کتاب اللہ کو عکرمہ سے اور قتادہ نے کہا عکرمہ لوگوں سے زیادہ جاننے والا ہے تفسیر (قرآن) کو۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[6] میں بڑی تفصیل سے لکھتے ہیں قال ابن سعد قال کان عکرمۃ بحرا من البحور قال ابن ابی حاتم سألت ابی عن عکرمۃ فقال ثقۃ قلت یحتج بحدیثہ قال نعم اذا روی عنہ الثقات وقال محمد بن فضیل عن عثمان بن حکیم کنت جالسا مع ابی امامۃ بن سہل بن حنیف اذ جاء عکرمۃ فقال یا ابا امامۃ اذا کرک اللہ فہل سمعت ابن عباس یقول ما حدثکم

---

[1] ص ۲۲۹ [2] ص ۵۰۲ [3] ص ۳۶۴ [4] ص ۲۲۹ [5] ص ۳۰۵ ج ۲ [6] ص ۴۹۸، ۵۰۰ تا ۵۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنی عکرمة فصدقوه فانه لم یکذب علی فقال ابو امامة نعم وهذا اسناد صحیح وقال الشعبی ما بقی احد اعلم بکتاب الله من عکرمة قال عثمان الدارمی قلت لابن معین (الی قوله) فقلت فعکرمة قال ثقة وقال النسائی فی التمییز وغیره ثقة وتقدم توثیق ابی حاتم والعجلی وقال المروزی قلت لاحمد بن حنبل یحتج بحدیثه قال نعم وقال ابو عبد الله محمد بن نصر المروزی اجمع عامة اهل العلم علی الاحتجاج بحدیث عکرمة واتفق ذلک رؤساء اهل العلم بالحدیث من اهل عصرنا ثم عدهم) وقال البزار روی عن عکرمة مائة وثلاثون رجلا من وجوه البلدان کلهم رضوا به" الی آخره لا یتحملها المقام لذکره فی الجزء السابع من تهذیب التهذیب بل علی تفصیل منه ترکته لغرابة المقام وضیقه من شاء فلیراجع الیها۔ خلاصہ ترجمہ یہ کہ ابن سعد نے کہا کہ عکرمہ دریا تھے دریاؤں سے ابو حاتم کے بیٹے نے کہا۔ میں نے اپنے باپ سے عکرمہ کی بابت سوال کیا تو انہوں نے ثقہ کہا میں نے کہا اس کی حدیث قابل حجت ہے جواب دیا ہاں جب ان سے بھی ثقہ لوگ روایت کریں محمد بن فضیل نے بروایت عثمان بن حکیم کہا میں بیٹھا ہوا تھا ابو امامہ کے ساتھ اچانک عکرمہ آ پڑے اور کہا اے ابو امامہ میں تم کو اللہ کو یاد دلا کر پوچھتا ہوں کیا تم نے ابن عباس سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو حدیث عکرمہ میری طرف سے تم کو بیان کرے اسے تم لوگ سچی سمجھو اس لیے کہ اس نے مجھ پر کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا۔ ابو امامہ نے جواباً کہا ہاں۔ یہ سند صحیح سے ثابت ہے اور شعبی نے کہا نہیں باقی ہے کوئی زیادہ جاننے والا کتاب اللہ کو عکرمہ سے عثمان دارمی کہتے ہیں میں نے ابن معین سے عکرمہ کی بابت پوچھا انہوں نے ثقہ کہا اور نسائی نے تمییز میں ثقہ کہا ہے ایسا ہی ابو حاتم اور عجلی نے ثقہ کہا ہے اور مروزی نے کہا میں نے امام احمد سے پوچھا کہ عکرمہ کی حدیث قابل حجت ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں اور محمد مروزی نے کہا کہ تمام اہل علم نے اجماع کیا ہے عکرمہ کی حدیث کے قابل حجت ہونے پر اور سرداران اہل علم بالحدیث نے ہمارے زمانے والوں سے اس پر اتفاق کیا ہے (جن کے نام حافظ نے بالتفصیل اس مقام کے بعد لکھے ہیں) اور بزار نے کہا کہ عکرمہ سے ایک سو تیس شخصوں نے مختلف شہر کے روایت کیا ہے کل کے کل ان سے خوش تھے انتہی۔ علی ہذا القیاس ابن حجر نے ہدی الساری میں ان کی بہت سی تعریفیں نقل کی ہیں چونکہ اس مقام میں گنجائش نہیں ہے اس لیے میں ان کے نقل سے معذور ہوں اور یہ کل مضمون بلکہ اس سے کہیں زیادہ تفصیل سے حافظ نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب کی ساتویں جلد میں ان کی ثقاہت وصداقت ومدح وثناء نقل کیا ہے میں تنگی مقام سے اس کو چھوڑتا ہوں جس کو شوق ہو وہ کتاب مذکور میں ص۲۶۳ سے ص۲۷۳ تک ملاحظہ کرے۔ غرض عکرمہ کی ثقاہت مسلمہ ہے۔ ان پر جارحین کی جہالت مبینہ ہے اور حماقت ان کی معینہ ہے آگے چلیے۔

---

۱ ص۲۶۴ تا ص۲۷۳ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۹۷) علی بن الجعد۔ قال مسلم ثقۃ لکنہ جہمی۔ ترجمہ کہا مسلم نے کہ ثقہ ہیں لیکن جہمیہ ہیں ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ سے غلطی ہوئی ہے۔ علی بن الجعد اسماء الرجال میں کہیں نہیں ہے بلکہ علی بن الجعد بالعین ہے۔ ان کے متعلق جرح بھی کچھ نہیں ہے کیونکہ اصل جرح ثقاہت و عدم ثقاہت میں ہوتی ہے ان کا ثقہ ہونا آپ کو مسلم ہے۔ باقی رہا ان کا جہمیہ ہونا۔ یہ امام مسلم کی ذاتی رائے ہے اور یہ شبہہ ان کی حد درجہ ثقاہت سے دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ محدثین کے نزدیک یہ اس قدر ثقہ ہیں اور اس قدر حافظہ والے ہیں کہ جس روایت کو یہ سنتے ہیں اس کو انہیں لفظوں کے ساتھ بغیر کسی قسم کے تغییر کے یہ بیان کرتے ہیں اور یہ وصف اکثر میں نہیں ہیں کما سیجئی غرض یہ ثقہ معتمد بہ ہیں۔ تقریب[1] میں ہے ثقۃ ثبت اور خلاصہ[2] میں ہے اما ابن معین فوثقہ وقال ابوحاتم متقن وقال النسائی صدوق یعنی یہ ثقہ ہیں ثبت ہیں یحییٰ نے ان کو ثقہ اور ابوحاتم نے معتمد بہ اور نسائی نے صدوق کہا ہے اور میزان الاعتدال میں ہے قال ابن عدی لم ار فی روایاتہ حدیثاً منکراً وروی عن یحیی بن معین انہ قال ھو اثبت انتہی یعنی ابن عدی نے کہا میں نے ان کی روایت میں کوئی حدیث منکر نہیں دیکھا اور مروی ہے یحییٰ سے انہوں نے کہا کہ علی زیادہ ثابت و ثقہ ہے۔ ہدی الساری[3] میں ہے احد الحفاظ قال یحیی بن معین ماروی عن شعبۃ من البغدادیین اثبت منہ وقال ابوحاتم لم ار من المحدثین من یحدث بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیرہ سوی علی بن الجعد وذکرہ غیرہ ووثقہ اخرون انتہی یعنی یہ حفاظ سے ہیں ابن معین نے کہا کہ بغدادیوں میں شعبہ سے کسی نے نہیں روایت کیا جو ان سے زیادہ ثابت ہو (یعنی یہ سب میں اثبت ہیں) اور ابوحاتم نے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی محدث کو جو کسی حدیث کو بیان کرے اسی ایک لفظ پر اور اس میں کسی قسم کا تغییر نہ کرے سوا علی بن الجعد کے اور بھی ان کا ذکر اوروں نے کیا ہے اور بہتوں نے ان کو (بالتصریح) ثقہ کہا ہے اس سے تفصیل سے حافظ تہذیب[5] التہذیب جلد ہفتم میں لکھتے ہیں قال ابن معین ثقۃ صدوق وقال جعفر الطیالسی عن ابن معین علی بن الجعد اثبت البغدادیین فی شعبۃ وقال ابوزرعۃ کان صدوق فی الحدیث وقال ابوحاتم کان متقنا صدوقاً ولم ار من المحدثین من یحفظ ویاتی بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیرہ سوی علی بن الجعد وقال صالح بن محمد ثقۃ وقال النسائی صدوق وقال الدارقطنی ثقۃ مامون وقال ابن قانع ثقۃ ثبت وقال مطین ثقۃ وقال ابن عدی ما اری بحدیثہ باساً انتہی ملخصاً۔ یعنی ابن معین نے علی کو ثقہ صدوق اور جعفر نے بروایت یحییٰ علی بن جعد کو اثبت البغدادیین بحق شعبہ اور ابوزرعہ نے

---

[1] ص ۳۶۸ [2] ص ۲۳۰ [3] ص ۲۲۰ [4] ص ۵۰۳ [5] ص ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲ - ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدوق فی الحدیث اور ابو حاتم نے معتمد بہ صدوق کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی محدث کو جو حدیث یاد کرے اور بیان کرے لفظ واحد پر نہ تغییر کرے سوا علی بن الجعد کے اور ان کو صالح بن محمد نے ثقہ اور نسائی نے صدوق اور دارقطنی نے ثقہ مامون اور ابن قانع نے ثقہ ثبت اور مطین نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بحدیثہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۹۸) علی بن الحکم البنانی البصری قال الازدی فیہ لین۔ توجمہ کہا ازدی نے کہ ان میں ضعف ہے۔ ایضاً

اقول۔ لاحول ولا قوۃ پھر اسی ازدی کی جرح آپ نے پیش کی ہے جس کی بابت بار بار گذرا کہ یہ خود ضعیف ہے پھر تضعیف ثقات میں اس کا کیونکر اعتبار ہوگا۔ ابھی ابھی ۹۳ میں اس کا کچھ بیان گذرا ہے مفصل دیکھنا ہو تو پھر ورق الٹ کر ۷۷ کو ملاحظہ کرلیں جس میں ازدی کی خوب خبر لی گئی ہے۔ آیئے یہاں بھی آپ کو نیا حوالہ سنا دوں حافظ ابن حجر تہذیب[1] جلد ۷ میں لکھتے ہیں وقال ابو الفتح الازدی فی الفتح عن القصد فیہ لین یعنی ازدی جو میانہ روی سے کبھی کبا کرتا تھا اس نے کہہ دیا ہے کہ ان میں ضعف ہے لیکن یہ مقبول نہیں کیونکہ حافظ نے تقریب[2] میں صاف لکھ دیا ہے ضعفہ الازدی بلا حجۃ یعنی ازدی نے بغیر وجہ دلیل ان کو ضعیف کہہ دیا ہے معلوم ہوا کہ جب ان کو بھی ازدی نے حسب عادت قدیمہ بے دلیل ضعیف کہا ہے تو یہ ضرور ثقہ ہوں گے چنانچہ ملاحظہ ہو تقریب[3] میں ہے ثقہ خلاصہ[4] میں ہے وثقہ ابوداؤد اور میزان میں ہے قال احمد لیس بہ باس وقال غیرہ صالح الحدیث۔ خلاصہ سب کا یہ کہ علی بن حکم ثقہ ہیں ان کو ابوداؤد نے ثقہ اور امام احمد نے لا باس بہ اور دوسروں نے صالح الحدیث کہا ہے۔ بہی الساری[5] میں ہے وثقہ ابوداؤد والنسائی والعجلی وغیرھم یعنی ابوداؤد اور عجلی اور نسائی وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے حافظ تہذیب[6] التہذیب جلد سابع میں لکھتے ہیں قال ابو طالب عن احمد لیس بہ باس وقال ابو حاتم لا باس بہ صالح الحدیث وقال ابوداؤد والنسائی ثقۃ وقال ابن سعد وکان ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووثقہ العجلی وابوبکر البزار وابن نمیر وغیرھم وقال الدارقطنی ثقۃ یجمع حدیثہ انتہی ملخصاً یعنی ابو طالب نے بروایت احمد علی بن حکم کو لا باس بہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ صالح الحدیث اور ابوداؤد اور نسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی اور ابوبکر البزار اور ابن نمیر وغیرہ نے ثقہ اور دارقطنی نے ثقہ اور ان کی حدیث کو قابل جمع کرنے

---

[1] ص ۳۱۱ ج ۷ [2] ص ۲۶۰ [3] ایضاً [4] ص ۲۳۱ [5] ص ۲۲۴ ج ۴ [6] ص ۵۰۳ ص ۳۱۱ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۹۹) علی بن عبد اللہ بن جعفر (ابن المدینی) ذکرہ العقیلی فی کتاب الضعفاء۔ ترجمہ ذکر کیا ان کا عقیلی نے کتاب الضعفاء میں۔ ایضاً

اقول۔ اللہ اکبر! یہ علی بن المدینی جو امام الناقدین فی الحدیث ہے یہی جب ضعیف ہو جائے تو علم حدیث کا خاتمہ سمجھنا چاہیے۔ بلکہ لائق ہے کہ ساری کتب اسماء الرجال کی دریا برد کر دی جاویں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ علی بن مدینی کون اور کیسے تھے تفصیل تو اس کی نیچے آتی ہے مختصر یہ کہ امام بخاری کہتے ہیں اگر علی بن المدینی کی حدیث ترک کیجاوے (جیسا کہ آپ کی ضعف والی نقل سے لازم آئیگا) تو ہم دروازہ حدیث کا بند کر دیں۔ کیونکہ پھر کوئی ایسا نہ ملے گا جس سے علم حدیث کا لیا جاوے۔ افسوس بلکہ صد افسوس کہ اسی میزان میں بعد اس کے خود علامہ ذہبی نے عقیلی کا رد کر دیا ہے اس کو آپ نظر انداز کر گئے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں ذکرہ العقیلی فی کتاب الضعفاء فبئس ما صنع[1]۔ یعنی عقیلی نے جو ابن مدینی کو کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے بہت برا کیا ہے۔ نیز اسی میزان میں جو ذہبی نے امام بخاری کا قول نقل کیا ہے اس کو آپ نے نہیں دیکھا کہ کس قدر عقیلی پر خفا ہو کر کہتے ہیں افمالک عقل یا عقیلی اتدری فیمن تکلم الی آخرہ[2]۔ یعنی اے عقیلی کیا تجھے عقل نہیں ہے۔ تجھے نہیں معلوم کس شخص پر تو کلام کر رہا ہے۔ حالانکہ ابن المدینی وہ شخص ہیں جن کی ثقاہت مسلمہ ہے بلکہ ان کے قول پر دوسروں کی ثقاہت و عدم ثقاہت موقوف ہے۔ آہ۔ ع۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ آیئے ہم آپ کو نہایت توضیح و تفصیل سے محدثین کے اقوال علی بن المدینی کی بابت سنائیں۔ حافظ ابن حجر تقریب[3] میں لکھتے ہیں ثقۃ ثبت امام اعلم اھل عصرہ بالحدیث وعللہ حتی قال البخاری ما استصغرت نفسی الا عندہ وقال فیہ شیخہ ابن عیینۃ کنت اتعلم منہ اکثر مما یتعلمہ منی وقال النسائی کان اللہ خلقہ للحدیث انتہی۔ یعنی علی بن المدینی ثقہ ہیں ثبت ہیں امام ہیں اپنے زمانہ والوں سے زیادہ جاننے والے ہیں حدیث اور اس کے علل کو یہاں تک کہ بخاری نے کہا نہیں حقیر کیا میں نے اپنے کو مگر اسی کے نزدیک اور ان کی بابت ان کے شیخ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ علی بن المدینی جس قدر مجھ سے سیکھتے اس سے زائد میں ان سے سیکھتا اور نسائی نے کہا خدا نے ان کو حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا اور علامہ صفی الدین خلاصہ[4] میں لکھتے ہیں الحافظ امام اھل الحدیث قال القطان کنا نستفید منہ اکثر مما یستفید منا وقال النسائی کان اللہ خلق علیا لھذا الشان انتہی یعنی علی بن المدینی حافظ امام

---

[1] صفحہ ۲۳۰ ج ۲ [2] صفحہ ۲۳۱ ج ۲ [3] صفحہ ۳۷۳ [4] صفحہ ۲۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث ہیں قطان نے کہا وہ جس قدر ہم سے فائدہ حاصل کرتے ہیں ہم اس سے زیادہ ان سے حاصل کرتے اور نسائی نے کہا خدا نے علی بن مدینی کو اسی حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا۔ اس سے کچھ تفصیل سے علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں الحافظ احد الاعلام الاثبات وحافظ العصر قال ابو حاتم کان ابن المدینی علما فی الناس فی معرفۃ الحدیث والعلل وقال روح بن عبد المومن سمعت ابن مہدی یقول ابن المدینی اعلم الناس بالحدیث واما علی بن المدینی فالیہ المنتہی فی معرفۃ علل الحدیث النبوی مع تلک المعرفۃ بنقد الرجال وسعۃ الحفظ والتبحر فی ھذا الشان بل لعلہ فرد زمانہ فی معناہ قال البخاری ما استصغرت نفسی بین یدی احد الا بین یدی علی بن المدینی ولو ترک حدیث علی الی قولہ لغلقنا الابواب وانقطع الخطاب ولماتت الاثار واستولت الزنادقہ ویخرج الدجال انتہی یعنی علی بن المدینی حافظ ہیں ایک ہیں اعلام اثبات سے حافظ العصر ہیں۔ کہا ابو حاتم نے ابن مدینی علم تھے لوگوں میں حدیث اور اس کے علل پہچاننے میں۔ اور روح بن عبد المومن نے کہا میں نے ابن مہدی سے سنا کہتے تھے ابن مدینی لوگوں سے حدیث کا زیادہ جاننے والا ہے۔ لیکن علی بن مدینی (درحقیقت) اشیشن ہیں حدیث نبوی کی علتوں کے پہچاننے کے باوجود اس کے وہ کمال طور سے پہچاننے والے ہیں پرکھ کو راویوں کی اور بڑے فراخ حافظہ والے ہیں اور ان کو تبحر ہے اس کام میں بلکہ اپنے زمانے میں فرد ہیں امام بخاری نے کہا میں نے سوا علی بن مدینی کے اور کسی کے آگے اپنے کو حقیر نہیں کیا اور ان کی حدیث اگر چھوڑ دی جاوے تو ہم (علم حدیث کے) دروازے بند کر دیں اور منقطع ہو جاوے خطاب اور فنا ہو جاویں آثار نبوی) اور والی ہو جاویں۔ زندیق لوگ اور نکلنے لگیں (جھوٹے) دجال انتہی۔ اور تفصیل سے سننا چاہتے ہیں تو سنئے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ہفتم میں ارقام فرماتے ہیں قال ابو حاتم الرازی کان علی علما فی الناس فی معرفۃ الحدیث والعلل وقال ابن عیینۃ لقد کنت اتعلم منہ اکثر مما یتعلم منی وقال عبد الرحمٰن بن مہدی علی بن المدینی اعلم الناس لحدیث رسول اللہ صلعم قال ابو قدامۃ السرخسی بلغ فی الحدیث مبلغا لم یبلغہ احد وقال ابو عبد الرحمٰن النسائی کان اللہ عز وجل خلق علی بن المدینی لھذا الشان قال ابن عدی سمعت الحسن بن الحسین البخاری یقول سمعت ابراھیم بن معقل یقول سمعت محمد بن اسمٰعیل البخاری یقول ما استصغرت نفسی عند احد الا عند علی بن المدینی وقال العزھیانی اما علی فاعلمھم بالحدیث والعلل قال ابن حبان فی الثقات وکان من اعلم باھل زمانہ لعلل حدیث رسول اللہ صلعم وقال النسائی ثقۃ مامون احد الائمۃ

---

۱ ص ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱ ج ۲ ۲ ص ۳۴۹ تا ص ۳۵۲ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الحدیث وخلق للحدیث انتھی ملخصاً یعنی ابوحاتم نے کہا علی بن المدینی حدیث اور اس کے علل پہچاننے میں لوگوں میں عَلَم تھے (اور ان کے شیخ) ابن عیینہ نے کہا میں علی بن مدینی سے سیکھتا زیادہ اس قدر سے جتنا کہ وہ مجھ سے سیکھتے عبدالرحمٰن نے کہا ابن مدینی آنحضرت صلعم کی حدیث کے زیادہ جاننے والے تھے ابوقدامہ نے کہا ابن مدینی حدیث میں اس مرتبہ کو پہنچے تھے کہ اس کو کوئی نہیں پہنچا۔ نسائی کہتے اللہ نے علی کو اسی حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا اور امام بخاری کہتے ہیں نہیں حقیر کیا میں نے اپنے نفس کو نزدیک کسی کے سوائے ابن المدینی کے اور فرہیانی نے کہا لیکن علی پس وہ زیادہ جاننے والے ہیں حدیث اور اس کے علل کو اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے کہ علی بن المدینی زیادہ جاننے والے تھے اپنے زمانہ والوں سے علتوں کو حدیث رسول اللہ صلعم کے اور نسائی نے کہا ابن مدینی ثقہ مامون ہیں امام ہیں حدیث میں اور پیدا کیے گئے ہیں واسطے اس حدیث کے انتہیٰ سمجھ گئے یا نہیں جناب! شرم!!! آگے چلیے۔

قولہ۔(۱۰۰) عمر بن ذر الھمدانی۔ صدوق ثقۃ لکنہ رأس فی الارجاء۔ ترجمہ سچے اور ثقہ ہیں لیکن مرجیوں کے سردار ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ بات غلط ہے کہ مرجیوں کے سردار ہیں بلکہ اس کا دفعیہ تو خود علامہ ذہبی نے اسی میزان میں آگے کر دیا ہے بل کان لین الکلام فیہ بلکہ نرم زبان سے ارجاء میں کچھ کلام کرتے تھے۔ یہ سراسر مناقض ہے سردار ہونے کے ارجاء میں اور صرف کے مخالف ہے اس کے پس جب یہ سردار نہ ہوتے۔ تو پھر کوئی حرج بھی نہیں ہے بلکہ ان کا ثقہ اور صدوق ہونا خود آپ کو بھی مسلم ہے آیئے ہم اور وضاحت سے آپ کو بتلا دیں تقریب[1] میں ہے ثقہ اور خلاصہ[2] میں ہے قال العجلی کان ثقۃ بلیغا اور میزان[3] میں ہے صدوق ثقۃ وکان واعظا بلیغا خلاصہ یہ کہ عمر بن ذر ثقہ ہیں عجلی نے ان کو ثقہ بلیغ کہا ہے اور ذہبی نے صدوق ثقہ واعظ بلیغ کہا ہے۔ اب اس سے کچھ تفصیل سے سنیے ہدی الساری[4] میں ہے احد الزھاد الکبار قال یحیی القطان کان ثقۃ فی الحدیث قال العجلی کان ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان ثقۃ وقال ابن خراش کان صدوقا من خیار الناس وقال ابو حاتم کان صدوقا ووثقہ ابن معین والنسائی واٰخرون ملخصاً یعنی یہ بڑے زاہدوں سے ہیں یحیی نے ان کو ثقہ فی الحدیث اور عجلی نے ثقہ اور یعقوب نے ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور ابوحاتم نے صدوق اور ابن معین نے ثقہ اور نسائی اور دوسروں نے بھی ثقہ کہا ہے۔ اس سے اور تفصیل سے سنیے تہذیب التہذیب[5] جلد سابع میں ہے قال احمد بن محمد بن یحیی بن سعید القطان قال جدی عمر بن ذر ثقۃ

---

[1] ص ۲۵۵ ج ۲ [2] ص ۲۸۲ [3] ص ۲۳۹ [4] ص ۲۵۵ ج ۲
[5] ص ۴۴۵ و ص ۴۴۶ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الحدیث وقال الدوری وغیرہ عن ابن معین ثقۃ وکذا قال النسائی والدارقطنی وقال العجلی کان ثقۃ بلیغا وقال ابوحاتم کان صدوقا وقال فی موضع آخر کان رجلا صالحا محلہ الصدق وقال یعقوب بن سفیان ثنا ابوعاصم ابوذر کوفی ثقۃ وقال ابن خراش صدوق من خیار الناس وقال محمد بن عبد اللہ الاسدی کان ثقۃ انشاء اللہ کثیر الحدیث وقال ابن حبان فی الثقات وھو ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان ثقۃ انتھی ملخصا یعنی احمد نے کہا میرے دادا یحییٰ قطان نے عمر بن ذر کو ثقہ فی الحدیث کہا ہے اور دوری وغیرہ نے بروایت ابن معین ان کو ثقہ اور نسائی و دارقطنی نے ثقہ اور عجلی نے ثقہ بلیغ اور ابوحاتم نے صدوق اور نیک مرد اور یعقوب نے بروایت ابوعاصم ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور محمد اسدی نے ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں ثقہ اور یعقوب بن سفیان نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۰۱) عمر بن ابی زائدہ۔ قال یحییٰ القطان کان یری القدر۔ ترجمہ کہا یحییٰ قطان نے کہ یہ قدریہ تھے۔ ایضاً

اقول اس کا جواب خود امام احمد نے دے دیا ہے کہ حدیث میں یہ مستقیم ہیں چنانچہ امام ذہبی اسی میزان میں آگے لکھتے ہیں قال احمد ھو فی الحدیث مستقیم[1] یعنی امام احمد نے کہا کہ یہ حدیث میں مستقیم ہیں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بالانفراد نہیں روایت کیا ہے بلکہ بمتابعت ابی عمیس اور سفیان روایت کیا ہے فاندفع ما قیل۔ اور امام بخاری کی متابعۃً روایت کی وجہ یہ ہے کہ اکثر کے نزدیک یہ صدوق اور ثقہ ہیں چنانچہ تقریب[2] میں ہے صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے وثقہ النسائی اور میزان[4] میں ہے ثقۃ معروف اور ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ وھو فی الحدیث مستقیم۔ مطلب سب کا یہ کہ یہ صدوق ہیں ان کو نسائی نے ثقہ اور ذہبی نے ثقہ معروف اور یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور یہ حدیث میں مستقیم ہیں حافظ تہذیب التہذیب[5] جلد ہفتم میں لکھتے ہیں قال ابن ابی خیثمۃ عن ابن معین ثقۃ وقال ابوحاتم والنسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی کوفی ثقۃ وقال العقیلی وھو فی الحدیث مستقیم وقال یعقوب بن سفیان عمر لا باس بہ وزکریا وثقہ انتھی ملخصا یعنی ابن ابی خیثمہ نے بروایت یحییٰ بن معین عمر کو ثقہ اور ابوحاتم اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ اور عقیلی نے مستقیم الحدیث اور یعقوب بن سفیان نے لا باس بہ اور زکریا ساجی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۰۲) عمر بن علی بن عطا بن مقدام البصری المقدمی۔ قال ابوحاتم لا یحتج بہ۔ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ نہیں

---

[1] ص ۲۵۷ ج ۲ [2] ص ۳۸۲ [3] ص ۲۳۹ [4] ص ۲۵۷ ج ۲ [5] ص ۴۴۹ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے۔ ایضاً

اقول۔ اگر یہ ایسے ہی ہیں تو چنداں جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے ان سے بالانفراد تو روایت نہیں کیا ہے بلکہ بالمتابعت روایت کیا ہے۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ ولم ارلہ فی الصحیح الا ما توبع علیہ یعنی بخاری میں ان سے متابعتہً روایت ہے حالانکہ خود ابوحاتم نے عمر مقدمی کو صدوق کہا ہے جن سے آپ جرح نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو تہذیب ج ۷ کما سیجئ۔ علاوہ بریں محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ تقریب[1] میں ہے ثقۃ اور خلاصہ[2] میں ہے قال ابن سعد ثقۃ یعنی یہ ثقہ ہیں محمد بن سعد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان[3] میں ہے ثقۃ شہیر قال ابن سعد ثقۃ وقال ابن عدی وارجوانہ لاباس بہ یعنی یہ مشہور ثقہ ہیں محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور ابن عدی نے لاباس بہ کہا ہے۔ اور ہدی الساری[4] میں ہے اثنی علیہ احمد وابن معین وغیرھما یعنی امام احمد و یحیی بن معین نے ان کی عمدہ تعریف کی ہے مفصل سنیے۔ تہذیب التہذیب[5] جلد سابع میں ہے قال عبد اللہ بن احمد سمعت ابی ذکرہ فاثنی علیہ خیراً وقال ابن معین ماکان بہ باس وقال ابن سعد وکان ثقۃ وقال ابوحاتم محلہ الصدق وقال ابن عدی ارجوانہ لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الساجی صدوق ثقۃ ونقل ابن خلفون توثیقہ عن العجلی۔ انتہی ملخصاً۔ یعنی احمد کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ احمد کو سنا عمر کی نیک تعریف کرتے تھے اور ابن معین نے لاباس بہ (ثقہ) اور ابن سعد نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق اور ابن عدی نے لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور زکریا نے صدوق ثقہ اور ابن خلفون نے بروایت عجلی ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۰۳) عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ۔ قیل لینہ یحیی بن معین۔ ترجمہ کہا گیا ہے کہ ضعیف ٹھہرایا ان کو یحیی بن معین نے۔ ایضاً

اقول۔ یہ بالکل غلط ہے باوجود لفظ قیل کے ہوتے ہوئے بھی آپ کو نقل کرتے شرم نہیں آئی کہ قیل مجہول کا صیغہ ہے جس کا عدم جزم متیقن ہے۔ پھر محققین کے نزدیک کیونکر حیز قبول میں آوے گا۔ آیئے ہم آپ کو اپنے قول کی تصدیق یعنی اس جرح کا غلط ہونا اور یحیی بن معین کی طرف تضعیف کی غلط نسبت کرنا اس کا بین ثبوت پیش کریں اسی میزان میں بالتصریح موجود ہے کہ یحیی بن معین نے عمر بن محمد کو ثقہ کہا ہے اور ان کی توثیق کی

---

[1] ص ۵۰۴، وایضاً قد مر منا فی قول ابی حاتم "لا یحتج بہ" فراجع۔

[2] ص ۳۸۶ [3] ص ۲۴۲ [4] ص ۲۲۶ ج ۲ [5] ص ۵۰۴ [6] ص ۴۸۶ ج ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے پس اس تضعیف والے قول کا غلط ہونا جو اپنے غلط ہونے کے ثبوت میں اپنے ساتھ فعل مجہول رکھتا ہے آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہے۔ لیجئے اب ہم آپ کو ان کی توثیق اور بھی تصریح سے سناتے ہیں۔ تقریب[1] میں ہے ثقۃ من السادسۃ اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ احمد وابوحاتم یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو احمد وابوحاتم نے ثقہ کہا ہے ذہبی میزان[3] میں لکھتے ہیں واحد الثقات وثقہ ابن سعد وابن معین واحمد وابوداؤد یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو محمد بن سعد ویحیٰی بن معین واحمد وابوداؤد نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[4] جلد ہفتم میں لکھتے ہیں۔ قال ابن سعد کان ثقۃ وقال عبداللہ بن احمد عن ابیہ شیخ ثقۃ لیس بہ باس روی عنہ الثوری واثنیٰ علیہ وقال حنبل عن احمد ثقۃ وکذا قال ابن معین والعجلی وابوداؤد وقال الدوری عن ابن معین صالح الحدیث وقال ابو حاتم ھو ثقۃ صدوق وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابن عیینۃ حدثنی الصدوق البر عمر بن محمد بن زید وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووثقہ ایضاً العجلی وابن البرقی والبزار انتھیٰ ملخصاً یعنی محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد ان کو شیخ ثقہ لاباس بہ کہا ہے اور ثوری نے ان سے روایت کیا ہے اور ان کی عمدہ تعریف کی ہے اور حنبل نے بروایت احمد ثقہ اور یحیٰی بن معین اور عجلی اور ابوداؤد نے ان کو ثقہ اور دوری نے بروایت یحیٰی صالح الحدیث اور ابوحاتم نے ثقہ صدوق اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن عیینہ نے صدوق نیکوکار اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی اور ابن البرقی اور بزار نے ان کو ثقہ کہا ہے دیکھا۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۰۴) عمر بن نافع مولیٰ ابن عمر۔ قال ابن سعد لا یحتجون۔ ترجمہ کہا ابن سعد نے کہ لوگ ان سے حجت نہیں پکڑتے ہیں ایضاً

اقول۔ لیکن خود ابن سعد کے نزدیک یہ قابل حجت ہیں جیسا کہ آگے عبارات میں آوے گا باقی رہا یہ کہ لوگ ان سے حجت نہیں پکڑتے۔ یہ بالکل غلط ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری[5] میں لکھتے ہیں وھو کلام متھافت کیف لا یحتجون بہ وھو ثبت یعنی یہ قول ابن سعد کا غلط ہے کیونکر لوگ ان سے حجت نہیں پکڑتے حالانکہ یہ ثقہ ہیں یعنی یہ قابل حجت ہیں لوگ ان سے حجت پکڑتے ہیں چلئے قصہ ختم شد۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بالانفراد روایت نہیں کیا ہے۔ بلکہ بمتابعت مالک روایت کیا ہے فاندفع الاشکال رہا نافع کی توثیق بھی ملاحظہ کرلیں تقریب[6] میں ہے ثقۃ من السادسۃ اور خلاصہ[7] میں ہے

---

[1] ص ۳۸۹ [2] ص ۴۲۲ [3] ص ۲۶۹ ج ۲ [4] ص ۴۹۶ ج ۴ [5] ص ۵۰۵ [6] ص ۳۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال احمد ھو اوثق ولد نافع یعنی یہ ثقہ ہیں امام احمد نے کہا نافع کی اولاد میں سب سے زیادہ ثقہ یہی ہیں میزان الاعتدال میں ہے ثقة صدوق قال ابن عدی ثنا ابن ابی بکر ثنا عباس سمعت یحییٰ یقول عمر بن نافع لیس به باس قلت وثقه النسائی وقال ابن سعد ایضاً کان ثبتا وقال احمد ھو اوثق اخوته انتھیٰ یعنی یہ ثقہ صدوق ہیں ابن عدی نے بروایت یحییٰ ان کو لا باس بہ (ثقہ) اور نسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثبت (ثقہ) کہا ہے۔ اور احمد نے کہا کہ یہ اپنے سب بھائیوں میں سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ہدی الساری میں ہے۔ قال ابو حاتم لیس به باس وکذا قال عباس الدوری عن ابن معین وقال احمد ھو من اوثق ولد نافع وثقه النسائی ایضاً وغیرہ قال ابن سعد کان ثبتا انتھیٰ۔ یعنی ابو حاتم نے لا باس بہ اور عباس دوری نے بروایت یحییٰ لا باس بہ ثقہ کہا ہے اور احمد نے کہا ہے یہ نافع کی اولاد میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں اور ان کو نسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثبت (ثقہ) کہا ہے تہذیب التہذیب جلد سابع میں ہے قال عبد الله بن احمد عن ابیه ھو من اوثق ولد نافع وقال ابن معین وابو حاتم لیس به باس وقال ابن سعد وکان ثبتا وقال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی لا باس به انتھیٰ الخ۔ یعنی عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد کہا ہے کہ یہ نافع کے لڑکوں میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں اور یحییٰ اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور ابن سعد نے ثبت اور نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے آگے چلیے۔

قولہ (۱۰۵) عمران بن الحطان السدوسی البصری الخارجی۔ لا یتابع علی حدیثه قاله العقیلی قال وکان خارجیا۔ ترجمہ کہا عقیلی نے کہ ان کی حدیثیں قابل پیروی کے نہیں ہیں۔ اور کہا کہ یہ خارجی تھے ایضاً

اقول عمران کو خارجی کہنا درست نہیں کیونکہ اواخر عمر میں انہوں نے رجوع کر لیا تھا حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں رجع عن ذلك اور ہدی الساری میں لکھتے ہیں ان ابا زکریا الموصلی حکی فی تاریخ الموصل عن غیرہ ان عمران ھذا راجع فی آخر عمرہ عن رای الخوارج انتھیٰ۔ اور تہذیب جلد ۸ میں لکھتے ہیں قلت ذکر ابو زکریا الموصلی فی تاریخ الموصل عن محمد بن بشر العبدی الموصلی قال لم یمت عمران بن حطان حتی راجع عن رای الخوارج انتھیٰ۔ خلاصہ یہ کہ ابو زکریا موصلی نے اپنی تاریخ موصل میں بروایت محمد بن بشیر العبدی بیان کیا ہے کہ عمران بن حطان نے اپنے آخر عمر میں قبل موت کے اس رائے خوارج

سنہ ۱ ص ۲۷۲ ج ۲ سنہ ۲ ص ۵۰۴ سنہ ۳ ص ۴۹۹ ج ۷ سنہ ۴ ص ۳۹۹ سنہ ۵ ص ۵۰۴ سنہ ۶ ص ۱۲۸ ج ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رجوع کر لیا تھا۔ یہ تو ہوا جواب ان کے خارجی ہونے کے متعلق کا۔ اب اگر کوئی کہے کہ امام بخاری کا ان سے روایت کرنا اس حالت میں ہو کہ یہ اس وقت خارجی ہوں تو جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام بخاری نے ان سے ان کے خارجی ہونے کے پہلے روایت کیا ہو۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں لبعض الائمۃ یزعم ان البخاری انما اخرج لہ ما حمل عنہ قبل ان یری رای الخوارج انتھی۔ یعنی امام بخاری نے ان سے قبل ان کے خارجی ہونے کے روایت کیا ہو۔ اب ہم کہتے ہیں کہ اگر امام بخاری نے ان سے ان کے خارجی ہونے کے ہی حالت میں روایت کیا ہو یا عقیلی کی جرح رجوکہ بمقابلہ توثیق امت کثیرہ من قبیل الشاذ ہے) صحیح بھی ہو تو بھی چنداں جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے ان سے متابعت روایت کیا ہے۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ انما اخرجہ البخاری فی المتابعات۔ چلیئے جھگڑا ہی ختم شد فاند فم الایراد۔ لیجئے ہم اب ان کی ثقاہت و صداقت سناتے ہیں تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقہ العجلی یعنی یہ صدوق ہیں عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے قلت ان عمران صدوق فی نفسہ قال العجلی تابعی ثقۃ وقال قتادۃ کان لا یتھم فی الحدیث یعنی عمران فی نفسہ صدوق ہیں عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے اور قتادہ نے کہا حدیث میں یہ متہم نہیں ہیں۔ ہدی الساری میں ہے۔ قلت وثقہ العجلی وقال قتادۃ کان لا یتھم فی الحدیث وقال ابوداؤد اصح حدیثا۔ یعنی عجلی نے عمران کو ثقہ کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ حدیث میں متہم نہیں ہیں۔ اور ابوداؤد نے ان کو اصح حدیث والا کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے قال العجلی بصری تابعی ثقۃ وقال ابوداؤد اصح حدیثا وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابوسلمۃ عن ابان بن یزید سألت قتادۃ فقال کان عمران بن حطان لا یتھم فی الحدیث انتھی ملخصا۔ یعنی عجلی نے عمران کو بصری تابعی ثقہ اور ابوداؤد نے اصح حدیث اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور ابوسلمہ نے بروایت ابان وہ بروایت قتادہ کہتے ہیں کہ عمران غیر متہم فی الحدیث ہے۔ آگے چلیئے

قولہ (۱۰۶) عمران بن مسلم القصیر۔ قال یحیی وکان عمران بری القدر۔ ترجمہ۔ کہا یحیی نے کہ عمران قدریہ تھے۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح ایسی نہیں ہے کہ ان سے روایت نہ لی جا سکے بلکہ خود انہیں یحیی نے رجن سے آپ نے جرح نقل کی ہے) عمران کی بابت مستقیم الحدیث کہا ہے۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں وحکی عن یحیی القطان

---

۱ ص ۵۰۶ ۲ ایضاً ۳ ص ۳۹۹ ۴ ص ۲۵۱ ۵ ص ۲۷۶ ج ۲ ۶ ص ۵۰۶ ۷ ص ۱۲۴/۱۲۵ ۸ ص ۵۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہ قال ھو مستقیم الحدیث یعنی یحییٰ قطان نے ان کو مستقیم الحدیث کہا ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بالافراد نہیں روایت کیا ہے بلکہ بمتابعت ابن جریج پس متابعت والی حدیث کا حکم بارہا لکھا گیا ہے لہذا کوئی جرح نہیں رہی۔ ہاں ذرا ان کی بابت محدثین کے فیصلے بھی سن لیں۔ تقریب[1] میں ہے صدوق خلاصہ میں ہے وثقہ ابوداؤد یعنی یہ صدوق ہیں۔ ابوداؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان[2] میں ہے ثقۃ ثنا کذا العقیلی و وثقہ احمد وابن معین وغیرھما یعنی امام احمد و یحییٰ ابن معین وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[3] جلد ہشتم میں ہے قال القطان کان مستقیم الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن ابی حاتم سألت ابی عن عمران القصیر فقال لاباس بہ انتھی ملخصاً۔ یعنی یحییٰ قطان نے ان کو مستقیم الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابوحاتم نے لاباس بہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۰۷) عمرو بن ابی عمرو روی عباس عن یحییٰ لا یحتج بہ وروی عثمان بن سعید عن یحییٰ لیس بالقوی وقال الجوزجانی مضطرب الحدیث وقال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ روایت کی عباس نے یحییٰ سے کہ نہیں حجت پکڑی جاتی ہے ان سے اور روایت کی عثمان بن سعید نے یحییٰ سے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور کہا جوزجانی نے کہ یہ مضطرب الحدیث ہیں اور کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ نے تحریف کی ہے وہ یہ کہ میزان میں جو بحدیثہ کا لفظ ہے اسے آپ نے بدل کر یہ لکھا ہے ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ یہ جو آپ نے ایک درجن کے قریب جرح نقل کی ہے وہ ایک خاص امر کی نسبت ہے جس کو آپ نے نہیں سمجھا۔ ہاں جو اسماء رجال میں مہارت تامہ رکھتا ہے وہ بیشک حقیقت حال معلوم کر سکتا ہے سنیے اور غور سے سنیے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بہیمیہ جو عکرمہ سے روایت کی ہے اس کے متعلق یہ سب جرحیں ہیں مطلب یہ کہ ان کی روایت بسند عکرمہ مقبول نہیں۔ علاوہ اس کے ان کی کل سندیں مقبول ہیں اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ صحیح بخاری میں انہوں نے کن سے روایت کیا ہے چار جگہوں میں تو ان کی حدیث بروایت انس ہے اور ایک جگہ میں بروایت سعید بن جبیر اور ایک مقام میں بروایت سعید مقبری[5] ہے فاندفع ما اورد علیہ۔ یہ تو ہوا جرح کا جواب اب سنیے ان کی توثیق تقریب[6] میں ہے ثقۃ من الخامسۃ خلاصہ میں ہے وثقہ ابوزرعۃ وقال ابوحاتم لاباس بہ مطلب یہ کہ یہ ثقہ ہیں ابوزرعہ نے ان کو ثقہ اور ابوحاتم نے لاباس بہ کہا ہے۔ میزان[8] میں ہے۔ صدوق حدیثہ مخرج فی

---

[1] ص۴۰۰ [2] ص۲۸۰ ج۲ [3] ص۵۰۷ [4] ص۱۳۸ ج۸ [5] ص۵۰۵ ہدی الساری
[6] ص۳۹۴ [7] ص۲۷۷ [8] ص۲۹۸ ج۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصحیحین قال ابوحاتم لا باس بہ وقال احمد وغیرہ ما بہ باس روی احمد بن ابی مریم عن ابن معین قال عمرو بن ابی عمرو ثقۃ قلت عمرو بن ابی عمرو حدیثہ ما لحسن انتہی یعنی یہ صدوق ہیں ان سے حدیث صحیح بخاری و مسلم میں تخریج کی گئی ہے ان کو ابوحاتم اور امام احمد وغیرہ نے لا باس بہ اور ابن معین نے ثقہ اور ذہبی نے صالح الحدیث حسن الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ احمد والبزار وابو حاتم والعجلی وقال الساجی وہ صدوق وقال الذہبی حدیثہ حسن انتہی ملخصاً یعنی عبداللہ نے بروایت امام احمد ان کو لا باس بہ اور ابوزرعہ نے ثقہ اور ابوحاتم نے لا باس بہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے اس لیے کہ مالک نے ان سے روایت کیا ہے اور مالک سوا صدوق اور ثقہ کے کسی سے روایت نہیں کرتے اور یہ کثیر الحدیث تھے ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے ان کی حدیث معتبر ہے جب ثقہ لوگ ان سے روایت کریں اور ان کو عجلی نے ثقہ اور زکریا ساجی نے صدوق اور ذہبی نے حسن الحدیث کہا ہے کیسے سن لیا یا نہیں۔ اچھا اب آگے چلیے۔

قولہ (۱۰) عمرو بن محمد الناقد قال ابوداؤد غیر ثقۃ۔ ترجمہ کہا ابوداؤد نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول یہ ہرج بالکل غلط ہے اور کیا عجب کہ میزان الاعتدال رجو کہ نول کشوری ہے جس مطبع کی چھپی ہوئی کتابوں میں عموماً غلطی بہت ہوتی ہے اس میں غلط چھپ گیا ہو۔ جہاں تک میرا خیال ہے اصل نسخہ میزان الاعتدال میں یا صحیح نسخہ میں عبارت یوں ہوگی قال ابوداؤد وغیرہ ثقۃ یعنی ان کو ابوداؤد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ غیر کے پہلے سے واؤ اور پیچھے سے ہائے ہوز رہ گئی ہے۔ دلیل اس پر یہ ہے کہ ہدی الساری اور تہذیب ج ۸ میں آجری کی روایت سے ابوداؤد کا ان کو ثقہ کہنا منقول ہے۔ کما سیجئی۔ پھر عقل سلیم والا شخص اس بات کو کیونکر چیز قبول میں لا سکتا ہے کہ ابوداؤد نے غیر ثقہ ان کو کہا ہے۔ نیز لفظ وغیرہ کا اس لیے صحیح ہے کہ علاوہ ابوداؤد کے بہت سے لوگوں سے ان کی توثیق منقول ہے۔ علاوہ بریں ہدی الساری و تہذیب ج ۸ میں ہے کہ یحییٰ بن معین سے کہا گیا لوگ عمرو ناقد کی بابت کلام کرتے ہیں۔ کیا وہ ایسے ہی ہیں؟ یحییٰ نے کہا وہ ایسے (یعنی متکلم فیہ) نہیں ہیں۔ لیجیے ہم آپ کو یہ بھی بتلا دیتے ہیں کہ ان کی کونسی روایت مقبول ہے۔ ہدی الساری میں ہے کہ ابن مدینی نے کہا ہے کہ عمرو نے جو ابن عیینہ سے روایت کیا ہے اس میں خطا کیا ہے (پس یہ مقبول نہیں ہوگی) اب بخاری میں دیکھتے ہیں تو عمرو ناقد کی روایت ابن عیینہ سے نہیں ملتی۔ بلکہ ہشیم اور یعقوب بن ابراہیم کی روایت سے ہے خلاصہ جرح اڑا۔ لگے ہاتھ ان کی توثیق بھی سن لیں۔ تقریب میں ہے ثقہ حافظ اور خلاصہ میں ہے

---

۱ ص ۵۰۵ ۲ ص ۴۸۳ ج ۸ ۳ ص ۵۰۵ ۵۰۶ ۴ ص ۹۷ ج ۷ ۵ ص ۵۰۶
۶ ص ۹۵ ج ۸ ۷ ص ۵۰۶ ۸ ص ۲۹۶ ۹ ص ۲۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحافظ قال ابوحاتم ثقۃ مامون اور میزان[1] میں ہے من ائمۃ الحدیث قال احمد بخری الصادق خلاصہ یہ کہ محمد ثقہ ہیں حافظ ہیں ائمہ حدیث سے ہیں ان کو احمد نے صدوق اور ابوحاتم نے ثقہ مامون کہا ہے ہدی الساری میں ہے وثقہ احمد وابوحاتم وابوداؤد والحسین بن فہم وجماعۃ وقال عبدالخالق بن منصور عن یحیی بن معین رسالتہ عنہ فقال صدوق یعنی ان کو امام احمد و ابوحاتم و ابوداؤد و حسین بن فہم اور ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے اور عبدالخالق نے بروایت یحیی صدوق کہا ہے حافظ تہذیب[2] التہذیب جلد ہشتم میں لکھتے ہیں قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ عمرو یتحری الصدق وقال ابوحاتم ثقۃ امین صدوق وقال ابن معین ھو صدوق وقال الاجری عن ابی داؤد ثقۃ وقال الحسین بن فہم ثقۃ ثبت صاحب حدیث کان من الحفاظ المعدودین وکان فقیہا منہم ابن حبان فی الثقات وقال ابن قانع ثقۃ انتہی ملخصا یعنی عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد عمرو کو صدوق اور ابوحاتم نے ثقہ امین صدوق اور یحیی بن معین نے صدوق اور آجری نے بروایت ابوداؤد ثقہ اور حسین بن فہم نے ثقہ ثبت صاحب حدیث حافظ فقیہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن قانع نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۰۹) عمرو بن مرزوق الباھلی۔ قال القواریری کان یحیی القطان لا یرضاہ فی الحدیث و قال ابن المدینی اترکوا حدیث العمرین یعنی عمرو بن حکام وعمرو بن مرزوق۔ ترجمہ کہا قواریری نے کہ یحیی قطان ان سے حدیث میں راضی نہ تھے اور کہا ابن مدینی نے کہ چھوڑ دو حدیثوں کو دو عمرو کے یعنی عمرو بن حکام اور عمرو بن مرزوق کے۔ ایضاً

اقول حاجی حضرت! آپ نے تو ابن مدینی کو (۹۹) میں ضعفاء میں داخل کر دیا ہے پھر یہاں پر آپ ان سے جرح کیوں نقل کر رہے ہیں۔ کیونکہ بقاعدہ اصول ضعفاء جو جرح ثقات پر کریں وہ مقبول نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کو ان کی جرح نقل کرنا مناسب نہیں مگر خیر! سنیے ابن المدینی نے جو عمرو بن مرزوق کی بابت جرح کی ہے اس کا امام احمد نے ضعیف کر دیا ہے حافظ ابن حجر تہذیب[3] ج ۸ میں لکھتے ہیں۔ قال ابوزرعۃ سمعت احمد بن حنبل فقلت لہ ان علی بن المدینی یتکلم فی عمرو بن مرزوق فقال عمرو رجل صالح لا ادری ما یقول علی فتشنا علی ما قیل فیہ فلم نجد لہ اصلا انتہی یعنی ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا کہ ابن المدینی عمرو بن مرزوق کی بابت کلام کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ عمرو نیک مرد ہے۔ میں نہیں جانتا علی

---

[1] ص۳۳ [2] ص۹۵، ص۱۵۰ [3] ص۹ ج۷ [4] ص۱۰ ج۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن المدینی) ان کی بابت کیا (اور کیوں) کہتے ہیں جو اعتراض ان پر کیا گیا ہے میں نے اس کی تفتیش کی تو بے اصل پایا۔ یہ تو ہوا جواب ابن المدینی کی جرح کا۔ اب سنیے یحییٰ قطان والی جرح کا جواب (کہ وہ ان سے حدیث میں کیوں نہیں راضی تھے) حافظ تہذیب[1] ج ۸ میں لکھتے ہیں قال ابو زرعة و سمعت سلیمان بن حرب وذکر عمرو بن مرزوق فقال جاء بما لیس عندھم فحسدوہ انتہیٰ یعنی ابو زرعہ نے کہا میں نے سلیمان بن حرب کو سنا انھوں نے عمرو کو ذکر کیا پس کہا کہ وہ لایا وہ چیزیں (حدیثیں) جو ان کے پاس نہ تھیں اس وجہ سے لوگوں نے ان پر حسد کیا (اور جرح کر دیا) یہ تو ہوا دونوں جرحوں کا جواب! آئیے آپ کو یہ بتاؤں کہ امام بخاری نے ان سے بالانفراد روایت کیا ہے یا مقترن۔ خلاصہ[2] میں ہے وعنہ خ مقرونا بغیرہ اور میزان میں ہے عنہ البخاری مقرونا بآخر اور تہذیب[3] ج ۸ میں ہے روی عنہ البخاری مقرونا بغیرہ خلاصہ سب کا یہ امام بخاری نے ان سے مقرون بغیرہ روایت کیا ہے نہ منفرداً یعنی امام بخاری نے ایک جگہ بمتابعت آدم بن ایاس اور دوسری جگہ بمتابعت عبدالصمد روایت کیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ امام بخاری عمرو بن مرزوق کو احتجاجاً نہیں لائے ہیں جیسا کہ حافظ نے ہدی الساری میں صاف لکھ دیا فوضح انہ لم یخرج لہ احتجاجاً یعنی پس واضح ہو گیا کہ امام بخاری نے عمر کو احتجاجاً نہیں ذکر کیا ہے چلئے جھگڑا تمام شد۔ اب ان کی ثقاہت گوش گذار فرمائیے تقریب[5] میں ہے ثقہ اور خلاصہ[6] میں ہے وثقہ ابو حاتم وقال احمد ویحییٰ ثقة مامون یعنی یہ ثقہ ہیں ابو حاتم نے ان کو ثقہ اور امام احمد و یحییٰ نے ثقہ مامون کہا ہے۔ میزان میں ہے قال ابو حاتم کان ثقة من العباد لم نلق احدا من اصحاب شعبة کان احسن حدیثا منہ۔ یعنی ابو حاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے اور کہا ہے کہ نہیں پایا ہم نے اصحاب شعبہ سے کسی کو زیادہ عمدہ حدیث والا ان سے۔ ہدی الساری[7] میں ہے اثنیٰ علیہ سلیمان بن حرب واحمد بن حنبل وقال یحییٰ بن معین ثقة مامون ووثقہ ابن سعد یعنی سلیمان بن حرب نے ابن عمرو پر تعریف کیا ہے نیز احمد بن حنبل نے اور یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا مامون اور محمد بن سعد نے بھی ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب[9] جلد ثامن میں ہے قال الفضل بن زیاد سأل عنہ ابو عبید اللہ الحرانی عن احمد بن حنبل فقال ثقة مامون وقال ابن ابی قماش عن ابن معین ثقة مامون صاحب غزو وقرآن وفضل وحمدہ جدا وقال ابو حاتم کان ثقة

---

[1] ص ۱۰۰ ج ۸ [2] ص ۲۴۹ [3] ص ۹۹ ج ۸ [4] ص ۵۰۶ [5] ص ۳۹۶

[6] ص [illegible] [7] ص [illegible] ج ۳ [8] ص [illegible] [9] ص [illegible] ج ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من العباد ولم یکتب عن احد من اصحاب شعبۃ کان احسن حدیثا منہ وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وقال الساجی صدوق من اھل القرآن والجھاد وقال الحاکم عن الدارقطنی صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصًا یعنی فضل نے کہا ابو عبید اللہ حرانی نے امام احمد سے عمرو بن مرزوق کی بابت پوچھا تو امام احمد نے کہا وہ ثقہ اور مامون ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ ابن معین نے عمرو کو ثقہ مامون صاحب غزوہ و قرآن و فضل بڑی اس کی تعریف کی ہے اور ابو حاتم نے کہا وہ ثقہ ہے اصحاب شعبہ میں احسن حدیث اس سے کوئی نہ تھا اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور ذکریا ساجی نے صدوق صاحب قرآن وجہاد اور حاکم نے بروایت دارقطنی صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے انتہی۔ علاوہ بریں عمرو بن مرزوق وہ شخص ہیں کہ ان کی درس گاہ میں دس ہزار تلامذہ ہوتے اور ان کو یہ درس دیتے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۱) عمرو بن مرۃ الجملی۔ قال ابو حاتم ثقۃ یری الارجاء۔ ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ مرجیہ اور ثقہ تھے۔ ایضًا

اقول ۔ یری الارجاء کے معنی مرجیہ ہونے کے نہیں ہوتے آپ نے بہت جگہ غلطی کی ہے۔ کہ اس طرح کے الفاظ کے معنی بے سمجھی سے بگاڑے ہیں مثلاً یری القدر وغیرہ میں) کیا ان کو ثقہ مرجیہ کہنا نہیں آتا تھا۔ بلکہ اس یری کے لفظ کی قید میں یہ نکتہ ہے کہ درحقیقت یہ مرجیہ نہ تھے بلکہ کچھ کچھ خیال ارجا تھا اور یہ ان کی توثیق کے معارض نہیں بلکہ ان کے ثقہ ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ کما سیجئ۔ پس اس وجہ سے ان کی حدیث ترک نہیں کی جا سکتی بلکہ قابل اخذ ہے۔ کما لا یخفی علی المتامل چنانچہ میں ان کی توثیق نقل کر کے آپ کو دکھاتا ہوں اگرچہ دبی زبان سے آپ بھی ان کے ثقہ ہونے کے قائل ہیں۔ تقریب[1] میں ہے ثقۃ عابد اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ ابن معین وقال ابو حاتم ثقۃ یعنی یہ ثقہ عابد ہیں یحیٰی نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے میزان[3] میں ہے الامام الحجۃ وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابو حاتم ثقۃ وقال مسعر لم یکن بالکوفۃ افضل من عمرو بن مرۃ یعنی یہ امام ہیں حجت ہیں ابن معین وغیرہ نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور مسعر نے کہا کہ کوفہ میں عمرو بن مرۃ سے کوئی افضل نہ تھا ہدی الساری[4] میں ہے احد الاثبات متفق علی توثیقہ وقد احتج بہ الجماعۃ یعنی یہ اثبات ثقہ لوگوں سے ہیں ان کی توثیق پر اتفاق ہے اور ایک جماعت نے ان سے حجت پکڑا ہے۔ حافظ ابن حجر

---

[1] ص ۲۹۵ [2] ص ۲۴۹ [3] ص ۲۰۱ [4] ص ۷۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب[1] التہذیب جلد ہشتم میں کچھ تفصیل سے لکھتے ہیں قال سعید الاراطی زکاہ احمد بن حنبل وقال ابن معین ثقۃ وقال ابو حاتم صدوق ثقۃ وقال حفص بن غیاث ما سمعت الاعمش یثنی علی احدا الا علی عمرو بن مرۃ وقال بقیۃ عن شعبۃ کان اکثرھم علما وقال مسعر لم یکن بالکوفۃ افضل منہ وقال عبد الرحمٰن بن مہدی اربعۃ بالکوفۃ لا یختلف فی حدیثھم منھم عمرو بن مرۃ ووثقہ ابن نمیر ویعقوب بن سفیان وابن حبان فی الثقات انتہی ملخصًا یعنی سعید اراطی نے کہا امام احمد عمرو بن مرہ کا تزکیہ کرتے تھے اور ان کو ابن معین نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق ثقہ کہا ہے اور حفص نے کہا میں نے اعمش کو سوا عمرو بن مرہ کے اور کسی پر تعریف کرتے نہیں سنا اور بقیہ نے بروایت شعبہ کہا یہ زیادہ علم والے تھے اور مسعر نے کہا ان سے افضل کوئی بھی کوفہ میں نہیں تھا اور ابن مہدی نے کہا کوفہ کے چار شخصوں کی حدیث میں اختلاف نہیں کیا جاتا جس سے ایک عمرو بن مرہ ہیں اور ان کو ابن نمیر اور یعقوب نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے انتہی لیجئے چلتے وقت آپ کو ایک آپ کی غلطی پر بھی متنبہ کر دیتا ہوں کہ آپ نے حملی حاء حطی سے لکھا ہے صحیح جملی بالجیم ہے آگے چلئے

قولہ (۱۱۱) عتبۃ بن خالد الایلی کان یعلق النساء بثدیھن قال ابن قطان کفی بھذا فی تجریحہ وقال الفسوی سمعت یحیی بن بکیر یقول انما یحدث عن عتبۃ مجنون احمق لم یکن موضعًا لکتابۃ عنہ ترجمہ یہ عورتوں کی چھاتی کو گھورا کرتے تھے کہا ابن قطان نے کہ یہی ایک امر ان کے جرح کے واسطے کافی ہے اور کہا فسوی نے کہ سنا میں نے یحیی بن بکیر کو کہ کہتے تھے کہ عتبہ سے سوائے مجنون اور احمق کے اور کون حدیث کی روایت کر سکتا ہے۔ یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے حدیث لکھی جائے۔ ایضًا۔

اقول۔ اجی حضرت عتبہ بن خالد الایلی تو بخاری میں کیا اسماء الرجال کی کسی کتاب میں بھی نہیں ہے لہذا آپ کی ساری جرح غث بود۔ سنیے یہاں پر آپ نے ۴ جگہ غلطیاں کی ہیں ۳ جگہ تو نام ہی میں۔ اس غلطی سے آپ کا مبلغ علم پورا ہو گیا پہلے تو آپ نے عتبہ لکھا ہے بالتاء اور دوسری عنبہ بالنون۔ تیسری جگہ اس کے ترجمہ میں عتبہ پھر بالتاء لکھا ہے۔ حالانکہ کل کا کل غلط ہے صحیح عنبسہ ہے اور آپ نے لکھا ہے لکتابۃ عنہ اور صحیح الکتابۃ ہے۔ یہ تو نقل میں آپ سے اس قدر غلطیاں ہوئی ہیں کہیں ایک سطر اردو کی عربی بنانا پڑے تو فی لفظ شاید سیکڑہ کی نوبت آئے۔ شرم۔ اب سنیے جرح کا جواب عنبسہ حقیقت میں اگر ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے نقل کیا ہے تو ہمارا کوئی حرج نہیں کیونکہ امام بخاری نے

---

[1] ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ ج ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے احتجاجاً و انفراداً روایت ہی نہیں کیا ہے بلکہ بمتابعت چنانچہ خلاصہ[1] میں ہے قرنہ خ بالخر اور تہذیب[2] جلد ۸ میں ہے اخرج لہ خ مقرونا بغیرہ یعنی امام بخاری نے ان سے مقرون بغیرہ روایت کیا ہے۔ ہدی الساری میں[3] ہے کہ امام بخاری نے عبداللہ بن وہب کے ساتھ مقرون روایت کیا ہے۔ پس جب ان کی روایت مقرون بغیرہ اور بالمتابعت ہوئی تو پھر کوئی اعتراض نہیں رہا جیسا کہ ص۲۲ میں بالتفصیل لکھا گیا۔ بایں ہمہ ان کے اوصاف جو محدثین سے مروی ہیں وہ بھی آپ کو سنائے دیتا ہوں تقریب[4] میں ہے صدوق من التاسعۃ اور خلاصہ[5] میں ہے قال احمد بن صالح صدوق قال ابوداؤد ھو احب الینا یعنی یہ صدوق ہیں۔ ان کو احمد بن صالح نے صدوق کہا ہے اور ابوداؤد نے کہا میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہیں۔ میزان میں امام ذہبی ان جرحوں کے (جس کو آپ نے نقل کیا ہے) جواب میں فیصلہ کرتے ہیں[6] قلت بل روی عنہ جماعۃ واثنی علیہ ابوداؤد یعنی یہ مجروح نہیں ہیں) بلکہ ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے ان کی تعریف کی ہے۔ ہدی الساری میں ہے عظمہ ابوداؤد و احمد بن صالح المصری و محمد بن مسلم بن فزارہ یعنی ابوداؤد اور احمد بن صالح اور محمد بن مسلم نے ان کی تعظیم کی ہے۔ تہذیب التہذیب[7] جلد ثامن میں ہے قال الاجری عن ابی داؤد عنبسۃ احب الینا سمعت احمد بن صالح یقول عنبسۃ صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً۔ یعنی اجری نے بروایت ابی داؤد کہا ہے کہ عنبسہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں نے احمد بن صالح کو سنا۔ وہ عنبسہ کو صدوق کہتے تھے۔ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے[8]۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۱۲) عوف الاعرابی ابو سہل البصری قیل کان یتشیع۔ وقال عمرو بن علی المقدمی رایت ابن المبارک یقول لجعفر بن سلیمان رایت ابن عون وایوب ویونس فکیف لم تجالسھم وجالست عوفا واللہ ما رضی عوف ببدعۃ حتی کان بدعتین کان قدریا کان شیعیا وقال محمد بن عبداللہ الانصاری رأیت داؤد ابن ابی ھند یضرب عوف الاعرابی ویقول ویلک یا قدری یا قدری وقال بندار وھو یقرأ لھم حدیث عوف واللہ لقد کان عوف قدریا رافضیا شیطانا۔ ترجمہ کہا گیا ہے کہ تشیع کو دخل دیتے تھے۔ اور عمرو بن علی المقدمی کا قول ہے کہ میں نے ابن المبارک کو دیکھا کہ جعفر بن سلیمان سے کہتے تھے کہ تم نے ابن عون اور ایوب اور یونس کو دیکھا پھر ان لوگوں

---

۱ ص۲۵۲ ۲ ص۱۵۴ ج۸ ۳ ص۵۰۷ ۴ ص۴۰۲ ۵ ص۲۵۲ ۶ ص۳۰۵ ۷ ص۵۰۷ ۸ ص۱۵۴ ج۸

۹ بل یقال ان قول ابی حاتم فی عنبسۃ "کان یعلق النساء الخ" لم یثبت بالصحۃ لان عنبسۃ توفی ۱۹۸ھ

باقی بر صفحہ ۱۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ مجالست کیوں نہیں اختیار کی درحالیکہ میں نے عوف کی مجلس اختیار کی واللہ عوف ایک بدعت پر راضی نہ تھا یہاں تک کہ وہ بدعت کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ قدریہ بھی تھا اور شیعہ بھی تھا اور کہا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہ دیکھا میں نے واؤد بن ابی ہند کو کہ عوف اعرابی کو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ خرابی ہو تجھ کو اے قدریہ اے قدریہ۔ اور کہا ہناد نے وکیع سے حالیکہ وہ عوف کی حدیث پڑھ رہے تھے کہ قسم ہے اللہ کی تھا عوف قدریہ رافضی شیعی ان۔ ایضاً

اقول - یہ جس قدر جرحیں آپ نے عوف کی ذکر کی ہیں یعنی عمرو مقدمی اور داؤد بن ابی ہند اور ہناد وغیرہ کی یہ کوئی مقبول نہیں اس لیے کہ یہ حضرات عام عین نقد حدیث کے امام نہیں ہیں بلکہ امام الناقدین امام بخاری و امام الناقدین امام مسلم و امام الناقدین یحیی بن معین وغیرہ لوگ جو ائمہ فن ہیں انہوں نے عوف کی توثیق کی ہے چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم کے مقدمہ میں صاف طور پر عوف کی صداقت و امانت کا اقرار کیا ہے۔ ابن معین نے صریح لفظوں میں ثقہ کہا ہے۔ کما سیجئ۔ امام بخاری نے ان سے روایت ہی لی ہے اور امام بخاری کا کسی سے روایت لینا یہ خود اس کے ثقہ ہونے کی دلیل ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری مقدمہ تاسع میں لکھتے ہیں اذا وجدنا لغیرہ فی احد منهم طعنا فذلك الطعن مقابل لتعدیل هذا الامام فلا یقبل انتہی۔ یعنی جب ہم ان (رواۃ) میں سے کسی کی نسبت ان کے غیر کا طعن پاویں گے تو وہ طعن اس امام کی تعدیل کے مقابلہ میں ہوگا اور نہیں قبول کیا جاوے گا۔ چلئے صاحب! یہ آپ کی کل جرحیں غیر مقبول۔ اس لیے کہ حافظ اسی ہدی الساری میں ذرا اوپر لکھتے ہیں۔ من خرج عنه فی الصحیح فهو بمثابة اطباق الجمهور علی تعدیل من ذکر فیهما انتہی۔ یعنی جو راوی صحیحین میں ذکر کئے گئے ہیں ان کے تعدیل پر جمہور کا اتفاق ہے پس آپ کی یہ کل بے رنگ جرحیں آپ کو واپس دی جاتی ہیں۔ اب سنئے کثرت رائے۔ یعنی جماعت محدثین کی رائیں۔ تقریب[۱] میں ہے ثقة من السادسة۔ اور خلاصہ[۲] میں ہے۔ وثقه النسائی وجماعة یعنی عوف ثقہ ہیں ان کو نسائی اور ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[۳] میں ہے کان یقال له عوف الصدوق قد وثقه جماعة وقال النسائی ثقة ثبت۔ یعنی (یہ اس قدر سچے ہیں کہ) ان کو عوف صدوق کہا جاتا ہے ان کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے اور نسائی نے ثقہ ثبت کہا ہے۔ اس جماعت کی طرف خیال کرکے

(بقیہ ص۱۵۹) وابو حاتم ولد ۱۹۵ھ وطلب العلم ۲۱۰ھ کما فی التہذیب (ج ۹ ص۳۳) فلم یدرک زمانہ فکیف یقبل قولہ بلا اسناد ولا سیما مع توثیق الائمة له۔

حاشیہ صفحہ ھذا

۱ ص۴۴۲ ۲ ص۴۴۲ ۳ ص۴۰۳ ۴ ص۲۵۳ ۵ ص۳۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارلیمنٹ کی طرح کثرت رائے کا لحاظ نیز کریں۔ اور ہدی الساری[1] میں ہے وثقہ احمد وابن معین وقال النسائی ثقۃ ثبت وقال محمد بن عبد اللہ الانصاری کان من اثبتہم جمیعًا۔ یعنی ان کو امام احمد ویحییٰ بن معین ونسائی نے ثقہ کہا ہے اور محمد بن عبد اللہ انصاری (یہ وہی ہیں جن کو جرح میں آپ نے ذکر کیا ہے) نے کہا ہے عوف سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[2] جلد ہشتم میں لکھتے ہیں۔ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ثقۃ صالح الحدیث وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقۃ وقال ابو حاتم صدوق صالح وقال النسائی ثقۃ ثبت وقال الولید بن عتبۃ عن مروان بن معاویۃ کان یسمی الصدوق وقال محمد بن عبد اللہ الانصاری کان یقال عوف الصدوق وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وقال ابن سعد عن محمد بن عبد اللہ الانصاری کان اثبتہم جمیعا وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصًا۔ یعنی عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد عوف کو ثقہ صالح الحدیث اور اسحاق نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق صالح الحدیث اور نسائی نے ثقہ ثبت کہا ہے اور ولید نے بروایت مروان کہا ہے اس کا نام ہی صدوق ہے اور محمد بن عبد اللہ انصاری (وہی) نے کہا عوف کو عوف صدوق کہتے تھے اور محمد بن سعد نے عوف کو ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔ اور انہیں ابن سعد نے محمد بن عبد اللہ انصاری (وہی) کی روایت سے کہا عوف سب سے زیادہ ثبت تھے اور ابن حبان نے عوف کو ثقات میں کہا ہے سمجھے ہوں تو آگے چلیے۔

قولہ (۱۱۳) عیسیٰ بن طہمان۔ ذکرہ ابن حبان فی الضعفاء فقال لا یجوز الاحتجاج بما یرویہ۔ ترجمہ ذکر کیا ان کا ابن حبان نے ضعفاء میں پس کہا کہ ان کی حدیثوں کی دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ایضًا

اقول۔ ابن حبان کا یہ قول صحیح نہیں ہے بلکہ ابن حبان نے عیسیٰ کے بارے میں افراط (زبانی) سے کام لیا ہے عیسیٰ ابن حبان کے اس تہمت کے مصداق نہیں ہیں تقریب[3] میں ہے افرط فیہ ابن حبان اور خلاصہ میں ہے افرط ابن حبان حافظ ابن حجر ہدی[4] الساری میں لکھتے ہیں واما ابن حبان فافحش القول فیہ فی کتاب الضعفاء انتہی مطلب سب کا یہ کہ ابن حبان نے افراط سے کام لیا ہے۔ عیسیٰ کی بابت انہوں نے کتاب الضعفاء میں بیہودہ باتیں کہیں ہیں جو لائق قبول نہیں چلیے آپ کی جرح ہی سرے سے باطل ہو گئی۔ بلکہ عیسیٰ بن طہمان رواۃ ثقات سے ہے تقریب[5] میں ہے صدوق اور خلاصہ[6] میں ہے وثقہ احمد وابن معین یعنی یہ صدوق ہیں ان کو احمد ویحییٰ ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[7] میں ہے وثقہ ابو داؤد وغیرہ وقال

---

[1] ص ۵۰۷ [2] ص ۱۶۷ ج ۸ [3] ص ۴۰۹ [4] ص ۵۰۸

[5] ص ۴۰۹ [6] ص ۲۵۷ [7] ص ۳۱۳ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النسائی وابن معین وابوحاتم لاباس بہ یعنی ان کو ابوداؤد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور نسائی اور یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے لاباس بہ (ثقہ) کہا ہے۔ ہدی الساری[1] میں ہے وثقہ احمد وابن معین والنسائی وابوحاتم ویعقوب بن سفیان والدارقطنی وغیرہم یعنی عیسیٰ کو امام احمد وابن معین ونسائی وابوحاتم و یعقوب بن سفیان ودارقطنی وغیرہ نے ثقہ کہا۔ تہذیب التہذیب[2] جلد ثامن میں ہے قال عبداللہ بن احمد عن ابیہ شیخ ثقة وقال حنبل بن اسحاق عن احمد بن حنبل لیس بہ باس وکذا قال ابن معین والنسائی وقال المفضل الغلابی عن ابن معین مغربی ثقة وقال ابوحاتم ثقة لاباس بہ حدیثہ حدیث اھل الصدق ماجد یثہ باس وقال یعقوب بن سفیان ثقة وقال ابوداؤد لاباس بہ احادیثہ مستقیمة وقال سرة ثقة قلت وقال الحاکم عن الدارقطنی ثقة وقال الحاکم صدوق وقال ابن معین فی روایة جعفر الطیالسی عنہ لاباس بہ انتہی ملخصاً یعنی عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد عیسیٰ کو شیخ ثقہ اور حنبل بن اسحاق نے بروایت احمد لاباس بہ اور ابن معین اور نسائی نے لاباس بہ (ثقہ) اور مفضل نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابوحاتم نے ثقہ لاباس بہ اور ان کی حدیث کو صادقوں کی حدیث اور لاباس بحدیثہ اور یعقوب نے ثقہ اور ابوداؤد نے لاباس بہ مستقیم الحدیث اور ثقہ اور حاکم نے بروایت دارقطنی ثقہ اور حاکم نے خود صدوق اور ابن معین نے بروایت جعفر طیالسی لاباس بہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ ثقہ ہیں آگے چلیے۔ ایں عرف الجین ندارد؟ چلو چھٹی ہوئی۔

---

[1] ص ۵۰۸ [2] ص ۲۱۶ ج ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الفاء

قولہ (۲۴۱) فضیل بن سلیمان قال ابو حاتم لیس بالقوی وقال ابن معین لیس بثقة وقال ابو زرعة لین۔
ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ قوی نہیں ہیں اور کہا ابن معین نے کہ ثقہ نہیں ہیں اور کہا ابو زرعہ نے کہ ضعیف ہیں الخ۔
اقول۔ درحقیقت اگر یہ فضیل ایسے ہی ہوں جیسا کہ آپ نے ان کی بابت لکھا ہے تو چنداں مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ امام بخاری نے ان سے بالانفراد نہیں روایت کیا ہے۔ بلکہ بالمتابعت۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ امام بخاری نے ان سے چھ جگہ روایت کیا ہے دو جگہ تو بمتابعت عبدالعزیز بن ابی حازم اور ایک جگہ بمتابعت ابن عیینہ و وہیب اور ایک جگہ بمتابعت سلیمان بن یسار اور ایک جگہ بمتابعت عبدالعزیز بن مختار اور ایک جگہ بمتابعت ابن جریج روایت کیا ہے۔ اسی وجہ سے ابن حجر ہدی الساری[1] میں لکھتے ہیں لیس لہ فی البخاری سوی احادیث توبع علیہا یعنی بخاری میں ان سے وہی حدیثیں ہیں جو بالمتابعت ہیں۔ پس جب متابعۃً ہوئیں تو انفراداً نہیں رہیں۔ لہٰذا آپ کا اعتراض بھی باطل ہوا۔ اب ہم یہ تبلاتے ہیں کہ امام بخاری نے ان سے متابعۃً کیوں روایت کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فضیل کی بابت محدثین کے حسب ذیل بھی خیال ہیں چنانچہ تقریب[2] میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے۔ وثقہ ابن حبان یعنی یہ صدوق ہیں ابن حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے امام ذہبی ان کے معتمد بہ ہونے کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں حدیثہ فی الکتاب الستة وھو صدوق (میزان[3]) یعنی ان کی حدیثیں صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ پس یہ صدوق ہیں۔ ہدی الساری[4] میں ہے قال الساجی کان صدوقا وروی عنہ علی بن المدینی وکان من المتشددین وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ یعنی زکریا ساجی نے فضیل کو صدوق کہا ہے اور ابن المدینی نے ان سے روایت کیا ہے حالانکہ ابن مدینی بڑے متشددین سے ہیں (یعنی جلدی کسی سے روایت نہیں لیتے جب تک اس کا معتمد بہ ہونا نہ ثابت ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ معتمد بہ ہیں) اور ابو حاتم (وہی جن سے آپ نے جرح نقل کی ہے) انہوں نے کہا فضیل کی حدیث قابل کتابت ہے[5]۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں لکھتے ہیں۔

سلہ ص۵۹۰ سلہ ص۱۷۱ سلہ ص۲۴۷ سلہ ج ۲ ص۳۴۴ سلہ ص۱۰۹ ـ
سلہ قد ذکرنا من قبل ان لفظة "لیس بالقوی" و "لین" من الفاظ الدرجة الاولی فی الجرح وقد صرح العلماء ان مثل ھذا الذی یکتب حدیثہ وینظر فیہ اعتبارا (ابن الصلاح ملخصا) ومتابعتہ للقوی علی البخاری مردود علی قائلہ ـ سلہ ص۲۹۲ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روی عنہ ابن المدینی وکان من المتشددین وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الساجی وکان صدوقا انتہی ملخصاً یعنی فضیل سے ابن مدینی نے روایت کیا ہے حالانکہ وہ بڑے تشدد کرنے والوں سے ہیں اور ابو حاتم نے کہا ان کی حدیث لائق کتابت ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کو ذکر کیا ہے اور ذکریا ساجی نے ان کو صدوق کہا ہے۔ سمجھ گئے؟ آگے چلیے۔

قولہ (۱۱۵) فلیح بن سلیمان المدنی۔ قال ابن معین وابو حاتم والنسائی لیس بالقوی وقال ابو حاتم سمعت معویۃ بن صالح سمعت یحیی بن معین یقول فلیح بن سلیمان لیس ثقۃ ولا ابنہ وروی عباس عن یحیی لا یحتج بہ وقال عبد اللہ بن احمد سمعت ابن معین یقول ثلثۃ یتقی حدیثہم محمد بن طلحۃ بن مصرف وایوب بن عتبۃ وفلیح بن سلیمان قلت لہ ممن سمعت ہذا قال من مظفر بن مدرک وکنت اخذتہ عنہ ہذا الشان وقال ابو داؤد لا یحتج بفلیح ترجمہ کہا ابن معین اور ابو حاتم اور نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور کہا ابو حاتم نے کہ سنا میں نے معویہ بن صالح کو کہتے تھے کہ سنا میں نے یحیی بن معین کو کہتے تھے کہ فلیح بن سلیمان اور ان کے بیٹے ثقہ نہیں ہیں اور روایت کی عباس نے یحیی سے کہ دلیل نہیں پکڑی جاتی ہے ان سے اور کہا عبد اللہ بن احمد نے کہ سنا میں نے ابن معین کو کہتے تھے کہ تین شخصوں کی حدیثوں سے بچنا چاہیے۔ محمد بن طلحہ بن مصرف اور ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان پس کہا میں نے ان سے کہ تم نے یہ کس سے سنا۔ کہا انہوں نے کہ مظفر بن مدرک سے اور میں ان میں اس امر کا برتاؤ پاتا تھا۔ اور کہا ابو داؤد نے کہ فلیح سے دلیل نہیں پکڑی جاتی ہے ایضاً۔

اقول آپ نے جو یہ کھینچا پھر جرح نقل کی ہے کل بے سود ہیں۔ اس لئے کہ فلیح وہ شخص ہے جس سے امام بخاری و امام مسلم دونوں نے روایت کی ہے۔ اور ابھی ۱۱۴ کے جواب میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ کہ جس راوی کا ذکر صحیحین میں ہو ان کی تعدیل پر جمہور کا اتفاق ہے جس راوی پر غیروں نے طعن کیا اور امام بخاری اس سے تخریج کریں تو یہ اس کے تعدیل کی دلیل ہے اس صورت میں غیر کے طعن نامقبول ہیں۔ کما مر۔ فلیح کے متعلق جس قدر جرحیں ہیں (جو آپ نے نقل کی ہیں) اس کا ایک جملہ میں جواب حاکم نے کیا خوب دیا ہے جس کو حافظ ابن حجر تہذیب ج ۸ میں لکھتے ہیں قال الحاکم ابو عبد اللہ اتفاق الشیخین علیہ یقوی امرہ انتہی یعنی ابو عبد اللہ حاکم نے کہا ہے فلیح (کے قابل حجت ہونے) پر شیخین (امام بخاری و مسلم) کا اتفاق کر لینا یہ اس کے امر کو تقویت دیتا ہے۔ یعنی اس کی تعدیل کے لیے کافی ہے۔ یہی ہماری اوپر کی

لہ ان لفظۃ "لیس بالقوی" او "لا یحتج بہ" او "لیس بثقۃ" لیست من الفاظ الجرح حیث یکون الراوی ساقطا

(باقی ص ۱۶۵ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر کا مآل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شیخ ابوالحسن مقدسی اس راوی کے بارے میں جس سے بخاری میں تخریج کی جاوے کہا کرتے تھے جس کو حافظ ابن حجر ہدی الساری[۳] کے فصل تاسع میں نقل کرتے ہیں۔ وقد کان الشیخ ابوالحسن المقدسی یقول فی الرجل الذی یخرج عنہ فی الصحیح ھذا اجاز القنطرۃ۔ یعنی بذلک انہ لا یلتفت الی ما قیل فیہ انتہی یعنی شیخ ابوالحسن مقدسی اس شخص کے بارے میں جس سے صحیح بخاری میں تخریج کی جاوے اس کی طرف توجہ نہ کی جاوے۔ پس آپ کی ساری نقل کردہ جرح باطل اور تطویل لاطائل ہوئی۔ اب سنیے فلیح کی صداقت و ثقاہت وغیرہ۔ تقریب التہذیب[۱] میں ہے صدوق من السابعۃ یعنی یہ صدوق ہیں۔ خلاصہ[۲] میں ہے احد ائمۃ العلم قال ابن عدی اعتمدہ البخاری وھو عندی لا باس بہ انتہی یعنی یہ ائمہ علم سے ہیں ابن عدی نے کہا امام بخاری نے ان پر (اعتماد) (بھروسہ) کیا ہے اور وہ میرے نزدیک لا باس بہ ہیں۔ میزان میں[۳] ہے احد العلماء الکبار احتجا بہ فی الصحیحین قال الساجی کان من اھل الصدق قلت قد اعتمد ابوعبداللہ البخاری فلیحا و قال الدارقطنی لا باس بہ انتہی یعنی فلیح علماء کبار سے ہے امام بخاری و مسلم دونوں نے اپنی صحیح میں اس سے حجت پکڑا ہے اور زکریا ساجی نے اہل صدق سے کہا ہے (اب ذہبی ان کے معتمد بہ ہونے کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں) میں کہتا ہوں امام بخاری نے اس فلیح پر اعتماد کیا ہے اور دارقطنی نے لا باس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری[۴] میں ہے۔ احتج بہ البخاری و اصحاب السنن وروی لہ مسلم وقال الساجی ھو من اھل الصدق وقال الدارقطنی لا باس بہ وقال ابن عدی لہ احادیث صالحۃ مستقیمۃ وھو عندی لا باس بہ انتہی۔ یعنی امام بخاری اور اصحاب سنن نے اس فلیح سے حجت پکڑا ہے اور مسلم نے ان سے روایت کیا ہے اور ساجی نے ان کو صدوق اور دارقطنی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ان کی حدیثیں صالح مستقیم ہیں اور وہ میرے نزدیک لا باس بہ ہیں تہذیب التہذیب[۵] جلد ثامن میں ہے قال ابن عدی یفلح احادیث صالحۃ یروی عن الشیوخ من اھل المدینۃ احادیث مستقیمۃ وقد اعتمدہ البخاری فی صحیحہ وروی عنہ الکثیر وھو عندی لا باس بہ وقال الدارقطنی لیس بہ باس وقال البرقی ھم یکتبون حدیثہ ویشتھونہ

(بقیہ ص۱۶۴) عن درجۃ الاعتبار راجع التنکیل علی الکوثری للیمنی ج ۱ ص ۶۹ وثانیاً انہ جرح مبہم فلا یقبل کما مر منا غیر مرۃ فلھذا احتج بہ الامام البخاری فی الصحیح ولم یبال بقول کذا وکذا

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱ ص۴۱۸ ۲ ص۲۶۵ ۳ ص۳۳۶ ج۲ ۴ ص۵۱۰ ۵ ص۳۰۴ ج۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال الساجی هو من اهل الصدق وذکره ابن حبان فی الثقات انتهی ملخصًا۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ خلیج کی حدیثیں صالح ہیں وہ مدینہ کے شیوخ سے مستقیم حدیثیں روایت کرتا ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس پر اعتماد کیا ہے اور بہتوں نے ان سے روایت کیا ہے اور وہ میرے نزدیک لاباس بہ ہیں اور دارقطنی نے ان کو لاباس بہ کہا ہے اور برقی نے کہا لوگ ان کی حدیثوں کو لکھتے تھے۔ اور ان کی خواہش کرتے تھے اور ساجی نے ان کو اہل صدق سے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ فافهم ولا تکن من الشاکرین۔ آگے چلیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف القاف

قولہ (۱۱۶) قتادۃ بن دعامۃ السدوسی البصری بالقدر قالہ یحییٰ بن معین وبہ ھذا فاحتج بہ اصحاب الصحاح ترجمہ کہا یحییٰ بن معین نے کہ یہ قدر کے ساتھ منسوب تھے اور بادجود اس کے اصحاب صحاح نے ان سے دلیل پکڑی ہے۔ ایضاً

اقول۔ اس کی تردید ابوداؤد نے نہایت معقول طریقہ سے کردی ہے اور بتلا دیا ہے کہ یہ قدری نہ تھے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ اما ابوداؤد فقال لم یثبت عندنا عن قتادۃ القول بالقدر انتھی۔ یعنی ابوداؤد نے کہا ہے کہ ہم سب کے نزدیک قتادہ سے کوئی قول ایسا نہیں ثابت ہوا جس سے ان کا قدریہ ہونا معلوم ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ قدریہ نہ تھے لہذا اس بنا پر جو آپ کا اعتراض ہے وہ بھی غلط اور باطل ہو گیا کیونکہ اللازم باطل فالملزوم مثلہ۔ اب اصل حقیقت سنیئے قتادہ محدثین کے نزدیک ایسے ثقہ اور حافظ ہیں کہ ان کا ثانی دوسرا نہیں ہے۔ پس جب یہی قابل حجت نہیں تو سارا معاملہ غت ربود ہو جائے۔ کیونکہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی + تقریب میں ہے ثقہ ثبت اور میزان میں ہے حافظ ثقہ ثبت۔ یعنی یہ حافظ ہیں ثقہ ہیں ثبت ہیں۔ علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں احد الائمۃ الاعلام حافظ قال ابن المسیب ما اتانا عراقی احفظ من قتادۃ وقال ابن سیرین قتادۃ احفظ الناس وقال ابن مھدی قتادۃ احفظ من حمسین مثل حمید وقد احتج بہ اصحاب الصحاح انتھی۔ یعنی قتادہ ائمہ اعلام سے ہیں حافظ ہیں ابن المسیب نے کہا نہیں آیا ہمارے پاس کوئی عراقی کہ زیادہ حافظہ ہو قتادہ سے اور ابن سیرین نے کہا قتادہ سب لوگوں سے زیادہ حافظ ہے اور ابن مہدی نے کہا قتادہ حمید جیسے پچاس شخصوں سے زیادہ حافظ ہے اور صحاح ستہ والوں نے ان سے حجت پکڑا ہے۔ ہدی الساری میں ہے احد الاثبات المشھورین کان یضرب بہ المثل فی الحفظ۔ یعنی یہ مشہور اثبات سے ہیں حافظہ میں ان کی مثال بیان کی جاتی تھی اگر آپ تفصیل سے سننا چاہتے ہیں تو بگوش ہوش متوجہ ہو کر سنیں۔ حافظ ابن حجر (خاتمۃ الحفاظ) تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں ارقام فرماتے ہیں قال معبد ما کنت اظن ان اللہ خلق مثلک وعن

---

۱ ص ۵۱۱ ۲ ص ۴۲۳ ۳ ص ۲۲۵ ۴ ص ۲۶۵ ۵ ص ۵۱۰ ۶ ص ۳۵۳ تا ۳۵۶ ج ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن المسیب قال ما اتانی عراقی احسن من قتادۃ وقال بکیر بن عبد اللہ المزنی ما رأیت الذی ھو احفظ منہ ولا اجدر ان یودی الحدیث کما سمعہ وقال ابن سیرین قتادہ ھو احفظ الناس وقال معمر الوراق کان قتادۃ اذا سمع الحدیث لحفظہ وقال عبد الرزاق عن معمر عن قتادہ ما قلت لحدیث قط اعد علی وما سمعت اذنای شیئا قط الا وعاہ قلبی وقال ابو حاتم سمعت احمد بن حنبل وذکر قتادۃ فاطنب فی ذکرہ فجعل ینشر من علمہ وفقھہ ومعرفتہ بالاختلاف والتفسیر ووصفہ بالحفظ والفقہ وقال قلما تجد من یتقدمہ اما المثل فلعل وقال الاثرم سمعت احمد یقول کان قتادۃ احفظ من اھل البصرۃ لم یسمع شیئا الا حفظہ وقرئ علیہ صحیفۃ جابر مرۃ واحدۃ فحفظھا وکان سلیمان التیمی وایوب یختاجون الی حفظہ ولیس لرنہ وقال اسحق بن منصور عن یحیی بن معین ثقۃ وقال ابو زرعۃ قتادۃ اعلم اصحاب الحسن وقال ابو حاتم اثبت اصحاب الحسن الزھری ثم قتادۃ وقال ابن سعد کان ثقۃ مامونا حجۃ فی الحدیث وقال ابن حبان فی الثقات کان من علماء الناس بالقرآن والفقہ ومن حفاظ اھل زمانہ انتھی ملخصا یعنی سعید قتادہ کو مخاطب کر کے کہتے میرا خیال نہیں کہ خدا نے تیرے جیسا کسی کو پیدا کیا ہوگا اور سعید بن مسیب نے کہا میرے پاس کوئی عراقی قتادہ سے زیادہ حافظ نہیں آیا اور بکیر مزنی نے کہا میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو قتادہ سے زیادہ حافظ ہو اور حدیث کو جیسا کہ سنا ویسا ہی بیان کرے اور ابن سیرین نے کہا قتادہ سب لوگوں سے زیادہ حافظ تھے اور معمر وراق نے کہا قتادہ جب سنتے کسی حدیث کو فوراً اس کو یاد کر لیتے اور عبد الرزاق بروایت معمر وہ بروایت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ قتادہ نے کہا میں نے کسی محدث سے یہ نہیں کہا کہ پھر فرمایئے بلکہ جو کچھ میرے کان نے سنا فوراً میرے دل نے یاد کر لیا اور ابو حاتم نے کہا میں نے امام احمد کو قتادہ کا ذکر کرتے سنا وہ قتادہ کے علم اور فقہ اور معرفۃ اختلاف وتفسیر اور حافظہ وغیرہ کی بڑی تعریف کرتے اور فرمایا کہ بہت کم ہیں ایسے جو کہ قتادہ سے بڑھ جاویں اور برابر کے شائد ہوں اور اثرم نے کہا میں نے امام احمد کو سنا فرماتے تھے قتادہ تمام بصریوں سے زیادہ حافظ ہے اور جو سنتا ہے فوراً یاد کر لیتا ہے ان پر حضرت جابر کا بڑا سارا صحیفہ ایک مرتبہ پڑھا گیا قتادہ نے سب کو یاد کر لیا اور سلیمان و ایوب قتادہ کے حافظہ کے محتاج تھے اور ان سے پوچھا کرتے تھے اور قتادہ کو اسحاق بن منصور نے بروایت ابن معین ثقہ کہا ہے اور ابو زرعہ نے کہا قتادہ اصحاب حسن میں سب سے زیادہ عالم تھے اور ابو حاتم نے کہا حسن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اثبت اصحاب زہری اور قتادہ دو ہی ہیں اور محمد بن سعد نے کہا قتادہ ثقہ مامون حجۃ فی الحدیث تھے اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے قتادہ سب لوگوں سے زیادہ قرآن اور فقہ کا جاننے والا حافظ زمان سے تھا الخ محصلہ۔ اس کو پوری طرح پھر پڑھو اور آگے چلو۔

قولہ (۱۱) قیس ابن حازم قال علی بن عبد اللہ عن یحییٰ بن سعید منکر الحدیث وقال یعقوب السدوسی تکلم فیہ اصحابنا۔ ترجمہ نقل کیا علی بن عبد اللہ نے یحییٰ بن سعید سے کہ ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور کہا یعقوب سدوسی نے کہ میرے ساتھیوں نے ان میں کلام کیا ہے۔ ایضاً

اقول قیس ہرگز متکلم فیہ نہیں ہیں بلکہ ان میں جن لوگوں نے کلام کیا ہے اس کا جواب یا رد بڑے زور سے امام ذہبی نے اسی میزان میں بعد عبارت مرقومہ آنجناب کے کیا ہے جس کو آپ نے عمداً پوشیدہ رکھا ہے ذہبی کے اپنے الفاظ یہ ہیں من تکلم فیہ اذی نفسہ نسأل اللہ العافیۃ وترک الہوی یعنی جس نے قیس کی بابت کلام کیا اس نے اپنے نفس کو ایذا دیا (یعنی قیس ایسا نہیں ہے کہ اس میں کوئی کلام کرے جتنے کلام اس میں ثابت ہوں گے وہ غلط و باطل ہوں گے، ہم سوال کرتے ہیں خدا سے عافیۃ (ایسے بغیر دلیل کسی ثقہ راوی پر جرح کرنے سے) اور سوال کرتے ہیں اجتناب خواہشات نفسانی کا معلوم ہوا کہ جو قیس پر کلام کرے وہ متبع ہوی ہے نہ متبع سبیل المومنین۔ بلکہ قیس رواۃ ثقات سے ہے۔ تقریب میں ہے ثقۃ من الثانیۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین ویعقوب بن شیبۃ۔ یعنی قیس ثقہ ہیں ان کو یحییٰ بن معین ویعقوب بن شیبۃ نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ذہبی میزان میں قدرے تفصیل سے لکھتے ہیں ثقۃ حجۃ کاد ان یکون صحابیا وثقہ ابن معین والناس قال اسماعیل بن ابی خالد کان ثبتا قلت اجمعوا علی الاحتجاج بہ قال معاویۃ بن صالح عن ابن معین کان قیس اوثق من الزہری انتہی یعنی قیس ثقہ ہے حجت ہے قریب تھا یہ کہ وہ صحابی ہوں۔ بلکہ حافظ ابن حجر نے اصابہ فی تمییز الصحابہ میں لکھا ہے کہ قیس نے رسول اللہ صلعم کو خطبہ پڑھتے دیکھا تھا حالانکہ یہ قیس آٹھ برس کے تھے اس لحاظ سے یہ صحابی ہوئے پس آپ کی جرح گویا صحابی پر ہوئی۔ حالانکہ صحابہ کرام کی نسبت اہل اصول کا اجماع ہے الصحابۃ کلہم عدول فافہم قیس کو یحییٰ بن معین اور تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے اور اسماعیل نے کہا یہ ثبت تھے (امام ذہبی کہتے ہیں) میں کہتا ہوں محدثین نے اجماع کیا ہے قیس کے ساتھ حجت پکڑنے کا اور معاویہ نے بروایت یحییٰ کہا کہ قیس زہری سے بھی زیادہ

سلہ باجم ص ۲۴۴ ج ۲ سلہ ولاہم مسلہ مشکا ج ۲ سلہ کونہ من الصحابہ فی محل نظر راجع

(باقی برصفحہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثقہ تھے۔ ہدی الساری میں ہے احتجوبہ الجماعۃ وقد بالغ ابن معین فقال ھو اوثق من الزھری وقال یعقوب بن شیبۃ ممن اصحابنا من رفع قدرہ وعظمہ وجعل الحدیث عنہ من اصح الاسانید انتہی یعنی قیس کے ساتھ ایک جماعت نے حجت پکڑا ہے اور ابن معین نے کہا یہ زہری سے زیادہ ثقہ تھے اور یعقوب نے کہا ہمارے اصحاب ان کی قدر کو بلند سمجھتے ہیں اور ان کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کی حدیث کو اصح سندوں والی جانتے ہیں۔ اور تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے[۲] قال الاجری عن ابی داؤد اجود التابعین اسنادا قیس بن ابی حازم قال ابن معین ھو اوثق من الزھری وقال مرۃ ثقۃ وحکی ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصا۔ یعنی اجری نے بروایت ابی داؤد کہا ہے قیس کی سند سب تابعین میں زیادہ عمدہ تھی اور ابن معین نے خود ثقہ کہا ہے اور کہا کہ قیس زہری سے زیادہ ثقہ تھے۔ اور ان کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے۔ ۶۔ ذمانہ قیس کا گذرا تو اب نوبت ہماری ہے

وحاشیہ صفحہ ۱۶۹) الاصابۃ ج ۵ ص ۲۷۲، ۲۷۷، ۳۷۷ وایضاً انکر الحافظ صحبتہ فی تہذیبہ ولا ریب فی کونہ ثقۃ وحجۃ وجرح الجارح مردود علیہ۔

وحاشیہ صفحہ ھذا) صلہ ۱۱۵ ۲ ج ۸ ص ۳۸۷، ۳۸۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الکاف

قولہ۔(۱۱۸) کثیر بن شنظیر۔ قال ابن معین لیس بشیء وقال الفلاس کان یحیی لا یحدث عنہ وروی عباس لیس بشیء وقال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا ابن معین نے کہ کچھ نہیں ہیں اور کہا فلاس نے کہ یحییٰ ان سے روایت نہیں کرتے تھے اور روایت کی عباس نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں ایضاً

اقول شنظیر غلط ہے صحیح شنظیر ہے۔ یہ کثیر اگر ایسے ہی ہوں جیسا کہ آپ نے نقل کیا ہے تو ہمارا کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ ان کی توثیق ثابت ہے کما سیجئ۔ وجہ جرح نہ ہونے کی یہ ہے کہ امام بخاری نے ان سے بالانفراد روایت نہیں کیا ہے۔ بلکہ جو کچھ بھی روایت کیا ہے وہ بالمتابعت چنانچہ بخاری میں ان سے دو جگہ روایت ہے ایک تو بمتابعت لیث ہے دوسری بمتابعت ابن جریج۔ اور متابعۃ کے متعلق علامہ عینی کا قول نمبر ۲۲ میں گذر چکا ہے فاندفع الایراد ولا اشکال علیہ لیکن امام بخاری کی احتیاط ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ متابعت میں بھی ایسے راوی کو لائے ہیں جس کی بابت محدثین کے اقوال تعدیل کے بھی ثابت ہیں چنانچہ تقریب[1] میں ہے صدوق من السادسۃ اور میزان[2] میں ہے قال احمد صالح الحدیث روی عثمان بن سعید عن یحیی ثقۃ قال ابن عدی احادیثہ ارجو ان تکون مستقیمۃ۔ یعنی امام احمد نے کثیر کو صالح الحدیث اور عثمان نے بروایت یحییٰ ثقہ اور ابن عدی نے مستقیم الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری[3] میں ہے وثقہ ابن سعد وقال الساجی صدوق احتج بہ الجماعۃ سوی النسائی یعنی کثیر کو محمد بن سعد نے ثقہ اور ساجی نے صدوق کہا ہے اور ان سے نسائی کے سوا تمام لوگوں نے حجت پکڑا ہے تہذیب التہذیب[4] جلد ہشتم میں ہے۔ قال عبد اللہ بن احمد سألت ابی عنہ فقال صالح وقال مرۃ صالح الحدیث وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وکان ابن مہدی یحدث عنہ وقال ابن عدی ارجو ان تکون احادیثہ مستقیمۃ قلت وقد قال ابن سعد وکان ثقۃ ان شاء اللہ وقال ابن عدی لیس فی حدیثہ شیء من المنکر قال الاثرم سئل ابو عبد اللہ عن کثیر بن شنظیر قال یکتب حدیثہ وقال الساجی صدوق وقال البزار لیس بہ باس انتہی ملخصاً۔ ترجمہ۔ عبد اللہ نے کہا میں نے اپنے والد امام احمد سے کثیر کی بابت سوال کیا انہوں نے صالح الحدیث کہا

---

[1] ص ۴۲۸ [2] ص ۳۵۴ ج ۲ [3] ص ۵۱۱ [4] ص ۴۱۹ ج ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسحاق نے بروایت ابن معین صالح الحدیث کہا اور ابن مہدی ان سے حدیث لیتے تھے۔ اور ابن عدی نے مستقیم الحدیث کہا ہے اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا میں نے کثیر کی حدیث میں کچھ بھی منکر نہیں پایا اور اثرم نے کہا عبداللہ سے کسی نے کثیر کی بابت سوال کیا انہوں نے کہا ان کی حدیث قابل کتابت ہے اور ساجی نے صدوق اور بزار نے لاباس بہ کہا ہے۔ آگے چلیے[1]

قولہ (۱۹۱) کلیب ابن وائل ضعفہ ابوحاتم ترجمہ ضعف ٹھہرایا ان کو ابوحاتم نے سابقاً

اقول یہ جرح جیز تسلیم میں نہیں آسکتی اس لیے کہ ابوحاتم اس تضعیف میں شاذ ہیں ان کے مقابل میں جماعت کثیرہ کلیب کو ثقہ کہہ رہی ہے۔ اور اس لیے کہ یہ جرح بالکل مبہم ہے اس کے اسباب غیر مبین ہیں اور تمہید سابقہ میں معلوم ہوچکا ہے کہ ایسی جرح محدثین کے نزدیک غیر مقبول ہے۔ پس ابوحاتم کی تضعیف بھی غیر مقبول ہوگی[2] بلکہ ان کا ثقہ ہونا ثابت ہوگا۔ جیسا کہ تقریب[3] میں ہے صدوق من الرابعۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ یحیی بن معین وغیرہ خلاصہ سب کا یہ کہ کلیب صدوق ہیں ان کو یحیی بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ ابن معین والدارقطنی ویعقوب بن سفیان وقال ابوداؤد لیس بہ باس یعنی کلیب کو یحیی بن معین اور دارقطنی اور یعقوب نے ثقہ اور ابوداؤد نے لاباس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[5] جلد ثامن میں لکھتے ہیں قال ابن ابی خیثمۃ عن ابن معین ثقۃ وقال الاجری عن ابی داؤد لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت وقال الدوری عن ابن معین لاباس بہ وکذا قال یعقوب بن سفیان وقال الدارقطنی ثقۃ وقال العجلی یکتب حدیثہ انتہی ملخصاً۔ یعنی ابن ابی خیثمہ نے بروایت ابن معین کلیب کو ثقہ اور اجری نے بروایت ابوداؤد لاباس بہ ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور دوری نے بروایت ابن معین لاباس بہ (ثقہ) اور یعقوب بن سفیان نے لاباس بہ اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے اور عجلی نے

---

[1] وھذا الحق وکانت شانہ لمن کان مقسطاً لیس بقاسط وقد ذکرنا ان مثل ھذا لاالالفاظ لا یسقط الراوی عن درجۃ العدالۃ واما قول فلاس "کان یحیی بن سعید لا یحدث عنہ" لیس بجرح کما صرح بہ الذھبی فی المیزان (ج۲ ص ۲۲۷) وقال صاحب الرفع والتکمیل "ان مجرد ترکہ لا یخرج الراوی من حیز الاحتجاج" ص۱۱۱ [2] ولعل الصواب ابوزرعۃ بدل ابی حاتم کما فی الخلاصۃ والتہذیب والہدی الساری والیضاً راجعوا الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ص۱۶۷ ج۳ ق ۲

[3] ص۴۲۱ [4] ص۴۲۷ [5] ص۴۱۱ ص۴۲۸ ۸۷ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ان کی حدیث لائق لکھنے کے ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۲۰) کھمس بن المنہال۔ اتھم بالقدر وله حديث منكر وادخله من اجله البخاري في كتاب الضعفاء۔ ترجمہ ان پر قدریہ ہونے کی تہمت ہے اور ان کے پاس نامقبول حدیث ہے اور اسی وجہ سے بخاری نے ان کو کتاب الضعفاء میں داخل کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ امام بخاری نے ان کو صحیح میں متابعۃً ذکر کیا ہے نہ کہ اصالۃً۔ آپ کا اعتراض جب درست ہوتا کہ امام بخاری ان کے ساتھ انفراد کرتے واذ لیس فلیس چنانچہ خلاصہ[1] میں ہے روی له خ فروی حديثا مقرونا اور تہذیب[2] ج ۸ میں ہے روی له البخاري حديثا واحدا مقرونا بغيره اور ہدی الساری میں ہے اخرج له البخاري حديثا واحدا مقرونا بمحمد بن سواء یعنی امام بخاری نے کھمس سے مقرون روایت کیا ہے یعنی بمتابعت محمد بن سواء پس متابعت کا حکم بھی اس سے تین نمبر اوپر گذرا ہے لهذا ما بقي من الاعتراض شئ لیکن وجہ روایت کرنے امام بخاری کی کھمس سے یہ ہے کہ ان کے بابت یہ بھی ثابت ہے جیسا کہ تقریب[3] میں ہے صدوق من التاسعة اور خلاصہ[4] میں ہے قال ابن حبان في ثقاته اور میزان[5] میں ہے قال ابو حاتم محله الصدق۔ خلاصہ یہ کہ کھمس صدوق ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ ہدی الساری[5] میں ہے قال ابو حاتم محله الصدق يكتب حديثه اور تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں ہے قال ابن ابي حاتم سألت ابي عنه فقال محله الصدق يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات انتهى۔ یعنی ابو حاتم نے کھمس کو صدوق کہا ہے۔ ان کی حدیث قابل لکھنے کے ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ ارے! حرف اللام ندارد؟ اوہو! آخر میں لام الف بڑھایا ہے؟ اچھا!۔

---

[1] ص ۲۷۴ [2] ص ۴۵۱ ج ۱ [3] ص ۴۳۱ [4] ص ۲۷۴ [5] ص ۳۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف المیم

قولہ (۱۲۱) مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اھیب ولد بمکۃ بعد الھجرۃ بسنتین وتوفی النبی صلعم وھو ابن ثمان سنین۔ ترجمہ یہ مکہ میں ۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور وقت انتقال رسول اللہ کے ان کی عمر آٹھ برس کی تھی (اسد الغابہ واز کتاب شرح اسماء الرجال الصحیحین البخاری والمسلم تالیف محمد بن طاہر المقدسی۔

اقول (صاحب اسد الغابہ کے اس قول میں نظر ہے کیونکہ انہوں نے مسور کا سنہ ولادت بصیغہ تمریض لکھا ہے جس کا عدم جزم مسلّم ہے۔ تاریخ داں کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ محض ایک ضعیف قول پر اعتماد کرے بلکہ اس میدان میں اور بھی اپنا گھوڑا دوڑائیے آیئے ہم آپ کو کن کن معتبر ذریعوں سے ثابت کر دیتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ ہرگز ۲ھ ہجری میں نہیں پیدا ہوئے تھے ابن الخذار کی رجال الموطاء میں ہے انہ قیل ان المسور عاش مائۃ وخمس عشرۃ سنۃ (تہذیب التہذیب جلد ۱۰ یعنی مسور بن مخرمہ کی عمر ایک سو پندرہ برس کی تھی۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ ان کا انتقال کس سن میں ہوا ہے تہذیب جلد دہم میں ہے قیل سنۃ ثلاث وسبعین انتھی یعنی ۶۳ھ ہجری میں یہ مرے ہیں۔ اس حساب سے ان کا سن ہجری کے ۵۲ برس پہلے پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایک سو پندرہ کو ۶۳ سے تفریق کر کے دیکھ لیں۔ لیکن یہ سن وفات بھی ان کا بصیغہ تمریض بیان کیا گیا ہے۔ آیئے اب ہم آپ کو صحیح سن وفات کا ان کے بتلا دیں۔ تقریب التہذیب اور اسعاف المبطا اور تہذیب التہذیب جلد دہم میں ہے مات سنۃ اربع وستین انتھی۔ یعنی یہ ۶۴ھ ہجری میں مرے ہیں اب جو ہم ایک سو پندرہ کو ۶۴ سے تفریق کرتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ سن ہجری کے ۵۱ برس پہلے پیدا ہوئے تھے کہیئے حضرت! کیسے لینے کے دینے پڑ گئے؟ حافظ نے چونکہ ابن حذار کے اس قول کا خود بصیغہ تمریض بیان کیا ہے اور پھر اس پر تعاقب بھی کیا ہے اس لیے ہم اس کو چھوڑتے ہیں اور مسور بن مخرمہ کی سن ولادت کی تحقیق اب دوسرے ذریعے سے کرتے ہیں اور بھی خود مسور کے بیان سے۔ جس سے معتبر اور کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ لقول۔ ع۔ مصنف تصنیف خود را نیکو کند بیان۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دہم میں لکھتے ہیں۔ ووقع فی صحیح مسلم من حدیثہ فی خطبۃ علی لابنۃ ابی جہل قال المسور سمعت

---

۱ صلعم ج ۱۰ ۲ صلعم ج ۱۰ ۳ صلعم ۴ صلعم ۵ صلعم ج ۱۰ ۶ ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبی صلعم وانا محتلم یخطب الناس فذکر الحدیث انتہی۔ یعنی صحیح مسلم میں ان کی حدیث جو حضرت علی کے ابوجہل کی بیٹی سے پیغام نکاح دینے کے واقعہ میں ہے اس حدیث میں ہے مسور کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلعم کو خطبہ پڑھتے سنا حالانکہ میں اس وقت محتلم اور بالغ تھا۔ دیکھو مسلم جلد ثانی ص۲۹۰) اور یہ واقعہ خطبہ کا آخر ۸ھ یا اول ۹ھ ہجری کا ہے غرض بعد فتح مکہ کے ہے جیسا کہ فتح الباری میں ہے وکانت ھذہ الواقعۃ بعد فتح مکۃ (ص۲۹۳ ج ۷) اور مدت بلوغ محدثین کے نزدیک ۱۵ برس ہے جیسا کہ صحیحین کی ابن عمر والی حدیث سے سمجھا جاتا ہے قال عرضت علی رسول اللہ صلعم عام احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فردنی ثم عرضت علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی یعنی ابن عمر کہتے ہیں میں احد کی لڑائی کے لیے آنحضرت صلعم پر ۱۴ برس کی عمر میں پیش کیا گیا آپ نے مجھے لوٹا دیا۔ پھر خندق کی لڑائی کے لیے ۱۵ برس کی عمر میں پیش کیا گیا تو مجھے اجازت ملی معلوم ہوا کہ عمر بلوغ ۱۵ برس ہے چنانچہ شرح سنہ میں ہے قالوا اذا استکمل الغلام خمس عشرۃ سنۃ کان بالغا وبہ قال الشافعی واحمد وغیرھما (مرقاۃ ج ۲) یعنی لڑکا ۱۵ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ اور مسور بن مخرمہ ۸ھ ہجری والے واقعہ خطبہ کے وقت اپنا بالغ ہونا بیان کرتے ہیں اس وقت اگر ان کی عمر ۱۵ برس کی مانی جاوے تو بھی سن ہجری سے ۷ برس پہلے پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر مدت بلوغ ۱۸ برس موافق قول ابوحنیفہ رح کے لیا جاوے جیسا کہ قدوری اور ہدایہ میں ہے وبلوغ الغلام حتی یتم لہ ثمانیۃ عشر سنۃ ھذا ابی حنیفۃ رح یعنی لڑکا ۱۸ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے تو مسور کی عمر اس وقت میں ۱۸ برس ماننا ہوگا جس سے ۱۰ برس پہلے سن ہجری کے ان کا پیدا ہونا ثابت ہوگا۔ غرض بہرحال ان کا سن ہجری کے پہلے پیدا ہونا اظہر من الشمس وابین من الامس ہے۔ اسی واسطے حافظ ابن حجر اصابہ فی تمییز الصحابہ ص۳۰۰ میں لکھتے ہیں ووقع فی بعض طرقہ عند مسلم سمعت النبی صلعم وانا محتلم وھذا یدل علی انہ ولد قبل الھجرۃ (ص۲۵۸ جلد سوم) یعنی صحیح مسلم کے بعض طرق میں وارد ہے مسور کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم سے سنا حالانکہ میں بالغ تھا یہ صاف بتلاتا ہے کہ وہ مسور قبل ہجرت کے پیدا ہوئے تھے اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ مسور بن مخرمہ ۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے تھے جیسے کہ علامہ ابن طاہر وصاحب اسد الغابہ وغیرہ۔ حافظ ابن حجر رح ان کا ان لفظوں میں رد کرتے ہیں قال ابن طاھر ولد المسور بن مخرمۃ بعد الھجرۃ بسنتین (الی قولہ) وھو مردود والخلاف ثابت (اصابہ جلد ۳ ص۹۵) یعنی ابن طاہر نے جو کہا ہے کہ مسور بن مخرمہ ۲ھ میں پیدا ہوئے تھے یہ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل مردود (غلط) ہے اور اس کا خلاف ثابت ہے۔ اور وہ خلاف وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا کہ ان کی ولادت قبل سن ہجری کے ہے وہو المطلوب۔ اور یہ مسور بن مخرمہ چونکہ مکہ میں پیدا ہوئے تھے اس لیے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ ان کو رسول اللہ سے لقا نہیں ہے (جیسا کہ ہمارے معترض صاحب نے مروان کے بارے میں گمان کیا ہے کما سیجئ بعد۔ بلکہ معلم والی روایت مذکورہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان کو رسول اللہ صلعم سے صحبت تھی۔ تقریب التہذیب میں ہے لہ ولابیہ صحبۃ۔ اور تہذیب التہذیب ج ۱۰ میں ہے روی عن النبی صلعم اور اسعاف المبطا للسیوطی میں ہے لہ ولابیہ صحبۃ۔ خلاصہ یہ کہ مسور اور مخرمہ دونوں کو رسول اللہ صلعم سے صحبت حاصل ہے فالحمد للہ کہ میرا مطلب بہر طور ثابت ہے اور آپ کا غلط بدیہی البطلان پس آگے کا آپ کا قول کیسا ہے تحقیق ہے جس کو یوں آپ لکھتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہرگاہ کہ وقت انتقال رسول اللہ کے ان کی عمر آٹھ برس کی تھی تو کیونکر اس امر پر وثوق کامل ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ کے حالات اور اقوال ان کو ٹھیک ٹھیک خیال تھے کس واسطے کہ یہ عمر بالکل طفولیت کا زمانہ ہے اور اس عمر میں کسی کے حالات اور اقوال وغیرہ کا ٹھیک ٹھیک خیال رکھنا مشکل ہے اور اگرچہ بخاری میں ابا بجان کے ساتھ ایک اور راوی بھی کہے گئے ہیں۔ یعنی مروان بن حکم۔ لیکن اس کی عمر بھی وقت انتقال رسول اللہ کے آٹھ برس کی تھی جیسا کہ نیچے لکھا جاتا ہے پس ان کا ساتھ ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہے" میری گذارش اس پر یہ ہے کہ اوپر بالتفصیل ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت علی کے خطبہ والے واقعہ میں جو شعبہ ہجری میں ہوا تھا۔ یہ مسور بالغ ہو چکے تھے خود مسور اس بات کے مقر ہیں۔ اور رسول اللہ صلعم کا انتقال سنہ ہجری میں ہوا ہے تو اس وقت مسور کی عمر بقاعدہ بلوغ عند المحدثین ۱۸ برس کی ہو گی اور تمہارے امام صاحب کے قاعدہ مقررہ کے مطابق ان کی عمر بوقت انتقال رسول اللہ صلعم ۲۱ برس کی ہو گی تو کون ایسا عقلمند ہو گا جس کو اس امر پر وثوق کامل نہ ہو گا کہ اتنا بڑا جوان شخص بھی رسول اللہ صلعم کے اقوال و افعال کو ٹھیک طور پر یاد نہیں رکھ سکتا۔ چہ جائیکہ محدثین کے نزدیک چار پانچ برس کی عمر کے بچہ کی روایت مقبول ہے چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب منعقد کیا ہے باب متی یصح سماع الصغیر۔ یعنی چھوٹے بچے کا سماع کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اور معرض استدلال میں محمود بن الربیع کی حدیث لائے ہیں قال عقلت من النبی صلعم مجۃ مجہا فی وجہی انا ابن خمس سنین من دلو۔ یعنی محمود کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلعم کی کلی جو آپ نے میرے منہ میں میرے پانچ برس کی عمر میں کی تھی یاد ہے۔ معلوم ہوا کہ ۵ برس کے لڑکے کی روایت صحیح ہے بلکہ بعض روایات میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ محمود بن الربیع اس وقت چار ہی برس کے تھے چنانچہ حافظ فتح الباری میں لکھتے ہیں فی بعض الروایات انہ کان ابن اربع یعنی وہ چار ہی برس کے تھے پس بفرض تسلیم اگر اس بات کے ہم قائل ہو جائیں کہ مسور اور مروان کی عمر بوقت انتقال رسول اللہ صلعم ۸ ہی برس کی تھی تو بھی ہمارے مضر نہیں۔ کیونکہ جب چار یا پانچ برس کا لڑکا صحیح واقعہ رسول اللہ صلعم کا یاد رکھتا ہے تو ۸ برس والا تو بدرجہ اولیٰ یاد رکھے گا یہ ہیں وجوہات امام بخاری کے ان سے روایت لینے کی کہیے اب سمجھے یا نہیں۔ ورنہ اس کی بحث میرے رسالہ الریح العقیم میں ملاحظہ فرمائیے۔ آگے چلیے۔ ہاں ذرا ماء حمیم کا بھی ص۱۱ ۱۲ دیکھے لیجئے گا۔

قولہ۔ (۱۲۲) مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ۔ اول تو ان کی عمر وقت انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ برس کی تھی اور اس عمر میں کسی کے حالات اور اقوال کا خیال رکھنا مشکل ہے۔ اور اس پر انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا نہیں تھا کس واسطے کہ چونکہ رسول اللہ نے حکم کو نکال دیا تھا اس وجہ سے یہ بہت ہی بچپن میں اپنے باپ کے ساتھ طائف چلے گئے تھے اور برابر وہیں رہے جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو ان دونوں کو مدینہ بلوا لیا جیسا کہ کتاب اسد الغابہ اور کتاب شرح اسماء الرجال الصحیحین مذکور میں لکھا ہے ولد سنۃ اثنتین من الھجرۃ ولم یر النبی ﷺ لانہ خرج الی الطائف طفلا لا یعقل لما نفی النبی ﷺ اباہ الحکم وکان مع ابیہ بالطائف حتی استخلف عثمان فردھما توفی النبی صلعم وھو ابن ثمانی سنین۔ ترجمہ یہ دو ہجری میں پیدا ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ کو نہیں دیکھا تھا کس واسطے کہ یہ بہت ہی بچپن میں طائف چلے گئے تھے بوجہ اس کے کہ رسول اللہ کے ان باپ حکم کو نکال دیا تھا اور یہ اپنے باپ کے ساتھ طائف میں رہے یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رض خلیفہ ہوئے تو ان دونوں کو بلوا لیا۔

اقول۔ اس ساری تحریر کا خلاصہ تین لفظوں میں ہے (۱) ایک یہ کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کو نہیں دیکھا (۲) دوسرے ان کی پیدائش ۲ھ ہجری کی ہے (۳) تیسرے بوقت انتقال رسول اللہ صلعم یہ ۸ برس کے تھے جس سے آنحضرت صلعم کے کل اقوال و افعال کا ان کو یاد رکھنا مشکل ہے۔ اب اسی ترتیب سے جواب سنیے (۱) مروان صحابی ہے اس نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ہے۔ اس کی روایت ثابت ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں لہ رویۃ یعنی اس کا آنحضرت صلعم کو دیکھنا متحقق ہے۔ اس سے اور بھی تفصیل سے سنیں تاریخ خمیس میں ہے وفی دول الاسلام وکان مروان قد لحق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو صبی (جلد دوم ص۳۰۷) یعنی مروان نے رسول اللہ صلعم سے ملاقات کی ہے جس وقت وہ صبی تھا۔ اب آپ کو بتلا دیں کہ صبی کس کو کہتے ہیں۔ کلام عرب میں بولتے ہیں ظل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصبی بالغا (شرح مائۃ) یعنی لڑکا جب تک بالغ نہ ہو صبی رہتا ہے جس سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی ملاقات رسول اللہ صلعم سے قریب بلوغت کے ہوئی تھی۔ جیسا کہ آگے ان کی پیدائش و عمر کی تحقیق میں متحقق ہوگا انشاء اللہ تعہ (۲) مروان کی پیدائش سنہ ۲ھ میں ہرگز نہیں ہوئی بلکہ جس نے ان کی پیدائش سنہ ۲ھ میں لکھا ہے اس نے بصیغہ مجہول لکھا ہے حافظ ابن حجر نے اصابہ ۶۰۲۸ میں بھی یوں ہی لکھا ہے یقال بعد الھجرۃ بسنتین یعنی کہا جاتا ہے کہ مروان سنہ ۲ ہجری میں پیدا ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ واقعہ کے خلاف ہے اسی لیے تو حافظ نے بصیغہ تمریض (یقال فعل مجہول) کے ساتھ اس کو لکھا ہے جس کا ضعیف ہونا مسلّم ہے چنانچہ حافظ ابن حجر خود اس کا آگے رد کرتے ہیں لکھتے ہیں۔ قال ابن طاھر ولد مروان بعد الھجرۃ بسنتین (الی قولہ) وھو مردود والخلاف ثابت انتھی (اصابہ جلد ۳ ص ۹۸) یعنی ابن طاہر نے جو یہ کہا ہے کہ مروان کی پیدائش سنہ ۲ ہجری میں ہوئی تھی یہ بالکل غلط ہے اور اس کا خلاف ثابت ہے۔ لیجئے صاحب! سن لیا؟ آیئے اب ہم آپ کو بتلا دیں کہ اس کے خلاف میں کیا ثابت ہے۔ تاریخ خمیس میں ہے مات بدمشق سنۃ خمس وستین وھو ابن ثلاث وسبعین سنۃ کذا فی المختصر (خمیس جلد ۲ ص ۳۰۸) یعنی مروان نے دمشق میں سنہ ۶۵ ہجری میں وفات پائی ہے اور ان کی عمر ۷۳ برس کی تھی۔ اب تہتر سے ۶۵ کو تفریق کیجئے تو سن ہجری سے ۸ برس پہلے ان کا پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے کہیئے عدم تحقیق پر کس کا قول مبنی تھا۔ اب اس سے بھی بڑھ کر سنیے اور اپنے دل سے غفلت کا پردہ اٹھایئے۔ حیوۃ الحیوان میں ہے توفی مروان فی سنۃ خمس وستین وکان عمرہ ثلاثا وثمانین انتھی (جلد اول ص ۵۵) یعنی مروان سنہ ۶۵ ہجری میں مرا ہے اور اس کی عمر ۸۳ سال کی تھی جس سے ثابت ہوا کہ مروان سنہ ہجری سے ۱۸ برس پہلے پیدا ہوا تھا۔ آیئے ہم آپ کو اس بھی زیادہ معتبر قول سنا دیں۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ (جو اپنی صحیح میں مروان کی روایت لائے ہیں جس پر آپ کو اعتراض ہے) اپنی تاریخ صغیر میں لکھتے ہیں۔ مات مروان سنۃ ثلاث وستین وھو ابن احدی وثمانین (تاریخ صغیر بخاری ص ۶۳) یعنی مروان نے سنہ ۶۳ ہجری میں رحلت کی ہے اور ان کی عمر ۸۱ برس کی تھی جس سے یہی ثابت ہوا کہ مروان سنہ ہجری سے ۱۸ برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ اور جب مروان کی پیدائش کے متعلق خود امام بخاری کی یہ تحقیق ہے کہ ان کی پیدائش سنہ ہجری سے ۱۸ سال قبل ہے تو پھر وہ ان کی حدیث لانے سے کیوں رکیں گے خصوصاً اس وقت کہ امام بخاری کی اس تحقیق پر صاحب حیوۃ الحیوان کا بھی صاد ہے نیز اس سے ثابت ہوا کہ مروان رسول اللہ صلعم کے انتقال کے وقت (جو سنہ ۱۱ ہجری میں ہوا تھا) ۲۹ برس کے تھے۔ ۱۸ کو ۱۱ سے جمع کر کے دیکھ لیں۔ پھر کونسا ایسا ذی عقل ہے جو اتنی عمر کے جوان شخص کی نسبت یہ شک کرے کہ ان کو رسول اللہ صلعم کے اقوال و افعال کا یاد رکھنا مشکل ہے الا من سفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسہ۔ بالفرض والتقدیر اگر ہم یہ مان لیں کہ مروان ۲ھ ہجری میں پیدا ہوا تھا اور آنحضرت صلعم کے انتقال کے وقت وہ آٹھ ہی برس کا تھا تو بھی ہمارے مضر نہیں اس لیے کہ اوپر ہم بالتفصیل لکھ آئے ہیں کہ محدثین خصوصاً امام بخاری کے نزدیک پانچ چار برس کے لڑکے کی روایت اور سماع مقبول ہے کما مرّ فلا حرج اذاً۔ ہاں اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ مروان کی لقا رسول اللہ صلعم سے نہیں ہے۔ اور کسی دلیل سے ثابت کر دے (حالانکہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ ان کو آنحضرت صلعم سے روایت ہے) تو ہم یہ جواب دیں گے کہ مروان کی روایت آنحضرت صلعم سے بالارسال ہے یعنی یہ روایت من قبیل مراسیل الصحابہ ہو گی چنانچہ بعض طرق میں ان کا ارسال ثابت ہے حافظ ابن حجر اصابہ میں مروان اور مسور دونوں کے بارے میں لکھتے ہیں وفی بعض طرقہ عندہ انہما رویا ذلک عن بعض الصحابۃ وفی اکثرھا ارسلا الحدیث انتہی (جلد ۳ صفحہ ۹۸) یعنی بخاری کے بعض طرق میں ہے کہ مروان اور مسور نے اس حدیث کو بواسطہ بعض صحابہ روایت کیا ہے اور اکثر میں ان دونوں نے ارسال کیا ہے اور مراسیل صحابہ حجت ہے بالاتفاق بین المحدثین والمالکیۃ والاحناف والشوافع والحنابلۃ جیسا کہ تدریب الراوی اور فتح المغیث وغیرہ کتب اصول حدیث میں مصرح ہے۔ لہٰذا بہر صورت ہمارے ہی مفید ہے۔ باقی بحث اس امر کی میرے رسالہ الریح العقیم صفحہ ۴۶-۴۸ اور مارحیم صفحہ ۱۱-۱۲ میں ملاحظہ فرمائیے باقی آپ نے ان کے متعلق جو دوسری بحث ارقام فرمائی ہے ہم اس کی طرف اب متوجہ ہوتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں "دویم یہ کہ کتب تواریخ واحادیث اور اقوال محدثین سے بھی جو حالات ان کے ظاہر ہوتے ہیں اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ یہ اس قابل نہ تھے کہ ان سے حدیثوں کی روایت کی جاتی جیسا کہ ماہرین فن تاریخ اور حدیث پر ظاہر ہے۔ ہم بخوف طوالت ان کے پورے حالات یہاں نہیں لکھ سکتے۔ صرف ان کا ایک واقعہ جو اسی بخاری کی ایک حدیث میں مذکور ہے اور ایک قول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا یہاں پر نقل کرتے ہیں کہ جس سے ناظرین کو کسیقدر اندازہ ان کی وقعت کا ہو سکے۔ حدیث بخاری کی یہ ہے مروان علی الحجاز استعملہ معویۃ فخطب وجعل یذکر یزید بن معاویۃ لکی یبایع لہ بعد ابیہ فقال لہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر شیئاً فقال خذوہ فدخل بیت عائشۃ فلم یقدروا۔ ترجمہ مروان حجاز میں امیر معاویہ کی طرف سے عامل تھے پس خطبہ پڑھا انہوں نے اور یزید بن معاویہ کا یہ ذکر شروع کیا کہ لوگ بعد امیر معاویہ کے یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ پس عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے ان کو کچھ کہا پس کہا مروان نے کہ پکڑو ان کو۔ پس عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کے مکان میں گھس گئے اور اس وجہ سے لوگ ان کو پکڑ نہ سکے۔ اور قول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا جو رسالہ مسمی بہ (جواب سوالات عشرہ شاہ بخارا) صفحہ ۱۹۵ میں مذکور ہے یہ ہے مروان علیہ اللعنۃ رائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتن و بدل از و بیزار بودن خصوصاً در سلوکے کہ با حضرت امام حسینؑ و اہل بیت می نمود و عداوت مستقرہ ازاں بزرگواراں در دل داشت از لوازم سنت و محبت اہل بیت است کہ از جملہ فرائض ایمان است"

اسپر میری گذارش یہ ہے کہ آپ کی اتنی بڑی لمبی ساری تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ مروان قابل اخذ روایت نہیں ہے اس پر آپ کی دونوں دلیلیں خیریت سے آپ کے موافق نہیں۔ صحیح بخاری والی حدیث امور سیاسی انتظام سلطنت کے متعلق ہے یا یوں کہیے کہ اس میں پولیٹیکل معاملات کا بیان ہے جس کو اس امر سے کچھ بھی تعلق نہیں کہ مروان اس قابل تھا کہ اس سے روایت لیجاوے یا نہیں ۔ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ "زمین گول ہے۔ اس لیے کہ چاول سفید ہے" باقی رہا جناب شاہ صاحب کا قول یہ ان کی ذاتی رائے اور اپنا خیال ہے ممکن ہے کہ غلط ہو یا کسی اور اعتبار سے صحیح ہو۔ ورنہ مروان میں اس بات کی صلاحیت ہے کہ اس سے روایت لیجاوے کیونکہ وہ بڑا فقیہہ اور علم والا تھا۔ تاریخ خمیس[1] میں ہے وکان مروان فقیہا عالما ادیبا یعنی مروان فقیہ اور عالم اور ادیب تھا۔ اب ہمارے قول (کہ مروان قابل اخذ ہے) کا ثبوت اس سے بھی صاف لفظوں میں گوش گذار فرمایئے۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری[2] میں لکھتے ہیں قال عروۃ بن زبیر کان مروان لا یتہم فی الحدیث وقد روی عنہ سہل بن سعد الساعدی الصحابی اعتمادا علی صدقہ وقد اعتمدہ مالک علی حدیثہ و رأیہ والباقون سوی مسلم انتہی۔ ترجمہ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ مروان حدیث میں غیر متہم ہیں اور مروان سے سہل بن سعد ساعدی رضؓ صحابی نے ان کے صدق پر اعتماد و بھروسہ کر کے ان سے روایت کیا ہے۔ اور امام مالک نے ان کی حدیث اور رائے پر اعتماد کیا ہے اور سوا مسلم کے سب محدثوں نے ان پر اعتماد کر کے ان سے روایت لیا ہے۔ کہیے سمجھ گئے یا کچھ کسر ہے۔ معلوم ہوا کہ مروان ضرور اس قابل ہیں کہ ان سے روایت لی جائے وہو المطلوب۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۲۳) مجاہد بن جبر المقری۔ قال النباتی ذکر مجاہد فی کتاب الضعفاء لابن حبان البستی

ترجمہ۔ کہا نباتی نے کہ ابن حبان بستی کی کتاب الضعفاء میں مجاہد کا ذکر کیا گیا ہے از میزان الاعتدال

اقول۔ مجاہد امام المفسرین پر آپ کی یہ افترا ہے۔ مجاہد کے قابل حجت ہونے میں محدثین کا اجماع ہے کما سیجئی۔ افسوس کہ آپ نے یہاں پر کھلا سرقہ کیا ہے۔ اور میزان کی پوری عبارت ہضم کر گئے۔ اے جناب علامہ ذہبی نے تو اس قول کو نقل کر کے خود جواب دیا ہے۔ چنانچہ جواب کی عبارت تو آپ نے چھپا لی۔ اور صرف اعتراض کو نقل کر دیا الی اللہ المشتکی۔ ہم میزان کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں جس سے آپ کے اعتراض کا جواب اور آپ کے سرقہ کا حال ظاہر ہوگا۔ علامہ ذہبی میزان[3] میں یوں رقم طراز ہیں۔

---

[1] [2] صفحہ ۵۲ [3] صفحہ ۹ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال البناتی ذکر مجاھد فی کتاب الضعفاء لابن حبان البستی ولم یذکر احد ممن الف فی الضعفاء ومجاھد ثقة بلامدافعة انتھی۔ یعنی بناتی نے یہ کہا ہے کہ مجاہد کا ذکر جو ابن حبان کے کتاب الضعفاء میں ہے یہ درست نہیں کیونکہ جن لوگوں نے ضعفاء کے بیان میں کتابیں تالیف کی ہیں ان میں کہیں مجاہد کا پتہ نہیں (بلکہ) مجاہد بے اختلاف ثقہ ہے۔ اب کہیئے۔ ع۔ خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم۔ اب ان کی توثیق اور بھی گوش گذار فرمایئے۔ تقریب التہذیب میں ہے ثقة امام فی التفسیر وفی العلم۔ یعنی مجاہد ثقہ ہیں علم تفسیر کے امام ہیں۔ علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں وثقہ ابن معین وابو زرعة قال ابن حبان مات وھو ساجد انتھی۔ یعنی ان کو یحییٰ بن معین اور ابو زرعہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ ایسے پرہیزگار تھے (کہ سجدہ کی حالت میں ان کی روح پرواز کر گئی (انا للہ) اور میزان الاعتدال میں ہے واجمعت الامة علی امامة مجاھد والاحتجاج به انتھی یعنی تمام امت نے مجاہد کے امام فن اور قابل احتجاج ہونے پر اجماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد عاشر میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین وابو زرعة ثقة قال ابن سعد کان ثقة فقیھا عالما کثیر الحدیث وقال العجلی مکی تابعی ثقة وقال الذھبی فی آخر ترجمته اجمعت الامة علی امامة مجاھد والاحتجاج به انتھی ملخصاً۔ یعنی مجاہد کو ابن معین وابو زرعہ نے ثقہ کہا ہے اور محمد بن سعد نے کہا مجاہد ثقہ فقیہ عالم بہت حدیث والے تھے۔ اور عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ذہبی نے کہا کہ مجاہد کے امام و قابل حجت ہونے پر اُمت کا اجماع ہے۔ فافہم آگے چلیئے۔

قولہ (ص ۱۲) محارب بن دثار۔ قال ابن سعد لا یحتجون به کان ممن یرجی علیا وعثمان ولا یشھدان بایمان دون کفر۔ ترجمہ کہا ابن سعد نے کہ لوگ ان سے حجت نہیں پکڑتے ہیں۔ اور یہ ان لوگوں میں تھے کہ جو علیؓ اور عثمانؓ کو مرجیہ جانتے تھے اور نہ ان دونوں کے ایمان پر گواہی دیتے تھے اور نہ ان کو کافر کہتے تھے انتھی

اقول محارب بن دثار کا درحقیقت یہ عقیدہ نہ تھا بلکہ اصل وجہ اس قول ابن سعد کی میں آپ کو بتاؤں۔ (غفلہ ہو جیئے گا) محارب بن دثار کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے اور مدینہ والے عراق والوں کے (جن میں سے کوفہ بھی ہے) سخت دشمن اور ان کو بہت برا سمجھتے تھے اور چونکہ عراق والوں میں اکثر لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ مرجیہ ہیں نہ مومن نہ کافر اس لیے مدینہ والے کل عراق والوں کو (بہ لحاظ للاکثر حکم الکل) ایسا ہی سمجھتے تھے۔ بلکہ جو شخص غیر ملک کا عراق میں جا بستا اس پر بھی یہی

---

۱ ص ۴۶۲ ۲ ص ۳۱۵ ۳ ص ۹ ج ۳ ۴ ص ۴۴۳ - ج ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوے لگ جاتا۔ پس یہ وجہ ہے حقیقت میں محارب بن دثار کی طرف اس عقیدہ بد کے انتساب کی اس کو خوب یاد رکھیں۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں اس ساری باتوں کا مختصر نوٹ دیتے ہیں ولکن ابن سعد یقلد الواقدی والواقدی علی طریقۃ اھل المدینۃ فی الاخراف علی اھل العراق فاعلم ذلک ترشد ان شاء اللہ تعالیٰ۔ انتھی۔ یعنی محمد بن سعد نے (محارب کی طرف اس عقیدہ کے انتساب میں) واقدی کی تقلید کی ہے اور واقدی مدینہ والوں کے طریق پر ہیں۔ جو عراقیوں سے بہت بیزار رہتے ہیں اس سے آگاہ رہنا تم کو فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ سمجھ گئے مختصر وجہ جرح کی یوں سنیئے الکوفی ثالیو فی۔ آیئے ہم اب آپ کو ان کی ثقاہت کھلے لفظوں میں سناویں۔ تقریب میں ہے ثقۃ امام زاھد۔ اور خلاصہ میں ہے قال البوزرعۃ ثقۃ مامون یعنی محارب ثقہ امام زاہد ہیں ابوزرعہ نے ان کو ثقہ مامون کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے۔ من ثقات التابعین واخیار نصر ولی قضاء الکوفۃ وثقۃ غیر واحد انتھی۔ یعنی یہ ثقات تابعین میں سے ہیں اور چیدہ لوگوں میں سے ہیں کوفہ کے قاضی ہوئے تھے۔ ان کو بہت لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے احد الائمۃ الاثبات تابعی جلیل وثقہ احمد وابن معین وابوحاتم والنسائی والعجلی واخرون قلت احتج بہ الائمۃ کلھم وقال البوزرعۃ مامون انتھی۔ یعنی یہ ائمہ ثقات سے جلیل القدر تابعی ہیں ان کو احمد یحییٰ وابوحاتم ونسائی و عجلی اور بہتوں نے ثقہ کہا ہے میں کہتا ہوں ان سے کل ائمہ نے حجت پکڑا ہے اور ابوزرعہ نے مامون کہا ہے تہذیب التہذیب جلد دہم میں ہے قال احمد وابن معین وابوزرعۃ وابوحاتم ویعقوب بن سفیان والنسائی ثقۃ زاد ابوحاتم صدوق وزاد ابوزرعۃ مامون وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کوفی تابعی ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان والدارقطنی ثقۃ انتھی ملخصاً یعنی محارب بن دثار کو احمد ویحییٰ وابوزرعہ وابوحاتم ویعقوب ونسائی نے ثقہ کہا ہے۔ بلکہ ابوحاتم نے ثقہ کے ساتھ صدوق اور ابوزرعہ نے ثقہ کے ساتھ مامون بھی کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور عجلی اور یعقوب بن سفیان اور دارقطنی نے بھی ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۲۵) محبوب الحسن القرشی۔ قال ابوحاتم لیس بالقوی وقال النسائی ضعیف۔ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ قوی نہیں ہیں اور کہا نسائی نے کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

---

۱ ص ۵۳ ۲ ص ۴۵۳ ۳ ص ۶ ج ۲ ۴ ص ۵۱۹ ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول محبوب الحسن لکھنا صریح غلط ہے۔ صحیح محبوب بن الحسن ہے اور آپ کو یہ بھی بتادوں کہ محبوب ان کا نام نہیں ہے بلکہ ان کا نام محمد بن حسن ہے اور محبوب ان کا لقب ہے اور امام بخاری نے ان سے ایک روایت اپنی صحیح میں مقترن ذکر کیا ہے۔ اور وہ روایت جو مقرون بالغیر ہو اس کو کوئی اعتراض نہیں جس کی تحقیق بارہا گذری۔ ہاں امام بخاری اگر ان کے ساتھ تفرد کرتے تو اعتراض قابل جواب ہوتا یہی وجہ ہے کہ تمام ناقدین نے متفق الرائے ہو کر لکھ دیا کہ ان سے بخاری میں روایت مقرون ہے علامہ صفی الدین نے خلاصہ میں لکھا ہے وروی لہ خ فروی حدیثاً مقرونا اور ذہبی نے خود میزان میں لکھدیا خرج لہ البخاری مقرونا باخر۔ حافظ نے ہدی الساری میں فرمایا لہ فی البخاری حدیث واحد مقرونا بغیرہ اور تہذیب جلد ۹ میں فرمایا روی لہ البخاری مقرونا بغیرہ انتہی۔ اصل سب کا یہ ہے کہ امام بخاری نے ان سے تفرد نہیں کیا ہے جس پر اعتراض وارد ہو بلکہ ان سے مقترن روایت کیا ہے اور مقترن بھی ان سے اس وجہ سے روایت لیا کہ ایک جم غفیر نے ان کی توثیق کی ہے۔ تقریب[۳] میں ہے صدوق اور خلاصہ[۴] میں ہے وثقہ ابن معین وابن حبان اور میزان میں ہے وثق وقواہ ابن معین اور ہدی الساری[۵] میں ہے قال ابن معین لیس بہ باس۔ خلاصہ یہ کہ محبوب صدوق ہیں ان کو یحییٰ بن معین نے قوی اور ثقہ اور لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد تاسع[۶] میں ہے قال عبد اللہ بن احمد عن یحییٰ بن معین لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی محبوب کو عبد اللہ بن احمد نے بروایت ابن معین لا باس بہ (ثقہ) کہا ہے۔ اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فتفکر۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۲۶) محمد بن حمیر سلجی الحمصی۔ قال ابو حاتم لا یحتج بہ وقال الفسوی لیس بالقوی ترجمہ۔ کہا ابو حاتم نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے اور کہا فسوی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً۔

اقول سلجی بالجیم غلط ہے اصل میں سلحی بالحاء ہے۔ ان کے متعلق جو جرح آپ نے نقل کی ہے وہ غیر مقبول ہے اس لیے کہ جرح کے اسباب کوئی مبین اور مفسر نہیں ہیں بلکہ اس میں بالکل ابہام ہے اور ایسی جرح مقبول نہیں کما مر فی التمہید علاوہ بریں امام بخاری نے ان کی متابعت بھی کی ہے جیسا کہ حافظ کے قول وذکر لہ متابعا (ہدی الساری[۷]) سے مفہوم ہوتا ہے فاندفع ما قیل لہذا اب کوئی اعتراض نہیں رہا۔ بلکہ واقع میں محمد بن حمیر بڑے ثقہ شخص ہیں تقریب[۸] میں ہے صدوق من التاسعۃ اور خلاصہ[۹]

---

۱ ص ۵۰ ج ۱۰ ۲ ص ۲۸۳ ۳ ص ۴۴۱ ۴ ص ۲۸۳ ۵ ص ۵۲۰

۶ ص ۱۹ ج ۹ ۷ ص ۵۱۳ ۸ ص ۴۴۲ ۹ ص ۲۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے قال وحیم ثقۃ یعنی یہ صدوق ہیں وحیم نے ان کو ثقہ کہا ہے اور میزان[1] میں ہے وثقہ ابن معین ودحیم وقال النسائی لیس بہ باس یعنی ان کو یحیی اور وحیم نے ثقہ اور نسائی نے لاباس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری[2] میں ہے وثقہ ابن معین ودحیم وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ انتہی۔ یعنی ان کو ابن معین اور وحیم نے ثقہ اور نسائی نے لاباس بہ کہا اور ابوحاتم نے کہا ان کی حدیث قابل کتابت ہے۔ تہذیب التہذیب جلد نہم میں ہے۔ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ما علمت الا خیرا وقال ابن معین ودحیم ثقۃ وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی لاباس بہ وقال ابن قانع صالح انتہی ملخصًا یعنی عبد اللہ نے اپنے باپ احمد سے روایت کیا کہ میں نے محمد بن حمیر کی بابت سوا بھلائی کے اور کچھ نہیں جانا اور یحیی اور وحیم نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ابوحاتم نے کہا ان کی حدیث لائق کتابت ہے اور ان کو نسائی نے لاباس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور دارقطنی نے ان کو لاباس بہ اور ابن قانع نے صالح الحدیث کہا ہے فقط آگے چلیئے

قولہ۔ (۱۲۷) محمد بن زیاد بن عبد اللہ الزیادی۔ ضعفہ ابن مندہ۔ ترجمہ۔ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابن مندہ نے۔ ایضًا

اقول۔ عبد اللہ الزیادی غلط ہے صحیح عبید اللہ الزیادی ہے یہ تو آپ کی نقل میں غلطیوں کا حال ہے اور جرح بھی ماشاء اللہ ایسی ہے کہ نخبہ پڑھنے والے لڑکے منہ پر رومال ڈال کر ہنستے ہیں۔ ایک ابن مندہ کی جرح نقل کرتے وقت آپ نے یہ نہیں سونچا کہ دیکھنے والے شاذ کہدیں گے تو پھر باقی ہی کیا رہے گا۔ اچھا لیجئے میں مان کر جواب دیتا ہوں کہ یہ جرح بھی بوجہ مبہم غیر مبین ہونے کی نامقبول۔ چلیئے بات طے شد۔ اور بر تقدیر تسلیم ضعف چنداں جرح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے ان سے مقترن روایت کیا ہے خلاصہ[4] میں ہے وعنہ خ فی حدیثا مقرونا اور میزان[5] میں ہے وعنہ البخاری حدیثا واحدا کالمقرون بغیرہ اور تہذیب ج ۹ ہے روی عنہ البخاری کالمقرون انتہی۔ خلاصہ سب کا یہ کہ امام بخاری نے ابن زیاد سے مقترن روایت کیا ہے یعنی بمتابعت مکی بن ابراہیم فیبطل الاعتراض۔ اور وجہ روایت یہ ہے کہ اکثر کا مذہب ان کے ثقہ ہونے کا بھی ہے تقریب[6] میں ہے صدوق اور خلاصہ[7] میں ہے وثقہ ابن حبان اور میزان[8] میں ہے قال ابن حبان فی الثقات

---

[1] ص۵۰ ج ۳ [2] ص۵۱۳ [3] ص۱۳۵ ج ۹ [4] ص۲۸۷ [5] ص۵۹ ج ۳
[6] ص۴۴۵ [7] ص۲۸۷ [8] ص۵۹ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہدی الساری میں ہے روی ابن خزیمۃ فی الصحیح وذکرہ ابن حبان فی ثقاتہ اور تہذیب التہذیب[1] جلد تاسع میں ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ماحصل ومخص یہ کہ ابن زیاد صدوق ہیں ان کو ابن حبان نے ثقاہ میں ثقہ کہا ہے اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ان سے روایت لیا ہے بس یہی دلیل امام بخاری کی بھی ان سے روایت لینے کی ہے۔ زیادہ کیا چاہیئے ان سے آگے چلیے

قولہ (۱۲۱) محمد بن سابق۔ قال ابوحاتم لا یحتج بہ روی عن ابن معین انہ ضعفہ۔ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے اور روایت کی گئی ابن معین سے یہ کہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابن معین نے انتہی

اقول آپ نے تو میزان سے یہ عبارت نقل کر دی لیکن خود علامہ ذہبی کا جو فیصلہ آگے مرقوم ہے اس کو چھپا گئے۔ امام ذہبی آگے ان دونوں قول کا رد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں وھو ثقۃ عندی۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ میرے نزدیک وہ تائید جرح نہیں معلوم ہوتے۔ بلکہ وہ ثقہ ہیں۔ جس سے آپ کی ہر دو جرح کا جواب ہو گیا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بتابعت عبید اللہ روایت کیا ہے اور متابع کے متعلق تحقیق بارہا گذر چکی کہ لا حرج اذاً۔ علاوہ بریں ان کو اور بھی بہت سے لوگوں نے ثقہ کہا ہے تقریب[2] میں ہے صدوق من کبار العاشرۃ اور خلاصہ[3] میں ہے وثقہ العجلی ویعقوب بن شیبۃ۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو عجلی اور ابن شیبہ نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[4] میں ہے قال یعقوب الساوسی صدوق وقال النسائی لیس بہ باس وقال یعقوب بن شیبۃ ھو ثقۃ انتہی۔ یعنی یعقوب نے ان کو صدوق اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن شیبہ نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[5] میں ہے وثقہ العجلی وقولہ احمد بن حنبل وقال یعقوب بن شیبۃ کان ثقۃ وقال النسائی لا باس بہ انتہی۔ یعنی ان کو عجلی نے ثقہ اور احمد بن حنبل نے قوی اور یعقوب بن شیبہ نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[6] جلد نہم میں ہے قال العجلی کوفی ثقۃ وقال یعقوب بن شیبۃ کان شیخا صدوقا وقال ابن عقدۃ سمعت محمد بن صالح قال کان حیا وما بہ باس بہ وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ انتہی ملتقطا یعنی محمد بن سابق کو عجلی نے ثقہ اور یعقوب بن شیبہ نے شیخ صدوق اور ابن عقدہ نے بروایت محمد بن صالح برگزیدہ لا باس بہ

---

[1] ص۵۱۴ [2] ص۱۶۹ ج۲ [3] میزان ص۶۱ ج۳ [4] ص۴۴۶ [5] ص۲۸۷
[6] ص۶ ج۳ [7] ص۵۱۴ [8] ص۱۷۵ ج۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نسائی نے لاباس بہ کہا ہے اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۲۹) محمد بن سواء السدوسی۔ قال الازدی غال فی القدر۔ ترجمہ کہا ازدی نے کہ یہ سخت قدریہ تھے ایضاً

اقول یہاں پر انہیں ازدی میاں کی جرح پیش کی ہے جو خیریت سے خود ضعیف ہیں چنانچہ ان کے متعلق بالتفصیل ۷۴ میں بیان ہوا من شاء فلیراجع الیہا۔ بالفعل میں آپ کی توجہ اسی ۷۴ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ملاحظہ فرماویں کہ جب ازدی خود ضعیف ہے تو کسی کے حق میں اس کی جرح کب حیز قبول میں آسکتی ہے۔ لہذا میں آپ کی اس جرح کو آپ کو واپس دیتا ہوں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو روایت محمد بن سواء سے لی ہے وہ مقرون بہ یزید بن زریع ہے۔ اور مقترن روایت کا حکم بارہا اوپر گذرا۔ علاوہ بریں امام بخاری کے ان سے روایت لینے کی وجہ یہ ہے کہ بعض کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ملاحظہ ہو تقریب[1] میں ہے صدوق من التاسعۃ اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ ابن حبان اور میزان[3] میں ہے احد الثقات المعروفین اور ہدی الساری[4] میں ہے قرأ یزید بن زریع وغیرہ۔ خلاصہ سب کا یہ کہ محمد بن سواء صدوق ہیں ابن حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ذہبی نے مشہور ثقات سے کہا ہے۔ اور یزید بن زریع وغیرہ نے ان کو قوی کہا ہے۔ حافظ تہذیب التہذیب[5] جلد تاسع میں لکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن شاہین فی الثقات وکان یزید بن زریع یقول علیکم بہ وہو صدوق انتہی ملخصاً یعنی ابن سواء کو ابن حبان نے ثقات میں اور ابن شاہین نے ثقاۃ میں ذکر کیا ہے اور یزید بن زریع کہتے ہیں کہ لازم پکڑو محمد بن سواء کو وہ بہت سچے ہیں آگے چلیے۔

قولہ (۱۳۰) محمد بن الصلت (اسدی) قال بعضہم فیہ لین۔ ترجمہ بعضوں نے کہا ہے کہ ان میں ضعف ہے ایضاً

اقول یہ جرح بچند وجوہ مقبول نہیں۔ اول یہ کہ یہ جرح مجہول مطلق ہے کچھ پتہ نہیں کہ وہ جارحین بعض کون لوگ ہیں جن پر عقل صحیح فیصلہ کر سکے۔ اور ایسی جرح مقبول نہیں ملاحظہ ہو تمہید۔ دوم محمد بن صلت میں جو جرح لین کی کی گئی ہے وہ ایسی جرح ہے جس کو محدثین ہی جانتے ہیں۔ بوجہ اس کے یہ جرح غیر مفسر ہوئی جو بھی غیر مقبول ہے کما مر فی التمہید۔ سوم اس کو سرے سے جرح ہی نہیں کہہ سکتے کما لا یخفی علی ماہر الاصول۔ پس آپ بگوش ہوش متوجہ ہو کر ان کی توثیق سنیں۔ تقریب میں ہے۔ ثقۃ من کبار العاشرۃ اور خلاصہ[6] میں ہے۔ ابوزرعۃ وابوحاتم وثقاہ۔ یعنی محمد بن صلت ثقہ ہیں۔ ابوزرعہ اور ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ اور میزان الاعتدال[8] میں ہے وثقہ ابوحاتم وقال محمد بن عبداللہ بن نمیر ہو ثقۃ۔ یعنی

---

[1] ص۴۴۹ [2] ص۲۸۰ [3] ص۷۱ ج۳ [4] ص۵۱۴

[5] ص۲۰۸ ج۹ [6] ص۴۵۱ [7] ص۲۸۳ [8] ص۷۵ ج۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو ابوحاتم و ابن نمیر نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[1] میں ہے وثقہ ابوزرعۃ وابوحاتم وابن نمیر یعنی ابوزرعہ اور ابوحاتم اور ابن نمیر نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب[2] جلد نہم میں ہے قال محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثقۃ وقال ابوزرعۃ وابوحاتم ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی محمد بن صلت کو ابن نمیر و ابوزرعہ و ابوحاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۳) محمد بن طلحۃ ابن مصرف۔ قال النسائی لیس بالقوی قال عبد اللہ ابن احمد سمعت یحیی بن معین یقول ثلثۃ یتقی احدیثھم محمد بن طلحۃ بن مصرف وایوب بن عتبۃ وفلیح بن سلیمان فقلت لیحیی ممن سمعت ھذا قال من ابی کامل مظفر بن مدرک۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ کہا عبد اللہ بن احمد نے کہ سنا میں نے یحیی بن معین کو کہ کہتے تھے کہ تین شخصوں کی حدیث سے بچنا چاہیے۔ محمد بن طلحہ بن مصرف اور ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان۔ پس کہا میں نے یحیی کو کہ یہ تم نے کس سے سنا کہا انہوں نے کہ ابو کامل مظفر بن مدرک سے۔ ایضاً

اقول میں نے آپ کی اس ساری جرح کا جواب ۱۱۵ میں بذیل ترجمہ فلیح بن سلیمان دیا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ جس راوی سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں یا امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت لیا ہو۔ بس یہی اس کے امر کو مقوی کر دیتا ہے اور اس کی توثیق کے لیے اسی قدر کافی ہے چنانچہ اس اصول پر آپ کی ساری ۱۷۵ جرحوں کا جواب ایک حرف میں ہو جاتا ہے۔ اگرچہ میں نے تمہید مرقومہ سابقہ میں بالتفصیل یہ لکھا ہے کہ محدثین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جس شخص سے جامع صحیح بخاری میں روایت لی گئی ہے وہ پل کے پار ہو گیا۔ لیکن یہاں پر آپ کی جرح کے جواب میں بھی ایک قول ہم ابو عبد اللہ حاکم کا پیش کرتے ہیں حافظ ابن حجر رح تہذیب التہذیب جلد ہشتم[3] میں ارقام فرماتے ہیں قال الحاکم ابو عبد اللہ اتفاق الشیخین علیہ یقوی امرہ انتہی۔ یعنی شیخین کا اس راوی مذکورہ بالا پر (اس سے تخریج پر) اتفاق کر لینا اس کے امر کو قوی کر دیتا ہے لیجیے اسی سے آپ کی جرح (جو آپ نے محمد بن طلحہ پر کی ہے اس) کا جواب ہو گیا۔ علاوہ بریں امام بخاری رح نے محمد بن طلحہ سے بمتابعت عبد الاعلی و شعبہ روایت کیا ہے فلا حرج آنفاً۔ اب آیئے آپ کو صریح لفظوں میں محمد بن طلحہ کا ثقہ ہونا سناؤں تقریب[4] میں ہے کوفی صدوق یعنی یہ صدوق ہیں۔ خلاصہ[5] میں ہے قال احمد لا باس بہ وقال ابن حبان ثقۃ یعنی امام احمد نے ان کو لا باس بہ (ثقہ) اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال[6]

---

[1] ص۵۱۴ [2] ص۲۳۳ ج ۹ [3] ص۳۰۴ ج ۸ [4] ص۴۵۱۱ [5] ص۲۸۲

[6] ص۷۶ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے صدوق مشہور محتج بہ فی الصحیحین قال ابوزرعۃ صدوق وقال احمد لاباس بہ انتہی یعنی محمد بن طلحہ صدوق مشہور ہیں بخاری و مسلم میں ان سے حجت پکڑی گئی ہے ابوزرعہ نے ان کو صدوق اور احمد نے لاباس بہ کہا ہے ہدی الساری میں ہے قال العجلی ثقۃ وثقہ احمد بن حنبل یعنی امام احمد اور عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد تاسع میں فرماتے ہیں۔ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ لاباس بہ وقال ابوزرعۃ صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العقیلی قال احمد ثقۃ وقال العجلی ثقۃ انتہی منہ یعنی عبد اللہ بروایت اپنے باپ امام احمد محمد بن طلحہ کو لاباس بہ اور ابوزرعہ نے صالح الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور عقیلی نے بروایت احمد ثقہ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے آگے چلیے۔

قولہ (۱۳۲) محمد بن عبد اللہ بن مسلم الزہری قال ابن معین وابوحاتم لیس بالقوی وفی روایۃ الدارمی عن ابن معین ضعیف۔ ترجمہ کہا ابن معین اور ابوحاتم نے کہ قوی نہیں ہیں اور دارمی نے ابن معین سے روایت کی کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اصل میں تضعیف کے سبب سے آپ ناآشنا ہیں حقیقت میں محمد بن عبد اللہ ضعیف نہیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انہوں نے تین حدیثیں ایسی بیان کی ہیں جس کا کوئی پتہ نہ تھا اس لیے ان پر حکم تضعیف انہیں ہر سہ حدیث کے جہت سے خاص انہیں تین حدیثوں میں لگا ہے نہ یہ کہ خود محمد بن عبد اللہ زہری ضعیف ہیں۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں قال الذہلی انہ وجد لہ ثلاثۃ احادیث لا اصل لہا قلت الذہلی قد بین ما انکر علیہ فالظاہر ان تضعیفہ من ضعفہ بسبب تلک الحدیث التی اخطأ فیہا انتہی یعنی ذہلی نے کہا کہ ان کی تین حدیثیں بے اصل پائی گئی تھیں جس کو ذہلی نے بیان کر دیا ہے تو ظاہر میں ان کی تضعیف انہی حدیثوں کی وجہ سے خاص انہیں حدیث پر ہے۔ ورنہ یہ ثقہ ہیں۔ اسی لیے حافظ تہذیب جلد نہم میں لکھتے ہیں کہ ابوداؤد سے کسی نے ان کی بابت سوال کیا تو فرمایا لم اسمع احدا یقول فیہ بشیء۔ یعنی میں نے کسی کا ان پر کلام نہیں سنا۔ بلکہ ان کی حدیثوں کی بابت ابن عدی کہتے تھے۔ لم ار بحدیثہ باسا ولا رأیت لہ حدیثا منکرا (تہذیب ج ۹) یعنی مجھے ان کی حدیثوں میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں معلوم ہوتا اور نہ میں نے ان کی کوئی حدیث منکر پائی چلیے ان کی روایت کا مقبول ہونا ثابت ہو گیا۔ باوجود اس کے امام بخاری نے ان سے اپنی صحیح میں جو تین جگہ روایت کیا ہے وہ بالمتابعت۔ ایک جگہ بمتابعت معمر دوسری جگہ بمتابعت شعیب تیسری جگہ بمتابعت سفیان بن عیینہ وغیرہ۔ پس آگے کوئی اعتراض نہیں رہا نیچے آپ کی خاطر میں ان کی توثیق سنا دوں۔ تقریب التہذیب میں ہے صدوق من السادسۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابوداؤد یعنی یہ صدوق ہیں ابوداؤد

---

۱ ص ۵۱۵ ۲ ص ۲۶۹ ج ۹ ۳ ص ۵۱۲ ۴ ص ۲۷۹ ج ۹ ۵ ص ۲۸۰ ج ۹ ۶ ص ۴۵۲ ۷ ص ۲۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[1] میں ہے ھو صدوق صالح الحدیث وثقہ ابوداؤد وقال ابن عدی لم ار بہ باسا قال ابوداؤد ثقۃ سمعت احمد یثنی علیہ واخبرنی عباس عن یحیی بالثناء علیہ قال ابوحاتم یکتب حدیثہ انتہی یعنی محمد بن عبداللہ بن مسلم زہری سچے صالح الحدیث ہیں ابوداؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں ہے ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے امام احمد ان کی تعریف کرتے تھے۔ عباس نے بروایت یحیی ان پر ثنا نقل کی ہے ابوحاتم (وہی ابوحاتم) نے کہا ان کی حدیث قابل کتابت ہے۔ اب اس سے تفصیل سے سنیے۔ حافظ تہذیب التہذیب[2] جلد نہم میں لکھتے ہیں قال ابوطالب عن احمد لا باس بہ وقال مرۃ صالح الحدیث وقال ابن ابی خیثمۃ عن ابن معین مرۃ صالح وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال الاجری سئل ابوداؤد عن ابن اخی الزھری فقال لم اسمع احدا یقول فیہ بشیء وقال مرۃ اخری سالت ابا داؤد عنہ فقال ثقۃ سمعت احمد یثنی علیہ واخبرنی عباس عن یحیی بالثناء علیہ وقال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا فاذکرہ اذا روی عنہ ثقۃ وکان کثیر الحدیث صالحا وقال الساجی صدوق انتہی ملخصا یعنی ابوطالب نے بروایت احمد لا باس بہ (ثقہ) اور صالح الحدیث کہا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے بروایت ابن معین (یہ وہی ابن معین ہیں جن سے آپ نے جرح نقل کی ہے) صالح الحدیث کہا ہے اور ابوحاتم (یہ بھی وہی جارح ہیں) نے کہا ان کی حدیث قابل کتابت ہے اور اجری نے کہا کہ ابوداؤد سے کسی نے ان کی بابت سوال کیا تو کہا میں نے ان پر کسی کو کچھ کہتے نہیں سنا۔ اور اجری کبھی کہتے میں نے خود ابوداؤد سے ان کی بابت پوچھا تو کہا کہ ثقہ ہے اور میں نے احمد سے ان پر تعریف کے کلمات سنے اور عباس نے یحیی (بن معین) سے روایت کیا کہ وہ ان کی تعریف کرتے۔ ابن عدی نے کہا میں ان کی حدیثوں میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا اور جب ان سے کوئی ثقہ روایت کرتا ہے تو اس کو میں بھی ذکر کر دیتا ہوں اور یہ بہت حدیث والے تھے اور نیک تھے زکریا ساجی نے ان کو سچا کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۳۳) محمد بن عبدالرحمن الطفاوی۔ قال ابوحاتم منکر الحدیث وکذا جاء عن ابی زرعۃ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور ابوزرعہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے ایضاً

اقول۔ لوگوں کا انکار کس کا ترجمہ آپ نے کیا ہے؟ اے جناب ابوحاتم نے ان کی بعض حدیث کا صرف انکار کیا ہے جیسا کہ الف لام الحدیث پر اس کا مصرح ہے ورنہ ابوحاتم نے تو خود محمد طفاوی کو صدوق کہا ہے چنانچہ حافظ ہدی الساری[3] میں لکھتے ہیں۔ وقال ابوحاتم صدوق اور تہذیب التہذیب[4] جلد ۶ میں لکھتے ہیں قال ابوحاتم

---

[1] ص ۵۱۶ [2] ص ۲۷۹ تا ۲۸۰ ۹۵ [3] ص ۵۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس بہ باس زاد صدوق صالح یعنی ابوحاتم نے محمد طفاوی کو لاباس بہ اور صدوق اور صالح الحدیث کہا ہے معلوم ہوا کہ ابوحاتم نے ان کی کسی خاص حدیث کو منکر کہا ہے ورنہ دراصل یہ معتبر شخص ہیں اسی لیے ابن عدی کہا کرتے لم ار المتقدمین فیہ کلاما (تہذیب ج ۹) یعنی میں نے متقدمین کی انپر کوئی جرح نہیں دیکھی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بمتابعت ابوخالد الاحمر و اسامہ بن حفص وغیرہ روایت کیا ہے فاندفع ما کادیرواب ذرا ان کی صداقت بھی سن لیں اور توثیق بھی تقریب[1] میں ہے صدوق اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ ابن المدینی یعنی طفاوی صدوق ہے علی بن مدینی نے ان کو ثقہ کہا ہے میزان[3] میں ہے شیخ مشہور ثقۃ روی عنہ احمد بن حنبل والناس قال ابن معین مابہ باس وقد وثقہ ابن المدینی انتہی۔ یعنی طفاوی مشہور ثقہ شیخ ہیں امام احمد اور کئی لوگوں نے اس سے روایت لیا ہے اور ابن معین نے ان کو لاباس بہ (ثقہ) اور ابن مدینی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن المدینی وقال ابن معین لاباس بہ وقال ابن عدی لاباس انتہی۔ یعنی علی بن مدینی نے طفاوی کو ثقہ اور یحییٰ بن معین و ابن عدی نے لاباس بہ (ثقہ) کہا ہے۔ حافظ تہذیب التہذیب جلد تاسع میں لکھتے ہیں قال الدوری عن ابن معین لیس بہ باس وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وقال ابن حبان عن ابن معین لم یکن بہ باس وقال علی بن المدینی کان ثقۃ و قال ابوداؤد لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی العلل لابن ابی حاتم قال الطفاوی صدوق وقال ابن عدی یکتب حدیثہ ولاباس بہ انتہی ملخصاً۔ یعنی دوری نے بروایت ابن معین لاباس بہ (ثقہ) اور اسحاق نے بروایت یحییٰ (بن معین) صالح الحدیث اور ابن حبان نے بروایت ابن معین لاباس بہ کہا ہے اور علی بن مدینی نے ثقہ اور ابوداؤد نے لاباس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے اور ابن ابی حاتم کی کتاب العلل میں ہے کہ طفاوی سچا ہے اور ابن عدی نے کہا اس کی حدیث لکھی جاویگی وہ لاباس بہ ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۳۴) محمد بن عبد العزیز العمری الرملی قال ابوزرعۃ لیس بالقوی وقال ابوحاتم لم یکن عندھم بالمحمود۔ ترجمہ۔ کہا ابوزرعہ نے کہ قوی نہیں ہیں۔ اور کہا ابوحاتم نے کہ یہ لوگوں کے نزدیک ستودہ صفات نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اس میں ابوزرعہ کی جرح ایسی ہی مبہم بلا دلیل غیر قابل قبول ہے۔ جیسا کہ اس کے پہلے نمبر میں تھی اور ابوحاتم کی عبارت سے نفس محمد بن عبد العزیز میں کوئی جرح نہیں ثابت ہوئی۔ صرف لوگوں کی ان پر

---

[1] ص ۳۰۹ ج ۹ [2] ص ۳۰۹ ج ۹ [3] ص ۴۵۵ [4] ص ۲۸۸ [5] ص ۸۹ ج ۳ [6] ص ۵۱۶ [7] ص ۳۰۹ ج ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدظنی منقول ہے وہ بھی بغیر وجہ و بے دلیل۔ پس ہر دو جرحیں حیز قبول میں آنے کے لائق نہیں جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں تمہید ضروری امور میں بالتفصیل بیان کیا گیا کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ طعن غیر مفسر تعدیل پر مقدم نہیں ہوتا ملاحظہ ہو نخبہ کی شرح الشرح ص۳۵ پس جب رملی پر جرح نہیں ثابت ہوئی تو ثقاہت ان کی ثابت ہے اسی لیے تقریب[1] میں ہے صدوق کانت لہ معرفۃ یعنی یہ سچے ہیں ان کو حدیث میں دخل تھا۔ اور خلاصہ[2] اور میزان الاعتدال[3] میں ہے قال الفسوی حافظ یعنی یہ حدیث کے حافظ تھے۔ ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ العجلی وقال یعقوب بن سفیان کان حافظا وقال ابن حبان فی الثقات انتہی۔ اور تہذیب التہذیب[5] جلد نہم میں ہے قال یعقوب بن سفیان کان حافظا وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقۃ انتہی ملخصاً۔ دونوں کا مطلب یہ ہوا کہ عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے اور یعقوب نے ان کو حافظ الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے آگے چلیے

قولہ (۱۳۵) محمد بن عبید الطنافسی قال احمد بن حنبل یخطی ویصیب۔ ترجمہ کہا احمد بن حنبل نے کہ یہ خطا بھی کرتے ہیں اور صواب کو بھی پہنچتے ہیں۔ الیخ

اقول۔ یہ تو کوئی جرح نہیں اس لیے کہ کل بنی آدم کی بابت مشہور ہے الانسان مرکب من الخطاء و النسیان انسان ہی سے تو خطا ہوتی ہے۔ بلکہ کتب اصول و عقائد میں یہ مسئلہ مانا ہوا ہے کہ المجتہد یخطی ویصیب یعنی مجتہد سے خطا و صواب دونوں ہوتا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ جرح ہے تو کل ائمہ مجتہدین اس جرح سے خالی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ سب مجروح ہوں گے وہ یقول بہ الا من سفہ نفسہ اے جناب! محمد بن عبید بڑا ثقہ شخص ہے۔ تقریب التہذیب[6] میں ہے ثقۃ یحفظ یعنی ثقہ اور حافظ ہے خلاصہ[7] میں ہے احمد وابن معین وثقاہ وقال العجلی کان یحفظ اربعۃ الاف انتہی۔ یعنی امام احمد یحیی بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے اور عجلی نے کہا یہ چار ہزار حدیث یاد رکھتے تھے۔ دیکھئے یہاں امام احمد سے ان کا ثقہ ہونا منقول ہے اور آپ نے امام احمد سے جو ان کی بابت نقل کیا تھا وہ خاص ایک حدیث کی بابت تھا۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں ولعل ما اشار الیہ احمد کان فی حدیث واحد انتہی۔ یعنی امام احمد کا ان پر اشارہ ایک حدیث خاص کی بابت تھا۔ افسوس آپ نے میزان الاعتدال سے صرف اسی قدر اپنے مطلب کی عبارت نقل کر کے آگے کی عبارت چھوڑ دیا جس سے ان کی توثیق ثابت تھی سنیے میزان[8] میں ہے صدوق مشہور قال احمد بن حنبل وھو ثقۃ ووثقہ ابن معین انتہی

---

[1] ص۴۵۹ [2] ص۲۸۸ ج۲ [3] ص۹۴ ج۳ [4] ص۵۱۷ [5] ص۳۱۴ ج۹
[6] ص۴۶۰ [7] ص۲۸۹ [8] ص۵۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ مشہور سچے ہیں امام احمد یحیٰی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال احمد بن حنبل انہ کان صدوقا وثقہ فی روایۃ الاثرم وکذا وثقہ ابن معین والعجلی والنسائی وابن سعد وابن عمار وزاد کان ابصر بالحدیث قلت احتج بہ الائمۃ کلھم انتھی۔ یعنی امام احمد نے ان کو صدوق اور بروایت اثرم ثقہ اور یحیٰی اور عجلی ونسائی وابن سعد وابن عمار نے ثقہ کہا ہے اور ابن عمار نے کہا کہ حدیث میں ان کی بڑی نظر تھی۔ میں کہتا ہوں ان سے کل ائمہ نے حجت پکڑا ہے۔ اور سنیئے تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۵ میں لکھتے ہیں قال محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ سمعت یحیٰی بن معین وسئل عن ولد عبید محمد وعمر ویحیٰی فقال کلھم ثقات وقال المفضل الغلابی عن یحیٰی بن معین ولد عبید ثقات قال الاثرم وسالتہ یعنی احمد بن حنبل عنھم فوثقھم وقال ابن عمار کلھم ثبت ومحمد ابصرھم بالحدیث وقال العجلی کوفی ثقۃ وقال النسائی ثقۃ وقال الدارقطنی ولد عبید کلھم ثقات وابوھم ثقۃ وقال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وقال یعقوب سمعت ابن المدینی یقول کان کیسا وقال حرب سمعت احمد کان محمد رجلا صدوقا انتھی ملخصا۔ یعنی محمد بن عثمان نے کہا میں نے ابن معین سے سنا ان سے کسی نے عبید کے تینوں بیٹے محمد اور عمر اور یعلیٰ کی بابت پوچھا تو ابن معین نے کہا کل کے کل ثقہ ہیں اور مفضل نے بروایت یحیٰی کہا کہ عبید کے کل بیٹے ثقہ ہیں اور اثرم نے کہا کہ میں نے امام احمد سے ان لڑکوں کی بابت پوچھا تو فرمایا تینوں ثقہ ہیں اور ابن عمار نے کہا تینوں ثقہ ہیں ان میں محمد ابن عبید حدیث پر بڑی نظر والا ہے اور عجلی نے کہا محمد بن عبید کوفی ثقہ ہے اور نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے اور دارقطنی نے کہا کہ عبید کے کل بیٹے ثقہ ہیں اور عبید بھی ثقہ ہے اور محمد بن سعد نے کہا محمد بن عبید ثقہ کثیر الحدیث ہے اور یعقوب نے کہا کہ میں نے ابن مدینی سے سنا کہتے تھے محمد بڑا دانا ہے اور حرب نے بروایت امام احمد ان کو صدوق کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۳۶) محمد بن طریف بن علقمۃ بن وقاص اللیثی المدنی۔ قال یحیٰی بن معین کانوا یتقون حدیثہ ترجمہ کہا یحیٰی بن معین نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگ پرہیز کرتے تھے۔ ایضاً

اقول ابن معین کا یہ قول جملہ خبریہ ہے یعنی چند لوگوں کے ایسے فعل (اتقاء) کا ذکر ہے نہ محمد لیثی پر یہ جرح ہے نہ ابن معین کا اس سے جرح کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ انہیں ابن معین نے محمد لیثی کو ثقہ کہا ہے۔ جس کو علامہ ذہبی نے میزان میں نقل کیا ہے اور حافظ نے تہذیب میں جیسا کہ آگے آتا ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت لی ہے وہ مقرون بغیرہا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہدی الساری مقدمہ فتح الباری حدیث اور میزان الاعتدال

---

۱ ص ۲۸۹ ۲ ص ۲۲۵ ۹۲ ۳ ص ۲۹۲ ۴ ص ۱۱۴ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے فذا اخرج لہ الشیخان متابعۃ اور ہدی الساری[1] میں ہے اخرج لہ البخاری مقرونا بغیرہ اور تہذیب[2] ۹۵ میں ہے روی لہ البخاری مقرونا بغیرہ ان سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ امام بخاری نے ان سے ایک حدیث اور مسلم نے متابعۃً و مقرون بغیرہ روایت کیا ہے اور متابعت کا بیان[3] ۲۲ اور مقرون بغیرہ کا ذکر سابق کے کئی نمبروں میں بالتفصیل ہو چکا ہے۔ پس اس وقت کوئی جرح نہیں رہی فافہم اور امام بخاری کے ان سے روایت کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ائمہ نقادین کے نزدیک محمد لیثی ثقہ ہے تقریب[4] میں ہے صدوق من السادسۃ۔ یعنی یہ سچے ہیں، ہدی[5] میں ہے مشہور صدوق یعنی مشہور سچے ہیں۔ میزان[6] میں ہے شیخ مشہور حسن الحدیث روی احمد بن ابی مریم عن ابن معین ثقۃ وقال ابن عدی ارجو انہ لا باس بہ وقال ابو حاتم صالح الحدیث وقال النسائی لیس بہ باس انتہی یعنی محمد لیثی مشہور شیخ عمدہ حدیث والا ہے، احمد نے ابن معین سے روایت کیا کہ وہ ثقہ ہے، ابن عدی نے لا باس بہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ خلاصہ[7] میں ہے علامہ صفی الدین فرماتے ہیں احد ائمۃ الحدیث وثقہ النسائی قال ابن عدی لا باس بہ انتہی یعنی محمد لیثی حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں نسائی نے ان کو ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[8] جلد نہم میں ہے قال ابو حاتم صالح الحدیث یکتب حدیثہ وھو شیخ وقال النسائی لیس بہ باس وقال مرۃ ثقۃ وقال ابن عدی لہ حدیث صالح وارجو انہ لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال احمد بن مریم عن ابن معین ثقۃ وقال الحاکم قال ابن المبارک لم یکن بہ باس وقال ابن سعد کان کثیر الحدیث انتہی ملخصاً۔ یعنی محمد لیثی کو ابو حاتم نے شیخ صالح الحدیث قابل کتابت کہا ہے اور نسائی نے لا باس بہ و ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے صالح الحدیث لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے اور احمد نے بروایت یحییٰ بن معین ثقہ اور حاکم نے بروایت ابن مبارک لا باس بہ اور محمد بن سعد نے کثیر الحدیث کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ حقیقت میں یہ ثقہ ہیں وہو المطلوب۔ آگے چلیئے

قولہ (۱۳۷) محمد بن فضیل بن غزوان۔ قال ابوداؤد کان شیعیاً محترفاً وقال ابن سعد لبعضھم لا یحتج بہ

ترجمہ کہا ابوداؤد نے کہ یہ سخت شیعہ ہیں اور کہا ابن سعد نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے ایضاً

اقول سبحان اللہ! ایک تو نام غلط دوسرے ترجمہ بھی غلط۔ اے جناب! غزوان بالعین المہملہ نہیں ہے۔ بلکہ غزوان بالغین المعجمہ ہے اور ترجمہ آپ نے بالکل عام کیا ہے کہ ان سے دلیل پکڑی جاتی ہی نہیں حالانکہ

---

[1] ص ۵۱۷ [2] ج ۹ ص ۳۷۶ [3] ص ۴۶۴ [4] ص ۵۱۷
[5] ص ۴۴۸ ج ۲ [6] ص ۲۹۲ [7] ج ۹ ص ۳۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن سعد یہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ ان سے دلیل نہیں پکڑتے۔ اور وہ بھی اس لیے کہ ان کے خیال میں یہ شیعہ تھے ورنہ حقیقت میں یہ شیعہ نہ تھے۔ بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ سے تھے۔ حضرت عثمان کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کیا کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو ہدی الساری۔ بلکہ اسی ہدی الساری میں احمد کا قول یوں منقول ہے قال احمد بن علی کانا بما روایت علیہ آثار اھل السنۃ والجماعۃ یعنی یہ سنی تھے شیعہ نہ تھے۔ یہ تو ہوا ابوداؤد کی جرح کا جواب اب محمد بن سعد کی بات سنیے کہ خود انھوں نے محمد بن فضیل کو ثقہ کہا ہے جیسا کہ آگے ہدی وتہذیب کی عبارت میں آوے گا۔ اب سنیے ان کی توثیق! تقریب[۲] میں ہے صدوق عارف اور خلاصہ[۳] میں ہے قال النسائی لیس بہ باس یعنی یہ سچے عارف بالحدیث ہیں نسائی نے ان کو لاباس بہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال[۴] میں ہے کوفی صدوق مشہور کان صاحب حدیث ومعرفۃ وثقہ ابن معین وقال احمد حسن الحدیث وقال النسائی لیس بہ باس انتہی یعنی محمد کوفی مشہور سچے ہیں اور صاحب معرفت وحدیث ہیں ان کو ابن معین نے ثقہ اور احمد نے حسن الحدیث اور نسائی نے لاباس بہ کہا ہے۔ اور ہدی الساری میں ہے۔ وثقہ العجلی وابن معین وقال احمد حسن الحدیث وقال ابوزرعۃ صدوق من اھل العلم وقال النسائی لاباس بہ وقال ابن سعد کان ثقۃ صدوقا کثیر الحدیث واحتج بہ الجماعۃ انتہی یعنی عجلی اور ابن معین نے ابن فضیل کو ثقہ اور احمد نے حسن الحدیث اور ابوزرعہ نے صدوق اور اہل علم اور نسائی نے لاباس بہ اور محمد بن سعد نے ثقہ صدوق کثیر الحدیث کہا ہے اور ان سے ایک جماعت نے حجت پکڑا ہے دیکھیے جناب! آپ نے تو لکھا تھا کہ ان سے نہیں دلیل پکڑی جاتی اس کا ذرا غور سے مطالعہ فرمایئے) حافظ تہذیب التہذیب[۵] جلد تاسع میں لکھتے ہیں قال حرب عن احمد کان حسن الحدیث وقال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقۃ وقال ابوحاتم شیخ وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقۃ صدوقا کثیر الحدیث وقال العجلی کوفی ثقۃ وکان ابوہ ثقۃ وقال ابن شاھین فی الثقات قال علی بن المدینی کان ثقۃ ثبتا فی الحدیث وقال الدارقطنی کان ثبتا فی الحدیث وقال یعقوب بن سفیان ثقۃ انتہی ملخصا یعنی حرب نے بروایت امام احمد محمد بن فضیل کو حسن الحدیث اور عثمان نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابوزرعہ نے صدوق اہل علم سے اور ابوحاتم نے شیخ (بزرگ) اور نسائی نے لاباس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے اور ابن سعد نے ان کو ثقہ صدوق کثیر الحدیث اور عجلی نے محمد کو اور ان کے باپ فضیل کو دونوں کو ثقہ کہا ہے۔ اور ابن

---

۱ ص ۵۱۸ ۲ ص ۴۶۷ ۳ ص ۲۹۴ ۴ ص ۱۲۲ ج ۳ ۵ ص ۵۱۸ ۶ ص ۴۰۵، ۴۰۶ ج ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہین نے ثقات میں ان کو ذکر کیا ہے اور ابن مدینی نے ان کو ثقہ اور ثبت فی الحدیث اور دارقطنی نے ثقہ فی الحدیث اور یعقوب نے ثقہ کہا ہے۔ کہئے سن لیا۔ اچھا آگے چلئے۔

قولہ (۱۳۸) محمد بن فلیح بن سلیمان المدنی۔ قال معویۃ بن صالح عن ابن معین لیس بثقۃ ترجمہ نقل کیا معٰویہ بن صالح نے ابن معین سے کہ یہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ بھی جرح غیر مفسر ہے لہٰذا تعدیل پر مقدم نہیں ہو سکتی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بالمتابعت روایت کیا ہے۔ اور متابعۃ کے لیئے توثیق رواۃ شرط نہیں ہے۔ جیسا کہ نمبر ۲۲ وغیرہ نمبروں میں مفصل لکھا جا چکا ہے اور وجہ روایت امام بخاری یہ ہے کہ ابن فلیح کی صداقت و ثقاہت کے قائلین بھی موجود ہیں۔ چنانچہ تقریب[1] میں ہے صدوق۔ اور ہامش الخلاصہ میں ہے قال ابوحاتم مابہ باس یعنی یہ صدوق ہیں ابوحاتم نے ان کو لا باس بہ (ثقہ) کہا ہے۔ میزان الاعتدال[3] میں ہے۔ قال ابوحاتم مابہ باس ووثقہ بعضھم وھو اوثق من ابیہ انتھی۔ یعنی ابوحاتم نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور بعض محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اپنے باپ سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ہدی الساری[4] میں قال ابن ابی حاتم عن ابیہ قلت فما قولک فیہ قال مابہ باس وقال الدارقطنی ثقۃ انتھی یعنی ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے محمد بن فلیح کی بابت سوال کیا تو انہوں نے اس کو لا باس بہ کہا۔ اور ان کو دارقطنی نے ثقہ کہا ہے حافظ تہذیب التہذیب[5] جلد نہم میں لکھتے ہیں قال ابن ابی حاتم عن ابیہ قلت فما قولک فیہ قال مابہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقۃ انتھی۔ اس کا بھی وہی مطلب ہے کہ ان کو ابوحاتم نے لا باس بہ اور دارقطنی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لعل فیہ کفایۃ۔ آگے چلئے۔

قولہ (۱۳۹) محمد بن محبوب البناتی قیل لابی داؤد کان قدریا قال کان ضعیف القول فیہ۔ ترجمہ کہا گیا ابوداؤد سے کہ یہ قدریہ تھے؟ کہا انہوں نے کہ ان کا قدریہ ہونا ضعف کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ ایضاً

اقول۔ جب ان کا قدریہ ہونا ضعف کے ساتھ پایا جاتا ہے تو پھر کوئی جرح نہیں رہی افسوس کہ آپ کو جرح کی بھی تعریف نہیں آتی۔ ورق الٹ کر ذرا اس کتاب کی تمہید ضروری کا مطالعہ کیجئے۔ آپ نے یہاں اپنے زعم میں ابوداؤد سے جرح نقل کی ہے۔ اور ابوداؤد خود اس کو اگر جرح سمجھتے تو بروایت ابن معین محمد بن محبوب کی تعریف نہ نقل کرتے۔ حالانکہ تہذیب التہذیب جلد تاسع[6] میں ہے قال ابوداؤد سمعت ابن معین یثنی علیہ ویقول ھو کیس صادق کثیر الحدیث قال یحیی وکان اکیس فی الحدیث وذکرہ

---

[1] ص۴۶۷ [2] ص۲۹۴ [3] ص۱۲۲ ج۲ [4] ص۵۱۸ [5] ص۴۷ ج۹ [6] ص۴۲۹ ج۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی ابوداؤد نے کہا میں نے ابن معین سے سنا محمد بن محبوب کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے وہ بڑا عقلمند سچا بہت حدیثوں والا ہے اور کہا یحییٰ نے وہ بہت بڑا دانا ہے حدیث میں اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ تقریب[1] میں ہے ثقة من العاشرة۔ یعنی یہ ثقہ ہیں۔ خلاصہ[2] میں ہے قال ابن معین لیس بہ باس یعنی کہا ابن معین نے لا باس بہ (ثقہ) ہیں۔ میزان الاعتدال میں ہے قال ابن معین ھو اکیس فی الحدیث انتہی۔ یعنی یحییٰ بن معین نے کہا کہ وہ (اکیس بصیغہ اسم تفضیل) بہت ہی بڑا عقلمند ہے حدیث میں۔ کہیے سن لیا۔ آخر میں آپ کی ایک غلطی بھی بتا دوں بتاتی بالتا نہیں بتاتی بالنون ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۴) محمد بن میمون۔ قال ابو حاتم لا یحتج بہ۔ ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ان سے۔ ایضاً

اقول۔ ابو حاتم کا یہ قول یا جرح کسی طرح حیز قبول میں نہیں آسکتا۔ اس لیے کہ یہ جرح علاوہ غیر مفسر غیر مبین و مبہم ہونے کے دعوے بلا دلیل ہے۔ اور ۶۔ دعوے بلا دلیل قبول خرد نہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ محمد بن میمون کیوں قابل حجت نہیں ہے؟ تو بتلایئے آپ کے پاس کیا جواب ہوگا۔ سنیے محمد بن میمون نہایت ثقہ شخص ہے تقریب[3] میں ہے۔ ثقة فاضل من السابعة۔ یعنی یہ بڑا فاضل شخص اور ثقہ ہے۔ خلاصہ[4] میں ہے وثقہ احمد ابن معین والنسائی۔ یعنی ان کو امام احمد و یحییٰ بن معین و نسائی نے ثقہ کہا ہے اور میزان[5] میں ہے صدوق امام مشہور وثقہ یحییٰ بن معین انتہی۔ یعنی یہ مشہور سچے امام ہیں ان کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[6] میں ہے وثقہ یحییٰ بن معین واحمد بن حنبل والنسائی واخرون وقال النسائی فی سننہ لا باس بہ باقی حدثنا واحتج بہ الائمة کلھم والمعتمد فیہ ماقال النسائی انتہی۔ یعنی ان کو ابن معین اور امام احمد اور نسائی اور بھی بہتوں نے ثقہ کہا ہے۔ اور نسائی نے اپنی سنن میں لا باس بہ کہا ہے اور ان سے کل ائمہ نے حجت پکڑا ہے (دیکھیے آپ کہتے تھے کہ ان سے دلیل نہیں پکڑی جاتی! آخر ش جو میں نے کہا تھا وہی سچ نکلا۔ اور نسائی نے ان کی بابت جو کہا ہے وہی ان کے بارے میں معتمد ہے انتہی۔ اور تہذیب التہذیب[7] جلد نہم میں ہے قال الاثرم عن احمد ما احدث بہ عندی باس وقال الدوری کان من ثقات الناس وقال النسائی ثقة انتہی۔

---

[1] ص ۴۶۹ [2] ص ۳۰۵ [3] ص ۱۲۹ ج ۳ [4] ص ۴۵۳ [5] ص ۳۰۹۔
[6] ص ۵۱۵ ج ۲ [7] ص ۵۶۷-۵۸۰ ج ۹ ص ۹۴ ج ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ازدم نے بروایت امام احمد کہا ہے امام احمد فرماتے میرے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور دوری نے کہا کہ یہ ان لوگوں سے ہیں جو ثقہ ہیں اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۴۱) مروان ابن شجاع الجزری۔ قال ابوحاتم لیس بحجۃ۔ ترجمہ کہا ابوحاتم نے کہ یہ حجت نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ قول ابوحاتم کا ان کی بابت جرح نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے مروان کی چند منکر حدیثوں پر ان کے نہ حجت ہونے کا حکم لگایا ہے حافظ تہذیب التہذیب[1] میں لکھتے ہیں۔ قال ابوحاتم لیس بذاك القوی فی بعض مایرویہ مناکیر انتھی (ج ۱۰) یعنی مروان اپنی بعض منکر حدیثوں میں قوی نہیں ہیں۔ رہا اور حدیثوں کی نسبت تو ان کو خود ابوحاتم نے صالح الاحتجاج بتایا ہے جیسا ابھی آتا ہے۔ علاوہ ان کے اوروں نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔ تقریب[2] میں ہے صدوق خلاصہ[3] میں ہے وثقہ ابن معین قال ابوحاتم صالح وقال ابن سعد ثقۃ انتھی۔ یعنی مروان صدوق ہے ابن معین اور ابن سعد نے ان کو ثقہ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث کہا ہے میزان میں ہے قال احمد لا باس بہ یعنی امام احمد نے ان کو لا باس بہ (ثقہ) کہا ہے تہذیب التہذیب[4] جلد عاشر میں ہے۔ قال المیمونی عن احمد شیخ صدوق وقال حرب عن احمد لا باس بہ وکذا قال ابوداؤد وقال ابن معین ویعقوب بن سفیان والدارقطنی ثقۃ وقال ابوحاتم صالح یکتب حدیثہ وقال ابن سعد کان ثقۃ صدوقا وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووثقہ الدارقطنی انتھی ملخصاً۔ یعنی میمونی نے بروایت احمد لا باس بہ اور ایسا ہی ابوداؤد نے کہا ہے۔ اور ابن معین ویعقوب و دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۴۲) مروان بن محمد الدمشقی الطاطری ضعفہ ابن حزم۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابن حزم نے ایضاً

اقول۔ ابن حزم نے ان کی تضعیف میں زیادتی سے کام لیا ہے۔ نہ تو کوئی ان کے پاس اس کی وجہ ہے نہ ان میں کوئی ان کا موید ہے۔ بلکہ وہ نقد رجال میں ذرا عجلت کر جاتے ہیں اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے اس پر تعاقب کیا ہے چنانچہ تہذیب التہذیب[5] میں ارقام فرماتے ہیں وضعفہ ابومحمد بن حزم فاخطأ کانا لا نعلم لہ سلفا فی تضعیفہ انتھی (ج ۱۰) یعنی ابن حزم نے ان کی تضعیف میں خطا کیا ہے کیونکہ سلف میں کوئی اس کا قائل نہیں ہوا۔ بلکہ مروان دمشقی باتفاق محدثین ثقہ ہے۔ تقریب[6] میں ہے ثقۃ من الثالثۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابوحاتم وجزرۃ یعنی مروان ثقہ ہے۔ اس کو ابوحاتم وجزرہ نے ثقہ کہا ہے۔

---

[1] ص ۴۸۵ [2] ص ۳۱۹ [3] ص ۴۱۶ ج ۳ [4] ص ۹۶ ج ۱۰ [5] ص ۹۶ ج ۱۰ [6] ص ۳۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میزان[1] میں ہے فثقة امام وثقه ابوحاتم وكان احمد يثني عليه وينعته بالعلم انتهى یعنی مروان ثقہ ہے امام ہے ابوحاتم نے ثقہ کہا ہے اور امام احمد اس کی مدح وثنا اور اس کے علم کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ تہذیب التہذیب جلد دہم میں ہے قال ابوحاتم وصالح بن محمد ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين لا باس به وقال الدارقطني ثقة انتهى۔ یعنی مروان کو ابوحاتم وصالح نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دوری نے بروایت ابن معین لا باس بہ (ثقہ) اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۴۳) مسکین بن بکیر الحرانی۔ قال ابواحمد الحاکم له مناکیر کثیرة۔ ترجمہ کہا ابواحمد حاکم نے کہ ان کے پاس نامقبول حدیثیں بہت ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اس سے کوئی جرح ان پر نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ جس جگہ ڈھیر کسی چیز کا ہوتا ہے وہاں ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اعلیٰ وادنیٰ۔ مسکین حرانی بذات خود ثقہ شخص ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے وہ بھی بمتابعۃ روح بن عبادہ۔ اب سنیے ان کی ثقاہت! تقریب[3] میں ہے صدوق كان صاحب حديث من التاسعة اور خلاصہ[4] میں ہے قال ابن حبان في الثقات یعنی مسکین صدوق صاحب حدیث ہیں ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ میزان میں[5] ہے صدوق مشهور صاحب حديث قال ابوحاتم لا باس به صالح الحديث انتهى یعنی یہ مشہور صدوق صاحب حدیث ہیں ابوحاتم نے ان کو لا باس بہ صالح الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری[6] میں ہے وثقه ابن عمار وقال احمد وابن معين وابوحاتم لا باس به كان يحفظ الحديث انتهى۔ یعنی ان کو ابن عمار نے ثقہ اور امام احمد وابن معین وابوحاتم نے لا باس بہ کہا ہے اور یہ حافظ حدیث تھے۔ تہذیب التہذیب[7] جلد عاشر میں ہے قال ابوداؤد سمعت احمد يقول لا باس به وقال ابن معين لا باس به وكذا قال ابوحاتم وزاد كان صالح الحديث يحفظ الحديث وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن شاهين في الثقات قال ابن عمار يقولون انه ثقة انتهى ملخصاً یعنی ابوداؤد نے بروایت امام احمد لا باس بہ اور ابن معین نے لا باس بہ (ثقہ) اور ابوحاتم نے لا باس بہ وصالح الحدیث وحافظ الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کو ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے ثقات میں کہا کہ ابن عمار نے کہا ان کو تمام لوگ ثقہ کہتے ہیں انتہی۔ آگے چلیئے۔

---

[1] ص۱۶۱ [2] ص۹۶ ج۱۰ [3] ص۴۹۰ [4] ص۴۴۰ [5] ص۱۶۴ ج۲ [6] ص۵۲۰ [7] ص۱۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۱۴۴) مطرف بن عبداللہ بن مطرف قال ابن عدی یاتی بمناکیر۔ ترجمہ کہا ابن عدی نے کہ یہ نامقبول حدیثوں کی روایت کرتے ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ بھی کوئی جرح نہیں ہوسکتی اس لیے کہ اس سے ان کا استمرار نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ابن عدی ایسا کہنے میں بھی بالکل متفرد ہیں۔ اور یہ تضعیف ان کی من قبیل الشاذ اور غیر مُسلّم ہے۔ اسی وجہ سے حافظ نے اس کا تعاقب کیا اور تقریب[1] میں فرمایا لم یصب ابن عدی فی تضعیفہٖ یعنی ابن عدی کا ان کی تضعیف درست نہیں۔ بلکہ یہ بالاتفاق ثقہ ہیں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے دو جگہ بمتابعۃ قتیبہ وغیرہ روایت کیا ہے تقریب[2] میں ہے ثقۃ من کبار العاشرۃ یعنی یہ ثقہ ہیں خلاصہ[3] میں ہے قال ابوحاتم صدوق قلت وثقہ الدارقطنی وغیرہ یعنی مطرف کو ابوحاتم نے صدوق کہا ہے ذہبی ان کو بزرگ فقہا میں شمار کرتے ہیں ہدی الساری[4] میں ہے۔ قال ابن ابی حاتم عن ابیہ صدوق وقال ابن سعد والدارقطنی ثقۃ انتہی یعنی ابن ابی حاتم نے بروایت اپنے باپ کے مطرف کو صدوق اور محمد بن سعد اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے تہذیب التہذیب[5] جلد دہم میں ہے قال ابن ابی حاتم سئل ابی عنہ فقال صدوق وقال ابن سعد کان ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقۃ انتہی ملخصاً۔ یعنی ابوحاتم کے بیٹے نے کہا کہ میرے باپ ابوحاتم مطرف کی بابت سوال کیے گئے تو فرمایا کہ وہ صدوق ہے۔ اور محمد بن سعد نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۴۵) معویۃ بن اسحاق بن طلحۃ۔ قال ابوزرعۃ شیخ واہ۔ ترجمہ کہا ابوزرعہ نے کہ یہ شیخ واہی ہیں ایضاً

اقول۔ یہ جرح بوجہ ابہام کے ناقدین کے نزدیک مفید نہیں بلکہ اس کو جرح کہنا ہی غلط ہے۔ جرح کے لیے مفصل ہونا ضروری ہے جس کا بار بار بیان ہوا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے معاویہ سے بمتابعت حبیب بن ابی عمرہ روایت کیا ہے فاذن فہما کادیرد۔ بلکہ معاویہ کی بابت تقریب[6] میں ہے صدوق۔ اور خلاصہ[7] میں ہے وثقہ احمد والنسائی وابن حبان انتہی۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو امام احمد ونسائی وابن حبان نے ثقہ کہا ہے میزان[8] میں ہے۔ قال ابوحاتم لا باس بہ وقال احمد

---

[1] ص ۴۵۹ [2] ایضاً [3] ص ۳۲۴ [4] ص ۵۲۱
[5] ج ۱۰ ص ۱۷۵ [6] ص ۴۹۸ [7] ص ۳۲۵ [8] ج ۲ ص ۱۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی ان کو ابو حاتم نے لا باس بہ اور احمد ونسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ احمد والنسائی وقال ابو حاتم لا باس بہ انتہی یعنی امام احمد ونسائی نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد عاشر میں ہے قال احمد والنسائی ثقة وقال ابو حاتم لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت وثقہ ابن سعد والعجلی وقال یعقوب بن سفیان لا باس بہ انتہی ملخصاً۔ یعنی معاویہ کو امام احمد ونسائی نے ثقہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے حافظ فرماتے ہیں کہ ان کو محمد بن سعد وعجلی نے ثقہ اور یعقوب نے لا باس بہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۴۶) معروف بن خربوذ۔ ضعفہ یحیی بن معین۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو یحیی بن معین نے ایضاً

اقول کیوں ان کو ابن معین نے ضعیف ٹھہرایا؟ اس کی کوئی وجہ آپ نے نہیں لکھی۔ اور نہ تا قیامت لکھ سکتے ہیں پس یہ جرح بھی بوجہ مبہم غیر مبین ہونے کے داخل دفتر (یعنی غیر مقبول ہوگی) میں کہتا ہوں کہ ابن معین نے بلا وجہ ان کو ضعیف ٹھہرایا ہے اور اسی لیے وہ اپنے اس قول میں متفرد وشاذ ہیں۔ بلکہ ان کے مقابل میں ایک جماعت کثیرہ نے معروف کی توثیق کی ہے۔ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن حبان یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے صدوق قال ابو حاتم یکتب حدیثہ انتہی۔ یعنی یہ صدوق ہیں ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال الساجی صدوق وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ انتہی یعنی زکریا ساجی نے معروف کو صدوق اور ابو حاتم نے لائق کتابت حدیث ازو کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد دہم میں ہے قال ابو حاتم یکتب حدیثہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات قال الساجی صدوق یعنی ابو حاتم نے معروف کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور ان کا ذکر ابن حبان نے ثقات میں کیا ہے اور ان کو زکریا ساجی نے صدوق کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۴۷) محمد بن مطرف مجہول۔ ترجمہ مجہول ہیں۔ ایضاً

اقول واہ واہ سبحان اللہ! کیا ہی معقول جرح ہے اور پھر لطف یہ کہ محمد کا بیان آپ نے یہاں پر کیا ہے حالاں کہ اس کا ذکر اور محمدون کے ساتھ نمبر ۱۴۹ کے تحت میں آپ کو کرنا تھا۔ یہ چالاکی آپ نے جس غرض سے کی ہے وہ ہم بھی تاڑ گئے اور افسوس کہ یہاں بھی آپ کی چالاکی کافور ہوگئی۔ اب سنیے

---

۱ ص ۵۲۱ ۲ ص ۲۰۳ ج ۱۰ ۳ ص ۵۰۱ ۴ ص ۳۲۵ ۵ ص ۱۸۴ ج ۳ ۶ ص ۵۲۱ ج ۱۰ ۷ ص ۳۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا جواب! اے جناب محمد بن مطرف بالاتفاق ثقہ ہے اس کو مجہول کہنا بلا دلیل اور خود جہالت کی علامت ہے اسی لیے تو علامہ ذہبی نے آگے قلت کہکر جواب دیا تھا۔ لیکن افسوس کہ اس کو چھپا گئے۔ اب سنیے ہم آگے اس کو کھولتے ہیں پہلے ملاحظہ فرمایئے تقریب التہذیب[1]۔ اس میں مرقوم ہے۔ ثقة من السابعة اور خلاصہ[2] میں ہے احد العلماء الاثبات وثقه ابن معين انتهى یعنی ابن مطرف ثقہ ہے اور علماء ثقات سے ہے یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے اب سنیے علامہ ذہبی کا فیصلہ۔ میزان[3] میں فرماتے ہیں۔ قلت فهذا هو المحدث المشهور قال محمد بن ابراهيم الكناني سالت اباحاتم عن ابي غسان محمد بن مطرف فقال صالح الحديث وقال احمد بن حنبل وابوحاتم ايضا والجوزجاني ويعقوب السدوسي وابن معين ثقة وقال ابن المديني كان شيخا وسطا صالحا انتهى ملخصا۔ یعنی میں کہتا ہوں کہ یہ محمد بن مطرف مشہور محدث ہیں ان کو محمد بن ابراہیم نے بروایت ابوحاتم صالح الحدیث اور احمد و ابوحاتم و جوزجانی و یعقوب و یحییٰ نے ثقہ اور ابن مدینی نے شیخ صالح کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے قال ابن المديني كان شيخا وسطا ووثقه احمد وابوحاتم والجوزجاني ويعقوب بن شيبة وآخرون واحتج به الائمة انتهى یعنی علی بن المدینی نے ان کو شیخ وسط اور امام احمد و ابوحاتم و جوزجانی و یعقوب وغیرہ بہتوں نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ان سے تمام ائمہ نے حجت پکڑی ہے۔ حافظ تہذیب[5] جلد نہم میں بالتفصیل لکھتے ہیں احد علماء الاثبات قال مجاهد بن موسى ثنا يزيد بن هارون ثنا ابو غسان محمد بن مطرف الليثي وكان ثقة وقال احمد وابوحاتم والجوزجاني ويعقوب بن شيبة ثقة وقال ابوحاتم الكنا لا باس به وقال ابوحاتم ذكره احمد فجعل يثني عليه وقال ابن الغلابي عن ابن معين شيخ ثقة ثبت وقال ابن ابي مريم عن ابن معين ثقة وقال اسحاق بن منصور عن ابن معين ارجو ان يكون ثقة وقال عثمان الدارمي عن ابن معين ليس به باس وكذا قال ابوداؤد والنسائي وقال ابن المثنى كان شيخا صالحا وذكره ابن حبان في الثقات انتهى ملخصا۔ یعنی ابن مطرف علماء ثقات سے ہے ان کو مجاہد نے بروایت یزید ثقہ اور امام احمد و ابوحاتم و جوزجانی و یعقوب نے ثقہ اور ابوحاتم نے لا باس بہ کہا ہے اور ابوحاتم نے کہا کہ امام احمد ان کی تعریف کرتے اور ابن غلابی نے بروایت ابن معین ان کو شیخ ثقہ ثبت اور ابن ابی مریم نے بروایت یحییٰ بن معین ثقہ اور اسحاق نے بروایت یحییٰ ثقہ اور عثمان نے بروایت یحییٰ لا باس بہ (ثقہ) اور ایسا ہی ابوداؤد و نسائی نے (ثقہ) کہا ہے۔ اور ابن مثنیٰ نے ان کو شیخ صالح الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

---

[1] ص۴۷۱ [2] ص۳۰۷ [3] ص۱۳۷ ج۲ [4] ص۵۱۸ [5] ص۴۶۲ ج۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (۱۴۸) معلی بن منصور الرازی حکی ابن ابی حاتم عن ابیہ انہ قال قیل لاحمد کیف لم تکتب عن معلی فقال کان یکذب وقال ابوداؤد فی سنۃ کان احمد لا یری عن معلی لانہ کان ینظر فی الرای۔ ترجمہ حکایت کی ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے کہ کہا انہوں نے کہ احمد سے کہا گیا کہ تم معلی کی حدیثوں کو کیوں نہیں لکھتے ہو۔ پس کہا احمد نے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ اور کہا ابوداؤد نے اپنی سنت[1] میں کہ احمد معلی سے حدیثوں کی روایت نہیں کرتے تھے کس واسطے کہ معلی اہل الرائے تھے۔ ایضاً

اقول چونکہ امام احمد سے کوئی صریح سند ان کے کذب کی متصل نہیں اس لیے ایسا کہنا امام احمد کی طرف محض بے دلیل منسوب کرنا ہے امام احمد نے ہرگز ان کو کاذب نہیں کہا ہے حاشا وکلا۔ اسی واسطے حافظ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں اخطأ من زعم ان احمد رماہ بالکذب۔ یعنی جس نے یہ گمان کیا کہ معلے کو امام احمد نے کذب کی طرف منسوب کیا وہ خطا پر ہے۔ چلیے آپ کی جرح کا جواب اتنے ہی سے ہو گیا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بمتابعت سلیمان بن حرب ومسدد روایت کیا ہے فلا حرج اذاً۔ اب ملاحظہ فرمائیے ان کی توثیق التہذیب[2] میں ہے ثقۃ سنی فقیہ۔ یعنی یہ ثقہ ہیں اہل سنت سے ہیں فقیہ ہیں خلاصہ میں ہے۔ قال یعقوب بن شیبۃ ثقۃ متقن فقیہ مامون انتہی۔ یعنی یعقوب نے کہا کہ معلی ثقہ اور اتقان والا فقیہ مامون ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے قال ابن معین وقال احمد العجلی ثقۃ صاحب سنۃ وقال یعقوب بن شیبۃ ثقۃ متقن فقیہ قلت ھو صدوق فی نفسہ انتہی۔ یعنی معلے کو ابن معین نے ثقہ اور احمد عجلی نے ثقہ صاحب حدیث اور یعقوب نے ثقہ ذی اتقان فقیہ کہا ہے۔ ذہبی فرماتے ہیں کہ وہ بذاتہ صدوق ہے ہدی الساری[3] میں ہے وثقہ یحیی بن معین والعجلی ویعقوب بن شیبۃ وابن سعد وقال ابن عدی ارجو انہ لا باس بہ انتہی۔ یعنی ان کو یحیی وعجلی ویعقوب وابن سعد نے ثقہ اور ابن عدی نے لاباس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[5] جلد دہم میں ہے المعلی صدوق وقال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقۃ وقال العجلی ثقۃ صاحب سنۃ وقال یعقوب بن شیبۃ ثقۃ متقن صدوق فقیہ مامون وقال ابن سعد کان صدوقا صاحب حدیث ورای وفقہ وقال ابوحاتم الرازی کان صدوقا فی الحدیث وقال ابن عدی ارجو انہ لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی معلی صدوق ہے ان کو عثمان نے بروایت ابن معین ثقہ اور عجلی نے صاحب حدیث اور یعقوب نے ثقہ متقن صدوق فقیہ مامون اور ابن سعد نے صدوق صاحب حدیث وصاحب رائے وفقہ اور ابوحاتم نے صدوق

---

[1] ص ۵۰۱ [2] ملخص من التہذیب [3] ص ۱۸۶، ۱۸۷ ج ۳ [4] ص ۵۲۲ [5] ص ۳۳۰

[1] ان صاحب کا علم وفہم ملاحظہ ہو کہ سننہ کی جگہ سنۃ لکھا اور ترجمہ بھی سنن کی بجائے سنت کیا ہے (از مصنف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الحدیث اور ابن عدی نے لا باس بہ ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۴۹) مغیرۃ بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ الاسدی۔ قال ابن معین لیس بشیئ۔ ترجمہ کہا ابن معین نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ کچھ نہیں ہیں کیا؟ یعنی آدمی بھی نہیں ہیں؟ یا شیئیت سے ایک دم خارج ہیں؟ ارے جناب! انصاف تو کیجئے کہ کیا ایسی مبہم جرح ہو سکتی ہے؟ میں پھر آپ کی توجہ اس رسالہ کے مقدمہ کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ جرح مبہم غیر مبین غیر مفسر سرے سے جرح ہی نہیں ہے۔ پس اس قاعدہ کلیہ سے مغیرہ پر کوئی جرح نہیں ثابت ہو سکتی۔ یحییٰ کا قول محل شذوذ میں ہے لہٰذا منصفین کے نزدیک غیر مسلّم۔ بلکہ مغیرہ ائمہ ثقات سے ہے ملاحظہ ہو تقریب[1] میں ثقہ اور میزان[2] میں ہے وثقوہ قد وثقہ ابن عدی یعنی مغیرہ ثقہ ہے ان کو ابن عدی اور بھی بہتوں نے ثقہ کہا ہے۔ خلاصہ[3] میں ہے قال ابوداؤد رجل صالح وقال احمد ما بحدیثہ باس۔ یعنی ابوداؤد نے ان کو صالح اور امام احمد نے لا باس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے قال احمد وابوداؤد لا باس بہ وقد اعتمدہ الجماعۃ یعنی ان کو احمد و ابوداؤد نے لا باس بہ کہا ہے اور ایک جماعت نے ان کے ساتھ اعتماد کیا ہے۔ تہذیب التہذیب[5] جلد عاشر میں ہے قال الجوزجانی عن احمد ما بحدیثہ باس وقال الاجری عن ابی داؤد رجل صالح وقال فی موضع اخر لا باس بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی۔ یعنی جوزجانی نے بروایت ابی داؤد صالح الحدیث اور لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۵۰) مغیرۃ بن مقسم لین احمد بن حنبل روایتہ عن ابراہیم النخعی فقط معہ انہا فی الصحیحین ترجمہ ضعیف ٹھہرایا احمد بن حنبل نے ان کو اس کی روایت کو جو ابراہیم نخعی سے ہے باوجود اس کے کہ وہ روایت صحیحین میں موجود ہے۔ ایضاً

اقول۔ میں نے اس کا جواب گو العرجون القدیم ص۶۱ ۶۲ میں دیا ہے۔ لیکن یہاں بھی آپ کی خاطر عرض کیے دیتا ہوں یہ تلیین امام احمد کی مغیرہ کی بابت بوجہ تدلیس مغیرہ ہے۔ چنانچہ حافظ نے تقریب[6] میں لکھا ہے الا انہ کان یدلس ولا سیما عن ابراہیم۔ یعنی مغیرہ تدلیس بہت کرتا ہے اور خصوصاً ابراہیم نخعی سے جس کو ذہبی نے خود میزان[7] میں کھول دیا ہے لان مغیرۃ انما سمعہ من حماد عن ابراہیم انتہی۔ یعنی اس لیے کہ مغیرہ نے حماد سے سنا اور حماد نے ابراہیم نخعی سے۔ اور مغیرہ حماد کا ذکر نہیں کرتا بلکہ ان کے اوپر ان کے شیخ ابراہیم نخعی کا نام

---

[1] ص۵۰۴ [2] ص۱۹۲ ج۳ [3] ص۳۰۰ [4] ص۵۲۲ [5] ص۲۶۶ [6] ص۵۰۴ [7] ص۱۹۳ ج۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیئے دیتا ہے چنانچہ تدلیس یہی ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امام احمد کی تضعیف مغیرہ کی بابت خاص اسی روایت میں ہے جو اس نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے چنانچہ ہدی الساری[1] میں ہے۔ ضعف احمد بن حنبل روایتہ عن ابراہیم النخعی خاصۃ قال کان یدلسہا وانما سمعہا من حماد انتہی۔ یعنی امام احمد نے مغیرہ کی اس روایت کو خاص کر کے ضعیف کہا ہے جس کو انہوں نے تدلیس کر کے ابراہیم سے روایت کیا ہے حالانکہ اس کو حماد سے سنا تھا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ پھر ایسی روایت صحیح بخاری و مسلم میں کیوں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ کتب اصول میں یہ مرحلہ طے ہو چکا ہے کہ مدلس جو ثقہ اور حافظ ہو وہ جب بصیغہ اخبار (یعنی اخبرنا) و تحدیث (یعنی حدثنا) روایت کرے تو اس کی حدیث مقبول اور واجب العمل ہے اور جب مدلس ثقہ حافظ بصیغہ عن روایت کرے تو وہ روایت البتہ متکلم فیہا ہوتی ہے مگر جب دوسرا غیر مدلس راوی اس کی متابعت کرے تو وہ محمول علی السماع ہو جاتی ہے۔ چونکہ امام بخاری و امام مسلم نے جو حدیثیں مغیرہ عن ابراہیم سے روایت کی ہیں ان کی متابعۃ بھی دوسرے راویوں سے ساتھ ہی مذکور ہے۔ لہٰذا مغیرہ کا عنعنہ محمول ہوگا سماع پر۔ لہٰذا روایات مغیرہ بداہۃً قابل حجت ہونگی اسی وجہ سے حافظ نے ہدی الساری میں لکھا ہے قلت ما اخرج لہ البخاری عن ابراہیم الا ما توبع علیہ انتہی یعنی امام بخاری نے مغیرہ کی وہ روایت ابراہیم نخعی سے ذکر کی ہے جس پر متابعۃ بھی ثابت ہے پس آپ کا اعتراض ھباءً منثوراً ہو گیا فالحمد للہ۔ اب سنیئے مغیرہ کی توثیق تقریب[2] میں ہے۔ ثقۃ متقن۔ یعنی یہ بڑے پختہ ثقہ ہیں۔ خلاصہ[3] میں ہے وثقہ عبد الملک بن ابی سلیمان والعجلی انتہی یعنی مغیرہ کو عبد الملک و احمد عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[4] میں ہے امام ثقۃ وقال ابن معین ثقۃ مامون یعنی یہ امام ثقہ ہیں ان کو یحییٰ نے ثقہ مامون کہا ہے۔ ہدی الساری[5] میں ہے احد الائمۃ متفق علی توثیقہ واحتج بہ الائمۃ انتہی یعنی یہ امام ہیں ان کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہے اور ان سے کل ائمہ نے حجت پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب[6] جلد دہم میں ہے قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقۃ مامون وقال ابن ابی حاتم سألت ابی مغیرۃ احب الیک او ابن شبرمۃ فی الشعبی فقال جمیعا ثقتان وقال العجلی مغیرۃ ثقۃ فقیہ الحدیث وقال النسائی مغیرۃ ثقۃ قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی ابن ابی مریم نے بروایت ابن معین مغیرہ کو ثقہ مامون کہا ہے۔ اور ابو حاتم کے بیٹے نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک مغیرہ اچھا

---

[1] ص ۵۲۲ [2] ص ۵۲۳ [3] ج ۳ ص ۵۰۴ [4] ص ۳۳۱ [5] ص ۱۹۳ ج ۲ [6] ص ۵۲۲ [7] ص ۲۷۰ ج ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا ابن شہرمہ۔ فرمایا کہ دونوں ثقہ ہیں۔ اور عجلی نے کہا کہ مغیرہ ثقہ حدیث کا سمجھنے والا ہے۔ اور نسائی نے مغیرہ کو ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۵۱) مفضل بن فضالہ۔ قال محمد بن سعد فی ترجمۃ المفضل بن فضالۃ المصری القاضی منکر الحدیث ترجمہ کہا محمد بن سعد نے بیان میں مفضل بن فضالہ کے کہ ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ اس کا جواب حافظ ابن حجر نے خود تقریب میں دے کر ہم کو سبکدوش کر دیا ہے رحمہ اللہ حیث قال واخطأ ابن سعد فی تضعیفہ یعنی محمد بن سعد ان کی تضعیف میں خطا پر ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مفضل پر کسی قسم کی جرح نہیں ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے دو مقام پر بمتابعت لیث روایت کیا ہے اب سنئے صریح لفظوں میں ان کی توثیق! تقریب میں ہے ثقہ فاضل عابد اور خلاصہ میں ہے قال ابن یونس ثقۃ یعنی مفضل ثقہ فاضل و عابد ہے ابن یونس نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابن یونس وکان من اھل الدین والورع والفضل وقال ابوداؤد وکان مجاب الدعوۃ انتھی یعنی ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ مفضل صاحب دین و ورع و فضل تھا اور ابوداؤد نے کہا ان کی دعا جلد قبول ہو جاتی ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ یحیی بن معین وابوزرعۃ والنسائی وآخرون وقال ابوحاتم وابن خراش صدوق قلت اتفق الائمۃ علی الاحتجاج بہ انتھی۔ یعنی مفضل کو یحیی اور ابوزرعہ اور نسائی وغیرہ نے ثقہ اور ابوحاتم و ابن خراش نے صدوق کہا ہے اور سارے ائمہ نے ان کے ساتھ حجت پکڑنے پر اتفاق کیا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ میں ہے قال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقۃ وقال الدوری عن ابن معین رجل صدوق وقال ابوزرعۃ لا باس بہ وقال ابوحاتم وابن خراش صدوق فی الحدیث وقال ابن یونس کان من اھل الفضل والدین ثقۃ فی الحدیث من اھل الورع ذکرہ احمد بن شعیب وثقہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصاً یعنی مفضل کو اسحاق نے بروایت یحیی ثقہ اور دوری نے بروایت یحیی صدوق اور ابوزرعہ نے لا باس بہ اور ابوحاتم و ابن خراش نے صدوق در حدیث کہا ہے اور ابن یونس نے کہا کہ وہ صاحب فضل و دین اور حدیث میں ثقہ اور پرہیزگاروں سے تھا۔ احمد بن شعیب نے ان کا ذکر کر کے ان کو ثقہ کہا ہے اور ان کا ذکر ابن حبان نے ثقات میں کیا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۵۲) مقسم منعفہ ابن حزم والعجب ان البخاری اخرج لہ فی صحیحہ وذکرہ فی کتابہ الضعفاء

---

۱ ص ۹۰۵ ۲ ایضاً ۳ ص ۳۳۰ ۴ ص ۱۶۹ ج ۳ ۵ ص ۵۲۳ ۶ ص ۲۴۴ ج ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابن حزم نے اور بخاری سے تعجب ہے کہ اپنی صحیح میں ان سے روایت کی ہے اور حالانکہ ان کا ذکر بخاری نے کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے یہاں دو جرحیں نقل کی ہیں۔ ایک ابن حزم کی۔ دوسرے امام بخاری کی۔ اور لطف یہ کہ وجہ تضعیف کسی کی بھی نہیں بیان کی۔ اچھا ہم آپ کو بتلا دیں گے انشاء اللہ۔ دوسری جرح کا جواب تو میں نے العرجون القدیم ص۵۷ و ۵۸ میں دیا ہے جس کی کچھ تفصیل آگے کروں گا۔ انشاء اللہ۔ باقی رہی جرح اول یعنی ابن حزم کی تضعیف سو واضح ہو کہ ابھی ص۱۴۲ میں ابن حزم کی جرح کی بابت گذرا کہ یہ جرح میں عجلت کر جاتے ہیں اور زیادتی سے کام لیتے ہیں۔ اسی لیے محدثین کے یہاں ان کی جرح بحالت متفرد ہونے کے محل نظر رہتی ہے بلکہ اکثر غیر قابل قبول ہوتی ہے۔ باقی رہا امام بخاری کا ان کو کتاب الضعفاء میں ذکر کرنا وہ تغلیباً ہے۔ اور ایسا ہی ہے جیسا امام ذہبی کا امام ابوحنیفہ کا تذکرہ حفاظ میں ذکر کر دینا تغلیباً۔ وجہ ذکر امام بخاری یہ ہے کہ مقسم سے حکم نے حدیث حجامت روایت کی ہے۔ حالانکہ مقسم سے حکم نے اس کو سنا نہیں ہے جس کی تفصیل علامہ ذہبی نے میزان میں کی ہے جس کو آپ نے ضرور دیکھا ہوگا وہ لکھتے ہیں فساق له حديث شعبة عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس (الى قوله) ثم روى عن شعبة ان الحكم لم يسمع من مقسم الخ یعنی شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں وہ حکم مقسم سے وہ ابن عباس سے پھر شعبہ نے خود کہا کہ حکم نے مقسم سے سنا ہی نہیں ہے پس ثابت ہوا ..... کہ امام بخاری نے مقسم کی اس حدیث کو ضعفاء میں شمار کیا ہے جس کی سند میں حکم راوی آئے اس لیے کہ حکم نے مقسم سے سنا ہی نہیں ہے اور امام بخاری اپنی صحیح میں جو مقسم کی روایت لائے ہیں وہ صرف دو ہیں ان دونوں کی سند میں ابن جریج ہیں نہ حکم۔ لہٰذا ان میں ضعف کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا کہیے اب آپ کو اصل وجہ معلوم ہو گئی؟ اب مقسم کی ثقاہت بھی سنتے جائیے۔ تقریب[۲] میں ہے صدوق اور خلاصہ[۳] میں ہے قال ابوحاتم لا باس به یعنی یہ صدوق ہیں ابوحاتم نے ان کو لا باس بہ کہا ہے۔ میزان[۴] میں ہے۔ صدوق وقد وثقه غير واحد وقال ابوحاتم صالح الحديث انتهى۔ یعنی مقسم صدوق ہیں ان کو بہت سے لوگوں نے ثقہ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری[۵] میں ہے وثقه العجلي ويعقوب بن سفيان والدارقطني واحمد بن صالح المصري انتهى۔ یعنی ان کو عجلی اور یعقوب اور دارقطنی اور احمد بن صالح نے ثقہ کہا ہے۔

---

۱ ص۱۹۸ ج۳ ۲ ص۵۰۶ ۳ ص۳۴۱ ۴ ص۱۹۸ ج۳ ۵ ص۵۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب التہذیب[۱] جلد دہم میں ہے۔ قال ابوحاتم صالح الحدیث لاباس بہ وذکرہ ابن سعد فی موضع من الطبقات فقال کان کثیر الحدیث وقال ابن شاھین فی الثقات قال احمد بن صالح المصری ثقۃ ثبت لاشک فیہ وقال العجلی مکی تابعی ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان والدارقطنی ثقۃ انتھی ملخصا یعنی مقسم کو ابوحاتم نے صالح الحدیث لاباس بہ اور ابن سعد نے اپنی طبقات کے مختلف مقامات پر کثیر الحدیث اور ابن شاھین نے ثقات میں اور احمد بن صالح نے ثقہ ثبت بلاشک اور عجلی نے تابعی ثقہ اور یعقوب ودارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۵۳) منصور بن عبد الرحمٰن بن طلحۃ بن حارث) قال ابن حزم لیس بالقوی او نحو ذا۔

ترجمہ کہا ابن حزم نے کہ یہ قوی نہیں یا اس قبیل اور کچھ کہا۔ ایضاً

اقول - یہ وہی ابن حزم ہیں جن کی بابت ابھی اوپر کے نمبر میں بیان ہوا کہ ان کی تضعیف یا اور کوئی جرح بحالت تفرد وشذوذ مقبول نہیں بلکہ یہ بوجہ اپنی عجلت کے خطا کر جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت اب سنیئے حافظ ابن حجر تقریب[۲] میں اس مقام پر لکھتے ہیں۔ اخطأ ابن حزم فی تضعیفہ اور ہدی[۳] الساری میں فرماتے ہیں وشذ ابن حزم فقال لیس بالقوی اور علامہ صفی الدین خلاصہ[۴] میں لکھتے ہیں وشذ ابن حزم فلینہ ان ہر سہ عبارات کا مطلب یہ ہوا کہ ابن حزم منصور کی تضعیف میں شاذ اور خطا پر ہیں۔ لہٰذا قابل قبول نہیں اب سنیئے منصور کی توثیق کھلے لفظوں میں تقریب[۵] میں ہے ثقۃ من الخامسۃ اور خلاصہ[۶] میں ہے وثقہ النسائی والناس۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو نسائی اور تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[۷] میں ہے احسن احمد الثناء علیہ وقال ابوحاتم صالح الحدیث وقال النسائی ثقۃ انتھی۔ یعنی امام احمد نے منصور کی عمدہ تعریف کی ہے اور ابوحاتم نے صالح الحدیث اور نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[۸] میں ہے قال الاثرم احسن احمد الثناء علیہ وقال النسائی وابن سعد ثقۃ وقال ابن حبان کان ثبتا تقیا قلت احتج الجماعۃ کلھم انتھی۔ یعنی اثرم نے کہا امام احمد نے منصور کی اچھی تعریف کی اور ان کو نسائی اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن حبان نے ثبت و پرہیزگار کہا ہے۔ حافظ فرماتے ہیں ان سے کل جماعت نے دلیل پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب[۹] جلد عاشر میں ہے قال الاثرم سئل عنہ احمد فاحسن الثناء علیہ وقال

۱؎ ص۲۸۹ ج۱۰ قال الحافظ ذکرہ البخاری فی الضعفاء ولم یذکر فیہ قدحا بل ساق حدیث شعبۃ عن الحکم عن مقسم فی الحجامۃ فقال ان الحکم لم یسمع عنہ شیئًا۔ وفی الصغیر ذکرہ البخاری فقال لا یعرف لمقسم سماع من ام سلمۃ ولا میمونۃ ولا عائشۃ انتھی فعلم منہ ان ذکرہ فی الضعفاء انما ھو بسبب حدیث الحجامۃ ۲؎ ص۵۰۸ ۳؎ ص۵۲۳ ۴؎ ص۳۳۲ ۵؎ ص۵۰۸ ۶؎ ص۳۳۲ ۷؎ ص۲۰۲ ج۳ ۸؎ ص۵۳۳

۹؎ ص۳۱۰، ۳۱۱ ج۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عیینہ یثنی علیہ وقال ابو حاتم صالح الحدیث وقال ابن سعد کان ثقة وقال النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن حبان کان ثبتا ثقة انتھی ملخصاً۔ یعنی اثرم نے کہا امام احمد منصور کی بابت پوچھے گئے تو عمدہ تعریف سے جواب دیا اور ابن عیینہ نے کہا کہ امام احمد ان کی تعریف کرتے اور ان کو ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ابن سعد نے ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کر کے ثبت و ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۴ ص ۱) منہال بن عمرو الکوفی وعنہ شعبة والمسعودی والحجاج بن ارطاة ثم فی الاخر ترک الروایة عنہ شعبة فیما قیل لانہ سمع من بیتہ صوت غناء وقال الحاکم غمزہ یحیی بن سعید وقال الجوزجانی فی المنحرفاء لہ مع المذاہب وکنا تکلم فیہ ابن حزم۔ ترجمہ روایت کی ان سے شعبہ اور مسعودی اور حجاج بن ارطاۃ نے پھر کہا گیا ہے کہ شعبہ نے ان سے آخر عمر میں روایت ترک کر دی تھی کس واسطے کہ انہوں نے ان کے گھر سے گانے کی آواز سنی تھی۔ اور کہا حاتم (حاکم یا حاتم) نے کہ چشمک کی ہے ان پر یحیی بن معین نے اور کہا جوزجانی نے ضعفاء میں کہ ان کا مذہب خراب تھا۔ اور ایسا ہی کلام کیا ان میں ابن حزم نے۔ ایضاً

اقول (۱) آپ نے جو ان پر اپنے زعم باطل میں چار جرحیں نقل کی ہیں (۱) شعبہ کے گانے سننے کی (۲) حاکم کی (۳) جوزجانی کی (۴) ابن حزم کی۔ اب ہر ایک کا نمبر وار جواب سنیئے۔ انشاء اللہ آپ کی کل چار جرحیں جڑ سے اکھڑ کر رہیں گی (۱) شعبہ کے گانا سننے کا ذکر خود آپ نے فعل مجہول قیل سے کیا ہے۔ جس کا عدم جزم مسلم ہے۔ لہٰذا آپ کی جرح اول کا جواب تو اسی سے ہو گیا کہ یہ قول قابل قبول نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ درحقیقت ان کے گھر سے گانے کی آواز آئی تو ان پر کیا جرح ہو سکتی ہے۔ حالانکہ یہ گانا کوئی ایسے شیخ کی جرح کا باعث نہیں ہو سکتا اسی لیے تو علامہ ذہبی نے میزان میں آگے خود فیصلہ کر دیا تھا جس سے آپ عمداً چشم پوشی کر گئے۔ سنیئے وہ فرماتے ہیں وھذا (الغناء) لا یوجب قدحا ومھما لا یجرح الثقة انتھی۔ یعنی یہ گانا موجب جرح نہیں ہے اور نہ اس سے ایک ثقہ شخص مجروح ہو سکتا ہے (۲) دوسرے حاکم کی جرح یحیی کے غمز کی وہ محض بے دلیل ہے۔ نیز مبہم اور غیر مفسر ہے جو بداہتہً قابل قبول نہیں ہے۔ اس لیے کہ یحیی کی غمز کی اصل وجہ اگر وہی غنا ہے تو اس کا جواب گذرا۔ اور اگر کچھ اور ہے تو اس کو پیش کر کے جواب لیجئے ورنہ غیر مسلم۔ اسی لیے اس جرح کے متعلق حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں فرمایا وحکایة الحاکم غیر مفسرة۔ یعنی حاکم کی جرح بوجہ غیر مفسر ہونے کے نامقبول۔ (۳) تیسری جرح جوزجانی کی یہ وہی حضرت ہیں جن کی [illegible] وغیرہ نمبروں میں بالتفصیل گزرا ہے کہ جوزجانی چونکہ سخت ناصبی

---

۱ ص ۲۳۴ ۲ ص ۵۲۳ ۳ ص ۵۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت علی سے منحرف رہتے لہٰذا ان کی جرح معتبر نہیں۔ تھوڑا اس نمبر میں بھی سن لیجئے۔ حافظ ابن حجر خاص اس مقام میں ہدی الساری[1] میں لکھتے ہیں واما الجوزجانی فقد قلنا غیر مرۃ ان جرحہ لا یقبل لشدۃ انحرافہ ونصبہ یعنی جوزجانی کی جرح کی بابت میں نے کئی مرتبہ بتلایا ہے کہ بوجہ ان کے ناصبی وخارجی ہونے کے مقبول نہیں (۴) چوتھی باقی رہی ابن حزم کی مغیریت سے یہ بھی قریب قریب اسی قبیل سے ہے جیسا کہ اوپر ۱۴۲، ۱۵۲، ۱۵۳ وغیرہ نمبروں میں بالتفصیل بیان ہوا کہ یہ جرح میں خطا کر جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کی جرح بھی مردود۔ چلیئے آپ کی ہر چہار جرحیں جڑ سے اکھاڑ کر قاعاً صفصفاً کر دی گئیں۔ اور ثابت ہو گیا کہ منہال پر کسی قسم کی جرح نہیں ہے بلکہ ائمہ ثقات سے ہے چنانچہ تقریب[2] میں ہے صدوق اور خلاصہ[3] میں ہے و ثقہ ابن معین والنسائی یعنی منہال صدوق ہے اس کو یحییٰ ونسائی نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[4] میں ہے قال ابن معین المنہال ثقۃ وقال احمد العجلی کوفی ثقۃ انتہی یعنی یحییٰ نے منہال کو ثقہ اور احمد عجلی نے ثقہ کہا ہے ہدی الساری[5] میں ہے قال ابن معین والنسائی والعجلی وغیرہم ثقۃ (الی قولہ) ان ابا حاتم حکی عن ابن معین انہ وثقہ انتہی یعنی منہال کو یحییٰ ونسائی واحمد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم نے بروایت ابن معین ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد دہم[6] میں ہے قال ابن معین والنسائی ثقۃ وقال العجلی کوفی ثقۃ وقال الدارقطنی صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی یحییٰ بن معین ونسائی نے منہال کو ثقہ اور احمد عجلی نے ثقہ اور دارقطنی نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے

قولہ (۱۵۵) موسیٰ بن عقبۃ۔ قد قال ابن معین مرۃ فیہ بعض الضعف۔ ترجمہ کہا ابن معین نے ایک دفعہ کہ ان میں کچھ ضعف ہے۔ ایضاً

اقول۔ ابن معین کا ایک مرتبہ ان کی بابت ایسا کہنا یہ ایک خاص روایت کی بابت ہے جس کو حافظ ہدی الساری[7] میں فرماتے ہیں ان تلیین ابن معین لہ انما ہو بالنسبۃ الی روایۃ مالک انتہی یعنی ابن معین کی تضعیف موسیٰ کی بابت صرف اس روایت میں ہے جو مالک کے طرف سے آوے۔ یہ نہیں کہ موسیٰ ابن عقبہ عام طور سے ضعیف ہیں اور ابن معین نے یہی کہا ہے۔ اسی لیے حافظ نے تقریب[8] میں فرمایا ہے۔ لم یصح ان ابن معین لینہ یعنی ابن معین کی تضعیف ان کی بابت عام طور سے صحیح ثابت نہیں۔ پس آپ کی جرح دفع ہو گئی۔ اب سنیئے ان کی توثیق۔ تقریب[9] میں ہے ثقۃ فقیہ امام اور میزان[10] میں ہے ثقۃ حجۃ من صغار التابعین یعنی یہ فقیہ اور امام اور ثقہ اور حجت اور تابعین سے ہیں خلاصہ[11] میں ہے قال مالک ثقۃ وقال ابن معین ثقۃ ووثقہ احمد

---

[1] ص۵۲۴ [2] ص۵۰۸ [3] ص۳۰۳ [4] ص۲۰۳ ج۳ [5] ص۵۲۳ [6] ص۳۲۰ [7] ص۵۲۴
[8] ص۵۱۳ [9] ایضاً [10] ص۲۱۴ ج۳ [11] ص۳۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابوحاتم انتہی یعنی ان کو مالک نے اور یحییٰ نے اور احمد نے اور ابوحاتم نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ الجمہور وقد اعتمدہ الائمۃ کلھم یعنی ان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے اور کل ائمہ نے ان پر اعتماد کیا ہے تہذیب التہذیب جلد عاشر میں ہے قال ابن سعد کان ثقۃ ثبتا کثیر الحدیث قال ابراہیم بن المنذر عن معن بن عیسیٰ کان مالک یقول انہ ثقۃ وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ثقۃ وکذا قال الدوری وغیر واحد عن ابن معین وکذا قال العجلی والنسائی وقال المفضل الغلابی عن ابن معین ثقۃ وقال ابوحاتم ثقۃ صالح وقال ابراہیم بن طہمان ثنا موسیٰ بن عقبۃ وکان من الثقات وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً۔ یعنی موسیٰ بن عقبہ کو محمد بن سعد نے ثقہ ثبت کثیر الحدیث کہا ہے اور ابراہیم نے بروایت معن کہا کہ مالک ان کو ثقہ کہتے اور عبداللہ نے اپنے باپ امام احمد سے ثقہ اور دوری اور بہتوں نے بروایت یحییٰ بن معین ثقہ اور احمد عجلی ونسائی نے ثقہ اور مفضل نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابوحاتم نے ثقہ صالح الحدیث کہا ہے اور ابراہیم نے موسیٰ کو ثقات سے اور ابن حبان نے ثقات سے کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۵۶) موسیٰ بن مسعود منعنہ الترمذی وقال ابن خزیمۃ لا یحتج بہ وقال عمرو بن علی لا یحدث منہ من یخشی الحدیث وقال ابو احمد الحاکم لیس بالقوی عندہم انتہی ترجمہ ضعیف ٹھہرایا اس کو ترمذی نے اور کہا ابن خزیمہ نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے۔ اور کہا عمرو بن علی نے کہ جس کو حدیث کی سدوکار ہی منظور ہو وہ ان سے حدیث نہیں روایت کرے۔ اور کہا ابو احمد حاکم نے کہ یہ لوگوں کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔ انتہی

اقول۔ ان تمام جرحوں کا جواب یحییٰ بن معین جیسے ناقد نے ایک ہی اور کیا ہی مختصر دیا ہے جس کو حافظ ہدی الساری میں نقل کرتے ہیں وقال ابن معین لم یکن من اھل الکذب یعنی وہ سب کچھ تھا لیکن جھوٹا تو نہیں تھا۔ اس لیے کہ کاذب ہونا منافی ہے ثقاہت کے۔ اور یہ بذات خود مفسر جرح ہے بخلاف ان تمام جروح کے جسکو آپ نے نقل کیا ہے وہ سب بوجہ مبہم وغیر مفسر ہونے کے بجائے خود مجروح اور غیر قابل تسلیم ہیں فافہم۔ باقی رہا امام بخاری کا ان سے روایت لینا وہ متابعۃً ہے جیسا کہ تقریب[۵] میں حافظ فرماتے ہیں وحدیثہ عندنا للبخاری فی المتابعات یعنی موسیٰ کی حدیث بخاری میں متابعۃً ہے چنانچہ وہ روایت تین مقام پر ہے پہلی جگہ بتابعت ربیع وعثام بن علی ہے۔ دوسری جگہ یہ متابعت وکیع وغیرہ ہے۔ تیسری جگہ بمتابعۃ ابومعاویہ ووکیع ہے۔ اور ایک جگہ معلق ہے پس فرمایئے اب کونسا جرح ہو سکتا ہے! اور امام بخاری کا ان سے متابعت روایت لینا بھی اس وجہ سے ہے کہ یہ اکثر کے نزدیک ثقہ معتبر ہیں چنانچہ تقریب[۵] میں ہے صدوقٌ اور خلاصہ میں ہے قال العجلی ثقۃ صدوق یعنی

---

[۱] ص ۵۲۴ [۲] ص ۳۶۱ ، ۳۶۲ [۳] ص ۵۲۴ [۴] ص ۵۱۵ [۵] ایضاً [۶] ص ۳۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ ثقہ ہیں ان کو احمد عجلی نے ثقہ وصدوق کہا ہے۔ میزان[1] میں ہے صدوق وقال ابوحاتم صدوق معروف وقال احمد ایضاً ھو من اھل الصدق انتھی۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابوحاتم نے مشہور صدوق اور احمد نے بھی صدوق کہا ہے۔ ہدی الساری[2] میں ہے صدوق قال العجلی ثقۃ وقال ابوحاتم صدوق انتھی۔ یعنی موسیٰ صدوق ہیں ان کو احمد عجلی نے ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد دہم[3] میں ہے قال الاثرم قلت لاحمد الیس ھو من اھل الصدق قال اما من اھل الصدق فنعم وقال العجلی ثقۃ صدوق وقال ابن ابی حاتم سألت ابی عنہ فقال صدوق معروف وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان کثیر الحدیث ثقۃ ان شاء اللہ تعالیٰ انتھی ملخصاً۔ یعنی اثرم نے کہا میں نے امام احمد سے کہا کہ کیا موسیٰ صدوق نہیں ہے؟ فرمایا ہے اور احمد عجلی نے اس کو ثقہ وصدوق کہا ہے اور ابوحاتم کے بیٹے نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے اس کی بابت سوال کیا تو فرمایا کہ وہ مشہور صدوق ہے اور ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ اور محمد بن سعد نے اس کو کثیر الحدیث ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۵۷) موسیٰ بن نافع۔ قال احمد بن حنبل منکر الحدیث۔ ترجمہ کہا احمد بن حنبل نے کہ ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے۔ ایضاً

اقول: ان کی کل حدیثیں منکر نہیں ہیں بلکہ بعض ہیں اس لیے کہ الحدیث پر الف لام عہد کا ہے اور اس سے ان کے حق میں جرح نہیں ہو سکتی اس لیے کہ پہلے بیان ہوا کہ ڈھیر میں ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے انسے بمتابعت ابن جریج روایت کیا ہے۔ بلکہ موسیٰ بن نافع بالاتفاق ائمہ ثقات سے ہے تقریب[4] میں ہے صدوق من السادسۃ اور خلاصہ[5] میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ یحییٰ بن معین یعنی یہ صدوق ہیں ان کو یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[6] میں ہے قال اسحٰق بن منصور عن ابن معین ثقۃ یعنی اسحاق نے بروایت یحییٰ ان کو ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[7] جلد عاشر میں ہے قال ابوحاتم قال عثمان بن ابی شیبۃ اثنی ابونعیم علی موسیٰ بن نافع خیرا وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقۃ وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ یکتب حدیثہ قال وغیری یحکی عن ابی انہ قال ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقۃ وقال ابن شاھین فی الثقات قال ابن عمار ھو ثقۃ انتھی ملخصاً یعنی ابوحاتم نے بروایت عثمان کہا کہ ابونعیم نے موسیٰ کی اچھی تعریف کی اور اسحاق نے بروایت یحییٰ ان کو ثقہ کہا ہے اور ابوحاتم کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے۔ اور ابوحاتم کے بیٹے نے کہا کہ میرے علاوہ کسی نے میرے

---

[1] ص ۲۱۸ ج ۳ [2] ص ۵۲۴ [3] ص ۳۷۱، ۳۷۰ ج ۱۰ [4] ص ۵۱۵ [5] ص ۳۳۷ [6] ص ۵۲۵ [7] ص ۳۷۵ ج ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ سے روایت کیا ہے کہ موسیٰ ثقہ ہے اور اس کو ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن شاہین نے ثقات میں اور ابن عمار نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۵۸) میمون بن سیاہ۔ ضعفہ یحییٰ بن معین۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو یحییٰ بن معین نے۔ ایضاً

اقول۔ ہم نے تمہید سابقہ میں بیان کیا ہے کہ جس راوی سے امام بخاری روایت کریں وہ پل کے پار ہو گیا۔ اب اس کے اوپر کسی کی بھی جرح نہیں ہو سکتی۔ اور خصوصاً اس وقت جب ابن معین اپنی اس تضعیف میں شاذ ہیں۔ سنیے ذہبی نے اسی میزان میں خود امام بخاری سے ان کی توثیق نقل کی ہے جس سے ان کا اشارہ تھا اس امر کی طرف کہ امام بخاری کی توثیق کے مقابل میں ابن معین کی تضعیف کوئی چیز نہیں ہے اور علاوہ بریں امام بخاری نے تو ان سے بمتابعۃ حمید الطویل روایت کیا ہے۔ فلا حرج اذاً۔ اب سنیے ان کی توثیق تقریب[1] میں ہے صدوق عابد اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ ابوحاتم و ابن حبان اور میزان[3] میں ہے وثقہ ابوحاتم والبخاری اور ہدی الساری ہے قال ابوحاتم ثقۃ۔ ان عبارتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ میمون صدوق ہے عابد ہے اس کو ابوحاتم و ابن حبان اور امام بخاری نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[4] جلد دہم میں ہے قال ابوحاتم وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال حمزۃ عن الدارقطنی یحتج بہ انتہی یعنی میمون کو ابوحاتم نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور حمزہ نے بروایت دارقطنی کہا کہ میمون قابل حجت ہیں۔ آگے چلیے۔ این احرف النون ندارد؟ اچھا۔

---

[1] ص ۵۶۷ [2] ص ۲۳۸ [3] ص ۲۲۳ [4] ۱۲۸۸ / ۱۰۶ ۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الہاء

قولہ (۱۵۹) ھداب بن خالد القیسی البصری ۔ اما النسائی فقال ضعیف ۔ ترجمہ لیکن نسائی نے پس کہا کہ یہ ضعیف ہیں انتہیٰ ۔

اقول ۔ آپ نے حسب معمول یہاں بھی غلطی کی ہے کہ القیسی کو العیسی بالصاد لکھا ہے ۔ خیر اس میں تو آپ کسی حد تک مجبور ہیں ۔ ہاں آپ کی جرح جو ہے اس کی بابت عرض ہے کہ نسائی نے ان کو یہ امر خاص کی بابت ضعیف کہا ہے جیسا کہ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں قلت لعلہ ضعفہ فی شیء خاص اعنی نسائی نے ان کی کسی خاص حدیث کو ضعیف کہا ہے ۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ امام نسائی سے ان کو قوی بھی کہا ہے جیسا کہ اسی میزان میں ہے قال النسائی ضعیف و قال مرۃ اخری لیعنی نسائی نے ان کو قوی بھی کہا ہے ۔ پس نسائی کا قول تضعیف اس وقت میں غیر قابل تسلیم ہے اسی لیے حافظ نے تقریب میں لکھ دیا تفرد النسائی بتلیینہ یعنی نسائی نے ان کو تضعیف میں تفرد کیا ہے ۔ پس یہ شاذ ایک جماعت کثیرہ کی توثیق کے مقابلہ میں کالعدم و غیر قابل قبول ہے ۔ چنانچہ سنئے تقریب میں ہے ثقۃ عابد یعنی یہ ثقہ اور عابد ہیں ۔ خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین و ابن حبان وقال ابن عدی لا اعرف لہ حدیثا منکرا وھو کثیر الحدیث وثقۃ الناس صدوق لا باس بہ انتہی یعنی ہدبہ کو ابن معین و ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی حدیث منکر نہیں جانتا وہ بہت حدیث والا ہے اس کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے وہ صدوق لا باس بہ ہے ۔ میزان میں ہے ثقۃ عابد صاحب حدیث و معرفۃ وعلو اسناد وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدی لا اعرف لہ حدیثا منکرا انتہی یعنی ہدبہ ثقہ عابد صاحب حدیث و معرفت و بلند سند والا ہے اس کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے اور ابن عدی نے کہا میں اس کی کوئی حدیث منکر نہیں جانتا ۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن الجنید قال ابن عدی لا اعرف لہ حدیثا منکرا وھو کثیر الحدیث صدوق وثقۃ الناس انتہی یعنی ان کو ابن الجنید نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا میں ان کی کوئی حدیث منکر نہیں جانتا یہ کثیر الحدیث اور صدوق ہیں ان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے ۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے قال علی بن الجنید عن ابن معین ثقۃ وقال ابو حاتم صدوق وقال ابو یعلی سئل یحیی عن ھدبۃ و شیبان فقال ھدبۃ افضلھما و تقدمھما لکثرھما حدیثا وقال

---

۱ ص۴۲۶ ۲ ص۲۵ ج۲ ۳ ص۴۱۳ ۴ ایضاً ۵ ... ۶ ص۵۹ ج۴ ۷ ص۲۵۱ ج۲
۸ ص۴۲۶ ۹ ص۵۹ ج۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عدی لہ احادیث منکرۃ وھو کثیر الحدیث صدوق لا باس بہ وقد وثقہ الناس وقال ابن حبان فی الثقات وقال مسلمۃ بن قاسم بصری ثقۃ انتہی ملخصاً یعنی ہدبہ کو علی بن جنید نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابوحاتم نے صدوق کہا ہے اور ابن عدی نے کہا میں نے ابویعلی سے سنا وہ ہدبہ اور شیبان کی بابت سوال کیے گئے تو فرمایا ہدبہ شیبان سے زیادہ فضیلت والا و زیادہ ثقہ و زیادہ حدیث والا ہے ابن عدی نے خود کہا میں نے اس کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی وہ بہت حدیث والا اور سچا لاباس بہ ہے اس کو لوگوں نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور مسلمہ نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۶۰) ھشام بن حجیر المکی ضعفہ ابن معین وقد سئل عنہ یحیی القطان فلم یرضہ وضرب علیہ

ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ہے ان کو ابن معین نے اور یحیی القطان سے ان کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے ان کی نسبت رضامندی نہیں ظاہر کی اور ان سے ناپسندیدگی ظاہر کی۔ ایضاً

اقول یحیی القطان کی عدم رضا ان کے حق میں جرح نہیں ہو سکتی۔ ہاں ابن معین کی تضعیف البتہ محل نظر ہے لیکن یہ بھی آسانی سے اٹھ جاتی ہے۔ اس لیے کہ انہیں ابن معین نے ہشام کو صالح الحدیث کہا ہے جیسا کہ آگے تہذیب التہذیب کی عبارت میں آوے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ پہلے ابن معین کے اجتہاد میں ان کا ضعیف ہونا ثابت ہوا تھا لیکن پھر دوسرے اجتہاد میں ان کا صالح الحدیث ہونا ثابت ہوا۔ لہذا پہلی جرح اٹھ گئی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بمتابعہ عبداللہ بن طاؤس روایت کیا ہے اور متابعہ کی بابت بارہا لکھا گیا۔ اور اصل جواب جرح تو وہی ہے کہ امام بخاری کا ان سے روایت کرنا خود ان کے توثیق کی دلیل ہے۔ چنانچہ ذہبی نے میزان میں ان کی توثیق کی دلیل میں بھی پیش کیا ہے کہ ان سے شیخان نے حجت پکڑی ہے کما سیجئ۔ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقہ العجلی یعنی یہ صدوق ہیں ان کو احمد عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ العجلی وابن سعد وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ انتہی یعنی ان کو عجلی و ابن سعد نے ثقہ اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو لائق لکھنے کے کہا ہے میزان میں ہے قال العجلی ثقۃ صاحب سنۃ وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقوا آخرون واحتج بہ الشیخان قال ابن شبرمۃ ما بمکۃ مثلہ انتہی یعنی ہشام کو عجلی نے ثقہ صاحب حدیث اور ابوحاتم نے ان کی حدیث لائق کتابت کہا ہے اور بہتوں نے ان کو قوی کہا ہے اور امام بخاری و مسلم نے ان سے حجت پکڑی ہے اور ابن شبرمہ نے کہا کہ مکہ میں ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔ تہذیب التہذیب (ج ۱۱) میں ہے قال ابن شبرمۃ لیس بمکۃ مثلہ وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وقال العجلی ثقۃ صاحب سنۃ وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت وقال ابن سعد کان ثقۃ وقال الساجی صدوق انتہی ملخصاً یعنی

---

۱ ص ۳۲۵ ۲ ص ۳۵۱ ۳ ص ۵۲۶ ۴ ص ۲۵۲ ج ۳ ۵ ص ۳۳ ج ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ابن شبرمہ نے کہا کہ مکہ میں ان کی مثل کوئی نہیں تھا اور اسحاق نے بروایت ابن معین نے صالح الحدیث اور عجلی نے ثقہ وصاحب حدیث اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور ان کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے حافظ فرماتے ہیں ان کو محمد بن سعد نے ثقہ اور زکریا ساجی نے صدوق کہا ہے۔ آگے چلیئے۔

قولہ (۱۶۱) ھشام بن ابی عبداللہ الدستوائی۔ رمی بالقدر وفیہ فیل۔ ترجمہ سنجلہ ان امور کے جو بیان کیے گئے ہیں ان کا قدر کیجانب منسوب ہونا ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہ بھی کوئی جرح ہے؟ جس کو خود آپ نقل مجہول قیل کے ساتھ نقل کر رہے ہیں جس کی بابت بارہا آپ کو لکھا گیا کہ فعل مجہول عدم الجزم والیقین کے لیے آتا ہے اسی لیے اس کو صیغہ تمریض کا کہتے ہیں۔ لیکن افسوس آپ کو اسی میزان میں آگے رمی عنہ کی عبارت نہیں سوجھی جس میں آپ کے ظن فاسد کا شافی جواب تھا کہ ان کا رجوع بھی ثابت ہے چلیئے آپ کی جرح کا جواب ہو گیا۔ لیکن لگے ہاتھ ان کی توثیق صاف لفظوں میں آپ کو سناروں۔ تقریب میں ہے ثقة ثابت۔ یعنی یہ ثقہ اور ثبت ہیں اور خلاصہ میں ہے قال ابوداؤد الطیالسی کان امیرالمومنین فی الحدیث قال العجلی ثقة ثبت قال ابن سعد حجة انتہی یعنی ابوداؤد طیالسی نے ان کو امیرالمومنین اور حدیث اور عجلی نے ثقہ وثبت و محمد بن سعد نے حجت کہا۔ ہے۔ میزان میں ہے قال ابوداؤد الطیالسی ھشام الدستوائی امیر المومنین فی الحدیث انتہی یعنی طیالسی نے کہا کہ ہشام حدیث میں بادشاہ ہے۔ ہدی الساری میں احد الاثبات محمد علی ثقته واتقانه قال محمد بن سعد کان ثقة حجة ثبت احتج به الائمة انتہی یعنی ہشام ثقات سے ہیں ان کے ثقہ وپختہ ہونے پر اجماع ہو چکا ہے ان کو ابن سعد نے ثقہ حجت کہا ہے ان کے ساتھ تمام اماموں نے دلیل پکڑی ہے تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے قال ابوھشام الرفاعی عن وکیع ثنا ھشام وکان ثبتا وذکرہ ابن علیه فی حفاظ البصرة وقال ابوداؤد الطیالسی ھشام الدستوائی امیرالمومنین فی الحدیث وقال ابوحاتم ثنا ابونعیم ثنا ھشام الدستوائی واثنی علیه خیرا وقال ابن البراء عن ابن المدینی الدستوائی ثبت وقال العجلی بصری ثقة ثبت فی الحدیث حجة وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی ابوہشام رفاعی نے بروایت وکیع ہشام کو ثبت کہا ہے اور ان کو ابن علیہ نے بصرہ کے حافظوں میں شمار کیا ہے اور ابوداؤد طیالسی نے ہشام کو امیرالمومنین در حدیث کہا ہے اور ابوحاتم نے کہا ابونعیم نے ہشام کی اچھی تعریف کی اور ابن براء نے بروایت ابن مدینی ہشام کو ثبت اور احمد عجلی نے ثقہ ثبت در حدیث اور حجت اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیئے

قولہ (۱۶۲) ھمام بن یحییٰ العودی البصری۔ قال عمرو بن علی کان یحییٰ لا یرضیٰ حفظه ولا کتابه ولا یحدث عنه

---

۱ صـ ۵۳۳ ۲ صـ ۳۵۱ ۳ صـ ۲۵۳ ۴ صـ ۵۲۶ ۵ صـ ۴۴ (۱۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال ابو حاتم ثقة فی حفظه شیٔ وکان یحیی القطان لا یرضی حفظه ترجمہ کہا عمرو بن علی نے کہ یحیی ان کے حافظہ اور ان کی کتاب سے راضی نہ تھے اور ان سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ کہا ابو حاتم نے کہ یہ ثقہ ہیں اور ان کے حافظہ میں کچھ نقصان ہے اور یحیی القطان ان کے حافظہ سے راضی نہ تھے۔ ایضاً

اقول آپ نے عودی غلط لکھا ہے صحیح عوذی بالذال المعجمہ ہے یہاں آپ اپنی جرح میں ہمام کو ثقہ مانتے ہیں جس کی بابت آپ نے ابو حاتم کا قول پیش کیا ہے جس کو میں نے بخط جلی نقل کیا ہے پس اصل غرض تو ثقہ ہونے سے ہے جو آپ کو مسلم ہے باقی رہا ان کے حافظہ کے متعلق! اس کی بابت آگے تہذیب کی عبارت میں ان کے حافظ ہونے کا ثبوت آوے گا۔ پس آپ کی جرح مبہم و غیر مفسر پر ہماری تعدیل مقدم ہوگی جس کی بابت میں کئی بار لکھ آیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنی جرح شاذ کے مقابل میں ثقاہت کے اقوال کثیرہ ملاحظہ فرماویں۔ تقریب[1] میں ہے ثقہ اور خلاصہ[2] میں ہے قال احمد ثبت فی کل المشائخ وقال ابو حاتم ثقة انتہی یعنی امام احمد (جیسے امام) نے فرمایا کہ یہ کل مشائخ میں ثبت (ثقہ) ہیں اور ابو حاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان[3] میں ہے احد علماء البصرة وثقاتها قال ابو حاتم ثقة وقال احمد بن حنبل همام ثبت فی کل مشائخه وقال ابو زرعة لا باس به انتہی۔ ہدی الساری[4] میں ہے احد الاثبات قال احمد بن حنبل هو اثبت وقال ایضاً همام ثبت فی کل المشائخ وکان ابن مهدی حسن الرای فیه وقال ابن سعد کان ثقة وقال ابو حاتم ثقة صدوق قال ابن عدی احادیثه مستقیمة وقد اعتمده الائمة الستة انتہی یعنی ہمام ثقات سے ہے ان کو احمد نے اثبت بمقابل ہر مشائخ کہا ہے اور ابن مہدی کی ان کی بابت اچھی رائے تھی اور محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ و صدوق اور ابن عدی نے ان کی حدیثوں کو درست کہا ہے اور ان سے ہر صحاح ستہ میں روایت لی گئی ہے اور تہذیب التہذیب[5] جلد حادی عشر میں اس سے کہیں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے جو آپ کی خاطر نقل کیا جاتا ہے پس غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ قال احمد بن سنان عن یزید بن هارون کان همام قویا فی الحدیث وقال صالح بن احمد عن ابیه همام ثبت وقال ابن محرز عن احمد همام ثقة وهو اثبت وقال الحسین بن الحسن الرازی عن ابن معین ثقة صالح وقال عثمان الدارمی عن ابن معین مثله وقال ابن سعد کان ثقة وقال ابن ابی حاتم سئل ابو زرعة عنه فقال لا باس به وقال وسئلت ابی عن همام فقال ثقة صدوق وذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابو بکر ویحیی همام صدوق یکتب حدیثه وقال العجلی بصری ثقة وقال الحاکم ثقة حافظ وقال الساجی صدوق صالح انتہی ملخ

---

[1] ص۵۳۴ [2] ص۳۵۳ [3] ص۲۵۸ [4] ص۵۲۷، ۵۲۸ [5] ص۶۸، ص۶۹، ج۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی احمد نے روایت یزید ہمام کو قوی در حدیث اور صالح نے اپنے باپ امام احمد سے ہمام کو ثبت اور ابن محرز نے امام احمد سے ہمام کو ثقہ اور ثبت اور حسین رازی نے ابن معین کو ہمام سے ثقہ صالح الحدیث اور عثمان نے ابن معین سے ثقہ اور محمد بن سعد نے ہمام کو ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم کے بیٹے نے کہا کہ ابو زرعہ ہمام کی بابت سوال کئے گئے تو لا باس بہ فرمایا۔ اور انہیں ابو حاتم کے بیٹے نے کہا میں نے اپنے باپ ابو حاتم سے ہمام کی بابت سوال کیا تو آپ نے ثقہ و صدوق فرمایا۔ اور ہمام کو ابن ہمام سے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ابو بکر بردیجی نے ہمام کو صدوق اور ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور احمد عجلی نے ہمام کو ثقہ اور حاکم کو ثقہ و حافظ و زکریا ساجی نے ہمام کو صدوق و صالح الحدیث کہا ہے۔ آگے چلیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الواؤ

قولہ (۱۶۳) ورقاء بن عمر۔ قال ابوداؤد ورقاء صاحب سنۃ الا انہ فیہ ارجاء۔ ترجمہ کہا ابوداؤد نے کہ ورقا صاحب سنت ہیں لیکن ان میں ارجاء ہے۔ ایضاً

اقول۔ سابق میں کئی بار بیان ہو چکا ہے کہ ارجاء منافی توثیق نہیں ہے۔ اور یہاں تو ارجاء ثابت بھی نہیں ہے۔ کیونکہ کبار محدثین سے اس کا انکار ثابت ہے۔ ہدی الساری[1] میں ہے قیل لہ کان یری الارجاء قال لا ادری۔ اور تہذیب جلد ۱۱[2] میں ہے قیل لہ کان مرجیا قال لا ادری۔ دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ امام احمد سے پوچھا گیا کہ ورقاء مرجیہ تھے؟ اس میں ارجاء تھا؟ تو جواب دیا کہ مرجیہ ہو اور میں نہ جانوں؟ یعنی یہ مرجیہ نہیں ہے؟ چلیے آپ کی جرح ارجاء کی کافور ہو گئی۔ اور صاحب سنۃ (حدیث) ہونا ان کا آپ کو مسلّم ہی ہے۔ لیجئے توثیق بھی ثابت ہو گئی۔ لیکن میں اپنی عادت کے مطابق صریح لفظوں میں ان کی توثیق سناتا ہوں۔ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقہ احمد وابن معین یعنی یہ صدوق ہیں ان کو امام احمد و یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال[3] میں ہے۔ صدوق عالم من الثقات الکوفیین قال احمد ثقۃ صاحب سنۃ قال ابن معین ورقاء ثقۃ وقال ابن عدی لا باس بہ انتہی۔ یعنی ورقاء صدوق عالم کوفیوں کے ثقہ لوگوں سے ہے۔ ان کو احمد نے ثقہ صاحب حدیث اور ابن معین نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ اور ہدی الساری[5] میں ہے۔ قال ابن عدی لا باس بہ ووثقہ یحییٰ بن معین وغیر واحد مطلقا وقال احمد ثقۃ صاحب سنۃ انتہی۔ یعنی ان کو ابن عدی نے لا باس بہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ مطلق اور امام احمد نے ثقہ صاحب حدیث کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے قال حرب قال احمد ثقۃ وقال احمد بن ابی مریم عن ابن معین ورقاء ثقۃ وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وقال الغلابی عن ابن معین ورقاء وشیبان ثقتان وقال ابو حاتم کان شعبۃ یثنی علیہ وکان صالح الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن عدی لا باس بہ وقال ابن شاہین فی الثقات قال وکیع ورقاء ثقۃ وقال ابوداؤد عن احمد ثقۃ صاحب سنۃ انتہی ملخصاً۔ یعنی ورقا کو حرب نے امام احمد سے ثقہ اور احمد بن ابی مریم نے بروایت ابن معین ثقہ اور اسحاق

---

[1] ص ۵۲۸ [2] ص ۱۱۲ ج ۱۱ [3] ص ۵۳۹ [4] ص ۲۶۸، ۲۶۹ ج ۳ [5] ص ۵۲۸ [6] ص ۱۱۴، ۱۱۵ ج ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بروایت ابن معین صالح الحدیث اور عقیلی نے بروایت ابن معین ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم نے ان کو صالح الحدیث کہا اور کہا کہ شعبہ ان کی عمدہ تعریف کرتے تھے اور ان کو ابن حبان نے ثقات میں اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن شاہین نے ثقات میں اور وکیع نے ثقہ اور ابو داؤد نے بروایت احمان کو ثقہ اور صاحب حدیث کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (ص۱۶۴) وھب بن جریر بن حازم۔ کان عفان یتکلم فیہ۔ ترجمہ عفان کو ان میں کلام تھا۔ ایضاً

اقول آپ نے عفان کے کلام کی کوئی وجہ نہیں بیان کی جس کی وجہ سے آپ کی جرح یوں ہی مردود ہو گئی۔ لیکن ہمارا بھی حوصلہ دیکھیے کہ ہم آپ کو وجہ بتلاتے ہیں۔ اور آپ کی جرح کو پایۂ ثبوت پر پہنچا کر جواب دیتے ہیں۔ پس سنیے وجہ کلام عفان یہ ہے۔ کہ وہب نے شعبہ سے سماع کا دعوی کیا ہے حالانکہ ان کو شعبہ سے سماع نہیں ہے۔ حافظ ہدی الساریؒ میں لکھتے ہیں قال عفان انہ لم یسمع من شعبۃ یعنی عفان نے کہا کہ وہب کو شعبہ سے سماع حاصل نہیں ہے۔ یہ ہے اصل جرح لیکن اب اس کا جواب سنیے اولاً امام بخاری نے وہب کی حدیث بروایت شعبہ بالا نفراد روایت ہی نہیں کی۔ دوسرے یہ کہ جو روایت صحیح بخاری میں ہے وہ بھی بالمتابعت ہے چنانچہ ہدی الساریؒ میں ہے لہ من حدیثہ عن شعبۃ ما توبع علیہ۔ یعنی امام بخاری نے وہب کی روایت شعبہ سے بالمتابعت لی ہے اور متابعۃ وغیرہ کا مفصل بیان ص۲۲ ثابت کے ترجمہ میں اور بھی کئی نمبروں میں ہو چکا ہے فارفع الجرح اب وہب کے متعلق یہ ملاحظہ فرمائیے کہ یہ بذاتہ خود ثقہ ہیں تقریبؒ میں ہے۔ ثقۃ من الثامنۃ اور خلاصہؒ میں ہے ابن معین وثقہ واحتج بہ الباقون۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور باقیوں نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ میزانؒ میں ہے وثقہ ابن معین وقال النسائی لیس بہ باس وقال العجلی ثقۃ انتہی۔ یعنی ان کو ابن معین نے اور نسائی نے لا باس بہ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے اور ہدی الساریؒ میں ہے۔ احد الثقات قال احمد وکان وھب صاحب سنۃ وثقہ ابن معین والعجلی وابن سعد واحتج بہ الائمۃ انتہی۔ یعنی وہب ثقات سے ہیں ان کو احمد نے صاحب حدیث اور ابن معین اور عجلی وابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ اور ان سے کل ائمہ نے حجت پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیبؒ جلد ۱۱

---

۱ ص۵۲۹ ۲ ایضاً ۳ ص۵۳۰ ۴ ص۳۵۹ ۵ ص۲۷۷
۶ ص۵۲۹ ۷ ص۱۶۱/۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہے قال عثمان وھب صالح الحدیث وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی بصری ثقۃ وقال ابن سعد وکان ثقۃ قال احمد کان وھب صاحب سنۃ انتھی ملخصاً۔ یعنی وہب کو عثمان نے صالح الحدیث اور نسائی نے لاباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور عجلی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور امام احمد نے صاحب حدیث فرمایا ہے۔ آگے چلیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اللام الف

قولہ (۱۶۵) لاحق بن حمید۔ ۴ وی الحسین بن حبان عن معین قال مضطرب الحدیث۔ ترجمہ روایت کی حسین بن حبان نے معین سے کہا معین نے کہ یہ مضطرب الحدیث ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ ان کے ثقہ ہونے کے مخالف نہیں اس لیے کہ احتمال ہے کہ اضطراب ان کے اواخر عمر میں ہوا ہو جیسا کہ مسلم ہے کہ سن اختلاط وہی شیخوختہ ہے۔ اور امام بخاری نے قبل اختلاط روایت لینے کا التزام کیا ہے۔ لہٰذا ان کے بھی مضر نہیں۔ بہرحال ان کے ثقہ ہونے کی منافی نہیں بلکہ ان کا ثقہ ہونا ثابت ہے تقریب[۱] میں ہے ثقة من کبار الثالثة۔ یعنی یہ ثقہ ہیں خلاصہ[۲] میں ہے وثقه ابو زرعة یعنی ان کو ابوزرعہ نے ثقہ کہا ہے میزان[۳] میں ہے من ثقات التابعین قال ابو زرعة وجماعة ثقة انتہی یعنی لاحق ثقہ تابعین سے ہے اس کو ابوزرعہ اور ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[۴] جلد یازدہم میں ہے۔ قال ابن سعد کان ثقة وقال العجلی بصری تابعی ثقة وقال ابو زرعة وابن خراش ثقة وقال ابن عبد البر هو ثقة عندهم جمیعهم انتہی ملخصاً۔ یعنی لاحق کو محمد بن سعد نے ثقہ اور احمد عجلی نے ثقہ اور ابوزرعہ و ابن خراش نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ یہ سب کے نزدیک ثقہ ہیں۔ آگے چلیے۔

---

[۱] ص ۵۴۳ [۲] ص ۳۶۱ [۳] ص ۲۷۹ [۴] ص ۱۷۲ ج ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف الیاء

قولہ (۱۶۶) یحییٰ بن ابی اسحاق (الحضرمی النحوی) روی عبد اللہ بن احمد عن ابیہ قال فی حدیثہ نکارۃ ترجمہ روایت کی عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے کہ ان کی حدیث میں نامعقول امور ہیں۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے نکارۃ کا ترجمہ غلط کیا ہے افسوس کہ میزان میں آگے اس کی تصریح موجود تھی لیکن آپ نے اس کا مطالعہ نہیں کیا۔ اصل میں امام احمد کے پاس دو شخصوں کی بابت استفسار آیا تھا (۱) ایک تو عبد العزیز بن صہیب (۲) دوسرا یحییٰ حضرمی۔ تو آپ نے عبدالعزیز کی بابت فرمایا اوثق حدیثاً یعنی وہ بہت ثقہ تھا اور یحییٰ کی بابت فرمایا فی حدیثہ نکارۃ[1] یعنی اس درجہ کی ثقاہت اس میں نہیں ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ سرے سے یہ ثقہ ہی نہیں ہے بلکہ ان کے ثقہ ہونے کی دلیل کھلے لفظوں میں آگے آتی ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے متابعۃً روایت لیا ہے جیسا کہ حافظ کا قول ہدی الساری[2] میں وقد توبع علیہا اس پر دال ہے فلاحرج اذاً۔ اب سنیے دلیل توثیق بالتصریح۔ تقریب[3] میں ہے صدوق میزان[4] میں ہے ثقہ خلاصہ[5] میں ہے وثقہ النسائی یعنی یحییٰ صدوق و ثقہ ہے اس کو نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین والنسائی وابن سعد واحتج بہ الباقون۔ یعنی ان کو یحییٰ و نسائی نے و محمد نے ثقہ کہا ہے اور باقیوں نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد حادی عشر میں ہے۔ قال عبد اللہ بن احمد سألت بن معین عن عبد العزیز ویحیی فقال کلاھما ثقۃ وقال ابن سعد کان ثقۃ وقال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن ابی حاتم سألت ابی عنہ فقال لا باس بہ انتہی ملخصاً۔ یعنی عبداللہ نے کہا میں نے ابن معین سے عبدالعزیز و یحییٰ کی بابت پوچھا تو دونوں کو ثقہ بتلایا۔ اور یحییٰ کو محمد بن سعد نے ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ابو حاتم کے بیٹے نے کہا میں نے اپنے باپ سے یحییٰ کی بابت سوال کیا تو لا باس بہ فرمایا۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۷) یحییٰ بن حمزۃ الحضرمی البتلمی۔ قال عباس عن یحیی کان یرمی بالقدر۔ ترجمہ نقل کیا عباس نے یحییٰ سے کہ یہ قدر کی جانب منسوب کیے گئے ہیں۔ ایضاً

---

[1] ص ۲۸۱ [2] ص ۵۲۹ [3] ص ۵۲۵ [4] ص ۳۸۱ ج ۳ [5] ص ۳۶۵
[6] ص ۵۲۹ [7] ص ۱۴۵ ج ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول حافظ نے اس کی بابت ہدی الساری[1] میں فرمایا ہے مع ذلک فکانہ لم یکن داعیۃ یعنی یہ داعی الی القدر تو نہ تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اولاً ان کا قدریہ ہونا ہی غیر مسلم ہے اس لیے کہ آپ نے صیغہ تمریض کا نقل کیا ہے۔ یعنی یرمی جو مجہول ہے جس کا عدم یقین مسلم ہے چلیے آپ کی جرح کافور ہو گئی۔ اب سنیے ان کا ثقہ ہونا۔ تقریب[2] میں ہے ثقۃ اور خلاصہ[3] میں ہے وثقہ ابن معین ودحیم۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو یحییٰ ودحیم نے ثقہ کہا ہے۔ میزان[4] میں ہے صدوق عالم قال ابوحاتم صدوق وقال ابن سعد صالح الحدیث قال دحیم ھو ثقۃ عالم عالم انتہی۔ یعنی یحییٰ صدوق وعالم ہے ان کو ابوحاتم نے صدوق اور ابن سعد نے صالح الحدیث اور دحیم نے ثقہ عالم عالم (دوبار) کہا ہے۔ ہدی الساری[5] میں ہے وثقہ احمد وابن معین وابوداؤد واحتج بہ الجماعۃ۔ یعنی یحییٰ کو احمد ویحییٰ وابوداؤد نے ثقہ کہا ہے اور ان سے ایک جماعت نے حجت پکڑا ہے اور تہذیب التہذیب جلد یازدہم[6] میں ہے قال صالح بن احمد عن ابیہ لیس بہ باس وقال الغلابی وغیرہ عن ابن معین ثقۃ وقال الغلابی کان ثقۃ وقال عثمان الدارمی عن دحیم ثقۃ عالم وقال الآجری عن ابی داؤد ثقۃ وقال النسائی ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان ثقۃ وقال عبد اللہ بن محمد بن سیار لا باس بہ وقال ابن سعد کان کثیر الحدیث وقال العجلی ثقۃ وقال یعقوب بن شیبۃ ثقۃ مشہور وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً۔ یعنی یحییٰ کو صالح نے اپنے باپ امام احمد سے لا باس بہ اور مفضل غلابی وغیرہ نے بروایت یحییٰ ثقہ اور غلابی نے خود بھی ثقہ کہا ہے اور عثمان نے دحیم سے ثقہ عالم اور آجری نے ابوداؤد سے ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور یعقوب بن سفیان نے ثقہ اور عبد اللہ نے لا باس بہ اور محمد بن سعد نے کثیر الحدیث اور عجلی نے ثقہ اور یعقوب بن شیبہ نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۸) یحییٰ بن سعید الاموی الکوفی (بن ابان) ذکرہ العقیلی فی الضعفاء۔ ترجمہ ذکر کیا ان کا عقیلی نے ضعفاء میں۔ ایضاً

اقول عقیلی کی کتاب الضعفاء میں ضمناً ان کا ذکر آگیا ہے۔ نہ یہ کہ عقیلی نے بوجہ ان کے ضعیف ہونے کے ضعفاء میں ذکر کیا ہے من یدعی فعلیہ البرھان۔ بلکہ یحییٰ بن سعید ائمہ ثقات سے ہے۔ کما سیجیٔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے چار جگہ بمتابعت ذکر کیا ہے۔ پہلی جگہ بمتابعۃ ابو اسامہ ہے۔ دوسری جگہ بمتابعۃ زائدہ وشعبہ ہے۔ تیسری جگہ بمتابعت عثمان بن الہیثم ہے۔ چوتھی جگہ بمتابعۃ وکیع ہے۔

---

[1] ص ۵۳۰ [2] ص ۵۴۶ [3] ص ۳۶۳ [4] ص ۲۸۵ ج ۳ [5] ص ۵۳۰ [6] ص ۲۰۰ و ص ۲۰۱ ج ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا حرج الآن۔ تقریب[1] میں ہے صدوق اور خلاصہ[2] میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان[3] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ ابن سعد وابوداؤد وابن معین وابن عمار وغیرھم وقال احمد لیس بہ باس واحتج بہ الباقون انتھی۔ یعنی یحییٰ کو محمد بن سعد وابوداؤد وابن معین وابن عمار وغیرہ نے ثقہ اور احمد نے لا باس بہ کہا ہے اور باقیوں نے حجت پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب[5] جلد حادی عشر (۱۱) میں ہے۔ قال ابوداؤد عن احمد لیس بہ باس وقال ابوداؤد لیس بہ باس ثقۃ وقال یزید بن الھیثم عن ابن معین ھو من اھل الصدق لیس بہ باس وقال الدوری وغیرہ عن ابن معین ثقۃ وکذا قال محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی والدارقطنی وقال النسائی لیس بہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقۃ انتھی ملخصًا یعنی یحییٰ کو ابوداؤد نے بروایت احمد لا باس بہ اور ابوداؤد نے خود بھی لا باس بہ ثقہ اور یزید نے ابن معین سے صدوق لا باس بہ اور دوری وغیرہ نے ابن معین سے ثقہ اور محمد موصلی اور دارقطنی نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۶۹) یحییٰ بن سلیمان الجعفی الکوفی۔ قال النسائی لیس بثقۃ۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضًا

اقول۔ امام نسائی نے ان کو بوجہ ضد وعداوت کے ایسا کہدیا ہے ورنہ حقیقت میں یحییٰ ایسے نہ تھے حافظ ہدی الساری[6] میں فرماتے ہیں وکان النسائی سیئ الرای فیہ۔ یعنی امام نسائی (بوجہ ضد کے) یحییٰ کی کی بابت بری رائے رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے ان کے ثقہ نہ کہنے کی۔ ورنہ یحییٰ بن سلیمان اصل میں ثقہ ہے تقریب[7] میں ہے صدوق اور خلاصہ[8] میں ہے وثقہ ابن حبان اور میزان[9] میں ہے وثقہ بعض الحفاظ یعنی یحییٰ صدوق ہیں ان کو ابن حبان وبعض حفاظ نے ثقہ کہا ہے۔ چنانچہ ان بعض کا نام بھی سنیے۔ ہدی الساری[10] میں ہے اما الدارقطنی والعقیلی فوثقاہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی۔ یعنی یحییٰ کو دارقطنی وعقیلی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[11] جلد یازدہم میں ہے قال ابوحاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقۃ وقال مسلمۃ بن قاسم لا باس بہ

---

[1] ص۵۴۹ [2] ص۳۶۳ [3] ص۲۹۰ ج۳ [4] ص۵۳۰ [5] ص۲۱۴ ج۱۱ [6] ص۵۳۰
[7] ص۵۴۹ [8] ص۳۱۴ [9] ص۲۹۱ ج۳ [10] ص۵۳۱ [11] ص۲۲۷ ج۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکان عند العقیلی ثقة انتہی ملخصاً یعنی یحییٰ کو ابو حاتم نے شیخ الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے ثقہ اور مسلمہ نے لا باس بہ اور عقیلی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۷۰) یحییٰ بن صالح ابو حاطی الحمصی قال العقیلی حمصی جہمیۃ ترجمہ کہا عقیلی نے کہ حمصی جہمیہ ہیں۔ ایضاً

اقول یہاں بھی آپ نے غلطی کی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آپ کی آخری غلطی ہے اس لیے میں بتا ہی دیتا ہوں ابو حاطی نہیں ہے بلکہ ابو حاضی ہے باقی رہا عقیلی کا ان کو جہمیہ کہنا۔ یہ بلا دلیل اور من قبیل الشذوذ ہے کیونکہ ان سے کوئی عقائد جہمیہ ظہور میں نہیں آئے۔ اگر ہوں تو پیش کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں لا سکتے۔ پس ثابت ہوا کہ انکا جہمیہ ہونا غلط اور عقیلی سے خطا ہوئی ہے۔ بلکہ یہ بالاتفاق ثقہ ہیں۔ تقریب[1] میں ہے صدوق یعنی یہ بہت سچے ہیں۔ خلاصہ[2] میں ہے احد کبار المحدثین قال ابو زرعۃ الدمشقی عن ابن معین ثقۃ وقال ابو حاتم صالح انتہی یعنی یحییٰ بزرگ محدثین سے ہیں ان کو ابو زرعہ نے بروایت یحییٰ اور ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث کہا ہے میزان[3] میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابو حاتم صدوق یعنی ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے وثقہ یحییٰ بن معین وابو الیمان وابن عدی وقال النسائی ھو من اھل الصدق والامانۃ وقال ابو حاتم صدوق انتہی۔ یعنی ان کو یحییٰ وابو الیمان وابن عدی نے ثقہ اور نسائی نے صدوق و امانت دار وابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ تہذیب التہذیب[5] جلد حادی عشر (۱۱) میں ہے قال ابو زرعۃ سألت یحییٰ بن معین عنہ فقال ثقۃ وقال ابو حاتم صدوق وذکرہ ابن عدی فی جماعۃ من ثقات اھل الشام وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الساجی ھو عندھم من اھل الصدق والامانۃ وقال الخلیلی ثقۃ انتہی ملخصاً۔ یعنی یحییٰ کو ابو زرعہ نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق اور ابن عدی نے اہل شام کی ثقہ جماعت میں اور ابن حبان نے ثقات میں اور زکریا ساجی نے صدوق اور امانت دار اور خلیلی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۷۱) یحییٰ بن عباد الضبعی۔ ضعفہ زکریا الساجی۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو زکریا ساجی نے ایضاً

اقول یہ جرح بالکل مبہم اور حد درجہ اہمال میں ہے اس لیے کہ ضعف کے مدارج اور انواع و اقسام و اصناف بہت ہیں۔ کما ھی مصرح فی کتب اصول الحدیث۔ اور یہاں کوئی بھی وجہ مذکور نہیں۔ پس زکریا

---

[1] ص ۵۵۰ [2] ص ۳۶۴ [3] ص ۲۹۳ ج ۳ [4] ص ۲۳۰، ص ۲۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساجی کی تضعیف بالکل مجروح اور بلا دلیل ہوئی۔ لہٰذا اس کا حیز تسلیم میں آنا ناممکن بلکہ محال ہے۔ اور بڑی وجہ ان کے ضعیف ہونے کی یہ ہے۔ کہ ثقہ کی روایت میں ان کی کوئی حدیث منکر پائی نہیں گئی جیسا کہ خطیب کا قول آگے آتا ہے۔ ان کی بابت تقریب[1] میں ہے صدوق من التاسعة یعنی بڑے سچے ہیں۔ خلاصہ[2] میں ہے قال ابوحاتم لیس به باس وقال الخطیب لا نعلم روی حدیثاً منکراً انتھی یعنی یحیٰی ضبعی کو ابوحاتم نے لاباس بہ کہا ہے اور خطیب نے کہا میں ان کی کسی حدیث کو منکر نہیں جانتا۔ میزان الاعتدال[3] میں ہے ثقة صدوق وقال ابن معین صدوق وقال الدارقطنی حجة انتھی۔ یعنی یحیٰی ثقہ صدوق ہے ان کو ابن معین نے صدوق اور دارقطنی نے حجۃ کہا ہے۔ ہدی الساری[4] میں ہے قال ابوحاتم وغیرہ لیس به باس وقال ابن معین کان صدوقا وقال الخطیب لا نعلم فی روایته شیئاً منکراً انتھی یعنی یحیٰی کو ابوحاتم وغیرہ نے لاباس بہ اور ابن معین نے صدوق کہا ہے اور خطیب نے کہا میں ان کی کسی روایت کو منکر نہیں جانتا۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم[5] میں ہے قال حسین بن حبان عن ابن معین کان صدوقا وقال ابوحاتم لیس به باس وقال الدارقطنی یحتج به وذکره ابن حبان فی الثقات انتھی ملخصاً یعنی یحیٰی ضبعی کو حسین نے بروایت ابن معین صدوق اور ابوحاتم نے لاباس بہ اور دارقطنی نے حجت اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے آگے چلیے۔

قولہ (۱۷۲) یحیٰی بن عبد اللہ بن بکیر المصری۔ قال النسائی ضعیف وقال مرة لیس بثقة ترجمہ کہا نسائی نے کہ ضعیف ہیں اور ایک مرتبہ کہا کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ان میں جو کلام کیا گیا ہے وہ ان کے مالک سے سماع کی بابت ہے۔ یعنی انھوں نے مالک سے روایت کی ہے اور ان سے سماع ثابت نہیں ہے اس لیے محض انہیں روایات کی بابت ان میں کلام کیا گیا ہے چنانچہ تقریب[6] میں ہے تکلموا فی سماعه من مالک چنانچہ امام نسائی کا کلام (تضعیف) اسی قبیل سے ہے لیکن ان کی جو روایات لیث سے ہیں ان میں کوئی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثقہ ہیں۔ جیسا کہ ان کی توثیق آگے آتی ہے اور بحمد اللہ کہ صحیح بخاری میں ان کی روایت لیث سے ہے نہ مالک سے فاندفع عنه الجرح تقریب[7] میں ہے ثقة اور خلاصہ[8] میں ہے وثقه ابن حبان فاصاب یعنی ابن حبان نے جو ان کو ثقہ کہا ہے یہی ٹھیک ہے نہ تضعیف نسائی۔ میزان الاعتدال[9] میں ہے ثقة صاحب حدیث ومعرفة یحتج به فی الصحیحین قال ابوحاتم یکتب حدیثه وثقه غیر واحد انتھی۔ یعنی یحیٰی بن بکیر ثقہ اور صاحب حدیث

---

[1] ص ۲۳۶ ج ۱۱ [2] ص ۵۳۱ [3] ص ۲۹۵ ج ۳ [4] ص ۳۶۵ [5] ایضاً [6] ص ۵۵۰ [7] ص ۵۵۰ [8] ص ۳۶۵ [9] ص ۲۹۵ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومعرفۃ ہے اس صحیح بخاری ومسلم میں حجۃ پکڑی گئی ہے۔ ابوحاتم نے ان کی حدیث کو لائق لکھنے کے کہا ہے اور بہتوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے۔ قال ابن عدی ھو اثبت الناس وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ انتھی یعنی ابن عدی نے ان لوگوں میں اثبت اور ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد گیارہ میں ہے قال ابوحاتم یکتب حدیثہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال الساجی ھو صدوق وقال ابن عدی ھو اثبت الناس وقال الخلیلی کان ثقۃ وقال ابن قانع مصری ثقۃ انتھی ملخصاً۔ یعنی ابوحاتم نے ان کی حدیث کو قابل تحریر اور ابن حبان نے ثقات میں اور ساجی نے صدوق اور ابن عدی نے لوگوں میں اثبت اور خلیلی نے ثقہ اور ابن قانع نے ثقہ کہا ہے آگے چلیے

قولہ (۱۴۳) یعقوب بن حمید ابن کاسب المدنی۔ روی عباس عن یحیٰی لیس بثقۃ وقال یحیٰی والنسائی لیس بشیئ وقال ابوحاتم ضعیف۔ ترجمہ روایت کی عباس نے یحیٰی سے کہ یہ ثقہ نہیں ہیں۔ اور کہا یحیی اور نسائی نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا ابوحاتم نے کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ تین شخصوں کی جرحیں جو آپ نے نقل کی ہیں ان کی بابت بھی آپ کو معلوم ہے؟ کہ کس بنا پر یہ جرحیں ہیں سنیے کتب اسماء الرجال میں بتلایا ہے کہ یعقوب کو کسی وجہ سے حد ماری گئی تھی۔ پس ان کے محدود ہونے کی وجہ سے یحیٰی اور نسائی اور ابوحاتم نے ان کو ضعیف کہدیا۔ حالانکہ محدود ہونا کبھی ضعف کی وجہ نہیں ہو سکتا ورنہ کتب اصول سے حوالہ دیجئے اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں صاف لکھ دیا قلت فمن ھذہ الجھۃ لیس الجرح فیہ بقادح۔ یعنی محدود ہونا یعقوب کے حق میں کوئی جرح ڈالنے والی جرح نہیں ہو سکتی۔ پس ثابت ہوا کہ ان تین ناقدوں نے بلا دلیل یعقوب پر جرح کی ہے۔ اسی لیے تو حاکم نے فرمایا ہے جس کو حافظ تہذیب التہذیب ج ۱۱ میں نقل فرماتے ہیں قال الحاکم ابوعبداللہ لم یتکلم فیہ احد بحجۃ انتھی یعنی حاکم نے فرمایا کہ یعقوب کی بابت کسی نے دلیل کے ساتھ کلام نہیں کیا۔ بلکہ ان پر جو کلام کیا گیا ہے محض بلا دلیل ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بمتابعت محمد بن الصباح روایت لی ہے فلا حرج فی المتابعۃ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ جواب نہ دیے جاویں جو عاجز نے ابھی لکھا ہے تو صرف اتنا کہدینا ان کی توثیق کو کافی ہے کہ جب امام بخاری نے ان سے روایت کیا تو ان سے جرح ساقط ہو گئی۔ جیسا کہ تمہید سابق میں اس کا بیان ہوا اسی لیے تو خلاصہ و میزان و ہدی الساری و تہذیب میں خود امام بخاری سے

---

۱ ص ۵۳۱ ۲ ص ۲۳۵، ۲۳۶ ۳ ص ۵۳۴ ۴ ص ۳۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا صدوق ہونا منقول ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تقریب[1] میں ہے صدوق اور خلاصہ[2] میں ہے قال البخاری ھو فی الاصل صدوق وقال ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی لا باس بہ کثیر الحدیث انتھی۔ یعنی یعقوب کو امام بخاری نے کہا کہ اصل میں یہ صدوق ہیں اور ان کو ابن حبان نے ثقات میں اور ابن عدی نے لا باس بہ کثیر الحدیث کہا ہے میزان الاعتدال[3] میں ہے قال البخاری ھو فی الاصل صدوق وروی مضر بن محمد الاسدی عن یحیی بن معین ثقۃ قال ابن عدی یعقوب لا باس بہ ھو کثیر الحدیث انتھی۔ یعنی یعقوب کو امام بخاری نے صدوق اور مضر نے بروایت یحیی ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ اور کثیر الحدیث کہا ہے ہدی[4] الساری میں ہے قال البخاری ھو فی الاصل صدوق وقال ابن عدی لا باس بہ انتھی یعنی یعقوب کو امام بخاری نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم[5] میں ہے۔ قال مضر بن محمد عن ابن معین ثقۃ وقال البخاری ھو فی الاصل صدوق وقال ابن عدی لا باس بہ وھو کثیر الحدیث قال ابن ابی خیثمۃ قال مصعب الزبیری ابن کاسب ثقۃ مامون صاحب حدیث وقال مسلمۃ ثقۃ انتھی ملخ یعنی نصر نے بروایت ابن معین یعقوب کو ثقہ اور امام بخاری نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس بہ کثیر الحدیث اور ابن ابی خیثمہ نے بروایت مصعب ثقہ مامون صاحب حدیث اور مسلمہ نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۷۴) یونس بن ابی الفرات الاسکاف قال ابن حبان لا یجوز ان یحتج بہ لغلبۃ المناکیر فی حدیثہ ترجمہ کہا ابن حبان نے کہ ان سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے بوجہ اس کے کہ ان کی حدیثوں میں نامقبول روایتیں بہت سی ہیں ایضاً

اقول۔ آپ نے اسی کے آگے کی عبارت کو کیوں چھوڑ دیا جس میں خود ہی علامہ ذہبی اس جرح کا جواب دے رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں قلت بل الاحتجاج بہ واجب لثقتہ[6] یعنی یونس کے ساتھ دلیل پکڑنا واجب ہے کیونکہ یہ ثقہ ہیں معلوم ہوا کہ ابن حبان نے بالکل غلط کہا کہ یہ حجت نہیں ہیں اسی واسطے حافظ ہدی الساری[7] میں لکھتے ہیں وشذ ابن حبان فقال لا یجوز ان یحتج بہ لغلبۃ المناکیر فی روایتہ یعنی ابن حبان نے جو یونس کو غیر قابل حجت کہا ہے اس میں وہ شاذ ہیں۔ ان کا قول ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ انہیں حافظ رح نے تقریب[8] میں فرمایا لم یصب ابن حبان فی تلیینہ یعنی ابن حبان ان کے غیر قابل حجت کہنے میں صواب پر نہیں ہیں بلکہ ان سے خطا ہوئی حقیقۃ میں یونس قابل حجت و ثقہ ہیں۔ تقریب[9] میں ہے ثقۃ من السادسۃ اور خلاصہ[10] میں ہے وثقہ ابوداؤد اور میزان[11] میں ہے وثقہ احمد وغیرہ یعنی یونس ثقہ ہے ان کو ابوداؤد احمد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے ہدی الساری[12]

---

[1] ص۵۶۴ [2] ص۳۷۵ [3] ص۳۲۴ ج۳ [4] ص۵۳۴ [5] ص۳۸۴، ص۳۸۵ [6] ص۳۳۹ ج۳
[7] ص۵۳۵ [8] ص۵۳۵ [9] ایضاً [10] ص۳۶۹ [11] ص۳۳۹ ج۳ [12] ص۵۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے وثقہ ابوداؤد والنسائی وقال ابن الجنید عن ابن معین لیس بہ باس وھذا التوثیق من ابن معین وقال عبداللہ بن احمد عن ابیہ ارجوان یکون ثقۃ انتھی۔ یعنی یونس کو ابوداؤد ونسائی نے ثقہ اور ابن جنید نے بروایت یحییٰ لاباس بہ ثقہ اور عبداللہ نے اپنے باپ احمد سے ثقہ کہا ہے تہذیب التہذیب[1] جلد گیارہویں میں ہے۔ قال عبداللہ بن احمد عن ابیہ ارجوان یکون صالح الحدیث وقال ابراھیم بن الجنید عن ابن معین لیس بہ باس وقال ابوداؤد والنسائی ثقۃ انتھی ملخ۔ یعنی یونس کو عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد صالح الحدیث اور ابراہیم نے بروایت یحییٰ لاباس بہ (ثقہ) اور ابوداؤد ونسائی نے ثقہ کہا ہے آگے پہلے۔

---

[1] صفحہ ۴۴۳ ج ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الکنیٰ
حرف الباء

قولہ (۱۷۵) ابوبکر بن عیاش الکوفی المقری صدوق ثبت فی القراءۃ لکنہ فی الحدیث یغلط ویھم وقال ابونعیم لم یکن فی شیوخنا احد اکثر غلطا منہ ترجمہ سچے اور معتمد ہیں قراءۃ میں لیکن حدیث میں غلطی کرتے اور وہم کو دخل دیتے ہیں۔ کہا ابونعیم نے کہ ہمارے شیوخ میں ان سے زیادہ کوئی غلطی کرنیوالا نہیں تھا ایضاً

اقول ان کا وہم وخطا بعد ان کے بوڑھے ہو جانے کے تھا نہ قبل کہولت کے۔ حافظ ہدی الساری[1] میں لکھتے ہیں۔ لما کبر ساء حفظہ فکان یھم۔ یعنی جب یہ بوڑھے ہو گئے تو ان کا حافظہ خراب ہو گیا اور وہم کرنے لگے۔ پس سن شیخوخت کا تو یہی مقتضا ہے۔ اس کو محدثین اختلاط وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور امام بخاری نے روایت قبل اختلاط وکبر سنی کے لینے کا التزام کیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ امام بخاری نے ان سے جس وقت روایت لی تھی اس وقت یہ صاحب وہم نہ تھے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت لیا ہے وہ تین جگہ ہے اور بالمتابعت ہے (۱) ایک تو بمتابعت ثوری (۲) دوسرے بمتابعت ابن عیینہ (۳) تیسرے بمتابعت جریر۔ پس جب امام بخاری نے ان سے بلا متابعت روایت ہی نہیں لیا تو ان کی غلطی ووہم سے کیا حرج ہو سکتا ہے۔ فافہم۔ باقی رہا وہم وخطا کا ہونا۔ یہ تو انسان کی جبلت میں داخل ہے کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب[2] کی بارہویں جلد میں انہیں ابوبکر کے ترجمہ میں کیا خوب لکھا ہے الخطاء والوھم شیئان لا ینفک عنھما البشر فمن کان لا یکثر ذلک منہ فلا یستحق ترک حدیثہ بعد تقدم عدالتہ انتھی یعنی خطا ووہم یہ دونوں ایسی شئے ہیں کہ ان سے کوئی بشر علیحدہ نہیں۔ پس جس سے خطا ووہم زیادہ نہ صدور ہو اس کی حدیث نہ چھوڑنا چاہیئے اور خصوصاً اس وقت جب پہلے اس کی عدالت ثابت ہو چکی ہو چنانچہ ابوبکر کی عدالت ملاحظہ فرمائیے۔ تقریب التہذیب[3] میں ہے ثقۃ عابد وکتابہ صحیح۔ یعنی ابوبکر ثقہ اور عابد ہیں ان کی کتاب صحیح ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر یہ غلطی بھی کرتے ہوں تو ان کی کتاب تو صحیح ہے۔ جس سے کہ حدیث لی جاتی ہے اور سنیئے علامہ صفی الدین خلاصہ[4] میں فرماتے ہیں قال احمد ثقۃ قال ابن عدی لم اجد لہ حدیثاً منکراً۔ یعنی ان کو احمد نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن عدی نے کہا میں نے ان کی کوئی حدیث منکر

---

[1] ص ۵۳۶ [2] ص ۳۶ ج ۱۲ [3] ص ۵۷۶ [4] ص ۳۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پائی منکر تو جب ہوتی جب ان کی کتاب غلط ہوتی۔ واذ لیس قلیس علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں صدوق ثبت صالح الحدیث وقال احمد ثقة وقال ابن معین ثقة ولکتبه لیس فیه خطاء انتہیٰ۔ یعنی ابوبکر سچے اور معتمد اچھی حدیث والے ہیں ان کو امام احمد نے ثقہ و یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے اور ان کی کتابوں میں خطا نہیں ہے۔ حافظ ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں فرماتے ہیں قال احمد ثقة وقال ابن عدی لم اجد له حدیثا منکرا وقال ابن سعد کان ثقة صدوقا عالما بالحدیث وقال العجلی کان ثقة صاحب سنة انتہیٰ یعنی ابوبکر کو احمد نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں پائی اور ان کو محمد بن سعد نے ثقہ صدوق عالم حدیث اور عجلی نے ثقہ صاحب حدیث کہا ہے اور وہی حافظ ابن حجر اپنی ضخیم کتاب تہذیب التہذیب جلد دوازدہم میں مفصل ارقام فرماتے ہیں قال الحسن بن علیلے ذکر ابن المبارک ابابکر بن عیاش فاثنی علیه وقال صالح بن احمد عن ابیه صدوق صالح وقال عبد الله بن احمد عن ابیه ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی لا باس به وانی لم اجد له حدیثا منکرا وقال العجلی کان ثقة قدیما صاحب سنة وعبادة وقال ابن سعد کان ثقة صدوقا عارفا بالحدیث والعلم وقال الساجی صدوق انتہیٰ ملخصا یعنی حسن نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک نے ابوبکر کا ذکر کر کے ان کی اچھی تعریف بیان کی اور صالح نے روایت اپنے باپ احمد ان کو صدوق صالح الحدیث اور عبداللہ نے روایت اپنے والد احمد ان کو ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ان کو ابن عدی نے لا باس بہ کہا اور کہا کہ میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں پائی اور ان کو احمد عجلی نے پرانا ثقہ صاحب حدیث و عبادت اور محمد بن سعد نے ثقہ صدوق اور علم حدیث کا عارف اور زکریا ساجی نے صدوق کہا ہے کہیے سمجھ گئے۔ ع

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا تھا فیصلہ دل کا

دیکھا جناب! یہ ہے امام بخاری کی صحیح جامع بخاری کا کمال اور اس کے رواۃ کا جروح و قدوح سے پاک و مبرا ہونا اور زیور توثیق سے مزین و محلی ہونا۔ کیا اب بھی آپ اپنی آنکھ نہ کھولیں گے۔ اور صحیح جامع بخاری کے بے مثل ہونے پر ایمان نہ لاویں گے۔ لیکن جو شخص ولٰہذا عین لا یبصرون بہا کا مصداق ہو اس سے مجبوری ہے۔ سچ کہنا متنبی نے اس کو صحیح بخاری زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے ؎

واذا خفیت علی الغبی فعاذر ۔۔۔ ان لا ترانی مقلة عمیاء

لہ ص ۳۴۶ ج ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ کہ اس جریدہ فریدہ نے باوجود قلت فرص وکثرت غصص وہجوم افکار وکثرت اسفار وعدم فراغ بال از مہمات وانواع اشغال بعون الٰہی وبرکت رسالت پناہی کیفما اتفق کسوت انجام ولباس اختتام پہنا۔ اور پریشانی نے اس رسالہ علالہ کی جس نوع سے کہ مامول تھی شیرازہ جمعیت کا پایا۔

ولیکن ھذا آخر ما ظھر لی فی ھذا الکتاب۔ وبدا لی من توفیق الملک العزیز الوھاب۔ فی ابطال ما فاہ فی الکلام المحکم بالاشتھار الی الدرجۃ القصوی۔ ودفع ما ھذی بہ وھو قلیل الجدوی لبعض من وقع بادعاء الحنفیۃ فی ورطۃ التقلید۔ وترک السنۃ بالتمرد والتعقید وجند الجنود الاراء الفاسدۃ والافکار الکاسدۃ۔ لیدفع ویطفئ نور البخاری بافواہ ورسالتہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکارھون وھو مع ھذہ الصناعۃ والجھالۃ والحماقۃ لا یکف بل یخوض فی ما لا یعلم۔ ویکتب بما لا یفھم ویغالط المسلمین۔ ویھدم اساس الدین۔ فالی اللہ المشتکی۔ الذی یعلم السر واخفی۔ فاحمد اللہ علی ما انعم علی باختتام ھذہ الرسالۃ المبارکۃ منی وان کنت لست بذاک بل خائف من اعمالی وغدراتی وفجراتی وعجری وبجری وحبری وسبری فاغفر لی ولوالدی وارحمنی وایاھما واختم لی بالحسنی انت غفار لمن تاب وتسمع لمن ناب۔ وآخر دعوای ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خاتم النبیین وسید المرسلین وشفیع المذنبین وسلم الی یوم الدین۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ؎

یلوح الخط فی القرطاس دھراً
وکاتبہ رمیم فی التراب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از مولانا مولوی سید محمد نذیر الدین احمد صاحب جعفری ہاشمی (ملا فاضل)

مدرس اول مدرسہ اسلامیہ اہل حدیث بنارس

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ واقع میں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے ان کو صحیح بخاری کے ساتھ بھی ضرور ہی محبت ہے اس لیے کہ یہ مطابق خواب بعض بزرگ آنحضرت صلعم کی خاص کتاب ہے چونکہ اس کی نصرت میں مولوی محمد ابوالقاسم صاحب نے رسالہ الامر المبرم تالیف کیا ہے۔ لہٰذا میں مولف کیلئے اس دعا پر خاتمہ کرتا ہوں اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نذیر الدین احمد عفی عنہ

از مولوی حکیم حافظ عبد المجید صاحب مدرس مدرسہ مذکور بنارسی

کتاب لو تاملہ ضریر لعاد کریمتاہ بلا ارتیاب

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ بعض قاصرین ناعاقبت اندیش نے بمقتضائے۔ ع نمی روید از تخم بد بار نیک۔ کے صحیح بخاری (جس کا اصح الکتب ہونا بعد کتاب اللہ کے فقہا و محدثین کے نزدیک ایک امر مبرم و مسلم ہے) کے بعض رواۃ پر جرح و قدح کیا تھا اور اس کا نام۔ ع۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ الکلام المحکم رکھا تھا اس کا ایسا صحیح اور واقعی جواب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب نے لکھا جس سے مردود کا غیر محکم اور رد کا مبرم ہونا کالشمس فی نصف النہار بین الابصار ظاہر ہو گیا۔ خدا اس سعادت مند مجیب کو احقاق حق و ابطال باطل میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

حکیم عبد المجید عفی عنہ

از مولوی سید محمد عبد الکبیر صاحب بہاری مدرس مدرسہ مذکور بنارس

الحمد للہ الذی لہ ملک السموات والارض وھو علی کل شیء قدیر۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد الذی ارسل الی کل صغیر و کبیر اما بعد۔ اس عاجز نے کتاب الامر المبرم کو من اولہ الی آخرہ دیکھا ماشاء اللہ خوب کتاب ہے اپنے باب میں فی زماننا بے مثل دیکھتا ہے۔ مولف نے اس کی تالیف میں بڑی محنت و جانفشانی کی ہے۔ اے اللہ اس کتاب کو مقبول انام فرما اور مولف کو یوماً فیوماً علم دینی و دنیوی میں ترقی دے اور اس کو اپنے اعداء پر غالب کر اور اس کے اعداء کو مغلوب۔ آمین

الراقم المحروف عبد الکبیر عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از مولانا محمد منیر الدین خانصاحب (ملا) مدرس مدرسہ مصباح الہدے بنارس

ماشاء اللہ بنارس کے شہرۂ آفاق جوان صالح جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ اپنی طاقت خداداد سے پوربی دھوتی پر شاد کو ایسی پچھاڑ پچھاڑی کہ کساری کی دال اور بھوجپوری چاول آنتوں سے باہر نکل پڑا اور زبین کو دانتوں سے پکڑ کر سسکتا اور اپنے کیے کا دبالی بھگت رہا ہے۔ ان بلش لبیک لشمایہ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیرا الجزاء

خاکسار محمد منیر خاں عفا اللہ عنہ

از مولوی ابو الحسنین محمد عبد المجید صاحب (ملا) مدرس مدرسہ مذکور بنارس

یہ رسالہ مولوی عمر کریم ایسے منہ پھٹ معترض کا منہ توڑ جواب ہے جس نے مذہبی دنیا میں بخاری ایسی کتاب پر جس کے رواۃ کے ثقاہت پر قرنوں سے اتفاق امت ہے جرح کر کے فرقہ ناجیہ ما انا علیہ واصحابی کا دل دکھایا۔ خداوند تعالیٰ ہمارے دوست مولوی ابو القاسم صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے کل توہمات کو ہباءً منثورا کر دیا۔

خاکسار محمد عبد المجید۔

از حاجی حافظ ممتاز احمد صاحب دہلوی مقیم شہر بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ یہ رسالہ الامر المبرم مصنفہ جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب زاد اللہ علمہ وعملہ وفضلہ جو جواب میں الکلام المحکم مولفہ مولوی عمر کریم پٹنوی ہداہ اللہ تعم کے لکھا گیا فی الواقع بے مثل و بے نظیر ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں امر حق کا اظہار ہے اور الحق یعلو ولا یعلی ایک سچی گفتار ہے۔ خدا مولانا کو ہمیشہ اظہار حق کی توفیق دیوے۔ آمین

خاکسار ابو الحمید ممتاز احمد

از مولوی محمد حیات اللہ صاحب واعظ شہر بنارس!

عمر کریم (علیہ ما یستحقہ) کے جواب میں آپ نے جس قدر رسائل لکھے ہیں۔ سب کا میں نے مطالعہ کیا۔ اور ہر ایک کو اپنے باب میں بے نظیر پایا خصوصاً اس کتاب سے زیادہ اور کوئی امر مبرم نہیں ہو سکتا خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

محمد حیات اللہ بنارسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از مولوی ابو اسرائیل محمد اسماعیل خانصاحب ساکن پرلوا ضلع پرتاب گڈھ

مولانا! آپ کی الامر المبرم واقعی امر مبرم ہے۔ جو مصنوعی الکلام المحکم کے لیے سیف صارم ہے۔ آپ کی یہ کم سنی اور بلا کی ذکاوت! بے شک یہ اسی امام کا اثر ہے جو اپنی کم سنی میں امام با کمال ہو چکا تھا۔ اعنی بہ اکاماً الہمام البخاری علیہ الرحمۃ من اللہ الباری۔ خدا آپ کو اس سے زیادہ توفیق دے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں۔ ؎

جزاہ اللہ الناس عنا جمیعًا بخیر جزاء ذی ثناء مخلد

اور آپ کا احسان ملک کے ہر قوم کے سر پر ہے۔ لہذا سب کو ضرور ہے کہ آپ کے حق میں دست بدعا ہیں ؎

ھاک یا فخر الاناضل واجب علی کل ذی فضل بدا ھر مظلم

عاجز ابو اسرائیل محمد اسماعیل عفی عنہ

از مولوی کفایت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اصلاح المسلمین بانکی پور پٹنہ

حداثۃ السن میں جو کارنمایاں آپ سے ہو رہے ہیں تعجب خیز و حیرت انگیز ہیں۔ مولوی عمر کریم کے جوابات کا التزام جو آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے عامہ اہلحدیث خصوصًا ہم لوگ اہل پٹنہ غایت متشکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرما کر اپنے جناب میں نہایت قبولیت عطا فرماوے اور آپ کو بجمیع الوجوہ بدرجہ اعلیٰ سعادت دارین سے مشرف و ممتاز فرماوے۔

کفایت حسین عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصائد

در مدح امام بخاری رح و توصیف جامع صحیح ایشان از سخنور فصیح اللسان

نکتہ سنج بلیغ البیان مولوی اقبال احمد بڈہرپوری!

محسودِ ملک رتبۂ والائے بخاری
مقبول سلف صحت یکتائے بخاری

قرآن کے سوا آج زمانے میں نہیں ہے
صحت میں صحیفہ کوئی ہمتائے بخاری

تحقیق روایت ہو کہ توثیق درایت
عنقا ہے ہر ایک وصف میں ماتائے بخاری

ہے اور کتابوں کو بھی گو دعوائے صحت!
پر سب سے مرجح ہے یہ دعوائے بخاری

مجموعۂ اخبار رسولِ عربی ہے
کیونکر نہو ہر دل میں تمنائے بخاری

یہ قول نبی ہے اسے کس طرح نہ مانیں!
ہم وہ نہیں جو مانتے ہوں رائے بخاری

جن آنکھوں میں ہے روشنیٔ نیّرِ اسلام
سرمہ ہے انہیں خاکِ کفِ پائے بخاری

ملحد ہے جسے عشق نہیں قولِ نبی سے
ایماں کی علامت ہے تولائے بخاری

ہر اہلِ بصیرت ہے دل و جان سے مفتوں
اللہ رے جمالِ رخِ زیبائے بخاری

سیراب کریں گے انہیں کل ساقیٔ کوثر
ہے آج جنھیں نشہ صہبائے بخاریؒ

سدہ چمنِ خلد ہو سو بار تصدق
گر دیکھ لے نخلِ قدِ رعنائے بخاری

تالیف ہو بے مثل تو پھر کیوں نہ ہو یکتا
وہ فخرِ ائمہ چمن آرائے بخاری

رضواں کو بہارِ چمنِ خلد نہ بھائے
دیکھے جو کبھی روضۂ خضرائے بخاری

اوراق ہیں اس کے ثمر باغِ رسالت
کیوں روکش سدرہ نہو طوبائے بخاری

ان چشموں میں جو بحرِ رسالت سے رواں ہے
ہے پاک ترین عین مصفائے بخاری

کی غوطہ زنی قلزمِ تحقیق میں برسوں
تب ہاتھ لگا لولوئے لالائے بخاری

یک جا کیا اخبارِ صحیحہ کو پرکھ کر
سر سبز ہے احسان کرم ہائے بخاری

جو لوگ کہ ہیں رائے کے پھندے میں گرفتار
وہ کس لیے کرنے لگے پروائے بخاری

پر بادۂ عشقِ نبوی سے جو ہیں سرشار
ہیں وہ تو دل و جان سے شیدائے بخاری

اک دم میں شفا ہوتی بدعت کے مرض سے
واللہ ہے کیا فیضِ مسیحائے بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبارِ نبیؐ سے ہو عداوت ہو اور اس پر — اسلام کا دعوے کریں اعدائے بخاری
برسوں رہ تحقیق میں سو گرم سفر تھے — سو سے فضلا کے نہیں کم پائے بخاری
اسؔ میں نظر آتے ہیں خط و خال رسالت — اللہ رے مرآۃ جلا سے بخاری
کافور ہوئی جاتی ہے تاریکیٔ بدعت — دیکھو تو ذرا فیض تجلائے بخاری
کیا ہوتا ہے گر شپرہ چشم اس کو نہ دیکھیں — چشم اولی الابصار میں ہے جائے بخاری
ہے سطروں میں اس کے کشش گیسوئے محبوب — کیوں اہل نظر کو نہ ہو سودائے بخاری
جو نقطہ ہے وہ مردمک چشم خرد ہے — کیوں دیدۂ حق بیں میں نہ کھب جائے بخاری
ہر حرف سویدائے دلِ اہل صفا ہے — دل کش ہے غرض جملہ سراپائے بخاری
کیوں حل مسائل کریں ہم زید و بکر سے — کافی ہے ہمارے لیے فتوائے[له] بخاری
ہے اس سے عیاں جلوۂ خورشید صداقت — کیوں آنکھیں نہوں محو تماشائے بخاری
حافظ تو تھے اقوالِ رسولِ عربی کے — مانا ہے عجم مولد و منشائے بخاری
ہر چند کہ پر خار ہے یہ مرحلہ لیکن — تھا عشقِ نبی ولولہ افزائے بخاری
راہِ طلبِ حق میں صعوبات زمانہ — کچھ بھی نہ ہوئیں حوصلہ فرسائے بخاری
قرآں بھی اسی حرف سے آغاز ہوا ہے — کیوں قابل توقیر نہ ہو جائے بخاری
یہ پر تو تھا جلوۂ انوارِ نبیؐ کا — پتلی سے روشن تھا سویدائے بخاری
چھپ سکتی نہ تھی ظلمت کذب اس کے مقابل — وہ آئینہ تھا قلب مصفا کائے بخاری
خالص کو علیحدہ کیا ہر اک غش و غل سے — معیار تھا گویا دل دانائے بخاری
ہوتا ہے مشامِ کھلا جس سے معطر — ہے رائحہ عنبر سارائے بخاری
جو لکھی روایت وہ دُر قلزم تحقیق — اللہ رے کلکِ گہر آمائے بخاری
ملتا ہے شبہ دیں سے شرف ہم سخنی کا — پھر مومنِ کامل کو نہ کیوں بھائے بخاری
گردوں پہ ہوا طائرِ سدرہ بھی گرفتار — اللہ رے خم زلف چلیپائے بخاری
سو بار کریں برگِ گلِ خلد تصدق — ہاتھ آئیں اگر حوروں کو اجزائے بخاری
حاجت ہے بصیرت کی پئے معرفتِ حق — کب ہونے لگے کور شناسائے بخاری
ممکن نہیں چھ لاکھ حدیثوں کا پرکھنا — ہر ایک سے جز دیدۂ بینائے بخاری
تائید الٰہی تھی ضرور ان کی معاون — اس عہدۂ مشکل سے جو برآئے بخاری

ز معاف اس کی یعنی نظر آج محتی حضرت کے استعمال۔

له یعنی جامع صحیح ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنقید روایات ہیں اس وقت سے اب تک — تسلیم ہے سب کو یدِ طولائے بخاریؒ
عالم میں کوئی ایسا محدث نہیں گذرا — برتر ہے بہت شان معلائے بخاریؒ
اس نورِ الٰہی کی ضیا یوں ہی رہے گی — افواہ سے ممکن نہیں اطفائے بخاریؒ
آساں نہیں تالیفِ احادیثِ صحیحہ — یہ کام ہے الحق یدِ بیضائے بخاریؒ
اقبال دل افگار بس اب ختم سخن کر — آساں نہیں حصر صفت ہائے بخاریؒ

از شاعر شیریں سخن منشی عبدالروف صاحب موحد متوطن ایلچ پور دکن۔

تعصب اور حسد دل سے مٹائے جسکا جی چاہے — بخاری کا محب یاں اب کہائے جسکا جی چاہے
جہاں میں ان دنوں مجھ پر زبس انعامِ باری ہے — بخاری کا محب ہوں آزمائے جس کا جی چاہے
امامِ باصفا کی مدح سے رطب اللساں ہوں میں — سنے اوصاف ان کے مجھ سے آئے جس کا جی چاہے
خلیل اللہ سا کعبہ دیں کو کیسا معمور — محبت ان سے رکھ عظمت بڑھائے جس کا جی چاہے
ہوئے ان کی سعی سے سنت و توحید یاں روشن — بس ایسی روشنی سے فیض پائے جسکا جی چاہے
محمدؐ نے محمدؐ کا کیا دیں ہے منور یاں — امام بخاریؒ کرے تصدیق اور صادق کہائے جس کا جی چاہے
ہوئے سولہ برس کی عمر میں اکمل حدیثوں میں — شک اس میں لائے اور منکر کہائے جس کا جی چاہے
حدیثوں کی ہوئی شہرت ہے ان سے خوب عالم میں — میرے کہنے پہ کیا ہے آزمائے جس کا جی چاہے
بخار آتا ہے بدعی کو تو بس نام بخاری سے — بخاری کے حسد سے خار کھائے جس کا جی چاہے
بخاری کا ہے جو دشمن وہی دشمن ہے احمدؐ کا — پس ایسی دشمنی سے دیں گنوائے جس کا جی چاہے
ہوئی مقبول عالم میں یہ جامع مستجاب ان کی — پڑھے اس کو پڑھائے اور سنائے جس کا جی چاہے
ہے درجہ دوسرا اس کا کتاب اللہ باری سے — تو باری باری اس سے فیض اٹھائے جس کا جی چاہے
رسولِ حق نے فرمایا ہے ہاں اس کو کتاب اپنی — حقیقت اس کی ہم سے سن کے جائے جس کا جی چاہے
محاسن اس کے ہوں اللہ اکبر کیا بیاں مجھ سے — فضائل سے فضیلت پائے آئے جس کا جی چاہے
مولف کو ملی ہے حضرت نبوی سے خوشخبری — تو منکر بن کے یاں ایماں گنوائے جسکا جی چاہے
لکھی ہے نزد منبر بیٹھ کر مسجد میں حضرت کے — فضائل اور ہم سے سننے آئے جس کا جی چاہے
حیات ان کی میں یاں ستر ہزار اشخاص نے یارو — صداقت اس کی کی ہے دیکھ جائے جس کا جی چاہے
جہاں میں بس ہے شہرت اسکی یارو مہر النور ساں — کرے انکار اور شپر کہائے جس کا جی چاہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملی نعمت کتابِ حق کے بعد از ہم کو یہ عظمیٰ
تو دونوں نعمتوں سے فیض پائے جس کا جی چاہے

احادیثِ نبی کی کیا ہوئی تدوین ہے واللہ
احادیث نبی کا درس پائے جس کا جی چاہے

ہوئے ہیں جا بجا اب درس اس کے ہند میں جاری
بس اس کے درس سے یاں حظ اٹھائے جس کا جی چاہے

ہیں اس سے رافضی اور بدعتی یارو بہت جلتے
سنا کر اس کو دل ان کا جلائے جس کا جی چاہے

ہیں سنی منبسط اس سے تو بدعی منقبض اس سے
تو سنی بن کے اس سے لو لگائے جس کا جی چاہے

موحد ہی کیا کرتے ہیں اکرام اس کا دل سے یاں
مخالف اس کا بن ناری کہائے جس کا جی چاہے

گروہ اہل سنت میں ہے اس کی قدر روز افزوں
پس اس کی قدر سے عزت بڑھائے جس کا جی چاہے

مطیعان جناب احمدی ہیں اس کے شیدائی
رکھا اس سے انس اور فردوس پائے جس کا جی چاہے

موحد کی غزل سنکر کہا یہ اہل سنت نے
بیاں ایسا کوئی ہم کو سنائے جس کا جی چاہے

ولہ ایضاً

پس از حمد ایزد و نعت نبیؐ
بخاری کی توصیف لکھوں ابھی

جسے انس یار و بخاری سے ہے
اُسے ربط اللہ باری سے ہے

او وصافِ احمد امام زمن
مفخر شدہ زیبر چرخ کہن!

مزین نمود است دینِ نبیؐ
پذیری نہ قولم تو باشی خوشے

عدوے مجازی ست خصم رسول
تو گفتار من کن سراسر قبول

جو دشمن بخاری کا ہے در جہان
مخالف نبی کا ہے وہ بے گماں

نبی کا ہے دشمن خدا کا عدو
سنو گوش دل سے میری گفتگو

ہوئے شاد ان سے جناب رسول
نہ مانے جو اس کو وہ ہے بس جہول

مشرف ہوئے ہیں وہ عالی مقام
نبی کی زیارت سے اندر منام

ہوئے ہم کلام ان سے حضرت نبی
وشاباشی حضرت سے ان کو ملی

محمد نے دین محمد کو یاں
منور کیا مثل مہر جہاں

(وہم بخاری)
ہوئے شانزدہ سال میں وہ امام
بس اکمل حدیثوں میں ہے نیک نام

حدیثیں تھیں چھ لاکھ بس ان کو یاد
ملی نعمت ان کو ز رب العباد

احادیث نبوی کی تدوین کی!
ز بس دین احمد کی تزئین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی فراہم کیا — مرتب کیا نسخہ کیمیا
ہو تا حشر رحمت کا ان پر نزول — سبق جناب محمد رسول
محب ہوں بخاری کا میں خیر سے — جسے شک ہو وہ آزمائے مجھے
بخاری کا یاں سن کے نام نکو — بخار آتا ہے بدعی زشت کو
حسد سے بخاری کے جو خوار ہے — پس اللہ کی اس پہ پھٹکار ہے
ہے جامع بخاری بڑی شان کی — ہے رہبر یہی ہر مسلمان کی
یہ جامع ہے بس جامع فضل و خیر — نہو چین مومن کو اس کے بے غیر
کتاب الٰہی کے بعد از یہاں — ہے درجہ بڑا اس کا اے مومناں
وہ مسجد میں احمد کے منبر کے پاس — ہے اس کو لکھا با وضو با سپاس
ہیں رفاض و بدعی بس اس کے حسود — مسلمان نہیں ان کو سمجھو یہود
ہوئے درس جاری ہیں اس کے یہاں — بہ روم و بہ مصر و بہ ہندوستاں
کرو فیض حاصل تم اس سے مدام — پڑھو اور پڑھاؤ اسے صبح و شام
سنو اس کو تم اور سناؤ دوام — حوض اس کے جنت میں پاؤ مقام
رکھو درس اس کا تم اے مومنیں — ہوں خرسند تم سے رسول امیں
یہ ہے نہر فیضان اے مسلمیں — کرو تازہ تم اس سے بستان دیں
موحد کریں قدر اس کی یہاں — یہ ہے اہل بدعت کے حق میں سناں
صداقت میں اس کے ہو بس شک جسے — پٹے رفع شک ہم سے آ کر ملے
تشفی کریں گے ہم اس کو ضرور — کریں ہم نہ اس کام میں کچھ قصور
ہے شہرت میں یہ مثل مہر منیر — کرے قدر اس کی جو ہو دے بصیر
دکھے ہے نہ شپر کو دن میں ذرا — تو خورشید کی اس میں کیا ہے خطا
رہو درس میں اس کے شاغل بدل! — جلاؤ تم اعدا رکے بس خوبدل
یہاں تم پہ بس فضل باری یہ ہے — تمہارے لیے فیض جاری یہ ہے
حیات مؤلف میں اے دوستدار — مصدق ہوئے اس کے نوے ہزار
جو منکر ہوا اس کا ایماں گیا — ہو محشور در زمرۂ اشقیا ر
تو کر عزت بس اس کی اے نیکنام — نہ مانے تو ہو دے سزائے علام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو پٹنہ کا بدعی ہے اک مولوی
مخالف بنا ہے وہ اس کا غوی

ہے سنت کا دشمن زبس پر غرور
حذر مومنوں کو ہے اُس سے ضرور

مٹانے میں سنت کے شاغل وہ ہے
اشاعت میں بدعت کے مائل وہ ہے

یہاں حالِ محشر سے غافل وہ ہے
حکایاتِ باطل کا ناقل وہ ہے

ہے بیجا یہ سب اس کا شور و شغف
کرے عمر اپنی ہے اس میں تلف

ہے ناحق یہ سب اس کا شور و شغب
گیا بھول محشر کا رنج و تعب

کرے عاقبت اپنی ہے یاں خراب
وہ محشر میں کیا دے گا حق کو جواب

ہے رفاض سے اس کو از بس وفاق
عدو اہل سنت کا ہے پر نفاق

نفاق و شقاق اس کا شیوہ ہے یاں
رہو دور اس سے تم اے مومناں

دعا تجھ سے میری ہے اے کردگار
گنہ بخش دے میرے آمرزگار

موحد کا تو خاتمہ کر بہ خیر
نہ فریاد رس ہے کوئی تجھ بغیر

از چکیدہ قلم جادو رقم شاعر بے مثیل مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی

حدیثوں میں بخاری کی عجب شانِ معظم ہے
کتابِ حق مقدم اس سے یہ سب سے مقدم ہے

فضائل اور گو اس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں
کتابِ مصطفےٰ ہونے کا رتبہ صرف کیا کم ہے

رُواۃ اس کے ثقاہ اور عادل و ثبت اور حجہ ہیں
فقاہت اور ضبط و اتقان کا مُسلّم ہے

محدث جتنے دنیا میں ہیں گذرے راسخ و کامل
سرِ تسلیم سب کا اس کی صحت کے لیے خم ہے

تواتر کی طرح حجہ ہیں اخبار آحاد اس کے
جہاں ہے مستفیض اس سے کہ یہ مشہور عالم ہے

خطاؤں سے مبرا ہے بھری ہے رشد و حکمت سے
جو دانائی میں لقماں ہے تو عصمت میں یہ مریم ہے

کلام اللہ کے مانند اس کے تیس پارے ہیں
کہ وحی غیر متلو ہونے کا رتبہ ہی کیا کم ہے

مسرت ہر زماں ہوتی ہے دیدِ حسنِ جاناں سے
بخاری کے جو شیدا ہیں انہیں کس بات کا غم ہے

احادیث نبی کی ساری دنیا دیکھ لو اس میں
یہ آئینہ سکندر کا ہے یا یہ ساغر جم ہے

بسی ہے جان و دل میں اسقدر الفت بخاری کی
نچھوڑیں گے اسے عشاق دم میں جب تلک دم ہے

حیات طیبہ پاتے ہیں ہر یک مردہ دل اس سے
عجب معجز نما ہے یہ عجب عیسائے مریم ہے

نہیں جامع صحیح ایسا سنن ایسا کوئی ہرگز
نہ ایسا کوئی مسند ہے نہ ایسا کوئی معجم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیوضِ رُشد اور خیر کثیران دو سے جاری ہے — کتاب اللہ کوثر ہے بخاری چاہِ زمزم ہے
کلام مصطفےٰ کے ہجر میں مجروح جو دل ہیں — مبارک ہو بخاری کی تلاوت ان کو مرہم ہے
محبانِ نبی آبِ بقا اس کو سمجھتے ہیں — مگر جو منحرف ہیں دیں سے ان کے لیے سَتم ہے
نہیں ہے اہل سنت سے کبھی طاعن بخاری کا — وہ جاہل ہے غبی بے دال کا بے شبہہ لبوم ہے
فان تحمله یلهث اور ان تترکه یلهث کا — وہی کلب الکلب مصداق ہے جو رشکِ بلعم ہے
نہیں حد اس کی گمراہی کی جو منکر ہوا اس سے — وہ اطغیٰ ہے وہ اکفر ہے وہ اجہل ہے وہ اظلم ہے
ابوالقاسم محمد بھی عجب ہے حامیٔ سنت — کلام اس کا ہے یا شمشیر ہے یا امر مبرم ہے
جہاں پٹنہ کے بدعی نے اٹھایا سر جہالت سے — وہاں اس کے مقابل اس کی شمشیر بیاں خم ہے
لکھی وہ امرِ مُبرم کٹ گیا جس سے سرِ بدعی — عجب تیغ و دپیکر ہے عجب یہ سیف صارم ہے
مچا ہے شور و ویلا کہ اجڑا خانۂ بدعت — بخاری کے جو منکر ہیں بپا اک ان میں ماتم ہے
سخن سنجی میں تو اے قمس اور اعلیٰ فصاحت میں — نہیں ہرگز ظہوری اور فردوسی سے کچھ کم ہے!

از مولوی برکت علی صاحب برکت پنشنر لودھانوی

فقیہ کشتیٔ سنت تمہارا ناخدا کیسا؟ — امام فن احادیثی تمہارا پیشوا کیسا؟
امام بوحنیفہ سا تمہارا رہنما کیسا؟ — ہمارا بوحنیفہ ہے تمہارا دلربا کیسا؟
یہ دونوں طبقہ اولیٰ کے تھے اعلیٰ امو نسے — کسی ناچیز کا منہ ان کے حق میں ہے کھلا کیسا؟
بتائے مولوی عمر کریم اب راستبازی سے — وہ یوں بعض امام مجتہد پر ہے تلا کیسا؟
یہ بے خبری ہے سنت سے زباں پر ہے ترے شکوہ — امام مجتہد کا علم بخاری کا بھلا کیسا؟
بصارت عقل سے دیکھو تڑپ جاؤ ندامت سے — تیرے ناقص دلائل کا ہوا قلع قمعا کیسا؟
امام اعظم سنت سے کیا نسبت ہے بدعی کو — ہے کرتا بدعتی سنت کا دعوےٰ برملا کیسا؟
عجب ناداں ہے حنفی مقابل اہل سنت کے — ہتھیلی پر دیا سرسوں کر الیسری میں بڑھا کیسا؟

تعارف ہو تا برکت سے تو ہوتا فیض بھی حاصل
گریباں میں نظر ڈالے تو دیکھے گل کھلا کیسا؟

تمام شد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

مولانا ابوالطیب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی سے کون واقف نہیں؟ آپ خاکسار کے شیوخ حدیث سے تھے۔ اور عاجز پر بہت مہربان رہتے خصوصاً فتوی کے رسائل سے بے انتہا خوش ہوتے اور ان کو بالالتزام من اولہ الی آخرہ ملاحظہ فرما کر تقریظ لکھ دیتے۔ اور ہر قسم کی اعانت اس کے لیے فرماتے۔ یہ کتاب الامر المبرم بھی فقیر نے آپ ہی کے ایماء سے لکھنی شروع کی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ الکلام المحکم کا جواب لکھو میں تم کو دو عمدہ کتابیں بطور انعام کے دونگا (۱) ایک نہایہ ابن اثیر کامل ہر چہار جلد (۲) دوسری تہذیب التہذیب کامل بارہ جلدیں۔ چنانچہ نہایہ تو آپ نے پہلے ہی مرحمت فرمائی۔ اور تہذیب التہذیب کے لیے بعد اتمام کتاب ہذا وعدہ تھا صرف لکھنے کے لیے اپنا نسخہ مرحمت فرمایا تھا۔ اور طبع کے لیے نقدی امداد کا وعدہ تھا اور کچھ مرحمت بھی فرمایا تھا۔ افسوس کہ قبل اشاعت کتاب ہذا آپ بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ یوم سہ شنبہ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۱۱ء بوقت ۶ بجے صبح بعارضہ طاعون انتقال فرما گئے۔ اور جس وقت کہ دنیا کا آفتاب طلوع ہوا تھا اسی وقت دین کا آفتاب (شمس حق یعنی حق کا آفتاب) غروب ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ ع

جی کے جی ہی میں رہے ارمان سارے چل بسے

اب آپ کے خلف الصدق مولوی حکیم محمد ادریس صاحب رجوذی علم وذی لیاقت شخص ہیں ہمیں امید ہے کہ مولانا مرحوم کی سچی جانشینی فرماویں گے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح اعلان کردیں گے۔ من کان لہ عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدۃ او دین فلیاتنا (بخاری ج۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار و تواریخ انتقال مولانا مرحوم

ما لقلب اسفٍ من حیث یفرغ باکیا — کیف اسلوہ بصبر جاء نعی الاکمل
یعنی مولینا الکریم الفاضل المتورع — اسمہ شمس و نور رسمہ فی الامثل
مات فی الطاعون قلقا صابرا فی دارہ — کان بشاشا بلقیا اللہ کالمتوکل
خاف فکری ھاتما وناح برأس الاجل — راح شمس الحق حقا فی الربیع الاول
۱۳ ۲۹ ھ

دیگر عربی

غاب عن عینای شمس فی السحاب تداختفی — اظلم الدنیا لفقدہ کان من اھل الثریٰ
خفت فی تاریخہ ای الداعاء مبارک — نور اللہ بنور تام قبرہ - انی
۱۳ ۲۹

دیگر فارسی

آمدہ فصل خزاں در گلستانِ باغِ علم — از چمن بستند محمل بلبلانِ باغِ علم
رنگ دیگر گل نگرفتہ از خزاں آخر کجا — آن بہار لالہ زار بے خزانِ باغِ علم
خونِ دلِ من گشت از پیکانِ اندوہ فراق — خوں چکد از ہر دو چشم دوستانِ باغِ علم
حیف در دست غم بسپرد و از عالم برفت — فاضل علامہ شمس الحق جوانِ باغِ علم
رحلتِ او داغ اندوہ و ملال و غم نہاد — ہر دلِ ریش آشنائے مردمانِ باغِ علم
نو بہار گلستانِ خُلق و فضل و کرم وجود — حیف رخصت شد ز بزمِ عالمانِ باغِ علم
سینہائے دوستانِ علم چوں صد برگ شد — چاک چاک از رحلتِ ایں باغبانِ باغِ علم
آتشِ درد وفاتِ آں امیر المومنیں — سوختہ رخت قرار ساکنانِ باغِ علم

خاتم العلما از حق - فاضل بحق بزحق
۲۹ ۱۳ ۲۹ ۱۳
گفتہ شد در گوشِ من اے دوستانِ باغِ علم

دیگر اردو

ہر طرف چھا گئی نکبت کی سیاہی کیسی — گر پڑا کوہِ الم ہائے یہ کیسے یکدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتے روتے ہوئیں بے نور ہماری آنکھیں — صدمہ سے چور ہے ہر شخص کوئی زیادہ کوئی کم
علم دنیا سے اوٹھا ڈوب گیا سورج حق — کیوں نہ کہرام مچے۔ کیوں نہو گھر گھر ماتم
سر اعدا کو اوڑا کر ہوئے وہ آج شہید — اعنی شارح ابا داؤد مفتی عالم
۱۳ ھ ۲۹

ایضاً ۔ اُردو

کیا تم سے کہوں کہ غم ہیں کیا کیا — چکر میں ہے دماغ ہے ہے
ہوں ایک دو تو بھلا کہوں بھی — ویراں ہوا سارا باغ ہے ہے
ورود سمن کی امید ہو کر — لالہ سا ہوا یہ مراغ ہے ہے
بلبل بھی اڑی یہ نوحہ رو کر — کیسے مٹے گا یہ داغ ہے ہے
ہر شاخ چمن پر تھا بسیرا — اب ہر طرف بوم و زاغ ہے ہے
وہ باغبان لا پتہ ہے جب سے — کچھ بھی نہ ملا سراغ ہے ہے
مت پوچھو بہت یہی سمجھ لو — گل ہو گیا اب چراغ ہے ہے

مختلف مادۂ تاریخ

وھو خیرکم من ینفع الناس — عاب باذن اللہ — راح شمس الحق کان تقیا
۱۳ ھ ۲۹ ۱۳ ھ ۲۹ ۱۳۲۹ھ

الخسف شمس الحق — نہاں وہ ہوا ہائے خورشید دیں — اہل جنت خرم — فخر دولت جاہ
۱۳ ھ ۲۹ ۱۳ ھ ۲۹ ۱۳۲۹ ۱۳ ھ ۲۹

المغفور ۔ ۱۳۲۹ھ

محمد ابو القاسم سیف بنارسی

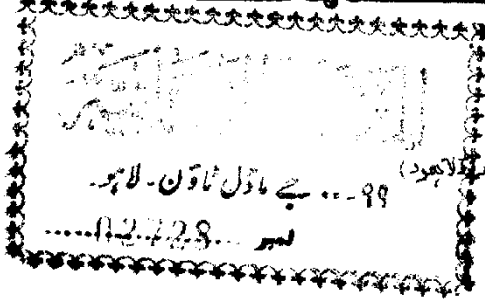

(مطبوعہ :۔ اشرف پریس ۷۔ ایبک روڈ لاہور) (عبد الرشید کاتب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطبوعات اہلحدیث اکادمی لاہور

مفردات القرآن (عربی اردو) تصنیف امام راغب اصفحانی ترجمہ مولانا محمد عبدہٗ . . -/۴۲ روپے
سنن ابن ماجہ شریف مترجم عربی اردو - ترجمہ علامہ وحیدالزمان ہرسہ جلد مکمل (مجلد) -/۴۸ روپے
فتاویٰ نزیریہ از میاں نزیر حسین صاحب محدث دھلوی ہرسہ جلد مکمل (مجلد) . -/۴۵ روپے
سیرت البخاری - تصنیف حضرت علامہ محمد عبدالسلام صاحب مبارکپوری . . -/۶ روپے
الارشاد الیٰ سبیل الرشاد - مؤلفہ مولانا محمد شاھجہانپوری تلمیز رشید مولانا
میاں نزیر حسین صاحب محدث دھلوی . . . . . ۷/۵۰ روپے
اجتہاد و تقلید - تالیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری . . ۱/۱۲ روپے
تقویۃالایمان - تصنیف مولانا اسمعیل شہید رح - طباعت عکسی . . . ۱/۵۰ روپے
اھل حدیث کا مذھب - تصنیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری . . ۱/۲۵ روپے
حیات شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ - تالیف شیخ ابوزھرہ ترجمہ رئیس احمد جعفری
تنقیح و تحقیق مولانا محمد عطاءاللہ حنیف . . . . . -/۳۰ روپے
القول السدید فیما تتعلق بتکبیرات العید - تالیف مولانا عبدالرحمن مبارکپوری . -/۹۴ پیسے
قادیانی مذھب کا علمی محاسبہ - تالیف پروفیسر الیاس برنی مجلد معہ گردپوش . -/۱۵ روپے
مقدمہ قادیانی مذھب - تصنیف پروفیسر الیاس برنی - قادیانیت کا تار و پود کھول دیا ہے -/۳ روپے
سرمایہ زندگی - تصنیف مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی - اسلامی زندگی کیا ہے -/۳ روپے
تہذیب اسلامی - تصنیف محمد مارمیڈیوک پکھتال (اردو ترجمہ) اسلامی اخلاق
و معاشرت کا بیان . . . . . -/۴ روپے
تفہیم الاسلام بجواب دو اسلام - تصنیف مولانا مسعود احمد صاحب بی- اے- بی- ایس- سی -/۱۵ روپے
حسن البیان فی ما فی سیرت النعمان - تالیف مولانا محمد عبدالعزیز محدی رحیم آبادی
مقدمہ حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ . . . ۷/۵۰ روپے

سلسلہ اسلام - بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ابتدائی کتابوں کا بہترین سیٹ ہے -
قیمت قاعدہ ۳۰ پیسے - حصہ اول ۴۲ پیسے - حصہ دوم ۷۵ پیسے - حصہ سوم
۱/۱۲ روپیہ - حصہ چہارم ۱/۵۰ روپیہ - حصہ پنجم ۲/۲۵ روپے
شرک :- اس موضوع پر بہترین رسالہ ہے - قیمت صرف -/۳ روپے

ملنے کا پتہ :-

اہلحدیث اکادمی - کشمیری بازار - لاہور